

قوامیہ اور زیر چندہ کو غور سے ملاحظہ فرمائیے

جلد ۱۱

شعبہ

Checked
1987



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE LOCAL AND NATIVE WAY OF PREVENTING DISEASES.



مشتہد	مشتہد
عام قیمت	عام قیمت
کم درجہ والوں سے	کم درجہ والوں سے

میعار پیشگی یکم سالہ

اشتہاد

۱۰ ماہ خریدار و فروختیں و زر قیمت حکیم غلام نبی
وزیدہ لکھا ہوا ہنجر کے پاس ارسال فرما دیں
۲۰ ماہ وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
بھیجا جاوے گا
۳۰ ماہ صاحب نمونہ کا پرچہ منگی میں آدہ اند کا کٹ
ارسال فرما دیں

۱۰ ماہ زیر سالہ ہر ماہ کے ۱۵ روپے کو نکتہ ہے
حفظ صحت کیلئے خوراک پوشاک و شغل
بیداری و کثیر الوقوع امراض کی علامات و طریق تشخیص
و تجربہ ہائے انگریزی و ہندی اور ان تباہی کا ذکر جو
حسب یہ سوسلہ طور علاج حفظ ماقدم میں لائے
چاہئیں فوج ہوتے ہیں

برقہ الحکام حکیم غلام نبی ایڈیٹر

میعار پیشگی یکم سالہ

وہی جی ہاں
اوٹو نیل ایمر نیل
یکمینی ایک ماہ ہے
بار بار دہریہ کس
کرتی نہ کو کس
اطلاق میں کوئی
کس میں شہر
کچھ کچھ غلط
نکلتا ہو اور کوئی
نقل نہیں جو باطل
میں سامان ہی
کسی کو نہ نکلتا
جیسی قدر اس کو
سے لاہور میں
جو ویسی کچھ
نصیب نہیں
کبھی ایسا نہ
والی کو
دن کو کوئی
پوری قدر کرے

۹۵۳۱
قوت باصرہ
۲۰

(بقیہ نمبر ۳)

لیکن بعض مہر توں میں دیدہ کے
نقص یا ترچی نگاہ یا احولیت وغیرہ
سے نقصان بصارت واقع ہوتا
ہے۔ ان میں سے بعض باتوں کے
اصلاح عینک وغیرہ کے استعمال
سے ہو سکتی ہے اور ایسی حالت
میں جب قدر قوت آنکھ میں کم ہوگی
اسی قدر زیادہ قوت کی عینک
یا چشمہ درکار ہوگا۔ اند یا آمن کے
تواضع سے عینک اور چشمہ وغیرہ کی
قوت کی ایک مقدار خاص مقرر
کر دی گئی ہے تاکہ اگر نقصان بصارت
بہت بڑھ ہوا ہو تو اسکا حال معلوم
ہو جائے۔ اور اکثر محکموں کے
لئے یہ قاعدہ مقرر کر دیا گیا ہے کہ

جب اسید وار کو ایک معین قوت
کی عینک استعمال کرنے کے لئے
دیجائے تو اس صورت میں اسکی
دونوں آنکھوں کی روشنی ایک
سقدار معین تک پائی جائے اس
سے قوت باصرہ کے دریافت
کرنے کا طریقہ بہت آسان اور دلچسپ
کر دیا گیا ہے۔ ہر قسم کا ڈاکٹر معمولی
قد کے حرفوں کو نیکر مقدار معین کے
فاصلہ پر اسید واروں کو کھڑا کر کے
اون کے قوت باصرہ کی کیفیت
دریافت کر سکتا ہے۔ معمولی طور کے
امیدواروں کی کیفیت اس طور
سے بخوبی معلوم ہو جائیگی۔ جن امیدواروں
کی حالت خاص طور کی ہو اور ان
کی قوت باصرہ کے دریافت کرنے
کے لئے اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹروں
اور کمالوں کی ضرورت ہو تو ان
کا امتحان ان خاص طریقوں سے

ہو سکتا ہے۔ یہ بات نہایت ہی ضروری ہے کہ جب کسی سٹیز کی آنکھوں میں نقصان بصارت پایا جائے تو اس کی موجودہ قوت کے دریافت کرنے میں ہر بات پر لحاظ کیا جائے کہ آیا اس کا عارضہ نقصان بصارت ترقی تو نہیں کرتا جاتا کیونکہ اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی آنکھ میں ایک وقت ایک مقررہ درجہ تک کی قوت پائی جاتی ہے لیکن عواض لاحقہ کی وجہ سے آئندہ اون میں زیادہ نقص پیدا ہو جاتا ہے۔

کرین گے صیف نوج بری کے تعلق گھان ہے کہ اعلیٰ درجہ کی قوت باصرہ پر اصرار کیا جائے اور عینک کا استعمال نہ جائز رکھا جائے گا۔ کیونکہ سمندر میں خاص قسم کی مہو کے چلنے یا موجوں کے پانی کے گرنے سے عینک کے شیشے ہیشہ کام کرنے کے وقت مطلوب رہتے ہیں اور جب اس قسم کے اسباب سے ان شیشوں کی شفافیت میں فرق آ جاتا ہے تو عینک کا لگانا بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔

ماؤن کے لئے ہدایت

کسی شخص نے ایک روز ایک چرواہے سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ تہاری سب بھیریاں موٹی تازی نظر آتی ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ اون کی بچپن میں بہت اچھی طرح

اندھا آفس نے اس بارے میں جو بندوبست کیا ہے وہ آئندہ نسل کے لوگوں کے حق میں بہت سفید ثابت ہوگا اور امید ہے کہ ملک کے سول اور فوجی محکام خوشی سے اون قواعد کی تعمیل

سے خبر گیری کرتا ہوں۔ پس یہی وجہ ہے۔ ہندوستان کے لوگوں کے لئے یہہ ایک نصیحت ہے دیکھئے یہاں کے لوگ کتنے کمزور ہوتے ہیں جیسا کہ دوسری ولایت کے لوگ طاقتور ہوتے ہیں کیا سبب کہ یہاں کے لوگ ویسے مضبوط اور زور آور نہیں ہوتے اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہاں لڑکپن میں شادی کا بڑا رواج ہے منوز لڑکے اور لڑکیاں سن بلوغ کو نہیں پہنچتے۔ نہ جسم مضبوط ہوئے نہ دماغ میں قوت آئی کہ شادی ہو گئی۔ اور ولایتوں میں یہہ دستور نہیں۔ جب لڑکے اور لڑکیاں بخوبی بالغ ہو جاتے اور مدرسہ کی تعلیم سے فراغت پاتے ہیں تب اون کی شادی کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ اور بعد شادی کے

اون کی اولاد بھی شل اون کے مضبوط اور زور آور پیدا ہوتی ہے۔ یہ والدین کا قصور ہے کہ اولاد کی شادی بچپن میں کر دیتے ہیں۔ جس سے اون کی نسل ہمیشہ کے لئے کمزور ہو جاتی ہے۔ اگر یہاں کے لوگوں کو منظور ہو کہ اس ملک کے کچل باشندہ اور ملک والوں کی طرح زور آور ہوتے تو سب پہلے بچپن کی شادی کا رسم موقوف کیا جائے۔

بچوں کی حفاظت کے لئے دو امور کے خیال مقدم ہیں :-
 اول اون کو گرم رکھنا۔ دوم اون کو غذائے مناسب دینا۔ جب تک کہ بچہ کم سن رہے اس کو ہمیشہ کپڑے پہنائے رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت میں اس کے اعصاب بہت ہی نازک ہوتے ہیں سردی اور ہوا جلد تہ صراحت کر جاتی ہے۔

اور اس سے بہت کچھ نقصان
ہوتا ہے۔ اس ملک میں عموماً یہ
دیکھنے میں آتا ہے کہ بچے اول تو
بالکل ننگے مادر زاد رہتے ہیں اور اگر
کچھ کپڑا پہنا یا بھی جاتا ہے تو صرف
کمر تک۔ ان سے پیر تک ہر شے کھنڈ
رکھتے ہیں۔ حالانکہ بیرون کو رب سے
پہلے بند رکھنا مناسب ہے جب
بچہ اس لائق ہو جائے کہ اپنے پاؤں
سے چل سکے تب اس قدر کھلے رکھو
میں نقصان تصور نہیں ہے جیسا
کہ بچپن میں ہے اگر یہ کہا جائے کہ
بچوں کو کپڑے نہ پہنانے کا سبب
کچھ غذا بخورنا استغسی کی وجہ
میں تو یہ بات ہرگز نہیں کیونکہ
ممکن ہے کہ اگر قیمتی کپڑا نہ میسر ہو
تو ارزان قسم کا کپڑا خرید کر کے پہنایا
جاسکتا ہے۔ برخلاف اس کے
جب ہم دیکھتے ہیں کہ بچوں کو ریلوے

پہنانے کا شوق ہے۔ باوجودیکہ
چند دن اس کی ضرورت نہیں
تب بجز اس کے کہ یہ خیال پیدا
ہو کہ یہاں کی مائیں بچہ نکور کھنے
کی ضرورت سے محض نا آشنا
ہیں اور کیا کہا جاسکتا ہے بہت
سے بچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسی غفلت
کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں۔
ایام گرمی میں عموماً اور برسات اور
سردی میں خصوصاً اس کا حفظ رکھنا
چاہیے۔ کہ بچہ ہر وقت سر سے ہیر
کپڑے پہنے رہے۔

مقویات منوعات

شل شہور ہے کہ آدمی اناج کا کثیر
ہے۔ انسان پر کیا موقوف ہے یہ
قول ہر میدان پر صادق آتا ہے
انسان کے بدن کی طاقت عقل
کی قوت۔ ذہن کی حدت اور اخلاق

کی درستی۔ پس باتین اوس غذا پر جو وہ کھاتا ہے اور اُس کے ہضم ہو کر جزو بدن ہونے پر موقوف ہیں پس غذا کا اثر جو ہضم اور پرورش بدن پر ہوتا ہے اگر اس کا علم صحیح مستطریقوں سے حاصل ہو جائے تو اس سے زیادہ مفید عام کون بات ہوگی ؟

ڈاکٹر مسر و لیم رابرٹس باشندہ پنجمٹر کا بڑا احسان اینجی۔ ملک پر ہے جو کہ انھوں نے بڑی لیاقت اور حذاقت کے ساتھ ایک رسالہ میں اس سکہ کی تحقیق کی ہے کہ سعدے میں طبع غذا کا کیا اثر ہوتا ہے اور مقوی سعدہ اور معدین ہضم کیا چیز ہیں۔ اور ادون کا کیا اثر و صدمہ کے افعال پر ہوتا ہے۔ اس تحقیق سے کچھ ایسے نر نے نیا نچ نکلیں اور وہ بعض امور فرضی اور قیاسی

کے اس قدر ساقی ہیں کہ ان کو شرح و بسط سے ساتھ بیان کرنا لازم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ کیا خوب فرمایا ہے کہ انسان کول ہے یعنی مختلف غذا میں کھاتا ہے اور چونکہ وہ حیوان ناطق ہے یعنی عقل رکھتا ہے لہذا اُس نے حیوان مطلق کی غذا کو جو اکثر ایک ہی طرح کی ہوتی ہیں ترک کر کے اپنے لئے مدد رنگ برنگی غذا میں مقرر کر لی ہیں۔ انسان اور حیوان کی غذا میں صرف یہی فرق نہیں ہے کہ انسان کھانا پکا کر کھاتا ہے بلکہ بہت بڑا فرق یہ ہے کہ انسان اپنے کھانے میں بہت سے مصالح ڈالتا ہے کہ وہ خوشبو اور لذیذ ہو جائے اور علاوہ اس کے وہ چند مقویات اور مضرعات کا بھی استعمال کرتا ہے۔ جن پر اوس کا

گنجینہ طب منازیہ

ان چیزوں کو کروڑ ڈاڈیوں پختہ
پشت سے بخوبی کر کے اختیار کیا ہو
اور یہ ویسی ہی وقت اور عطلت کھتی
ہیں جیسی اسمی سم کی باتیں جو چرل
ہسٹری یعنی علم حیوانات میں
پائی جاتی ہیں۔ اور اون کے مطالعہ
اور شاہدہ سے نہایت مفید نتائج
عقلی کا استخراج ہو سکتا ہے۔

L ON THE PRINCIPLES
SHOWING THE

ہا چہ وہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں
کہ "ایسے ایسے تقویات اور مفرحات
انسان کی سب قوموں میں مستقل
ہیں اور اون کو محض فضول اور بیکار
نہ سمجھنا چاہیے کہ صرف منہ ٹھیکہ کرنے
یا ایک خبیث اشتهاء کو تسکین دینے
کے لئے استعمال کیجاتی ہیں بلکہ ان
چیزوں کی عادت کو یہ تصور کرنا چاہیے
کہ انسان کی سقشہ طبیعت سے پیدا
ہوئی ہیں اور اوسکے بعض حوائج
ضروریہ انہیں برطرف ہونے

ڈاکٹر صاحب مدوح کے طاق تحقیق
کو اہم مقام پر بیان کرنا کچھ ضرور نہیں
ہے کہ وہ اون کے رسالہ میں مفصل
لکھے ہیں اور وہ اسوجہ سے لائق
تعریف ہیں کہ بڑی نازک خیالی
سے اختراع کر کے اون کی صحت کو
مثلاً ثابت کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب
کا مقصد اصلی یہ بات دریافت کرنا
ہے کہ ان تقویات اور مفرحات کا
کیا اثر مضہم کی اقسام ثلثہ پر ہوتا ہے
یعنی داہم مضہم کیلوسی پر دم ہضم کھوپڑی پر

اس کتاب کا ہر اکیساں
بیکر طبابت عدو الکرمی
ہے حصہ اول میں
دواؤں کے سود ہونے کشتہ
در بر منقول کرنے کہا۔
نکست رضیاندہ
جوشاندہ و روضہ وغیرہ
بنانے کشتہ کے ضرور فوائد
عناصر کے نام۔ ادویہ کے
بگڑنے کا عرضہ معارضہ
اور ان غیرہ کا ذکر ہے۔
حصہ دوم میں دواؤں
کے نام و خواص و فوائد
مصلح و اہت و مقدار کا
بیان ہے ہر دوا کا انداز
نام شروع پر ہے حصہ سوم
میں بیماریوں کا مختصر علاج
ہے مگر تے ڈنگ سے جسکو
بلاسا لوفرا کے ٹکے یا کما
کے چٹکے کو چاہیے کیونکہ
تو صرف فرد دوا سے علاج
کرنا کہا ہے یا صرف پانی سے

یا صرف دودھ کر
یا کسی عضو کو مٹنے
یا پت چیت کرنے
یا کسی شے کو دیکھنے
یا پاس رکھنے
یا پیسہ بہت طے
سے یا فقر او
کھا کے وطن
ہے جبکہ وہ میون
برس خدمت کر کے
اپنا شہر وطن پار
کو جاتے تھے۔
عظیمیہ
مین اور وہ کے
بانی و فارسی و
انگریزی سنسکرت
سون کی خدمت
میت و محمول
بن اور وہ چھ کاند
مادر مجبور و مشغول
لاڈلہ گورگالوہن
تبدیل محفوظ
تبدیل حسین تھے
میں آری اور پیچھے
وہیلو پے ایل
نکالنے سے
منا ہے۔

۳۰ ہضم آخر جب کو اطباء کی مصلحت میں
ہضم راج بھی کہتے ہیں
ہم ڈاکٹر صاحب مذکور کے طریقہ
استخراج سٹینج سے کسی قدر حد واک کے
ادوں کے احوال کا خلاصہ اس باب
میں لکھتے ہیں کہ مختلف تصویات اور
سفرات کا اثر دایمی ان تینوں قسم
کے ہضم پر کیا ہوتا ہے۔

پہلے سکرات کا اثر ہضم پر ملاحظہ
کیجئے کہ براڈی اور ویکلی اور جرن
ان مشربون کا تجربہ کیا گیا تو معلوم
ہوا کہ یہ سکرات بمقدار معتدل پانی
میں ملا کر جب غذا کے بعد استعمال
کئے جاتے ہیں تو ہضم کیلوسی میں ہیں
ہوتے ہیں۔ (بانی آئینہ)

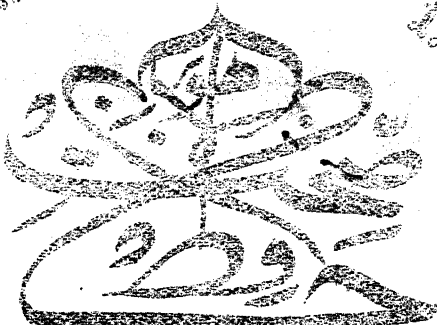
در و شکم کے لئے مجرب دوا

سندرج ذیل دوا کی نسبت راقم بر
نسخہ کا قول ہے کہ خلق میں اترتے ہی

کے اس قدر سنانی ہیں کہ ان کو شرح
و بسط سے ساتھ بیان کرنا لازم ہے
ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ
کیا خوب فرمایا ہے کہ انسان کو ل
ہے یعنی مختلف غذا میں کھاتا ہے
اور چونکہ وہ حیوان مطلق ہے لہذا
عقل رکھتا ہے۔ لہذا اُس نے
حیوان مطلق کی غذا یہ کہ جو اکثر ایک
رسیدہ

خوش معاملہ صاحب کا شکریہ باقیدار فرمائیے جو
بادجوبل پہونچنے کے کانون میں روئی آئے
بیٹھی ہیں اطلاع ہے کہ بے دو کام نہیں چلیگا
جناب ہولانا تہ صاحب ... عم
جناب گھاکر منوہر سنگ صاحب ... ع
جناب حکیم مرزا غلام حسن صاحب ... ع
جناب یوان لیلارام صاحب .. ع
صاحب پرشانت پور ... ع
جناب ابراہیم احمد صاحب ... ع
ڈسٹرکٹ کمیٹی دہلی ... ع

THE GUARDIAN OF HEALTH



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شرح قیمت	پیسے	مابعد
عام قیمت پورے سال	۱۰	۱۰
مردانہ و زنانہ	۵	۵

میں کا پیشہ کیا

آٹھار

فراوان

۱) رسالہ ہر دو ماہ کو نکلتا ہے۔
 ۲) ہر مضمون کھینچے ہوئے اور ان پر شک و خواب ہو گیا اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص و تجویز تحریر کریں اور ان قواعد پر ملاحظہ فرمائیے۔
 ۳) جو صاحب نمونہ کا پرچہ منگو اس میں آدھ اندھا نمونہ ارسال فرمادیں۔
 ۴) ہر مضمون کی قیمت پچاس پیسے کے برابر ہے۔
 ۵) ہر مضمون کی قیمت پچاس پیسے کے برابر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مطبوعہ گلشنِ ہند پریس

مقویات و فرحات

(بقیہ پرچہ ۲۹ فوروری ۱۹۵۵ء)

نہ یہ کہ اس میں حلاج بہان اور ہضم میں
ایمانت اسطرح کرتے ہیں کہ حد سے
کے لعاب ہضم کو زیادہ کر دیتے ہیں
ایک چائے کا چمچہ ہر برانڈی یا وکی
تھم میں ڈالے اور اس کا فائدہ فوراً
حاصل ہو جائیگا کہ کسی سے میں بہت
ساحاب ہضم بہ آئیگا اور ایک بڑا
چمچہ برانڈی یا اراروٹ یا سا بوداند
کے ساتھ ملا کر اس کو نوش کیجئے
تو بیشک اس کے ہضم میں عین
ہوگا۔ مگر برانڈی کی مقدار معتدلتہ
فیصدی پانچ سے زیادہ نہ ہو نا چاہئے
اور جن برانڈی اور وکی پر ترجیح
رکھتی ہے کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوا
کہ برانڈی اور وکی ہضم میں فتور ڈالتی

ہیں اور برانڈی وکی سے بھی بدتر
اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں
میں چند لطیف روشن ہوتے ہیں
اور برانڈی میں ایک جزو ایسا ہے
جو ہضم کیلوسی کو زوک دیتا ہے
ہضم کیلوسی کے بارے میں جو نتائج
تجربہ سے نکالے گئے ہیں وہ اس
سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہیں ان مایٹر
سے معلوم ہوا کہ فیصدی دس جزو ہضم
محل ہضم نہیں ہے اور فیصدی بیس
جن البتہ کہ قدر دیر ہضمی کا باعث
ہوتی ہے لیکن اگر افراد کیجائے
اور شفا فیصدی پچاس کی نوبت
آجائے تو ہضم میں فتور عظیم واقع
ہوتا ہے

بس مقدار سے یہ سکران عموماً بطور
غذا استعمال کئے جاتے ہیں اس سے
کچھ فتور ہضم میں نہیں واقع ہوتا ہے
بلکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ ہضم

مارنے کی یہ تہمید ہے کہ تہوڑا سا
اکھاڑن کا پانی مارین کہ وہ قاطع تیز
ہے جب کہ اکثر دستور ہے کہ پانی ملا
دیتے ہیں اور اسکی شرکت سے
ایسی شرابوں سے فتور مضہم کی خاصیت
بالکل جاتی رہتی ہے ۔

آچار، سرکہ، سلاڈ اور کپے سیوولز
میں جو تیزاب ہوتے ہیں وہ مضہم
کیلوسی کے اس سے بھی زیادہ مانع
ہوتے ہیں۔ سرکہ کی کیفیت تجربہ سے
یہ معلوم ہوئی کہ پانچہزار میں سے ایک
جزو کے استعمال سے مضہم میں تلخیر
ہوئی اور ایک ہزار میں سے ایک
جزو بہت دیرپائی کا باعث ہوا اور
پانسو میں سے ایک جزو نے مضہم
کو بالکل روک دیا۔ پس اس سے یہ
نتیجہ نکلا کہ جب کٹھا سلاڈ روٹی کے
ساتھ لکھا یا جاتا ہے تو اسکی کٹھا
روٹی کے مضہم کیلوسی کی مانع ہوتی

گیوسی میں جین ہوتے ہیں اور اس سے
کے عصبات یعنی چھوٹے کونکے کھنکھ
غذا کو بہت جلد مضہم کر دیتے ہیں۔
الوض سکرت جو بلور غذا کے بہ
مقدار متبادل استعمال کئے جائیں
تو فتور مضہم کا باعث کبھی نہیں ہوتا
یہ تو برانڈی اور رسکی وغیرہ تیز
شرابوں کا اثر مضہم غذا پر ہوتا ہے
اب خفیف شرابوں کو ملاحظہ کیجئے
جیسے جوگی شراب تو اسکی نسبت
ڈاکٹر سروریم، ایرش نے میاچ ڈیل
تجربہ سے بتایا ہے کہ مضہم
ہلکی شراب میں جیسے شرمی، دل۔

کھیر، تھوڑا سا چاہے کیسی ہی
کم مقدار سے نوش کیئے مضہم کیلوسی
کو روک دینے کی قوت دیتی ہیں۔
اسکی وجہ یہ ہے کہ ان میں ایک
تیزاب ہوتا ہے۔ نہ کوئی جزو التحلل
(شراب) کبھی ہوا اس تیزاب کو

کار بولک ایڈ ملا ہے تو البتہ بڑے مانع مضیم کیلوسی کے ہیں۔ لیکن اگر ان میں بھی الکلائن کاربونیٹ ملے ہوں جیسا اس قسم کے عروق میں اکثر ہوتا ہے تو الیکٹی کے ہونے سے یہ دھچکچھی کا عیب بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ان عقیات کو شراب کے ساتھ ملا کر پینا بہت عمدہ بات ہے کیونکہ شراب کا فائدہ ہے کہ غذا میں جیحدہ نشاستہ کا ہوتا ہے اس کو معدہ میں روک رکھتی ہے یہ عیب ان عقیات کے ملا لینے سے دفع ہو جاتا ہے۔

مشاہدہ سی بی بی سلوم ہو کہ ہلکی شراب میں اس قدر غل مضیم نہیں جس قدر تیز شراب میں عجیب بات ہے کہ جتنا اکھل لینے ماوہ سکرات میں ہوتا ہے اس بہت زیادہ وہ مضیم کمیوسی میں

ہے اور جب کاسعدہ قوی ہو اوس کو تو کچھ خوف نہیں ہے لیکن جب کاسعدہ ضعیف اور فاسد ہو اُس کے لئے بڑی قباحت ہے۔

بہت لوگوں کا یہہ اعتقاد ہے کہ سرکہ سے یہ فائدہ ہے کہ آدمی موٹا نہیں ہونے پاتا عوام کے اعتقاد کی اصلیت تجربہ سے ثابت ہو گئی ہے اگر سرکہ اور غلہ کسی قسم سے کوئی غذا دونوں چیزیں ایک ہی وقت میں کھائی جائیں تو سرکہ اوس غذا کے مضیم اور جزو بدن ہونے میں بڑا فتور پیدا کرتا ہے۔

اب رہی جو کی شراب اگر وہ عمدہ ہو اور بھی نہ ہو تو مضیم کیلوسی فتور نہ ڈالے گی۔ لیکن اگر کھٹی ہو تو اوسکی اور ہی خاصیت ہے۔

سوڈا وائٹ اور لیمنیڈ وغیرہ میں اگر فقط آب خالص لے سکتے

تو پر پیدا کرتے ہیں مثلاً پورٹ اور
شری ٹری مانع مضمر ہیں یہاں تک کہ
فیصدی ۲۰ حصے شری سے مراد
دست میں مضمر کامل ہوا ہے یہ بھی
دوسرے نیشن ریسے کہ یہ شراب پیئے
شری علاوہ مضمر کمیوس کے پیئے
کی بھی دشمن ہے۔ لہذا جن کو گون
کے سدرے قوی نہیں اُنکے لئے
مناسب نہیں ہے، (دراوا انیم)

نہ گنا قسم

زمرہ نمونہ اکثر جیون شراب

ایک شخص کو عرصہ ۲ سال سو
نے بہت لاچار کر دیا تھا۔ اتفاقاً
سے بھی اُسے اظہار کیا میں نے اُسکو
فصل ذیل نسخہ ۲ ہفتہ تک استعمال
کرایا۔ اب بفضل پروردگار بخوبی صحت
یا پھے اور کبھی شکایت نہیں کیا

نسخہ

اکٹر ایکٹ نکو امیکا۔ اگرین۔ اکٹر

ایسیوس۔ اگرین۔ فراسی ایٹ کوئی
سایٹراس اگرین۔ پیل رہا گیا پونڈ
۴۔ اگرین۔ اسکی ایک گولی۔ ایسی دو
گولی صبح و شام ہر روز دو دوا آب
تازہ کہہ دیا وین

ایک۔ ہر برس کا آدمی اس بنیادی
میں تیار ہوا کہ میرے پاس برائے
علاج آیا جب میں نے اوس کے
تنگ کی ایک دوکے پانی کی طرح ہونے
واری تھی اور بات بھی بخوبی نہیں
کر سکتا تھا۔ عرصہ ۲ سال سے
بھی طرح ہو رہی تھی۔ اور کسی علاج
سے قایم نہ ہوا۔ مگر ذیل کے ٹاکہ
کچھ سے ۲ ہفتہ میں صحت یاب
ہو گیا اور تمام اعضا و دماغ میں طاقت
بھی آگئی اور زکام بھی رفوت پکر
ہو گیا

نسخہ

سیرپ فرامی فاسفٹ کوئیو اینڈ

اسٹرنکٹیا۔ ۲ بوند۔ ٹنگچر کارڈم ۵ بوند
 ٹنگچر سیدس ۱۰ بوند۔ پانی ایک
 آنونس۔ یہ ایک خوراک ہے
 ایسی وخوراک دن میں بعد غذا
 کے دیوین ۶

ایک ایک ۶ سال کا اسی ہیکر
 وکھانسی کی شکایت کرتا ہو اور ہونچا
 جو وہ لکھنے پڑھنے اور کاروبار سے
 عاجز تھا۔ اور سر کے بال بھی کچھ
 سفید پائے گئے۔ مین نے ذیل
 کا یونانی نسخہ دیا۔ جو اسے بہت
 سفید ہوا:-

نسخہ۔ حب کھانسی و زکام۔ اصل
 ۶ ماشہ۔ تخم کاہو ۶ ماشہ۔ نشاستہ
 ۳ ماشہ۔ کیرا ۲ ماشہ۔ گوند ٹنگر ۶ ماشہ
 زعفران ۱۶ ماشہ۔ سوزا دام ۶ عدد۔
 سپتان ۶ ماشہ۔ خشنخاش ۶ ماشہ
 سوزکدو ۶ ماشہ۔ گل بنفشہ ۳ ماشہ۔
 سبکو کوٹ چہا نکہ عرق گد زبان

مین ۶ ماشہ کی گولیان بنالین اور
 ایک گولی صبح و ایک شام ہمراہ
 آب دیوین۔ اور سر کے واسطے
 ذیل کا تیل بنا دیا۔ جس سے یہ
 فائدہ ہوا کہ جس قدر بال سفید تھے
 وہ بھی رہے اور نہ نکلے:-

نسخہ تیل۔ پاؤ بھرا لکھ کو ۱۶ سیر
 پانی مین بہگو دیا ۴ اگنٹ کے بعد
 اوس کو صاف کر کے ایک سیر غن
 ٹنجہ خالص مین ڈالکھا۔ پھر کھدیا
 جب پانی بگلیا۔ اور خالص تیل
 رہ گیا تو اسے اوتار لیا۔ اسی
 تیل کو ہمیشہ سر پر لگانا رہے کہ سر
 سے اور بال سفید ہونے سے
 موقوف ہو گئے ۶

اگر ہمراہ زکام کے کہانتی ہی
 ہو تو یہ نسخہ دیوین:-

مرچ سیاہ ۱۵ رتی۔ سفوف
 پوست بنج ۵ رتی۔ یعنی اک۔ ۱ رتی

انسین پارتی - اس کی ایک گولی - ایسی تین گولی دن میں ہمراہ آب تازہ دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ؟

دیگر

سلفٹ آف مارفیا پگرن - پیل سے کہا ہنڈا گرن - کسیر پگرن - ست مٹھی پگرن - سکی ایک گولی ایسی دو گولی صبح و شام ہمراہ اب گرم دیوین - سگر مقدار مارفیا کے عمر کا لحاظ رکھ کر کم و بیش کر سکتے ہیں ؟

گلاسیرین کا فائدہ نقص

ڈاکٹر دام صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اگر آدھ ڈرام گلاسیرین مقعد میں چسپا کی جائے تو اس سے باخراست اجابت دوسنٹ کے بعد آجاتی ہے اور پاخانہ موانع جلا کے نہیں ہوتا۔

بلکہ وہ سخت ہوتا ہے لیکن جب کثرت مقدار پاخانہ کی مقعد میں موجود ہو - تو گلاسیرین بھی اپنا اثر پورا کرتی ہے اس سے اکثر ایک دو دفعہ پاخانہ آتا ہے مگر ایک دو روز کے بعد پھر قسبی ہو جاتی ہے اس میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب گلاسیرین کی چسپا کی مقعد میں کیجاتی ہے تو مقعد کے اندر و فی غشاء میں زیادتی خون کی واقعہ ہوتی ہے جس کا شعلہ اثر اس مکان کے عصب پر واقع ہو کر عمل کو جاری کرتی ہے اکثر واقعہ ہوتا ہے کہ جب خالص گلاسیرین کی چسپا کی مقعد میں کیجاتی ہے تو اس سے اس کے اندر قدرے خواش واقعہ ہوتی ہے جو قدرے پانی ملا کر کرنے سے رخص ہو جاتی ہے - مگر سبب عمدہ طریق یہ ہے کہ خالص گلاسیرین خالص کیجاوے - کیونکہ وہ باعث موجودگی اپنی اجزاء کلورائین کے بخوبی اثر کرتی

ہے چنانچہ اس علاج سے ڈاکٹر فرسٹ
نے قریب ڈیڑھ سو بیمار کا علاج کیا جو
سب پر فید ہوا۔

کوریا یعنی ریشہ کا علاج جدید
انٹی پائی رائٹ
(انا انتخاب حکمت)

رسالہ لینٹین ثابت کیا گیا ہے
کہ اگر پندرہ گرین انٹی پائی رائٹ کو دوڑا
سر آف اینجیل میں ملا کر تین دفودن
میں دیا جائے تو مرض مذکورہ کو
جلدی آرام آجاتا ہے چنانچہ اس
علاج سے ایک بیمار کو چند روز میں
آرام ہوا ہے۔

ایوڈین کا فائدہ استقامین

رسالہ کارسپانڈنٹ ریڈیکامین
سبحانہ ایک ڈاکٹر کی تحریر کے لکھا گیا
کہ اگر نیچر ایوڈین کی پٹیاں بنا کر
ایک یا دو انچ کے فاصلہ پر لگا جائیں

اور جب اون کے درمیان کی جگہ
خشک ہو جاوے تو اون پر پھر
ایوڈین لگایا جاوے تو اس سے
استقامت کو فائدہ ہوتا ہے کہ جو بیمار
طبع میں فیورسکے ہوا اور کسی اعضا میں
کی شراکت سے نہ ہو لیکن اس بات
کا خیال رکھیں کہ اگر اس میں زیادتی
پانی کی ہو تو پہلے اس کو اخراج کر دیں

سانپ کے کھٹے کا ہوس کا علاج

امریکین ایک شخص مارگزیدہ ہوا اس کا علاج یہ کیا
کہ سانپ کے کھٹے پر بننے والا پانی بہا کر کھوراکہ
رکھنے زہر بدن میں سرایت نہ کر گیا۔

رسید زر

جناب غلام شکر گنیوا صاحب - ع
جناب تلوک شکر صاحب - ع
از ڈسٹرکٹ کمیٹی جلیم - ع
ڈسٹرکٹ کمیٹی گجرات - ع

قواعد اور نکتہ توفیق سے حاصل کیے

نمبر ۹

جلد ۱

THE JOURNAL OF HEALTH



THE

THE

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہد	پیشہ	شیخ قیمت
پیر	پیشہ	عام قیمت و محصول
نور	پیشہ	کمزور و بالوغت و محصول

میعاد پیشہ کے ایک ماہ

قواعد

انتخاب

(۱) ہر سال ہر ماہ کی ۱۵ کو نکلا ہے
 (۲) اس میں صحت کیلئے خوراک و شراب کی نواب بیک
 (۳) اور کثیر النوع امراض کے علاوہ طبی تشفی و
 تجربہ کو انگریز و دیوانی ماہان تدبیر کا ذکر ہے
 (۴) جو صاحب نوذ کا پورنگلو این آدہ آڈکٹ
 (۵) ہر سال فرما دین

بمذاہلہ الحکیم حکیم غلام نبی یادگار

پیشہ دین

مقویات مفردات

رسلہ کیلئے کچھ نمبرہ حافظہ تحت

اب اور قدام شراب تند کو ملاحظہ
کیجئے۔ جیسے ہاک کلیرٹ اور شاہین
کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ یہ بھی دیر مضمی کا
باعث اس سے بہت زیادہ ہیں۔

جتنی خمریت یعنی شراب کا مادہ ان
میں ہوتا ہے۔ اگر شاہین دیر مضمی
میں ہاک اور کلیرٹ سے بہت کم
انزہ رکھتی ہے بلکہ دس فیصدی کی
مقدار سے کہ بقدر زرد مضمی کا باعث
ہوتی ہے۔ اس شراب کی خوبی کا
سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں
طبع غذا ایسے کھانے کو جس میں کچا
میں کی قوت زیادہ ہے۔

جس مقدار سے اکثر لوگ کلیرٹ اور
ہاک کھیا کرتے ہیں وہ
مضمی میں تاخیر کا باعث ضرور ہوتا ہے

ہے لیکن اگر یہ شراب میں کم مقدار سے
استعمال کیجائیں تو غل مضمی نہیں
ہوئیں بلکہ حین مضمی ہوتی ہیں پس
اگر وہ لوگ بھی جنکے معدے ضعیف
ہوں ان شرابوں کو کم مقدار سے
استعمال کریں تو فائدہ کرے گی۔

فصوہ وغیرہ کی شراب کی نسبت تجربہ
سے یہ ثابت ہوا ہے کہ وہ مضمی کو
میں اس قدر خارج ہوتے ہیں کہ مقدار
خمریت یعنی شراب کا مادہ ان میں
نہیں ہوتا ہے لہذا اگر زیادہ مقدار
سے پی جائیں تو دیر مضمی کا باعث

ہوتی ہیں مگر ہر شراب اگر معتدل قدر
سے پی جائے تو مضمی غذا کو مفید ہے
تجربہ سے معلوم ہوا کہ لطیف تر مضمی
غلظت شرابوں سے کم دیر مضمی کا باعث
ہوتی ہیں اور جب مقدار معتدل ہے
تو مضمی میں تو اعصاب اور احشاء کو
قوت بخشی ہیں اور طبع غذا میں بہت

کی نسبت ناریل زیادہ مفید ہوتا ہے :

چائے ہضم کیلوسی کی بڑی مانع ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک شے عارضیاً زیادہ ہے جسے ٹلین کہتے ہیں چائے کی پتی میں ٹلین دو حالتوں میں پائی جاتی ہے ایک وہ حالت ہے جس میں چیز زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے اور گرم پانی کے ذریعے بہ آسانی جدا ہو سکتی ہے مگر تقریباً ایک ربح کی چائے کے جو ہر میں ایسی بندھا ہوئی ہوئی ہے کہ اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتی :

چائے ہضم کیلوسی میں تاخیر کا باعث ہوتی ہے اس میں تخم کو دفع کرنے کے یہ تدبیر ہے کہ اسکی قوت کم کر دیجائے اور کم مقدار سے استعمال کیجائے اور کھانے کے قبل نہ پی جائے۔ بلکہ بعد غذا کے پی جائے :

مہین ہوتی ہیں یعنی معدے میں غذا کو بہت جلد کھا دیتی ہیں :
اب چار اور تہہ اور ناریل کا اثر جو اقسام ہضم پر ہوتا ہے اسکی کیفیت بیان کی جاتی ہے پس واضح ہو کہ چائے ایک قوی اثر ہضم کیلوسی کی تاخیر میں رکھتی ہے مگر تھوہ اور ناریل اس سے کم اثر رکھتا ہے۔ ڈاکٹر بروم رائٹس نے اوسط قوت چائے کی چار سے پانچ فیصد تک تخفیف کی ہے۔ نیز یا میں سات فیصد تک اور ملکی میں دو فیصد تک قوت ہو سکتی ہے اوسط درجہ کے بن میں تقریباً سات فیصد اور تیز بن میں بارہ سے پندرہ فیصد تک قوت ہوتی ہے۔ مگر مارل این دونوں سے ہلکا ہے یعنی دو فیصد سے زیادہ قوت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ ضعیف ہضم آویسوں کو چاء اور تھوہ

ایک اور تدبیر بھی چاہئے کی دیر
 ہضمی کو دینے کے لئے کی یہ ہے کہ ایک
 چٹکی بائی کاربونیٹ آف سوڈا
 جسکو چلی کہتے ہیں (چاہئے میں اس
 وقت ڈاکٹرین جب وہ ہضمی میں
 جوش ہو رہی ہو۔ ڈاکٹر صاحب
 موصوف نے کچھ کہتے کہ جن لوگوں کو
 سو ہضم رہتا ہو وہ اس ترکیب سے
 چاہئے کریں تو غالباً کچھ نقصان نہ
 کرے گی۔ اوکو تجربہ سے ثابت ہوا
 کہ دس گرام سوڈا ایک اونس خشک
 چائے ملا دیا جاوے تو اوکی دیر
 ہضمی بالکل دفع ہو جائے اس سے
 چاء کا رنگ زیادہ سیاہ ہو جاتا ہے مگر
 اوکی بو میں فرق نہیں آتا۔ اور اس
 مقدار سے سوڈا لٹانے سے چاء کی تلخ
 بھی کم ہو جاتی ہے۔

تھوہ اگر بمقدار کثیر نہ لیا جائے تو ہضم
 کیلوسی میں تاخیر کا باعث نہیں ہوتا

ایسی وجہ یہ ہے کہ چاء کی طرح میں
 ہضم نہیں ہوتی۔ جو بالطبع ہضم
 ہے بلکہ اس کے بدلے ایک اوٹوٹے قلع
 میں ہوتی ہے ناریل بھی شل تھوہ
 غل میں نہیں ہے لہذا ضعیف سہ
 ہضم کے لئے تھوہ یا ناریل چاء پر
 ترجیح رکھنا ہے۔ مگر بہت تیز تھوہ بھی
 باعث دیر ہضمی کا ہوتا ہے۔ لہذا
 سہ آدھ سو کو غذا کے بعد تیز تھوہ
 پینے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ (باقی آئند)

غسل کے فوائد

(مرقدہ جناب ڈاکٹر میڈن سنگو صاحب)
 یہ ایک عام رائے بات ہے جسکو
 زیادہ تشریح کرنی بے فائدہ ہے کیونکہ
 ہر ایک فرقہ کے لوگ اسے کرتے و جاتے
 ہیں صرف میری عہ آرزو ہے کہ کچھ
 فوائد نقصان سے آگاہ کروں۔ یاد
 رہے کہ ہر ایک کام ایک وقت پر سفید

ہوتا ہے ہر وقت وہی طریقہ ہر ایک
پس از نقصان وہ ہوتی ہے

فوائد عقل

خاص کر عقلی الصباح نہانے سے ہوش
حواس کی بہت سی ہر کر عقل کی تیزی
محل ہوتی ہے جو بات بات باطن بھی
بدن کیل وجوہین پڑنے سے پاک ہوتا
ہے۔ نہ نیم و خود بخود درست نکل آتا ہے
انسان حالت خوشی میں چست ہوتا
پایا جاتا ہے۔ حکام میں دل دینا
و نہ نہایت صحت و خوبی سے رہنا
پاتا ہے۔ طاقت بدن کم نہیں ہوتی
اشتہا و غذا اگر زیادہ بھی کچھ کھاتی
ھاوے تو مضہم ہو جاتی ہے چھوہ
روقی معلوم ہوتی ہے کالی وستی
و دوران سرسزدیک نہیں پہنچتے۔
اسکن دوزینے چڑھنے کے بیاریون سے
بچا رہتا ہے۔ رانگو احتیام نہیں ہوتا
صرف نہ لینے سے ہی مراد نہیں پاتا

بھی پاکیزہ ہونے چاہئیں
جو لوگ نہیں ٹھیکے۔ انکو زبردستی
نقصانات طائر ہوتے ہیں ہر وقت
بات پائے ہاں تھیں جب کام کہتے
خیال و دین و وہ بخوبی پورا نہیں کرتے
اگر بھی تو بدقت سرخام پاتا ہے
کام کی طرف زیادہ رغبت نہیں ہوتی
سہنا یا بیٹھ رہنا پسند ہوتا ہے چھوہ
ہر ہر وقتی چھائی رہتی ہے۔ ہر وقت
شفق معلوم ہوتا ہے۔ خواجہ ہر میر
بہت کر جاتی ہوتے زیادہ کام آنکھوں
نہیں پاتا۔ اگر زیرکستی کرنا بھی
جاوے تو اکثر غلط کر جاتا ہے جسم میں
نوجم جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں سرخار
آنکھ آنے لگتی ہے۔ اشتہا و غذا بہت
تھوڑی۔ و بدیہ مضہم پاتے ہے۔ بدن کمزور
ہوتا جاتا ہے۔ چڑھے کی بیاریان
خارش و غیرہ ہو کر تاتے ہیں۔ ایسے
نقص سے یا خدا بھی نہیں بچتی

غسل آب سرد یا گرم سے ہوتا ہے۔
 آب سرد سے نہانا اون لوگوں کو مفید
 ہوتا ہے جو طاقور اور تند مرست ہوں۔
 تھلک یا ریون سے بچے ہوئے ہوں۔
 غذا اچھی طرح ہضم کر سکتے ہوں۔ زیادہ
 نشست و جماعت نہ کرتے ہوں ضعف
 اعضاء دریسہ و زکام نہ لے میں مبتلا ہوں۔
 وجہ المفصل اشکی و اشک میں نہ ہنسنے
 ہوں۔ پلخت گرمی یا سردی سے اگر
 سرد پانی سے پرہیز کرتے ہوں۔ بعد جماعت
 کے سرد پانی سے نہ نہاتے ہوں۔ یا درہے
 کہ موسم سرما میں گرم پانی سے اور موسم گرما
 میں سرد پانی سے نہانا چاہیے۔ سردیوں
 میں سرد پانی سے نہانا علاوہ نہ اترتے
 بیل جسم کے درد سر زکام۔ ذات الہیہ
 امراض سینہ میں اکثر لوگ مبتلا ہوجاتے
 ہیں جیسا کہ موسم گرما میں صفائی بڑا
 ہوتی ہے۔ ویسے سردیوں میں مائل
 نہیں ہوتے۔ اسلئے انسان موسم سرما

کی بیماریوں سے بھی بچا رہتا ہے؛
 آب گرم اُن لوگوں کو مفید پڑتا ہے
 جو متعدی بیماریوں میں مبتلا ہو کر کمزور۔
 ہو گئے ہوں۔ جو مفصل۔ اشک
 زکام کثرت جماعت جریان سنی وغیرہ
 چمڑے کی بیماریوں میں مبتلا ہوں۔
 اعضاء دریسہ طاقت ہوں زیادہ
 کو پسند کرتے ہوں۔ استہلاک و بد معنی میں
 مبتلا ہوں۔ نہایت نفعی چونکہ اکثر پانی سے
 نہانا چاہیے۔ ایسی حالتوں میں گرم پانی
 نہانا مفید پڑتا ہے؛

اقسام پانی

اگر سب اقسام پانی کے بیان کر دو تو ضرور
 بہت بھول ہو جائیگا۔ لہذا چند کا اظہار
 کرتا ہوں۔ دریا کا پانی جو زور سے چھوڑنا
 میں سے گذرنا ہوا آوے اور صحت نہا
 مفید ہوتا ہے اور چشمہ کا پانی بھی مفید
 ہوتا ہے خاص کر صحت میں سے گندہا کے
 بواہے چمڑے کی بیماریوں کو ہوتا ہے

کو زیادہ کرتا ہے۔ طبیعت کو خوشی حاصل ہوتے ہے بہ (باقی آئندہ)

میکے پیر ہیکلی علیٰ مین سے

ایک مریض جسکی عمر ۶۵ برس کی تھی مرض مذکورہ میں حسب کیفیت مندرجہ

ذیل مبتلا ہوا ایک شب سوتے وقت دس بارہ چکیاں اگر سو قوف ہوئیں

اور مریض سو گیا شب کو ایک مرتبہ کھ کھلی تو پانچ چھ چکیاں آئیں تو پھر پھر

سو گیا صبح مندرست اوٹھا اور تمام دن مندرست رہا دوسری شب کو پہلے

شب کے مطابق حال رہا اور دوسرے دن دوپہر سے برابر چکی ہر سانس کے

ساتھ جو مریض باہر نکلتا تھا آنے لگی جب مریض سو جاتا چکی بند ہو جاتی اور

جب بیدار ہوتا بدستور جاری ہو جاتی بلکہ سونیکے عوض کی چکیاں بیدار ہونے

وقت ایک ایک سانس کی کئی کئی مرتبہ

آئندہ میں کا پانی بھی اچھا ہے مگر جبین درختوں کے پتے گر کر عفونت نہ پیدا

ہو گئی ہو۔ اور جلتا رہے تالاب کا پانی جبین کہ صفائی بہت عمدہ ہو

اچھا ہے اسکا گراو سمین بڑا یا سئل یا زیادہ عرصہ کا کھڑا ہوا ہو تو اس سے

سوائے نقصان کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا بارش کا پانی خاص کر سادہ

بہاؤ کھارے ہو یا ہو تو جو جلد زیادہ رہنا یا جاوے سفید ہو لگتے شہر کا پانی

جو اچھا ہے نہ ہوتا ہو یا سمین نہا ہے نہ حوت حاصل ہوتی ہے یا موسم گرمیاں

یا خون میں جہانگہ ہر طرف منبری اور نہ یا فوایت جاسی ہون اور رنگارنگ

کے پھول کھیلے ہوتے ہون جن کے خوشبو سے دماغ متحرک ہو جائے مثلاً

گلاب۔ چنبر۔ سوتیا۔ مولسری۔ گل نرگس۔ ایسے سو فخر نہانا دل اور دماغ

کو طاقت پہنچاتا ہے۔ حوت باہ

تھیں چوتھوں میں سے ہر ایک کی طبیعت ہو گئی
 کہ عذرا وہ تو ایسا چمکیوں سے بھرا ہوا نہیں
 پانچ چھ مرتبہ مسلسل دس دس پندرہ
 پندرہ چمکیاں ایک سانس میں آتی
 تھیں سانس بڑھ جاتی تھی اور گل سے نیچے
 جاتی تھی غرض یہ کیفیت پندرہ دن
 رہی سو اہل دین دن میں بیکار آرام نہ کیا
 اس بیکار آنا بیکار کرنا اور بھی ضرور ہے
 کہ ہر ایک دو دو اور غذا کھانے اور پانی
 پینے سے دو سنت یا تین سنت کیسے
 بند ہو جائیں تھیں جو دو امین کا اہل
 یونانی نے اس مرض کیسے بیان کیا
 اس بیکار بیان ہوتی ہیں :

(۱) امرود کھانا کو تھلا یا (۲) انار کو
 چھوٹا گوشت کیسی ہوتی رہتی اور سینہ بیکار
 آگ پر گرم کر کے کھانا کو تھلائی کے
 استعمال سے دس سنت بند رہی (۳)
 بسفاج کو روئہ میں رکھنے کیو یا (۴)
 تھے کرانے کی دوا دی مگر تے نہیں

ہوئی جو دو امین ڈاکٹر کی کی ہتھال
 کین یہ ہیں :

(۱) بالادون کی گولیاں (۲) کلورل
 (۳) پیٹ (۴) کلورکس (۵) پیٹر (۶)
 کریازو (۷) پیٹر (۸) سیانک الید (۹)
 سٹرڈ پلاسٹر :

جو دو امین عطا ہونے لگے تھے ان کو تھلا کر
 (۱) اتھم (۲) خام (۳) ناش (۴) تابت (۵) وولون
 خیر و کوٹما کو کیلچر حقہ میں پیا تھا (۶)
 سدر کا پنچہ ویر جلا کر شہرہ میں ملا کر کھلایا تھا
 (۷) کھنڈ جلا کر باریکس میں کر پانی میں
 پانچ چھ تھہ کپڑے میں چھانکریا تھا
 اخیر علاج آٹے کی بھونسی کی پوٹی بنوا کر
 تمام سینہ کو خوب سینکا اور سوجا لٹ میز
 پر لیٹی رہ گئی صبح اٹھا تو بھجکی کا نام پانی
 نہ پیا اور آٹھیا ملا روہر سے دن بھی سینکا
 جس شخص نے یہ نسخہ بتلایا تھا کہ بتایا
 تھا کہ یہ علاج حکیم وارث علی خان نے
 ایک مرعین کو بتایا تھا :

تو بعد اوز ز چنڊه کو غور سے ملاحظہ کیجئے

GUARDIAN OF



A MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

مابعد	پیشے	مختص قیمت
۸	۱۳	عام قیمت موصول
۱۰	۱۵	کم درجہ والوں کے موصول

میں عام پیشے ایک ماہ

قواعد

اشعار

(۱) خود مار و زخم نہیں اور زخمیت حکیم غلام نبی
 زبده الحکما میں خبر کے پاس سال فراوین
 (۲) بلا وصول قیمت پیشے کسی صاحب کے پاس
 نہیں پہنچا جاوے گا
 (۳) جو صاحب نوک کار چہ منگوا میں آئے نہ نہ کاکٹ
 ارسال فراوین

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵ اووم کو نکلتا ہے
 (۲) ہر ماہ میں حفظ صحت کیلئے خوراک پوشاک خواب و بیداری
 اور کثیر الوقوع امراض کے علاوہ طریق تشخيص و
 تجویز نامے انگریزی و یونانی اور اوتھو ایریکا اور
 جو حسب تغییر و تبدل بطور علاج حفظ و تقدم عمل میں
 لائی جائیں ہر درجہ ہوتے ہیں

زبده الحکما حکیم غلام نبی ایڈیٹر

مطبوعہ نیپولیس پریس لٹریچر

مَقْوِیَاتُ مُنْفَعَاتِ

(بقیہ نمبر ۶)

ڈاکٹر سر ولیم رابرٹس نے ایک عجیب دلیل اس دعوے پر لکھی ہے کہ جو لوگ صحیح مزاج اور قوی الجشہ ہوتے ہیں وہ جو بعض مقویات اور منفعات کا استعمال کرتے ہیں اور وہ دہننی کا باعث ہوتے ہیں تو وہ ہر ہضمی ادون کے حق میں بہت سفید مے کیونکہ غذا کا دیرین ہضم ہونا ان کے لئے اس سے بہتر ہے کہ بہت سا کھانا پیٹ بھر کے کھالین اور وہ آنا قانامین ہضم ہو جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف کہتے ہیں کہ بہت جلد ہضم ہو بانا غذا کا ایسا ہے جیسے پھوس آگ میں بہت جلد مل جاتا ہے نہ یہ کہ جیسے کوئی چیز

کو ایسے پر آہستہ آہستہ بجتی ہے پہلی صورت میں بار بار آگ میں پھوس ڈالنے کی ضرورت ہوگی یہاں تک کہ اسکو جلاتے ہی جلاتے سارا ہضم دھن چل جائیگا اور جب دھڑا بج ہوگی تو بہت سی گرمی آتش ان کی راہ سے خواہ مخواہ نکل جائے گی۔ ایندھن بہ کفایت صرف ہوگا۔ اور اس کی حرارت سے فائدہ جب ہی ہوگا جبکہ آٹھ میس کر دیں تاکہ اس کا فعل یعنی احراق تدریجی اور کامل ہو۔ بس بھی حال قوت باطن کا بھی ہے کہ ثقیل غذائیں جو قوی کنی کھایا کرتے ہیں۔ تدریجاً ہضم ہونے سے اس کی حرارت کا فعل اس میں روتہ رفتہ ہوتا کہ غذا جل کر نہ رہ جائے جب کھانا پچا جائے تو اجزائے غذائی کے بہت چلتا ہے ہن اور جلد ہضم ہن ہائی رہ جاتی ہے وہ بھی محتاج

جلد جذب ہو کر پیاب کی راہ پر
 نکل جاتی ہیں اور راقم نے اپنی تجربہ سے
 بھی نتیجہ نکالا ہے کہ جب عمدہ بھی
 سقیاس اس بات کا ہے کہ آیا کوئی
 خاص شراب کسی شخص خاص کے مزاج کے
 موافق ہے یا نہیں جو لوگ وجہ
 مفصل یا گٹھیا میں مبتلا رہتے ہیں
 انہیں اگر مختلف شرابوں کا اثر دیکھا جائے
 تو معلوم ہو جائیگا کہ بعض آدمی تو
 شامپین مقدار معتدل بلا خوف ضرر
 استعمال کر سکتے ہیں اور اگر اس میں تھوڑا
 الکلائن کا پانی ملا لیں تو اور بہتر ہے
 کہ الکلائن ایک چیز بڑی صحت مند شراب
 کی ہے۔ مگر کلیئرٹ پینے سے وجہ
 مفصل کی علامات فوراً محسوس ہونگی
 اور بعض اشخاص کو شامپین کے استعمال
 سے وجہ مفصل کا دورہ ہونے
 لگتا ہے اور کچھ اکثر بچی سی کلیئرٹ مفید
 ہوتی ہے اور بعض کسی خاص شراب

سے بہت زیادہ ہوتی ہے اسلئے
 سرعت مضیم کو روکنے والی چیزوں کو
 استعمال کرتے ہیں تاکہ غداً اثر زیادہ
 اور ناقص جزو بدن نہ ہو سکے۔

دانشمندی کہتے ہیں کہ صرف این
 اشخاص پر صادق آتا ہے جن کو
 بہت قوی ہوتے ہیں جو لوگ ضعیف
 الجذہ اور ضعیف المعده ہوں زیادہ
 سقویات کا استعمال کرنا جو طبی لمضم
 ہوتے ہیں اور کھور و ضرر ہو گا اور
 تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ ایسے
 آدمیوں کو اور شراب سے پرہیز
 کرنا یا بہت کم استعمال کرنا چاہیے
 جو اگر مقدار کثیر استعمال ہو تو قیہ مضی کا
 باعث ہوتے ہیں۔

شرابوں کی کیفیت اس ضمن کے
 راقم کو متواتر تجربہ سے ثابت ہو گئی
 ہے کہ وہی شراب میں بہت موافق
 اور مفید ہوتی ہیں جو بدن میں بہت

کی کسی خاص شخص کے مزاج کے موافق ہو نیکی شناخت یہ ہے کہ وہ شراب بہت جلد بدن سے بذریعہ بول و فم ہو جاتے ہیں یا نہیں ؟

راقم نے اس بات کا بھی امتحان کیا ہے کہ کچا اور تھوہ مختلف اشخاص کے مزاج کے موافق یا ناموافق کیلئے ہوتے ہیں۔ اول تو راقم کو یہ معلوم ہوا کہ چائے اگر کھانیکے ساتھ پی جائے تو غالباً بدضمی کا باعث ہوگی اور اگر غذا کے تھوڑی دیر کے بعد پی جائے تو ضرر نہ کرے گی۔ لہذا یہ دستور اکثر صاحبوں کا بہت مقبول ہے کہ پھلے حامری کھالیتے ہیں پھر چائے یا تھوہ نوش فرماتے ہیں۔ اسی طرح سیڑھی بہتر ہے کہ ہبجے جو چائے پی جاتی ہے اسکے ساتھ ہریٹے اور مکھن نہ کھایا جائے۔

اسین کلام نہیں کہ جب اسبج کی

غذا اور سہ پھر کے ناست کے درمیان گرم چائے کی پیالی پی جائے اور کچے ساتھ کوئی غذا اعلیٰ کی قسم سے نہ کھائی جائے تو وہ قوت اور فرحت بخشی

ہے اور اگر ادب کے ساتھ کوئی غذا از قسم عذک کھائی جائے تو لایعنی سہم پیدا کریگی۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ اکثر اشخاص کے مزاج کے موافق چائے عموماً ہوتی ہے لیکن وہ چائے اور قوت میں جب بہت خستہ و پریشان ہوا محزون و غموم ہوں تو انکو اس سے پرہیزی ہو جاتی ہے ؟

اونکے علاوہ جو لوگ زرد فریہ اور زرد لاغریا اختلاج قلب کے عارضہ میں مبتلا ہوتے ہیں جب وہ چائے یا تھوہ برابر پیئے جاتے ہیں تو بدضمی کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ غربا کی عورتیں جو اس کثرت سے چائے پیتی ہیں اسبج سے انکو امراض قلب کے بیشیشکایت

ہوتی ہے۔ غریب کی عورتوں کی غذا
ایسی پتھرین میں چین دینا سب سے
بہتر ہے۔ دلی اور کھن اور اسکے ساتھ
چائے بھی۔ نہ کہ چائے ایسی چیز ہے
جس سے نشہ آتا۔ نیز غذا بہت دیر
پختہ ہوتی ہے۔ یہ رہا باقی آئندہ

عُسل کے فوائد

(بقیہ نمبر ۶)

(مرتبہ صفاٹا کرچین سنگ صاحب)
حمام میں سو سمہ با مین بخانیسی بدن
کے مسامات کھلواتے ہیں۔ سبیل کا خراج
عمدہ طبع سے ہو جاتا ہے۔ بدن ہلکا
ہو جاتا ہے۔ اکثر ایک روز پھل لوگ
خالص سرسوں کا تیل مکر کر رہتے ہیں
دوسرے روز صبح کو حمام جا کر صابن سے
بدن کو صاف کرتے ہیں۔ عطر و لیل
بدن کو صاف کر کے ملتے ہیں اور بار بار
چمن لینے ہیں۔ مگر ایسی باتیں امروں کو

میترا سکتی ہیں۔ غریب لوگوں کو نہ
صابن یا دھوئیں وغیرہ سے نہانا
بھی بہتر ہے۔ پنجاب کے لوگ ترش دھو
سے خانا بند کرتے ہیں۔ اور ہندوستان
لوگ مین یا انڈا وغیرہ سے نہانا
اچھا جانتے ہیں۔ انگریز لوگ صابن
یا راسی کو استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ
پہلے بدھ کو راسی مکر پھر فوراً گرم پانی سے

نہالیتے ہیں اس سے بدن بہت
صاف اور سفید ہو جاتا ہے۔ سندھ
لوگ کرٹھیل و گاجنی ٹی سے نہانا
عمدہ جانتے ہیں۔ اور کربو لکے سے
نہانا خارش بد کو فائدہ پہونچاتا ہے
مفضل ذیل گجھونیر خانا ستر ہے

اول وہ تالاب جہاں کھستور اتریں
شرم دھیا کو بالائے طاق و کھل نہاتی
مہوں۔ اس سے مرد کو بہت نقصان
پہونچتا ہے۔ جو او کو برہنہ بشوق
نام دیکھنے میں وہ جریان مٹی صعب

یا عادتِ شست زنی میں مبتلا ہو کر
رفتہ رفتہ یاؤس الصلاح ہو جاتے
میں کیا عمدہ ہو کہ ہر ایک شہر کے
سوز لوگ اس رسم بد کو با اتفاقِ نیست
و نا بود کر دین جب ہر ایک جگہ
اونکے نہانے کو پردہ کی جگہ بنا دیتی
تو دیدہ و انتہا پر کیونکہ خانی بزر
علاوہ اس کے بعض مردوں
برہنہ نہلتے ہوئے بھی دیکھا گیا اہل
دانش کو ایسی جگہ سے کنارہ کش ہونا
چاہیے۔ حالتِ بخار یا زکام میں ہرگز
نہ نہاؤں یا جس جگہ ہجوم نہاتا ہو۔
اور پانی کو خراب کرتے ہوں وہاں
بھی پرہیز لازم ہے غرضکہ خراب جگہ
سے نفرت کرنی بہتر ہے۔ غسل موسم
سرمین ایک دفعہ اور گرمین دو دفعہ
کرنا چاہیے اور غلہ کو ہوس کے تو دوسرے
ورنہ چار یا ہفتہ کے ہفتہ تو ضرور نہانا
چاہیے۔ اگر ناظرین یہ چاہیں کہ بال

سر کے عمدہ رہیں اور طائیم و زیادہ
پیدا ہوں تو سفید ذیل چیزوں سے
دہو یا کرین۔ آدھ پاؤ یا چٹا تک ہر
آلہ کو پاؤ بہر بانی میں بہگو دین جھکو
چیلے دھبی سے دھوئیں بعد آبِ نام
سے صاف کرین جب اچھی سیل نکالو
تو گرم پانی سے پاک کر دین بعدہ خالص
تیل مسون یا گنجد یا جبین آربا تل
پکا یا مہدا ہو لگا دین غرضکہ روغنِ زرد
یا سفید سے پرہیز کرین۔ اگر صاحب
اقبال ہو تو قسم قسم تیل خوشبو دار لگو
مہیا آسکے تہن۔ یہ سب امور مرد
مردوں کے واسطے نہیں ہے بلکہ عورتوں
کو بھی ہدایتِ عمل ہوئی چاہیے۔ اپنے
مکان میں سب کچھ کر سکتی ہیں۔ اپنی
اولاد کو بھی سبھاؤں اور اپنی گھر
میں سب کچھ تیار کر سکتی ہوں انکو
باہر جانے کی کیا ضرورت ہے حاملہ
عورتوں کو ہمیشہ شیر گرم پانی نہانا

چاہیے۔ اور جب زچہ خانہ سے نکلنا
ہو تو اس وقت بھی ایسا ہی پانی ہو
اور جب حین سے فارغ ہوں تو
بھی تھوڑا گرم پانی ضرور ہونا چاہیے۔

مضمون درباب قے

(مترجمینا یکیم نام دین صاحب)

لیکن بلغمی مزاجوں اور بلغمی امراض والوں
اور فریہ کو اسیطح حام سے چلنا اور غلو
مین سفید پڑتی ہو اور جو اشخاص کو عا
نہوں یا گرم مزاج ہوں اور انکو قے
کرنا منظور ہو تو انکو پہلے ہی قوی سفیات
ز دینے چاہئیں بلکہ سفیات ضعیفہ
دیون اور غذا کو دوا پر اور نرم کو خشک
پر اور متوسط کو قوی پر ترجیح دیون اور
اگر مرض قوی ہو اور دوا مقوی دینا
کچھ مفید نہیں تو قے کرنے پہلے دیکھ
محمود الکیموس دینی چاہیے اور نرم
منفع مانند جو شانہ آب برگ ترب

و غلغم و چقند رو شبت اور گو سفند کے سرکا
سزا اور مایہ شور اور انکے مانند سوا کھا
کے پلاوین اور چند قدم ریاضت کر اوین
ناکہ جو کچھ اسکو دیا گیا ہو اسکی قوت سے
روی مادہ حرکت کر کے سدھ میں آجائے
اور پھر اسکو پانی دیکر کوئی سقی و دوا پلا
تا کہ مجاری سینہ بھی نرم ہو جاوین
اور قے آسانی ہو اور ایک دن میں بہت
قے نہ کرانی چاہیے کہ بہت ظلمین نکلجاتے
مین اور ضعف عارض ہوتا ہے بلکہ ایک
دن فاصلہ دیکر دین چاہئیں اور قے کے
عادی کو ہر ماہ میں دو تین دفعے کرنی
چاہیے ورنہ کسی مرض میں گرفتار ہو جائیں
اور ہر ماہ میں قے کے اوقات اور ایام
کو تبدیل کیے نہ کریں تاکہ عادت نہ ہو
جائے ۔

اختیاری قے کو اسطے تابستان
کا اور سطون میں کہ جو وقت مناد اور
اغلاط جوش میں ہوں اور حتی المقدار

عو و صعلگی الاجی و نفل و اپنی اور شیرین
 اور حاض اور رطب سے پرہیز کریں
 خاص کردہ جو کہ ایک سو دس میں حاض یا شو
 ہو جاوین نہ کہانے چاہئیں تاکہ مرغی
 ترقی نہ دین اور انیسویں اور زیرہ کا پلو
 پینا اور سو فحش سے منع کرنا اور
 ہاتھ نہ گرم پانی سے دینا اور مذکورہ گرم
 خشک دواؤں کا استعمال کرنا اور گرم و خشک
 سوکھا انند خشک و غنبر اور زکریا وغیرہ
 اور اگر آم خواب کریں اور پلو پیر و زکریا
 مناسب ہیں اور حمام ملائم میں حمام کریں
 اور بہت دیر تک اس میں نہ رہیں اور اگر
 وہ مرد جس نے اس دن قے کی
 ہو اور مرطوب المزاج ہو تو اس
 دن اس کو طعم ام اور شراب
 نہ دیوین اور حسب ضرورت
 اس کو بعد چار گھنٹہ کے دوا
 لطیفہ اور مقوی دیوین

سحر امین قے نہ کرنے چاہئے کہ
 تب بیدار تے ہو اور بعد قے کے سو سم
 لحاظ سے سرد یا گرم پانی سے اسکے ہاتھ
 اور ہنڈ کو دھلاوین اور نرم کپڑے سے
 خشک کریں اور نگلاب اسکے سر پر
 پہن کر لیں اور اگر تے کرنا والا صاحب
 نزل یا صداع اور سرفہ کا ہو کیونکہ اسکا
 باعث حرکت کرنا اور جوش مارنا ہے
 تو تھوڑی سی صعلگی اور عود مسک سیب
 بھی اور گلقد شکر سی اور دواء المسک
 اور جواریش عود مسک اور سوٹھ کا مڑ
 اور ہلیلہ کا مڑ اور آلو بخارا اور دیگر
 مقوی مناسب دوائیں شل الاجی
 وغیرہ اور اگر کھانسی نہ تھوڑی الاجی
 پان پیاری خصوصاً دکنی اور نفل
 و اپنی اور حسب ضرورت دیگر ادویات
 مثلاً صغراوی کو اشیاء سرد تر میں خصوصاً
 سیوجات اور سرد تر خربو و نکا سوکھا
 اور مرطوب یعنی کو گرم خشک چیزیں مثلاً

قواعد اور زرچندہ کو غور سے ملاحظہ

نمبر (۱)

جلد ۱۱

Journal of



A MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

باب	پیسے	شے قیمت
۱۰	۵۰	عام قیمت ہر مضمون
۱۰	۵۰	کم درجہ والوں کی ہر مضمون

میعاد پیشگی ایک ماہ

اشعار

قواعد

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵-۱۰ کو نکلتا ہے۔
 (۲) اس میں حفظ صحت کی کلیں، خوراک، پوشاک، خواب، زہد، قلم، حکیم غلام نبی اور زہدۃ الحکماء، نیچر کے پاس ارسال فرما دیں۔
 (۳) بیداری، وکثیر، انوفی، اسراض کے علامات و طریق تشخیص و تجربہ، نگرانی، ویزانی اور ان تداویہ کا ذکر جو جب تغیر موسم بطور علی حفظ ماقدم علمین لانی جاسٹین درج ہوتے ہیں۔
 (۴) ہر مضمون قیمت پیشگی کسی صاحب سے پاس نہیں بھیجا جاتا۔
 (۵) ہر صاحب نمونہ کا پرچہ منگوائیں کہ وہ ایک کٹ ارسال فرمادیں۔

زہدۃ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

مطبوعہ ایڈیٹر ایڈیٹر ایڈیٹر

مقویاتِ مہضات

(بقیہ پرچہ نمبر ۷)



تھوہ کا مضر مفہم غالباً اوس وقت
خوب ثابت ہو جاتا کہ اگر بہت سا
کھانا کھانے کے بعد تھوہ اس تھوہ
نہ پیا جاتا۔ اس صورت میں غذا کے
ساتھ خلط ملط ہو جاتا ہے اور اس کا
اشرا کم ہو جاتا ہے اور قوی آدمیوں
کو جو تھوہ دیر پھنی کا باعث ہوتا ہے
تو ڈاکٹر سر ولیم رابرٹسن کے نزدیک
فائدہ سے خالی نہیں ہے لیکن
ضعیف الجست آدمی تھوڑی سی
غذا کو بعد تھوہ پینے تو دیر پھنی کا باعث
ہوگا اور نقصان کریگا۔ یہ بھی عجیب
بات ہے کہ جن ملکوں میں تھوہ کا
راج ہے وہاں تھوہ ایسا تیز بخیر
بنایا جاتا ہے جاسے ملک انگلستان

میں بنایا جاتا ہے۔

اس سفید اور دلچسپ تحقیقات سے
عام نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان نے
جو تھوہ اور شائستگی میں تہیتے
کرتے کرتے اپنی غذا میں کچھ مقویات
و مضرعات شامل کر لیے ہیں
جب اس کا استعمال اعتدال کے
ساتھ ہوتا ہے تو فائدہ کرتے ہیں
اور اس کی صحت بدن اور راحت
جان کے باعث ہوتے ہیں اگر بہت
فراطعمال کئے جائیں تو فساد
مفہم کا سبب ہو جاتے ہیں اور یہ
بھی اس قسم کے ظاہر ہو گیا کہ بعض
غذائیں اقویا اور اصحا کے مزاج کے
موافق ہوتی ہیں اگر ضعفاً اور کمزور
کریں تو مقدارِ قلیل سے ورنہ
پھر پھنی کا اندیشہ ہے۔

ابھولید ہمارے ملک ہندوستان
میں خدایہ اور چھت بنیاد کا

اور مخ نوشی میں افسوس کر کے از خود
رنقہ ہو جاتا ہے اور بھائی کی کسی
حرکت میں کرنے لگتا ہے یہی وجہ ہے
کہ شائع اسلام اور پیشوایان ہندو نے
شراب کو مطلقاً حرام کر دیا اگر ایک
قطرہ ہی اسکا حلال کیا جائیگا تو لوگ
ساغر کے ساغر اور بوتل کی بوتلین
چڑھ جائیگے اور وہی سوشل لیجر مہدنی
خسہ بیان پیدا ہوگی جبکا انداز
اور سکھ حرام کر دینے سے مقصود تھا۔

الزمن - اذ اطو لغو لیطا بی کر اور
امور میں مضمر ہے ویسی ہی کہا نے پیو
میں بھی نقصان کرتی ہیں اعتدال
ہر امر میں شرط ہے۔ افسوس ہر ہمارے
ملک کے تعلیم یافتہ نوجوان بے عہد الیون
پر پائل معلوم ہوتے ہیں یہ بھی نہیں جانتے
کہ بے علم عمل بعض اعتبارات سے بدتر از
جہل ہے اور اگر اسے درجہ کی تعلیم کے
ساتھ اعلیٰ درجہ کی بد اخلاقی اور بد

نظم البدل پان اور حق ہے ان
دونوں سے برہمی دیر غمی وغیرہ
کا احتمال کسی چند کے آدمی کو نہیں ہے
پان سفوی اور سفوح دونوں ہے
اور نقہ بھی سفوح اور رفع قبض ہے
شراب اور چلے وغیرہ سرو ملکوں
کے لئے مناسب ہیں ہمارے گرم
ملک میں ایسی چار چیزوں کا کیاں گذر
ہے۔ علی الخصوص شراب قطع نظر ہی
محافضت کے کہ ہندو اور مسلمان دونوں
کے مذہب میں حرام مطلق ہے۔
ہندوستانیوں کو بالخاصہ مضرت ہے
اور کسی ہندوستانی کہہ سکتے ہیں جو
سے جان بڑھیں ہوتے دیکھا بیشک
شراب کے فوائد طبابت میں بہت ہیں مگر اگر
کے مفاد صاف سے زیادہ ہیں بہت
بڑی مضرت تو یہ ہے کہ عقل کو زائل
کر دیتی ہے اور جہان شراب کا فرہ
پڑا پھر آدمی بے اختیار ہو جاتا ہے

اعمالی ہوئی اور چارپائے بر و کتابے
چند کا معاملہ ہوا تو کیا ہے

تھائی سیس

یعنی

مرض ریل کا علاج

وہی حکیموں نے اس سوزی
مرض کی واسطے آج تک کوئی ایسی دوا
ایجاد نہیں کی جس کے استعمال سے
اس مرض کے بخانی ہو جائے یہ مرض
ایسا مہر کہ جو اس میں مبتلا ہوتا ہے وہ
ساری عمر کی واسطے بچتا اور زندگی سے
مایوس ہو جاتا ہے گویا اسکی حیات
زندہ درگور شمار کی جاتی ہے کیونکہ جب
اس مرض کا دور شروع ہوتا ہے
تو ضیق النفس اور دم کشی کی اسقدر
تکلیف مریض کو روز بروز بڑھتی جاتی
ہے کہ ہر ایک سال کے ساتھ بڑھتی

یہی معلوم ہوتا ہے کہ فوراً دم رکا اور
زندگی سے دست بردار ہوا نہیں
بالکل کا فوراً جاتی ہے کیا مجال
کہ چند منٹ بھی بستر آرام پر سو جاوے
اس بیماری کا قاعدہ ہے کہ جب
مریض بستر خواب پر لیٹتا ہے تو وہ عضلات
جو مابین پسلیوں کے ہوتے ہیں سینہ
پر دم کشی کے سبب بوجھ ڈالتے ہیں
اور پورے طور پر دم کشی اور برآمدگی
دم کا کام نہیں دیکھتے مریض تمام
رات سر کو اٹھ کر کے کچھ کے سہارے
بیٹھا رہتا ہے البتہ مرض کی تخفیف
سے اگر کچھ آفاقہ ہوتا ہے تو مریض آرام
سو جاتا ہے مگر صبح کو تمام قوائے جسمانیہ
تکلیف مرض کے سبب تھک جاتے
ہیں بالکل جیس ہو جاتے ہیں۔ یہ
مرض جب ایک دفعہ شروع ہو گیا تو
کیا مجال کہ تا دم زیت مریض کو
مخلصی ہو۔ ابتدائے مرض میں کچھ

مرجانی ہے۔ پامانہ قبضی سے آتا ہے۔ مریض رفتہ رفتہ لاغر و کمزور ہو کر مثل کاٹھا ہو جاتا ہے۔ رات کو سنینہ بکثرت آتا ہے۔ جب شش میں ماؤ ٹیوبرکل کا پیدا ہوتا ہے تو نبض کی حرارت بہ نسبت صحت کے تیز ہو جاتی ہے۔ جب مادہ بلیغم کا نکلنے لگتا ہے تو کم۔ دن کی وقت مریض کی حالت مرجھائی ہوئی اور زود رنج رہتی ہے مریض کا چلنے پھرنے یا ورزش کرنے سے دم چڑھ جاتا ہے۔ اور تنہک جاتا ہے دن بدن ڈبلا پتلا ہوتا جاتا ہے اور سرور اعضا شکنی کی شکایت کرتا ہے۔ بدن کا گوشت ڈھیلہ چہرہ پر یکساں کچھیر سفید پتلیاں چل جاتی ہیں۔ مریض کو باور زہلند پڑتا نہیں جاتا۔ تہہ پانواں جلتے رہتے ہیں۔ بعض مریضوں کو شش میں ایک ذہل پیدا ہو جاتا ہے جو گلگدیا سے بڑھتا ہے جس سے

مریض عمر بہت کم تکلیف پاتا ہے۔ کئی مریض کے خجرو میں ورم ہو جاتا ہے جس سے اوس کی آواز بھاری ہو جاتی ہے یہ مرض موروثی بھی شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جب کسی کے والدین کو یہ بیماری لاحق ہوتے تھے تو اوس کے نطفے سے جو اولاد ہوتی ہے اس میں اس مرض کی تاثیر ہو جاتی ہے بڑے حکیموں اور نامزد اکثر و ن نے اس مرض کے دفعیہ کیواسے کو شش کی۔ مگر کسی دواسے کا سیلابی پوری پور حاصل نہ ہوئی۔ ایک مریض کو کسی دواسے سے افادہ ہوا تو پھر اسی دوائی سے دوسرے کو نقصان عائد ہوا نالی الحاکم انگلیٹ کے بڑے بڑے نامی اور جانق ڈاکٹروں نے اس مرض کیواسے ایک ایسی دوائی ایجاد کی ہے جو سچائی کا کام دیتی ہے اور اسکو تیر ہفت کی نسبت دین تو زیادہ ہے اسکو استعمال

مرجانی ہے۔ پامانہ قبضی سے آتا ہے۔ مریض رفتہ رفتہ لاغر و کمزور ہو کر مثل کاٹھا ہو جاتا ہے۔ رات کو سنینہ بکثرت آتا ہے۔ جب شش میں ماؤ ٹیوبرکل کا پیدا ہوتا ہے تو نبض کی حرارت بہ نسبت صحت کے تیز ہو جاتی ہے۔ جب مادہ بلیغم کا نکلنے لگتا ہے تو کم۔ دن کی وقت مریض کی حالت مرجھائی ہوئی اور زود رنج رہتی ہے مریض کا چلنے پھرنے یا ورزش کرنے سے دم چڑھ جاتا ہے۔ اور تنہک جاتا ہے دن بدن ڈبلا پتلا ہوتا جاتا ہے اور سرور اعضا شکنی کی شکایت کرتا ہے۔ بدن کا گوشت ڈھیلہ چہرہ پر یکساں کچھیر سفید پتلیاں چل جاتی ہیں۔ مریض کو باور زہلند پڑتا نہیں جاتا۔ تہہ پانواں جلتے رہتے ہیں۔ بعض مریضوں کو شش میں ایک ذہل پیدا ہو جاتا ہے جو گلگدیا سے بڑھتا ہے جس سے

سے فیصدی دس بریض صابج دیتے
 ہیں۔ ورنہ ہر مرض میں یہ جادو کی تاثیر
 رکھتی ہے اس دوائی کا نام ذیل پر
 درج کیا جاتا ہے اور سودا گردن کی
 دوکان سے ملتی ہے ساکرٹ کٹ
 اگرینڈیلیا روٹا فلوئیڈ ایکسٹرا
 کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ پھلے ۳۰
 بوند اس دوائی کی نصف چھانک
 پانی میں ملا کر پاز پاؤ گھنٹہ کے بعد
 تا وقتیکہ مرض افاقہ نہ ہو جائے
 دیکھو دیکھو اور اب دہ ۲۰ بوند نصف
 چھانک پاز پانی میں ملا کر نیم و شام
 اسکا استعمال کرایا جاتا ہے اس
 بالکل مرض کا علاج ہے
 دوسرا نکل نہیں ہوتا ایک اور
 دوائی اس مرض کی واسطے کافی تھا
 کی گئی ہے کہ اس پر بھی کچھ اعتبار
 ہو سکتا ہے نام اس کا نائٹریٹ
 آف امیال ہے۔ اسکو رومال

پر مقدار دس قطراں چھانک کر بوقت
 کے وقت سونگھانا چاہیئے بوقت
 یہ دوائی سونگھائی جائے گی تو فوراً
 مرض کا دورہ رک سکتا ہے۔ چونکہ
 ان ہر دواویات کا استعمال بہت
 دفعہ ہوا ہے بجز فائدہ کے کسی نقصان
 نہیں دیکھا گیا۔ اسلئے ہر ایک سال کی
 مرض کی واسطے یہ دوا دینا گویا
 ایک نعمت غیر ترقیہ بھی سمجھاؤ گا ذکر
 کیا گیا تاکہ عوام اس سے بوقت ضرورت
 فائدہ اٹھادیں :

دوسرا نسخہ

اس دوا کا نام امالہ صابج
 ہے ایک قسم کا گھاس علاتہ ہر
 میں مندی و ر کے کے کے کے
 دستیاب ہو سکتا ہے جو پتھر پتھر
 میں پیدا ہوتا ہے اسکا درخت لکھا
 گئے کے قریب اونچا ہوتا ہے اور موسم

دن میں کام تمام ہو جاتا ہے اگر شروع
بجاری میں مویشیوں کو دیا جاوے
تو میل کچھ مزیت نہیں کرتی
پیرے خیال میں یہ دو آدمیوں کے
وبائی بیماریوں کیلئے بھی مفید ہوگا
درود شتیقہ

آدھری سرین جو ابرو کے اوپر اکثر دروہ
ہے جس کی رضیخت جبین اور کہتے
آلو جاہی ربتے ہیں اس کی یہ نسخہ
مخرب ہے نسخہ

نخم سرس یعنی سرینہ کے پختہ بیج کو لیکر
خوب باریک پیکر لٹواریا کر عین الفرب
آدھری سرکی دروہ رنگہ میں جب بیلین
پٹرین تو جانب مارو سو گہین اور چھو
بہر سر دانی آٹھ پرنہ پڑنے دین

مضمون اکثر کلکھا ان صا

بجہ کی فصل دینی کے میان میں
گرمی اور برسات میں شمع و شام

برسات میں یہاں بکثرت پایا جاتا
ہے اور چھانپہرچھوٹے کے نزدیک
کوئی سانسپ نہایت چھانچہ اگر کوئی
آجھی جائے تو اسکے ٹوٹے خور
مر جاتا ہے

افعال و خواص یہ درخت
واسطے سومات لذوہ اور شرب کے
اکیر کا حکم رکھتا ہے اور اگر کسی نے
سم الفاد کہا یا ہو تو اسکے دینے سے
انہی وقت تھے جو کر کل جاتا ہے کیا
جز و بھی بدن میں باقی نہیں رہتا اور
سانپ کے کاٹے ہوتے پر اگر لگا دیں
تو چار ساخت میں تمام زہر کو بدن
سے دفع کر دیتا ہے اور اس طرح
چار پائیوں کے واسطے بڑا عمدہ تریاق
ہے چونکہ سچو مویشیوں کی بیکر
جکوا اس ملک میں میل کتے ہیں
بکثرت ہوتی ہے اور صد ہا گتے
بیل رخص و غیرہ کو اس کے ایک

ہر روز دو بار تازہ پانی سے انگریزی صابن
یا سینک ساتھ چھوٹا ٹوہنڈا چائے کی پی
صابن چھوٹے نازک کھال کیلئے نہایت
سخت ہے سردی میں ایک دو گرم پانی کے
غل کرنا کافی ہے بعد غسل کے مہینہ کی عمر
سے فوراً جسم کو پھینکا جائے مگر یہ خیال
رہے کہ اعضا کے جوڑ و نہر صدمہ پہونچے
پاخانہ یا پیشاب کی ٹری پر ہونا نیکر بعد
اس مقام کو گرم پانی سے دھو کر میٹھا تل
لنا چاہیے خوب دیکھنا چاہیے کہ بھونے
اور کیڑوں پر کیڑے تو نہیں ہیں انکو
ہمیشہ صاف رکھنا چاہیے کل صر ضائی
وغیرہ کو اکثر ہوتا ہے مہینہ میں خست کرنے
رہنا چاہیے

دانتوں کے کلنے کے بیان میں
واضح ہو کہ عارضی یا دو دھکے دانتوں کا
شمار میں ہے دہن اور دہن نیچے کے ہر
میں جو بچہ کہ توانا اور تندرست ہوتے
میں انکو دانتوں کو کلنے وقت کہ

تکلیف نہیں لگتی جتنی کہ کمزور بچہ کو ہوتے
ہے اور اگر ان بچہ کی بخوبی حفاظت کی جائے
تو اسہال وغیرہ کا خوف رہتا ہے چونکہ
منہ نازک ہوتا ہے اور سچے خود دھات
بیا بیجین تاہم اسلئے ذرا سی بھی سیرویا
غذا کی بے احتیاطی سے بچے کو فوراً اسہال
ہو جاتا ہے پس بچہ کو کپڑے پھانکنا چاہیے
اور دو وہ اور ملائم دینا چاہیے کہ مٹی کا کام
وہ اسہال وغیرہ کے لئے دوا فوراً دینی چاہیے
تو وقت گرم پانی سے غسل دینا باعث آرام
اور نیند آجانیکا ہوتا ہے بچہ کو بلا ضرورت
برابر دوا دینا بڑی غلطی ہے ہر دست اور
قبض ہمیشہ غذا کی بے احتیاطی سے ہوتے
ہیں و جب اسکا خیال رہے گا کوئی فتور
نہ واقع ہوگا اور نہ دوا کی ضرورت ہوگی

ٹیکا لگانے کے بیان میں
پیشتر ختم کرنے اپنی مضمون کے ڈاکٹر صاحب
تحریر فرماتے ہیں کہ مین تا کیدہ فہائیں کرنا
ہوں کہ بچہ کو ضرور ٹیکا لگایا جاوے

اوقات ایک آٹھ دوا کو صد یہ پوچھنا ہے جس کو اسکی زندگی حرام ہو جاتی ہے۔ ان سب آفتوں سے بچھوڑنا بہتر طریقہ
ہر ایک کے ٹیکا لگایا جاوے۔ ٹیکا لگانے کا وقت چوتھا مہینہ یا دس دن تک بچہ کی پیشتر کا زمانہ ہے۔

قواعد اور زرخندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

جلد ۱۱

حافظ

A BIMONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

قیمت	پیشگی	مالیہ
عام قیمت بمحصل	۱۲ روپے	۸ روپے
کم درجہ الون برص بمحصل	۵ روپے	۳ روپے

میٹا پیشگی اکیلا

اشتہار

(۱) رسالہ نمبر ۳۰، ۱۵ کو غفلت ہے +

(۲) اس میں حفظ صحت کے لیے خوراک پر شک خوب وسیلہ

اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و اس پر تشخیص

تجربہ نامے و نگہ پرسی و یونانی اور اردو میں تدابیر کا ذکر جو

سب تغیر و رسم بطور صلاح حفظ و تقدم عمل میں لائے

چاپ میں درج ہوتے ہیں +

قواعد

(۱) خریدار درختین اور زرخندہ حکیم غلام نبی

زندہ ہوا (۱) منجر کے پاس ارسال فرما دیں +

(۲) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں

بھیجا جاوے گا +

(۳) جو صاحب نوہ کا پہنچے گوئیں آدھ کاٹ کاٹ ارسال

فرما دیں +

مذہبہ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

مطبعہ نیشنل پریسنگ ہاؤس لاہور

عکس نظر کا بیان

ذیل کے حالات روڈیا فوٹو مین
چند ماہ گزشتہ کے ظاہر ہوئے ہیں
سب حسب اتفاق میری خفیہ کسل مرقی
کے سبب بین میں اتفاق سے ایک
کھڑکی کے مقابل میں جب کائنات بانب
جنوب تھا پڑے ہوئے اس کھڑکی کے
عکس کے نتائج کو جو پیش نظر تھے بغیر
دیکھ رہا تھا۔ مجھ پر اس بات سے حیرت
علوم ہوئی کہ طرح طرح کے تبدیل رنگ
جو آنکھ بند کرنے سے مردہ چشم میں
ظاہر ہوتے ہیں وہ قانون مقررہ کو
پیرو میں اور وہ حیرت اس قدر تھی کہ
کہ میں نے اس کی تحقیقات میں زیادہ
غور کرنا شروع کیا۔ جب میں بیماری سے
صحت پائی تب میں نے ٹنڈال ایلیم
ہیٹس اور ڈاکٹر نیگ دو دیگر مصنفوں

کی تصنیفات بابت رنگ و روشنی کے
بین امید تلاش کی کہ شاید کچھ حال سر
ناورہ الطہور کا جو مجھ پر بہت اچھا معلوم ہوا
تھا دستیاب ہو جائے لیکن اس کی
بابت میں نے کچھ حال نہ پایا چنانچہ
کی تصنیفات میں نے پڑھی ہیں ان
میں سے ہر ایک کی پھر اسے ہر ایک کا
سبب مردہ چشم میں رنگ و روشنی کا
قیام ہے لیکن اس بار سے میں کچھ نہیں
کہتا ہے کہ ان قواعد سے مردہ چشم کا
انتظام ہوا ہے اسلیو میرا ارادہ پہلے
ہوا تھا کہ مختصر حال اس شے ناورہ کا
جو میں نے دیکھی تھی بغیر تفریح طبع
ان لوگوں کے کہوں کہ جو اس علم
سے واقف نہیں ہیں اس خیال کے
جستجو میں مجھ پر ایسے عجیب بات
نظر پڑیں جو مطلقاً علم موجودات
اور علم ارواح سے متعلق ہیں اور اسوجہ
میں پر زیادہ لحاظ کیا ہے اور اس دعا

کی تلاش میں کامل جستجو کی ہے +
 اب میں اُن نتائج کو مدہ چند خیالی
 تدبیر کے جن پر یہ قیاس ہے تحریر کرتا
 ہوں اور بیشک یہ میں جانتا ہوں
 کہ ان آیات جستجو میں ممکن ہے کہ بعض
 مصنف جن کی تصنیفات دیکھیں گے کا مجموعہ
 موقع نہیں ملا غالب ہو کہ مجھ سے
 سبقت لے گئے ہوں لیکن چونکہ
 علمی ناوارث کا ملاحظہ خصوصاً جنکو
 قوت بصارت سے تعلق ہے ہمیشہ
 دلچسپ ہوا کرتا ہے اسوجہ سے مجھ کو امید
 ہے کہ ذیل کے حالات اور لوگوں کے
 ایسے ویسے مطبوع طبع ہونگے جیسو انکے
 آزمودہ حالات میرے لیے ہیں۔
 اس مقام پر مجھ پر یہ بھی بیان ناچاہی
 کہ کچھ حالات عکس نگاہ کے جو انکھ
 بند کر لیں تو یہ پیش نظر رہتے ہیں وہ
 ہلکے ہوئیں کے بڑی تصنیف علم ہو چکا
 متعلق قواعد نظر اور ڈاکٹر فوسٹر

کی کتب تک علم سے بہت دیر گزر
 کتب میں کئی کئی لیکن چونکہ ان
 تصنیفات میں سے کسی میں ایسا شے
 بیان ان آزمائشات کا نہیں ہے
 جیسا کہ میں بیان کیا چاہتا ہوں
 اس سے مجھ کو یہ ہے کہ میری حالات
 اس بار سے تین گنا بے حد رہے ہونگے
 وہ لوگ جن کا منہ انسانی کے علم
 موجودات سے کچھ اقلیت ہے۔ وہ
 سمجھیں گے کہ جو عکس پر وہ چشم میں بعد
 دیکھتے تھے یعنی تیرہ روشنی یا کسی روشن شے
 پریشانی کا غلبہ پیدا کے وہ وہاں میں قائم
 رہتا ہے اسے یا تو کسی نسل الیچ یا
 افسر الیچ یا کیوکر یا کھڑے ہتھ میں صلیح
 دل یا کھل غلط نام سے مشہور ہے کوئی
 شے ایسی نہیں ہے جو یہی تصورات
 میں کسی نسل یا کہانی کی جاسکتی ہے
 کیونکہ وہ اس طرح پر وہ میں مقررہ کی
 ہے جیسو ایک اشکال ظاہری کے مشر

فرق یمن تبدیل حالات کے سبب
ہے لیکن اس شناخت موافق اذن
قواعد سیاحت کے بخوبی پہنچتی ہے
جسکو ظاہر کرنے کی مین اسید کرنا ہوں

رانگے کی فلمی کے بتن مین زہر کا خوف

نہ احوال دلالت اور امریکہ مین جو تجربہ
ہو سہ مین ان سے معلوم ہوتا ہے
کہ رانگے کی جڑیں کچھ سے اور کچھ سے
سے بہت فرق ہے فلمی جہتی ہے۔ بڑی
ہر شہر باری سے پنجان کی کرنا چاہیو
کو نہ کہ جسے کہ رانگے کی قیمت کم ہوگی
سب سے اکثر ایک افس مین یہ
اگر قیمت مین تاکہ اسکوا باز سے
پر فروخت کریں اور فائدہ کثیر ٹائیز
لیکن جیسے ہی رانگے سے بتنوں پر
بھی کیا جاتی ہے اور لوگ انکو استعمال

مین لاتے ہیں تو اکثر اس کے نتائج
بد انسان کو خطرناک حالت مین لیتے
ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے سیکن شہر کی
تندستی کی کمی کے مین اس کے اثر سے
کمیڈی مین نے اپنی رپورٹ مین کہا ہے
کہ مین نے کئی قسم کے فلمی کیے ہوئے
بتن چھپکا لی وغیرہ کو بطریق امتحان
جاچم کیا بہ مین مین یہ رانگے کے شہا
بہت زیادہ مقدار مین مین مین مین
بات صرف کم قیمت بتنوں مین مین
بلکہ زیادہ قیمتی بتنوں مین بھی کئی
پالی گئی اس نقص کے نتائج پھر مین کہ
سیسہ اور اسٹیل باہم ملا ہونے سے بتن کی
فلمی پر بہت جلد تیرگی و مین مین
میں خواہر رانگے کی نسبت اس پر بہت
بہتر ہے۔ یہ رانگے کے گنا اور یہ
سودہ ہر قسم کی سانی سے ٹکڑے
کی مین (شگراف لپٹ) بچائے گا جو
ہر قسم کا زہر اور اس طرح پھیلے ہوئے

کی کھٹائی کے ساتھ ہی زہر بچا کر گکا
اسکی سوا وہ اور قسم کی کھٹائیوں کے
ساتھ ملنے سے جو عام میڈون مثل سیب
رس بھری وغیرہ میں ہوتے ہیں نہ نک
بجائے گا۔ پس ایسی سیوے جن میں
ترشی ہوتے ہیں اگر کسی کی قلعی کڑی ہو
برتن میں پکا سے جاوین یا ان میں
کچھ دیر تک رکھو جاوین تو وہ پھر بالکل
مکھے اور بیکار ہو جائے ہیں کیونکہ ان میں
کچھ نہ کچھ سیسے کا اثرا ہی ہوتا ہے اور
پتوں کی تمام سیسے کے نمک زہر بن جاتے
ہیں اسلئے ان کے کھانے سے تھوڑے
دنوں کے بعد خراب نتیجہ پیدا ہوتا
ہے اگرچہ انسان اسے نمک کی ایک
پاؤنڈ خوراک سے ملاک نہیں ہوتا ہے
لیکن اگر بہت کم کم ہی کوئی شخص
زیادہ عرصہ تک کھائے تو اس کی
تندرستی میں ضرور فرق آجائے گا شاید
جان پر بھی حرف آجائے کیونکہ سیسے کے

سیل کا زہر رفتہ رفتہ پیٹ میں جمع
ہو جاتا ہے۔ ہم لوگوں کی خوش نصیبی سے
سیسے کی بچان بھی بہت سہل تھی آئی
ہے اس سے ہر شخص کو بچا جاتا ہے
کہ قلعی میں سیسہ ملا کر یا نہیں اس کی
شناخت کیلئے سٹے ڈاکٹر کیڈر سی تجزیہ
کرتے ہیں کہ ایک بوند بہت تیز شور
دنیارک ایسٹ کا تیز شیشی کی سالمی
یا کسی بھٹی سے برتن کی قلعی پر ٹیکا
وہ ادا سے ایک پیر برابر کچھ میں
رگڑو اور جب تک کہ سوکھ نہ جائے
وہی آہن دیتے جاؤ اس کے بعد
پتاسیم ایوڈائیڈ کو پانی میں گھول کر
وہ قطرے اسی جگہ ٹیکا دو اگر رائے
میں سیسہ ملا ہوگا تو اس جگہ ایک نیا
چمکیلا پیر رنگ آئے گا اور ڈائیڈ آت لیڈ زہر
جائے گا اس ترکیب کے ہر شخص بہت
آسانی سے کر سکتا ہے اور اس کا نتیجہ بہت
درست و متربہ ہوتا ہے۔

کالیچیکم یعنی سورنجان لغت میں

اسپر اکثر بحث ہوتی ہے کہ لغت میں کالیچیکم دین یا نہ دین۔ ڈاکٹر کارٹر صاحب نے بزرگہاٹم کل ریویو میں اپنے زمانے ہوئے نتائج تحریر کیے ہیں۔ صاحب موصوف باور کرتے ہیں کہ کل ایسے مرصعون ہیں جن میں ضعف اور طلب نحیف ہو جائے نہ دین صرف شرع میں قوی مرصعون کو جبکہ نفس میں تناؤ زیادہ ہو دین چونکہ سورنجان مذہبی پیدا کرتی ہیں اور گروہ کے فعل میں غل ہوتی ہے۔ اس واسطے بہت دن تک سوائے ضرورت کے نہ دین۔ بڑی ایک مقدار نہ دین بلکہ تھوڑی تھوڑی دیجے۔ مقدار معتدل دینا چاہیے صاحب موصوف اس امر کی محبت کرتے ہیں

اس قسم کی قلمی کے برتن میں بہت روز تک کہانے پینے سے ایک قسم کا درد قدیم پید ہوتا ہے۔ پرائی کھانسی کا علاج گندہاک کی دھونی سے

بڑش میڈیکل جرنل سورخہ ۳ جولائی ۱۹۵۷ء بحوالہ ڈاکٹر تل آرڈو تحریر کرتا ہے کہ گندہاک کی بہا ہے بہت مقدار میں بلغم خارج ہوتا ہے اور بیمار کو آرام تاہم دوسری سو بلغم کا اخراج کم ہو جاتا ہے حالین چ علاج تھامسی سس کا بذریعہ سلفورینڈر کے کھلا ہے بیشک امید ہو سکتی ہے کہ وہ اسی اصول پر مبنی ہے اور اسکو کرنا سہل طریقہ یہ ہے کہ اگر گندہاک ڈاکٹر اسکے دہوئیں کہ لیں ٹو اس زیادہ مقدار بلغم خارج ہو کر آرام ہو جاتا ہے۔

قلبی کو کم کرنا اور فعل قلب پر اثر کرنا ہے۔
۲۔ جبکہ حرارت بکثرت اور فعل قلب
شدت سے ہو تو اس وقت خاصکر بڑا اثر
ہوتا ہے۔

۳۔ بہت دن کے بخار کے اخیر میں جبکہ
ساخت قلب میں بہا رہی بہا رہی
ہو جاتی ہیں تو سردی کے فعل کا قلب
پر کچھ اثر نہیں ہوتا سردی اگر آغاز مرض
سے استعمال کی گئی تو ان برائیوں کو
جو حرارت کی حدت سے لاحق ہوتی
ہیں باز رکھتی ہے۔

۴۔ سردی حرکت قلب کو تو کم مگر ضرب
کی قوت اور ہونیکو بڑھاتی ہے۔

۵۔ جامہ قلب پر برف لگانے سے
ٹائفا ئید حالت کو تخفیف ہوتی ہے اور
پسینہ کے لئے بھی عمدہ ہے ۶۔

۶۔ صاحب موصوف چند دلائل بیان
کرتے ہیں جن سے تمام جسم کی حرارت کم
ہونا ہوا ہو چکتا ہے ۷۔

۷۔ سوربخان کے شافی ہونے کی کوئی
شہادت نہیں ہے بلکہ بشمول
دوسرے ان کے قیاس کرتے ہیں کہ
بجائے تخفیف مرض کے عود کرنے
کی طرف مائل رہتی ہے اسلئے بشرط
ممکن اس سے پرہیز کرئیں۔ ڈاکٹر
کارٹر صاحب کے مشاہدات سے
نبض کا سست ہونا تحقیق ہوتا ہے
اور شل ٹامپٹریٹ آف ریمایل کے
شرایعوں کو پھیلاتا ہے نفیس کی سنٹر
کم کرنے میں ٹائپو گلیسرین ٹامپٹریٹ
آف سوڈیم۔ سوربخان سے کم نہیں
ہے۔ ڈریٹریاقوی نبض کم کرنے والی
ہے اور نفیس کے لئے ایک چٹکلا ہے

برف لگا کر بخار کا علاج

۱۔ گرمی گوروپٹ صاحب نے جامہ قلب پر برف
لگانا ٹائفا ئیڈ کا علاج کیا اور فرما تو ہیں
۱۔ جامہ قلب پر برف لگانا یقیناً حرارت

ون عثمان

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بہارِ طبیب

بہارِ طبیب

بہارِ طبیب

علاج فیض مجربہ لوی نور الدین

حکیم مہاراجہ شہیر

تخم فلفل سفید - تخم فلفل سیاہ - دوا چینی -

جلوتری - بخسیر - گل ناسکھتہ اک سادی الزلزلہ

شک بقدر ذائقہ جب ہضمی اور معدہ

میں خلل معلوم ہو استعمال کریں

جدوار - پیٹہ - ہنگ - تخم فلفل سفید

فلفل سیاہ - مینون - نابیل دریا می

کی گولی جب کوئی دست آدمی اور بھتہ

پانوں کے ناخون پر ہن درہوم

کوٹ کر صفا کریں حکیم صاحب تحریر فرماتے

ہیں کہ شیرین ایسا علاج کیا گیا بہت

سفید ثابت ہوا ہے

سوتے وقت سلامی سرنگا یا کریں

پکھو کا علاج

نکاسا نمبر ۲ تولیہ پانی ۷ تولیہ دونوں کو غلو ط

کر کے جن جانب کا نا ہوا اسکے خلاف دوسری

طرف کے کان میں چار پانچ ہونڈو لیں

اور جہاں نیش لگا ہوا اس مکان پر پیہ

ملا جا دے یہ پانی رتوندی یعنی شکوری

کو بھی مفید ہوگا

عام طور پر کلاسیرین کا استعمال

زکام میں کلاسیرین کا استعمال اگر کلاسیرین میں

روی ترک کر گئے ہوں بہرے جادو نور کا فم

بند ہو جاتا ہے کانسٹینٹ گھبراہٹ کا

آفتابیں اندکی (ذریعہ) اگر کلاسیرین میں

مقدار میں لگا کر کانسٹینٹ گھبراہٹ کا

نسخہ دافع پھولا و ناخنہ غیر

سمندر جہاگ ۲ تولیہ شورہ قلمی تولیہ نوشاؤ

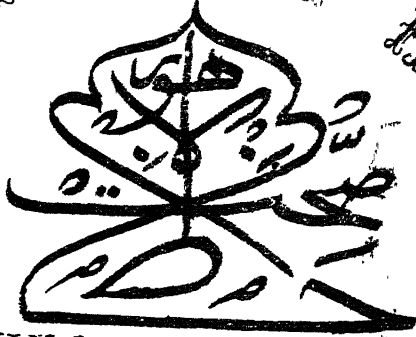
۲ تولیہ تخم سرس ۲ تولیہ پکھ سفید ۲ تولیہ

سکوبار یک کر کے سر بنالین ات کو

(قواعد اور زچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے)

جلد ۱۱

نمبر ۱



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ما بعد	پیشگی	شرح قیمت
۴	۱۲	عام قیمت ہر محصول
۸	۲۴	کم درجہ والوں سے ہر محصول

میعاد پیشگی ایک ماہ

قواعد

(۱) طریقہ دار درختین اور زرخیزیت حکیم غلام نبی

(۲) زبدہ لکھا مینہ کے پاس اس سال نوادین +

(۳) بلا وصول تیت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں پہنچا جاویگا +

(۴) جو صاحب نوہ کا پرچہ نکالیں آدہ آدہ کا کٹ مال نوادین +

اشقہ

(۱) یہ سال ہر ماہ کے ۱۵ کو نکلتا ہے +

(۲) حفظ صحت کے لئے حرکت پوشاک و خراب و بیداری اور شیر الوقوع اطراف کے علامات و طریق تشخیص و تجربائی +

(۳) انگریزی و یونانی اور راق تداہیر کا ذکر جو حسب تغیر موسم بطور حفظہ تقدم عمین لانے چاہئین روح ہوتے

زبدہ الحکیم حکیم غلام نبی آیدٹیٹ

مبشر نیو اسکول پریس لاہور

دودھ پھل کو طمانع

دور قور جناب حکیم نور محمد صاحب
اگرچہ عام لوگوں میں طلبِ لیم
کا شلہ بہت شہور ہے اور اسلئے
وہ این کو ملانے سے کئی پرہیز کرتے
ہیں۔ مگر زمانہ حال کے تجرب طلب
حقیق رسکو محض بے اعتبار ٹھاکر
تجربہ کے طالب ہوتے ہیں۔ کیونکہ
بہت سے دلائل میں یہ سمایا ہوا ہے
کہ یہ متقدمین نے بہت سی باتیں
بجائے تجربہ آزمائش صرف اپنی کتب
کو طول دینے کے لڑکھے ہوئی ہیں اور
انہی اصلیت کچھ بھی نہیں ہے
میں وحم نے انکو یہاں تک پہنچانے
کے واسطے کہ وہ کتب طلبِ قدیم کو
بے سود و فہول سمجھ کر انکی طرف

انتفات تک کر نا عجب سمجھتی ہیں لیکن
اگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو جو
تو اعداد حفظِ صحت و دقائقِ تندبین
نے بیان فرمائے ہیں۔ وہ ایسے ہیں
کہ اگر انسان اونپر پورا پورا عمل کرتے
تو بہت سی فائدہ پائے۔ جن چیزوں
کے استعمال میں ذرا بھی احتمال
ضرر اونہوں نے دیکھا ہوں اس سے
سنع کر دیا جائیچہ نچلا ہوا نشتیا
کے دودھ اور پھل سے جنکے ملانے
سے احتمال ضرر ہے۔ عقلی دلائل
تو انکے خلاف ملانے کے کتبِ قیامت
میں موجود ہیں۔ انکے بیان کی کچھ
حاجت نہیں۔ مگر ذاتی تجربات
اور عینی شہادات جو متقدمین نے
بنظر اختیار و بوج کتب نہیں فرما
انکی اسوقت ضرورت صحیح ہیں
ہم پیشہ بہائون کی خدمت شریف
میں التماس ہے کہ وہ بھی براہِ نو

اپنے اپنے تجربات جو اونکو معلوم
ہوں بنظر افادہ حافظ صحت لایا
میں شہرِ فرمانے سے دریغ فرمایا
جو کچھ کہ میرا تجربہ ہے وہ آجیبا
کیندست مبارک من التماس
کرتا ہوں :- ابراہیم نام ایک بیمار
جس کی عمر ۳۲ سال کی ہے مجھے
بہن ابین رجوا کے تمام بدن
پر منتشر تھا) کے معالجہ کا خواستگار
ہوا۔ راقم نے منفع کے بعد سہل
دیا اور علامہ ذیل کا چند روز استعمال
کرایا۔ تخم ترب - تخم نبوثر - چیتہ
آب لیو - دوغ - ان سب کو مٹوینہ
پین کر کے آپسین ملا کر کہین اور ہر
بدن پر خوب ملین اور پھر دہن گینٹ
کے بعد پانی سے نہائیں جس سے
کہ وہ بانگ جاتیے رح - ابی چند
روز می ہوتے تھے کہ ناسبروہ نے
وقت شب اتفاقاً بھلی کہا تھی

اور اوپر سے دودھ پے لیا۔ صبح ہوئے
ہی تمام بدن پر بہن ابین بنوثر
ہو گئے اور ایک مہ کی خفیف غائر
بھی اُنپر ہوتی تھی۔ جو زیادہ خطرہ
اوسے ڈالتے تھے تب وہ سیر
پاس آیا اور تمام حال سنایا
الرض پھر اوسے دودھ و مٹوہلی
کے جمع کرنے سے توبہ کی اور دوبارہ
معالجہ کرایا۔ شافی مطلق نے پھر
اوسے شفا دی اور اب وہ شہر
مے مگر ان دونوں کے باہم کہنا سیر
بالکل محرز رہتا ہے۔ پس ثابت
ہوا کہ از روئے تجربہ بھی اِکمال ناجسب
ضرر ہے جیسا کہ تقدیر نے تحریر فرمایا

متھیلی وریلو کی جلن

رسلد کیلر دیکھو حافظ صحت نبر۱۱

نزلت جب یہ کیفیت پیدا ہوتی

مے تو اس کے علاوہ دماغی کام سے بہت جلد مکان کا ہونا جارہا۔ مین نزلہ اور زکام کا ہونا۔ مانتہ۔ پائون کا خاصکر سوکراوٹھنے کے بعد دیر تک جلتے رہنا کبھی تگتر اعضا کا بھی سوکراوٹھنے کے بعد شمول ہو جانا اور اعضا پر بوجھ کا محسوس ہونا نیند میں چونک پڑنا بلکہ کبھی خفیف سی علامت کا بوس کی ہو یا ہونا نزلہ وزکام ریزٹر سے تخفیف کا ہو جانا ہے۔

یون تو جارہون کے موسم میں بھی جب شدت مرض کے ہوتے مے تو ضرور کچھ نہ کچھ آثار کے نمایاں رہتے ہیں مگر گرمیوں میں بیشتر نزلہ والوں کو ہی شکایت اسکے رہتی ہے کیونکہ اس موسم میں جلد کے افعال زیادہ ہوتے رہتے مہواو مختصہ دماغی بھی سامات کے راہ سے

خارج پاتے ہیں چونکہ کف و پاؤ کو خاص تعلق اعضا عالیہ سے ہے لہذا بیشتر کوفضلات کو طبیعت اسی راہ سے نکالا جاتی ہے پس اگر اصحاب نوازل کو دیکھنا وہ عرق بخور کی پہلو سے عادت رہی تو سوزش نہ ہوگی ورنہ ہتاس سے یا مادہ بوریقہ خواہ صفراویہ کے ہونے سے ضروری علین پیدا ہوگی۔

یہاں پر ہم نئے خیالات والوں کے تسکین کے واسطے اساعرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ خواہ مادہ نزلہ وزکام کا دماغ سے ریزٹر پاتا ہو یا اسکو میوکس ممبرین راختیہ بلفیہ سے ہی سرورکار ہو اور ان دونوں حالتوں میں بھی اطراف پر فضلات نزلہ وزکام کے انصباب کے واسطے کوئی منفذ تشریح سے ثابت ہو یا نہ ہو دیکھ لکھ اسکی تحقیق کے واسطے ایک مستقل بحث

درکار ہے، چونکہ میں نے اپنے
 طب میں اکثر اصحاب نوازل کو
 بے تنقید کئے ہوئے ریزش سد
 ہو جانے پر ہتھ پاؤں جلنے کیے
 شکایت کرتے ہوئے دیکھا اور
 مانعات نزلہ کے علاج سے فائدہ
 اٹھاتے ہوئے پایا لہذا بعد وسیع
 تجربہ کے ایک سبب
 مرض کا قوارنہ یا اور جب صداع
 سخت اور سر سام خفیف کے حالت
 میں شد و دلک طرف سے بہت
 جلد سوا کو ہتھ پاؤں میں بوجہ اور
 جہنمی سے ہو جاتے ہوئے پاتے
 ہیں جبکہ باعث درد سر بخیر دماغی
 اور سر سام خفیف میں فوراً تخفیف
 ہو جاتے ہیں۔ تو اور بھی خیال ہمارا
 قوی ہو جائے گا۔

علاج سر اور کف دست و پا میں
 سوتے وقت روغن کاہو کی تدبیر

کی مداومت عجیب المنفعت صحر
 باقی تدبیر نزلہ کیے کرنے چاہئیں
 تنقیہ عام کیے بعد ایار جات پھر
 سفویات دماغ و سبب لات مزاج
 و مانعات نزلہ کا استعمال کرنا چاہئے
 اور یہ امر اطرینفات و لبوبات اور
 تہ یاقن النزلہ فلو نیار شبعشاء اور
 حب جدوار سے مائل ہوتا ہے
 آتشک کے باعث اس مرض
 کے ہونے میں مجبور اسطرح پر تجربہ ہوا
 کہ عرصہ بارہ سال کا ہوتا ہے میں
 نے ایک رئیس کو دیکھا کہ سانس
 انکے آنچورہ میں ٹھنڈا پانی
 دہرا ہے اس میں سے دو چار
 پر تھوڑا تھوڑا لیکر تلوؤں پر ملتے
 میں دو چار مرتبہ لگاتار دیکھنے کے
 بعد میں نے اون سے پوچھا حضرت
 خیر تو ہے یہ کیا حرکت ہے انہوں
 نے کہا سات برس کا عرصہ ہوا مجھ

آتشک ہوئی تھی اوسکا تو کچھ
اب ہرج باقی رہا مگر تلوؤں میں
ہریشہ جلن رہا کرتی ہے اور جیتک
ٹھٹھ کر نہیں دھوتا ہوا غایت
نہین پاتا ہوں اگر آپ کچھ تدبیر
بتائیے تو شاید مفید ہو پہلے تو بھر
کچھ تامل سا ہوا پھر خیال کیا کہ کونسی
بلا ہے جو اس نابکار آتشک کے
بدولت انسان پر نہیں نازل ہوتی
آخر میں نے اوہ نہیں اپنا تختہ مشق
بنایا پھر تو اون کی صحت کے بعد
پانچ چار اور بھی مریضوں کے علاج
کا اتفاق ہوا۔ علالت اس کی
ایسی آسان سے کعباجت بیانگی
نہین رکھتی مگر آتشک دلتے تلوؤں
ہی کی شکایت کرتے ہیں تحصیل کے
شاکی کم نظر آئے۔ چونکہ آتشک کا
علاج اکثر جراثیم اور عطائی سے ہوتا
ہے اور وہ نوگ جبوب سیلاب وغیرہ

و واء سمیہ کہلا کر مریض کو جوش دہن
میں مبتلا کر دیتے ہیں جس سے اکثر
تھوک و کھنگار کی راہ سے فضلات
فاسدہ نکلتے ہیں مگر یہ کل الوجہ
اعضاء سفلی سے مادہ ناقصہ کو طبیعت
نہین نکالتی کیونکہ امالہ رزق کا عضو
شریف کی جانب بالیغ طبیعت کو
نامرغوب ہونا چاہیے لہذا کموش
زہر آتشک کا بلکہ اود یہ سمیہ مستعملہ
کا جسم کے اندر پڑا رہتا ہے جو کہ ریزہ
میں اعضا اسفل کی طرف رجوع
ہو کر تلوؤں کو مبتلا ہے ۛ

علاج اسکا تنقیہ سودا و سودا ویم
آتشک و اصلاح تمیات کی کرنا
انت مول کو اس شکایت کے
ازالہ کی واسطے عجیب خاصیت ہے
حق اسکا مرکب خواہ منفرد استعمال
کرنا چاہیے ۛ

تب غلطیہ خواہ دھیمہ کی جہت

پہر نکالت ہو تو اس کے ساتھ تپ کا
لگاؤ ضرور رہتا ہے بغض قارورہ
و دیگر علامات کو بغور دیکھ کر علاج
تپ کا کرنا چاہیے مین نے اس
فرض کو ایسی حالت میں بہت
سفید پایا ہے حتی کہ مفلوک مدقوق
اور مسلول کو بھی فایده کرتا ہے
سندروس کہہ رہا ہے شیشی
گوزن سوختہ شاد نہ سخیول
سنگ شیشی - سبز و کافوری
سخیول - سست گلوے
نیب و انگریز اس سفیدہ طباشیر کی
انگریز کے تازہ پانی میں حل کر کے
بقدر ۳ ماشہ کے قرض بنا دین
اور عرق کو کے ساتھ استعمال کریں
جس ریان و سنی کی عفونت و تھلا
والی بیماریوں کو علاوہ سوزش اطراف
کے کہی خفیف سانچا بھی اکثر سوز
پندرہویں ہو جاتا ہے اور احتلام

سے دفع ہو جاتا ہے اور بار بار کے
احتلام سے ماتہ پاؤں کی جلیب میں
بھی کمی ہو جاتی ہے ایسے لوگوں
کو نفود و انتشار زکری بلا خیال
و ساس مریضوں کے اکثر ہو جاتا ہے
اس مرض میں مجرد اور مخش خیالات
و اسے ہی گرفتار نظر آتے ہیں
علاج سوزش اطراف کی نکالت
کر نیوالا شخص اگر قوی فایز البالی
و ہر طرح سے تندرست صح اور
سوائے اس کیفیت کے اور کسی
مرض ضعف دماغ و شش و کبد
و غیرہ کا شکی نہ ہو اور مزاج کٹھا
دوسری یا صغراویہ عالم شباب
میں مجرد ہو فذائے شفیق کا عادی
اور سامان عیش و عشرت کا ہتیا
رکھتا ہو تو اس کا علاج بہت
آسان ہے یعنی خوب اسودہ
ہو کر جماع کرنا مگر میا بادی التخلی

لہ مطالوفط

رہنمائی کی بک ترجمہ
بہ طبی کو بیان
عمرین کی تمام
تین مثلاً باقی
فی اور صفات
مزدگی و فانیض
زندگی اور جزا و نوا
لکھنؤ معلوم کی
میں بہت حد تک
تہہ ثابت کیا
مختص کے ملاحظہ
بل ہے
میں محمول
ہے جو نقد اس
پر یا بذریعہ
پے ایبل راقم
کتاہے
لمشاکھ
رام تند
یڑ کوہ نور
لاہور

سہل ہے ویسا ہی اس کی اجازت
بھی ہوسٹیا ری کے ساتھ دینی
چاہیے کیونکہ مین نے مطب میں اکثر
لوگوں کو دیکھا ہے کہ نہایت صی
نقیہ اور کمزور مین مگر خیالات فحش اور
صحبت بد وغیرہ کے باعث اعضا
تناسل کے ذکی الحس ہو جانے
سے باوجود ضعف اعضا و ریشہ کی
بھی اکثر اس مرض کی شکایت کرتے
اور احتلام و جماع سے افادہ بھی
پاتے مین مگر درحقیقت ایسے لوگوں
کا جماع کرنا سوت کے گھر میں جانا
مگر ایسے لوگوں کا علاج بھی مشکل صحر
یعنی سب سے پہلے اون کے لئے
ایسی فکر کرنے چاہیے کہ تولید می یز
لمی اور اعضا تناسل کی حس کا
زوال ہو اور یہ بات جب تک
خیالات فحش و صحبت بد وغیرہ
اسباب باعث ذکاوت حس

اعضاء تناسل کو نہیں چھوڑتا
حاصل نہیں ہوتے اور ہندوستانیوں
کو عشق بازی و حسن پرستی تو سیر
آبائی ہو گئی ہے اور یہ کچھ دولت
و شباب پر بھی موقوف نہیں
اکثر فاقہ مست اور بوڑھے بھی اسکا
دم بہرتے ہیں (باقی آئندہ)

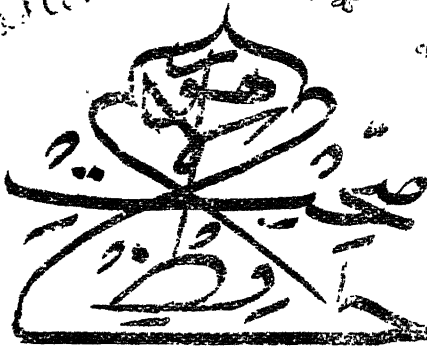
رہید زر

صاحب سکرٹری ٹرکٹ بورڈ انبالہ
صاحب سکرٹری ٹرکٹ بورڈ بنون
صاحب سکرٹری انجمن رفاہ عام
گوالنوالہ
صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی
امر تسر
صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی گوالنوالہ
صاحب سکرٹری کشن ہاردر (وینڈک)
میزان گل

جلد ۱۱

جلد ۱۱

CHRONICLE OF



OF THE

A MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE METHODS OF TREATING DISEASES

15 JUL. 1881

شرح قیمت	پیشی	بابعد
عام قیست بہ حصول	پیشی	بابعد
کم درجہ والوں کو حصول	عسا	للمور

میا دینگی یکہ

اشکھا

قواعد

۱) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۲) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۳) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۴) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۵) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۶) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۷) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۸) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۹) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۱۰) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی

۱) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۲) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۳) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۴) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۵) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۶) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۷) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۸) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۹) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی
۱۰) ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی

ازبیدہ اور زرقیت حکیم غلام نبی

حشرات الارض سے

بچنے کی تدبیریں

(مرقوۃ ڈاکٹر ہدین نگہار کو پیٹنٹ چٹا)

دو نیم کچھو کچھو عقریب ہمارے
پیدائش یہ نسبت اور ملکوں کے پشاور
میں کثرت ہے جسے صحیح جہان کے علاوہ
زردی کے پشت اور کی سیاہ ہوتے
ہے۔ یہ نشان نہ ہر لیے ہونے کا
اور قدیم بھی ۸ انگشت طول وہ۔

انگشت عرض اور بعض اس سے بھی
زیادہ دیکھے گئے ہیں۔ اور ایک قسم
جزارہ نام بچھو کی ہے وہ راہ میں
اپنی دم کھینچتا چلتا ہے زحرا و سکا گم
صے خاصہ اور سکا یہ ہے کہ جسد
کا ٹٹا ہے اس کے دوسرے تیرے
دن رہا اثر کرتا ہے اور در غلبہ کرتا

ہے زبان سوچ جاتی ہے بجائے
پیشا کے خون نکلتا ہے :

علامات۔ کرب غشی خفقان۔

یرقان بعض پیدا ہوتی ہے بعض دفعہ

مرغیر ہڑی جاتا ہے۔ (نکار ہر دمین

ہوتا ہے جو اکثر سب اقسام دوسرے

اٹھا کر چلتے ہیں :

دفعیہ۔ اگر سولی کو کاٹ کر سوراخ

بچھو کر کہہ دین تو باہر نہیں نکلتا۔ اگر

آب برگ ترب بچھو پڑا دین۔ تو

مر جا دیگا۔ سجا ہر تال یا مردہ بچھو

بھاگ جاتا ہے :

سکھتے ہیں۔ گو بر اور دھی کو

ایک برتن گلی میں ڈال کر بند کر کے

اگر ۲ گھنٹہ وہوپ میں رکھا جاوے

تو کثرت پیدا ہو جا دین گے :

علامات۔ بچھو کے کاٹنے سے

درم۔ سوزش اور سختی درد شدید

بعض دفعہ بخار۔ اگر نیش شریان پر

پڑے تو غشی۔ اگر عصب پر پڑے۔ تو
 صرع و دوسرے ہوتا ہے۔ ہر ہفتہ ہوتا ہے
 علاج۔ علاج اس کا بھی مانند انھی
 کے یا دہنا چوسنا یا جلادینا چاہیے
 لکریا درہے کہ چوسنی والا زہر چھو
 حرارہ کا پہلے در بیان مجھ کے رُوئی
 بھر لیوے ورنہ چوسنی والا خود ہلاک
 ہو جائیگا۔ چوشتا ندہ بابو نہ ہو ہی
 سہ اب عضو کو دھوئیں فندق یا
 سریشہ کو نسخہ میں چاکریا زون کریں
 کر لگا دیں۔ روغن فریون یا بنق
 ملیں۔ لہسن اور ہینگ عاقرقوس تہا
 میں ملا کر کھلاوین۔ نمک طعام
 یا سولی چند روز تک کھلا دیں فریون
 جذبید ستر اوپر رکھیں کہانہ دودھ
 تازہ کا آب سبب وہی و شیر
 کا ہو کاسنی خیارین کہ وپنیا آب
 کا اور قوس کا فور کا فائدہ کرتا
 ہے ۔

سورہ زبور شہرہ و کس علیہ
 سباق مہند۔ وکسان پنجاب
 نیز پناڑی ملکون میں ہوسم گراہیت
 پائے جاتے ہیں گہرون میں اپنی
 آشیانے بناتے ہیں۔ جو نو خدائے
 مصری کے لالچ سے انکے گہروں کی
 ویران کر کے ٹھہر سرجا لیتے ہیں البتہ
 ہی شہد کے کہی بھی باغون میں
 اپنے محال درختوں کے ہنسیہ پر یا گہروں
 میں جہانک لوگ لکڑیوں کا انبار پڑی
 کوٹھیہ نمبر لگاتے ہیں۔ اوہین چیتہ
 بنا لیتے ہیں۔ اوکابی زبور کا مکان
 ہمیشہ پوشیدہ جگہوں میں ہٹی کا
 ہوتا ہے ۔
 و فہیہ۔ وغان ہڑال سے مر جاتے
 ہیں۔ ہڑال کو دودھ یا شربت میں
 ملا کر رکھا جاوے تو اس پر جمع ہو کر
 ہلاک ہو جاتے ہیں ۔
 علامات۔ زرد زبور کے کاٹنے

سے آماس سرخ - درد شدید اور
سیاد کے بیش سے علاوہ علامات
مذکورہ بالا کے الم شدید و بخار پیدا
ہوتا ہے - شہد کے کھج کے کاغذ
سے مانند زنبور کے پد تپا ہے لیکن
انکامش جلد میں رچ جاتا ہے چاٹکنا
اوپر کھتی لدین ۛ

علاج - بڑی سخت درد ہو تو
فوراً ایک گندست و ہندیا کھلا لیتا
مکہ درد دور ہو ورجائے بیش زدہ کو
نچوڑ دین تاکہ زہر کھجائے و سے بے
خطی خبازی خرقہ کا کچ کا دلا آئینہ
کپڑا سر کہ میں ترکہ کے برت میں
کر کے رکھیں ۛ

سکنجبین آب انار ترش آخیازی
کاسنی کا ہوقندہ سفید لاکہ پٹا میں
پاشی گہر زنبور کے طلا کہ میں ۛ

چھارم - ذوالاربعہ والاربعین
یہ نئے کن لچورا - سکی بھئی پیدل

گرم ملکوں میں ہوتے ہے - لیکن
بہ طرف کشمیر و مظفر آباد اس کثرت
سے دیکھا گیا کہ اگر ذرا سی زمین
کھود دی جاوے تو ۵۰۰ نکل آتے
ہیں - اس رنگنے والے جانور کے
چو الیس پاؤں ہوتے ہیں بہ طرف
بائیں بائیں آگے اور پیچھے دو
طرف چل سکتا ہے اسکا بھی جتنا
کہ سر کچلا جاوے سے تپتا ہے ایک
گرہ اسکے جاندار ہتی ہے اور چمکی
کے دم کے طرح تپتی ہے اسکے
پاؤں اور زردی کو دیکھ کر خوف پیدا
ہوتا ہے لیکن اسکا چمٹ جانا
نہایت جب یہ آدمی کے بدن پر
چڑھ جاوے تو نادانستہ اگر اٹا دو
قوام و یگر ہے ورنہ اگر سکو خمر ہو جائے
کہ مجھے چھوڑتے ہیں تو بس فوراً اپنی
تیز پاؤں کانٹوں کے مانند بدن
میں کاڑھ دیتا ہے - اور اگر کسی کے

کانٹین تیر جاو تو غصے تکلیف ہوئی ہے۔
علامات۔ اسکے کانٹنے سے درد
 شدید۔ سوزش۔ خفقہ النفس اور
 خواہش میٹھے چیزوں کے کہانے کی
 ہوتے ہے۔

علاج۔ اگر بدن سے اوتار پانچا ہو
 تو ایک گرم لپے کی سلاخ بائوٹیک
 اسکے پیٹھ پر رکھ دیوین۔ الگ ہو گیا
 اور اگر کان میں چلے جاوے تو
 تو جلدی نکالنے میں کوشش کریں۔ یا

سوچنا سے اگر سر اندر نہ چلا گیا ہو تو یا
 ایک دم کینچ لین ورنہ کان میں کا پر
 شلوٹن یا اوسکے مارنے والی تیز
 چیزوں کی پچکاری کریں۔

زراوند طویل یعنی کبر کوٹ کٹر
 یا مادہ اصل کے ساتھ کھلاوین نہ کہ
 و سرکہ طلا کریں۔

و فقیہ۔ دھان ہڑتال دیوین یا ٹپل
 کو گرم پائے میں جوش دیکر سونچے

و اللین۔
 ہنچم نملہ یعنی چوٹا چھوٹا
 بہت اقسام ہیں بعض اقسام زہریلے
 ہوتے ہیں۔ چنانچہ ممالک بعیدہ
 میں چھوٹے بہت بڑے ہوتے ہیں
 اور آدمی کو ہلاک کر دیتے ہیں۔
علاج۔ اسکا مانند زنبور کے ہے
 دوسرے اقسام ایسے زہریلے نہیں
 ہوتے تاہم بھی کچھ تکلیف ضرور پہنچا
 دے۔

و فقیہ اگر کچھ چھین تو زفت یا
 بینک کوڑونکے سوراخ پر رکھ
 دینو سے بہاگ جاتے ہیں۔

ششک لستو۔ یہ بھی کوئی زہر بلا جالو
 نہیں ہے مگر تاہم بھی پہاڑی ملکوں
 میں راکو موسم گرما میں دق کرتے
 ہیں جس سے لوگ جان ہمتنگ
 آجاتے ہیں۔ یہ انسان کو کاٹ کر
 خون پیتا ہے۔

و قیصر جا رہا ہے تو غار پرستوں کی چوٹی
 بھڑکیے پر لگا کر کہہ دیوین سب
 اور پھر جمع ہو جاؤ گے یہ خطوں کو
 پانے میں لگا کر چڑک دیوین بگھڑکا
 کئی بویا جو این خراسانی بستر پر
 رکھ لینے سے بہاگ جاتے ہیں اور
 بخان کا بولک ایٹھ سے چھڑ پڑو
 کبھی وغیرہ بہاگ جاتے ہیں یہ

لذع سگ دیوانہ

نٹے نے گتے دیوانہ کی اور آزمائش
 اوسکے کٹنگ کی یون صحر کہ جب کٹا دیوانہ
 ہوتا ہے سب احوال اوسکے بدل جاتے
 میں کم کہا ہے پانی کو دیکھ کر کانٹا ہر
 پانی نہیں پیتا اور پیسا رہتا ہر آنکھ
 سنہر ہوتی ہے زبان ننھے سرنگی اور
 ٹنگی جتنی ہے لعاب کفد ابر کھلتا ہے
 ناک سے پانی پتہا ہر کان تو دے روتی

کے دم درمیان پاؤں کے دبائے
 چال باندرست کے چند قدم جاتا ہر
 اوپر ہوتا ہے دیوار و درخت پر چکر مارنا
 ہے آواز اوتے گرفتہ یعنی مہیٹی ہوئی
 گتے اوس سے بہاگتے ہیں اور نٹے
 آزمائش اس امریکہ کہ گتے باولے نے
 کاٹا ہر یاغیر باولے نے کئی طرح سے
 (۱) منتر چارتر کا کئی ساعت ختم کر پڑھیں
 بعد اوسکے رخ کے سامنے ڈالیں اگر مرغ
 اوسکو نہ کہتا وہی پاکہا کر جاتا تو گتے
 باولے نے کاٹا ہے

۲) مکرار گٹا پانی زمین کو وہ کہے کہ
 کے آگے ڈالیں اگر نہ کہتا وہی پاکہا کر جاتا
 تو باولے گتے نے کاٹا ہے
 ۳) پھر ملدوع کے بدن پر ڈالیں اگر
 بدن گرم ہو جا تو باولے گتے نے کاٹا ہے
 لیکن شیخ الرشید نے اس نشانی کو غار
 نہیں کہا ہے احتیاج نشانی کی قوت
 ہوئی کہ نشانہ میری رات کو گتے نے ہٹا

اور معلوم نہ ہو کہ کتنا کیسے ورنہ درصوت
دیگر معلوم کی حاجت نہیں اور اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ اندھیر کی آگیا کاٹ
کہا تا ہے جب تک باولے نے کاٹا او
چند روز ہوئے اور تدارک نہ ہوا تو
اوس شخص سے احوال فاسد غیر طبع جاؤ
ہو گئے ہیں مثلاً اندیشہ مائے بد اور غم اور غصہ
اور خفا و غل اور خشکی اور پیاس اور جوار
پریشان اور روشنی سے نفرت اور سر
اعضا خصوصاً چہرہ کی پیدا ہوتی ہے۔
ڈرتا ہے ہانکتا ہے چلتا ہے اور غرق سرور
نکلتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور
کبھی قبل حدوث ان حالات کے ہلاک
ہو جاتا ہے اور کبھی گتے کی آواز پیدا
کرتا ہے اور اس کے پیشاب سے کوئی جانور
یا چوہا گتتا نکلتا ہے اور پیاب و سکا
رقیق و سیا ہو جاتا ہے اور کبھی بر
بول اور قبض ہوتا ہے اور آدمیوں کو
کاٹتا ہے اگر اسکو آئینہ دکھلا دیں اپنی

شکل نہیں پہچانتا بلکہ شکل گتے کی بچتا
ہے اسی سبب ڈر آئینہ سے ڈرتا ہے اور
اکثر یہ ہے کہ جب باولگت کا طمنہ ہے
تو بعد ایک ہفتہ کے یہ حال ہوتا ہے
اور بعض کو بعد چالیس روز کے بعض
کو بعد چھ ماہ کے اور بعض قوم نے کہا ہے
کہ بعد سات برس کے لیکن طلباء اس قول
کو درست نہیں جانتے شاید اہل تجربہ
کے نزدیک ثابت ہو اگر موقع زخم سے خون
بہت خود بخود نکلے تو علاج کریں اور
ادویہ تریاقیہ کہلائیں اور پیادہ یا سوار
دوڑائیں یہاں تک کہ پینا نکلے اور زخم
کو اچھا نہونے دین اور اقل مدت اگر
چالیس دن ہیں اور مجامعہ اور زخم کہلے
چوبیسین تو زہر کھلجی دے اور زخم اگر کشادہ
کریں تو بہتر ہے اگر زہر و خفا کے زخم
سندل ہو گیا ہو تو پھر حیرین اور ادویہ
مانند ہشن و جاؤ شیر و سرکہ کے یا ہشن
و پیاز و نسک کو کھاندا کریں تو زخم ہوگا

روز روز چندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہ بعد	پیشے	شرح قیمت
۸	۱۲	عام قیمت سے محصول
۱۲	۱۶	کم درجہ الون سے محصول

ہیڈا پیشہ ایکماہ

قواعد

اشتہار

(۱) خریدار درجہ بہترین اور زرقیت حکیم غلام نبی
(۲) زبدہ لکھاؤیہ نجر کے پاس رسالہ فرما دیں +
(۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
بھیجا جاوے گا +
(۴) جو صاحب نمونہ کا پرچہ منگو گویں وہ آدھار کا ٹکٹ
رسالہ فرما دیں +

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ و ۳۰ کو نکلتا ہے +
(۲) اس میں حفظ صحت کے لیے خوراک پوشاک خوابے
بیداری اور غیر الوقوع امراض کو سلامت طریق تشخیص و
تجربہ نامی انگریزی و دیوناگری اور ان تالیف پر ذکر جو حسب
تغیر موسم بطور علاج و حفظ مآلہم علمائے نے چاہیں
درج ہوتے ہیں +

زبدہ لکھاؤیہ حکیم غلام نبی ایڈیٹر

مطبوعہ نیشنل پریس کالج

اجکل کی بیماریوں کی بجز

کی تدبیر

مرقور جناب ڈاکٹر یون مگائیں

موسم سرما کا موسم گرم سے تغیر و تبدل
ہونے سے سرما کا آہستہ آہستہ کوچ
ہو رہا ہے۔ اور موسم گرم کی لائین بڑھ
آ رہی ہے بعض اجباب اکثر ایسے
دیجھے گئے ہیں کہ ابھی پورے طور
پر تسلط کرنا نہیں ہوا کہ موسم سرما
کی پوشاک ایک سخت ادوار کرینو
ٹائل باریک پارچات کو پہن کر
بافراغت پہنارتے ہیں۔ ازروئے
علم حکمت ایسا عمل باعث کمی ایک
جیاریون کا ہے۔ اہل علم و دانش
ایسا نہیں کرتے اور نہ ایسا کرینے

برائیت فرماتے ہیں۔ مثلاً جب آپ
ایک افسر کے نیچے چھ ماہ تک کام
کر چکے ہو اور ابھی اوسکے تھوڑے
تبدیلی میں تغیر و تبدل ایک سخت
کچھ نہیں کر سکتے تب تک کام
کچھ بچھو و ستوبے موافق کرنا چاہیں
جب تک کہ دوسرے افسر کے ترقی
احکام پورے طور پر جاری نہ ہو جاو
تسپہی وہ تھوڑی باتیں ہونگے
جو بدل جاوین گی۔ ایسا کبھی نہیں
ہوتا کہ دوسرا پہلے افسر کے راجے مات
منسوخ کر دے۔ ایسا ہی حکم بھی
ایک دم سرما کی پوشاک۔ ادوار نہیں
دینی چاہیے۔ اگر ایسا کرینگے تو صبح
شام کی ٹھنکی سے ہماری حرارت
غریزی کم ہو جاوے گی۔ اور کسی ایک
بیماریوں میں مبتلا ہو کر تکلیف ٹھہرائے
پڑے گی۔ باعث یہ ہے کہ ایسے
وقت کا موسم ایک ہی حالت پر

نہیں ہوتا۔ پہلے آپ جان سکتے ہیں
 کہ ہجے شام سے لیکر ہجے صبح
 تک خاصی سردی رہتی ہے۔ البتہ دھوپ
 کا وقت گرم پایا جاتا ہے۔ ایسا کہ
 بعض دفعہ سینہ بھی آجائے پھر
 مختلف حالت موسم میں ضرور بیمار
 ہو جایا کرتی ہیں مثلاً امراض طبع
 و سینہ۔ در و سردی دوران سرگرم
 لینے رکام۔ بزنگائی ٹس پیر گھاسی
 پلورسی یعنی ذات الحجب۔ نیو مورا
 یعنی ذات البریہ۔ اعضا کی نصف
 سحرہ۔ دسپنیا یعنی بدھمی کالک
 یعنی قویٰ جھیرہ اور اس پایا جاتا
 ہے سستی و کمالی معلوم ہوتی ہے
 یہ بیمار یاں ایک دم پارچات ترک
 کر دینے سے پیدا ہوتی ہیں۔ جو اب
 ہے کہ جون جون موسم بدلتا جاوے۔
 ویسے ہی رفتہ رفتہ پارچات بھی کم
 کرتے جاوے۔ ۱۵۔ اپریل کو بیشتر

نوپارچات ہرگز نہ اوتا رہیں۔ کیونکہ
 گرما کا زوران ۱۵۔ اپریل کی شروع
 ۱۵۔ اکتوبر تک رہتا ہے۔ لیکن یہ
 دستور چارسی ملکوں کی ہے۔ کثرت
 نہیں۔ سکتا وہاں سردی نسبت
 گرمی کے زیادہ رہتی ہے کبھی بارش
 کبھی ہوا بگ بگ کے تہہ تہہ
 ہوتے رہتے ہیں۔ ریلے وہاں یہ
 گرم پارچات نہ زیادہ مزید رکھتا
 ہے۔ ہوتا ہے بہت کم۔ دس سال میں
 بھی ایسے موسم میں بہت بار ایک
 پارچات نہیں لینے سے بہت تنگ
 تصور ہے۔ بلکہ ایسے پارچات ہونے
 چاہئیں کہ بگ بگ اندر گرو و غبار ہو گزرتا
 بدن کو نقصان نہ دے۔ تھوڑا سا
 پسینہ اگر بدن سرد ہو جاوے۔
 یوروپ میں ایسا ہی دستور ہے۔ وہ
 کبھی باریک کپڑے کو پسند نہیں
 کرتے۔ اسکا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ

ماہی صلی اور لوی کی جلن

درمقودہ حکیم سید عبد الجلیل صاحب ڈیوڈنگر



جیسے اندرون اس علالت کی بہتات
 صے اُسطح کُتب طب میں متقل طور
 پر بحث اور علاج اس کا خاکہ کی نظر
 سے نہیں گذرا۔ البتہ اعراض و علامات
 میں کہیں کہیں مذکور ہے۔ گو یہ حالت
 کسی دوسری مرض کی علامت و عرض
 صی کیوں نہ ہو مگر بعد زوال مرض کے
 بھی جب یہ کیفیت باقی رہ جاتی ہے
 اور بغیر کسی اور آفت کے صرف ایسی
 کی شکایت سنی جاتی ہو تو اسکی علیحدہ
 بحث اور تدابیر مرقوم ہونے خالی
 از فوائد نہیں۔ چونکہ اجل موسم گرما کا
 صے اور اندرون دیگر موسمی امراض سے
 بڑھ کر لوگ اس مرض میں مبتلا پائے
 جاتے ہیں بلکہ بعض تو ہمیشہ شکایت

گرد و غبار و سہول اندھی خاک اسیر
 چیزوں میں اکثر سنگریزہ بھی ہوتے
 ہیں۔ محفوظ رہتے ہیں۔
 بہ نسبت دوسروں کے کہ جن کی
 آنکھوں میں کچھ بڑھاوے اور اندرون
 پر وہ کبھی ٹھوس سرخ و سوزش پیدا
 کر کے ستاوتے۔ ایسی حالت میں
 چاہیے کہ سرد پانی سے آنکھوں کو
 نرم دھو کر سرسہ یا قدرے شہد
 خالص لگا کر سو رہیں۔ تاکہ صاف
 ہو جاوین۔ نیز لیسے سو سم کے سیو جاتا
 سے بھی پہنچ کر کہیں۔ ورنہ سہار
 بیچش در دشکم و قولنج وغیرہ میں مبتلا
 ہو جاوین گے۔ اگر ایسا اتفاق نہ پائے
 ہو بھی جاوے تو فوراً حکیم یا ڈاکٹر
 تجربہ کار کو بلا کر حال بیان کریں
 ایسا نہ ہو کہ بے پروا ہی میں بیماری
 بڑھ جاوے۔



کرتے ہیں۔ لہذا مناسب موسم ہوا کہ
چونکہ اس وقت تک خاک نرگشتہ
اور بخر ہو اسے نذر یہ ماقط صحت
بہرہ ناظرین کروں ۛ

میں نے سلب میں دیکھا صحر کبھی
کو اس درجہ تکلیف ایسے رہتی صحر کہ ہمیشہ
چار چار منٹ پر ٹہنڈے پانی سے
جب تک تھ پادون تر نہ رکھ جاویں
چین نہیں پڑتا۔ کسی کو صرف خفیف
سی جلن ہر وقت رہتی صحر مگر نیچے
وقت جب تک برسی کا دودھ یا
روغن گل یا آب سرد تھیلی اور لوڈ
پر نہیں ملا جاتا تب تک نیند نہیں
آتی ۛ بعضوں کو دیکھا صحر کہ سو کر
اوپٹنے کے بعد گھنٹہ آدھ گھنٹہ تک
کف دست دپا کی گرمی اور سوزش
و بار کی شکایت کرتے پہ پہلے چنگر
ہو جاتے ہیں۔ یعنی بیداری میں
بے شکایت کئے پلنگ پر جا کر

سوتے ہیں مگر سوزش پندرہ منٹ
پر نیند اونکی اوجھٹ جاتی صحر اس
وقت کبھی تک اس صعد کے ساتھ گام
بیشکسر کے گھنٹوں تک کھیندست
و پامین گرمی بوجہ اور سوزش پاتے
میں اب بغیر جہان کے یار و خنک
وغیرہ کی توفان میں مالش ہوتی صحر
نہیں سوتے اور اپنی نیند سنا و کاٹا
پورا نہیں کہہ سکتے۔ کسی کو ہمیشہ ہاتھ
پاتوں کی جلن کے علاوہ دسویں
دن مخورسی کیفیت چار پانچ سحر چلتی
صے تنفس بھی گرم ہوجاتا انگھون
گلابی دوسے پڑ جاتے ہیں تنفس
سیرج اور متواتر چلتے اور پشائے نکلیں
ہو جاتا ہے پہر یہ حالت از خود یا
علاج خفیف مانفات بخیر سے دور
ہو جاتی صے مگر سوزش و گرمی کف
دست و پا کی ہمیشہ باقی رہتی ہے
کبھی خصوصاً موسم بریس میں ہاتھ

میں انہوں نے پانی اور گرمی دانی مکتے
میں اور ان کے خشک ہو جانے پر
چھڑتے کی ہر سداوندی صحیح کہتی تھی
مرضی صرف پانی میں ہونا صحیح ہے
عوام طبیعتی کہتے ہیں :

الذین انزلوا وقت صم کے اور ہنر
کے ساتھ یہ مرض نمودار ہوتا ہے
میں نے اس وقت تک او نہیں لکھا
میں یہ حالت پائی ہے جنہیں نہاد
جگر یا رحم ہو اسیر نزولہ آتشک
تہ خلیفہ خواہ وقیہ جریان او کثرت
تولید مینی کی رہے۔ سبب اس کا
کف دست و پا پر بعضاں عالیشان
سے فضلات و مواد فاسدہ کا انقباض
پانا ہے جس کے بوقت خواہ
صفراویت کو علین پیدا ہوتی ہے وہ
جگر کے فاسدے چپ یہ مرض ہوتا
ہے تو علامات مندرجہ ذیل ہوتے
ہیں۔ ہاضمہ کا بگاڑ ہونا و التیہ و ہن کا

جھکنا و خراب رہنا زبان و خون کی
رنگت کا بدل جانا خصوصاً اس کی
جڑ کے پوست کا سیاہ ہونا اور
اس میں تشقن کا چڑھنا۔ اور کچھ کچھ
بواسیر کا مرجع بھی رہنا۔ اور باعتبار
تو خون کے کف دست میں سوزش
گرمی اور بوجہ کا زیادہ محسوس ہونا
کیونکہ جگر تھیلیوں سے سناہت
خاص ہے جیسا کہ صاحب خلاصۃ التجارب
بہاؤ الدین نے جو کچھ بحث میں ثابت
کیا ہے۔ میں نے ایک نوجوان کو
استغاثی میں مبتلا پایا اس کا بیان
ہے کہ چار دن میں کیوڑ کے لوہے
کی زنجیر کوہ تھون سے تھامی رہنا
ہو تو سوزش میں تخفیف رہتی تھی
ایک ریس کو درم فیکر تھا۔ شکایت
کہتے تھے کہ ہاری تھیلی میں معلوم
ہو نہ ہے کہ کسی نے مرجع پلاٹر
لگا دیا ہے۔ علاوہ اسکے طبیب نے

اکثر کبد وین کے اطراف خصوصاً
کف دست کو گرم اور ریزان پایا
اور سب سے قوی علامت اس کے
کم و بیش سو درجہ جگر کے علامات
کا نمودار ہونا ہے کیونکہ مین نے اکثر
اس کو مقدمہ سو درجہ جگر ہی کا پایا
ہے :

علاج - جاننا چاہیے کہ حالت
کو خفیف جبکہ اسکے علاج میں غفلت
نہ کریں اور طبیعت کے روبرو جب کہ نئی
شخص اس کی شکایت بیان کرے۔
تو اس کو سب سے پہلے سو درجہ جگر
کے علامات پر دھیان دینا چاہیے
اس واسطے کہ ہمیشہ یہ حالت جگر ہی
کے فائدے ہوتی ہے اور گوئلر
ایکے تب واثاک وغیرہ باعث
مرغن ہون مگر اس کے ساتھ ہی گاؤ
کبد کا کچھ رہتا ہی ہے۔ پس جگر
کی اصلاح کی واسطے تدابیر سو درجہ

کو حسب موقعہ عملین لائین - مین نے
بہر ضرورت آنا شیرین بیبانه و لائی
کا کہنا بہت ہی سودمند پایا ہے۔
حتی کہ جگر کے موسم میں خنجر گوز
نے اس کو بے وجہ ہی کہا لیا تو پھر
اے یون مین جو ہمیشہ اس مرض کے
شکایت کرتے تھے کبھی شکایت نہیں
کر سکتے اگر دلائی آنا - نہ لے تو یہی
بھی مفید ہوتا ہے۔ خاشی ۱۵۱۸
کو شیمی کپڑے میں ڈالی نا کر عرق
مکھو آدھیر کے ساتھ خیر نہ کر کے
شراب بنفشہ ۲۰ تولد کر پینا بھی
عجب الشفقت ہے۔ ویدالورد
مفیع کو اکثر طبین نے سراہا ہے
رحم کے فائدے جو یہ مرض ہوتا
ہے تو اس کے ساتھ طمث یا نفاس
کا جگاڑ ضرور ہوتا ہے اور علاج اس کا
بعینہ علاج فائدہ دے گا ہے :
تو اسیر کی وجہ سے جو یہ بیماری

قواعد اور زرخندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر ۱۲

جلد ۱۱

THE GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہی	پیشے	شرعیات
صبر	سیک	عام قیمت موصول
لکھ	عہدہ	کودھ واکوئی موصول

میعاد پیشگی ایکٹا

استہار

قواعد علم
دراختر بار در بہترین اور زہدیت حکیم غلام نبی
زبدۃ الحکماء خیر کے پاس بھلا زراوین ۶
درا بلا وصال قریب شکی کسی صحت کے پاس ہمیں پچا
جاویکا ۶
۱۳۱ جوصا حسب مذکورہ کا پچہ نکو ایمن آہ آہ کا گٹ
ارسال زراوین ۶

درا پیر سالہ راہ یک ۳۰ او کو نکلتا ہے ۶
درا انہیں حفظ صحت کے لئے خوراک پیش کرے خوب بیدار
درا کرشیر الوقوع امراض کے علاوہ طبعی تشخیص و تجربہ سے
درا انگریزی یونانی اور دین تدایس کا نوکر جو حسب تغییر موسم
بطور علاج حفظ و تقدم علمین لائے ہا بہین درج
ہوئے ہیں ۶

زبدۃ الحکماء حکیم مکران نجاری لکھنؤ

مکتبہ انیسویں ہجری

کھاری چیزیں

ایسی چیزیں ہم لوگوں کے لئے
نہایت مفید ہیں۔ انگریزی میں
انہیں ایل کلی کہتے ہیں۔ مگر یہ لفظ
عربی ال یکلم سے نکلا ہے جس کے
سے کر ڈوی چیزیں یہ نام شاید اسلڑ
پڑا کہ ان کے ذائقہ سے قے معلوم
دیتی ہے۔ ایل کلی کے خاص صفت
یہ ہے کہ یہ تیزاب کے ٹھیک خلاف
اثر رکھتی ہے۔ علیحدہ علیحدہ تیزاب
اور کھاری چیزوں کا بڑا تیز اثر ہوتا ہے۔
اور دونوں چیزوں کو ایک طور سے
کہا جاتے ہیں مگر جو دونوں کو ملا دیکھو
تو دونوں کے تیز صفتیں جاتی رہتے
ہیں اور ان کے ملنے کو ایک ایسی

چیز پیدا ہو جاتی ہے جسے نمک کھتر
ہیں۔

خاص چیزیں یہ ہیں۔ پودا ماش سیڈا
چونہ اور میگنیشیا پوسوائے ان کے
اور بھی بہت سی چیزیں ہیں۔ اوپر
لکھی ہوئی چار کھاری چیزیں دنیا
کے ہر حصہ میں ملتی ہیں۔ یہ بات اچھی
طرح ثابت ہے کہ دختون کے سری
پتیاں بغیر کسی کھاری چیز کے مدد
کے نہیں بن سکتیں اور نہ کوئی جالور
بغیر اسکے زندہ رہ سکتا ہے اور یہ
بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ زمین کے
سطح پر عموماً کھاری چیزیں ملتی ہیں اور
زمین کے اندر زیادہ گھرائی پر کم
ملتی ہیں رسوائے اسکے یہ بھی دیکھو
میں آتا ہے کہ زمین پر ایسی چیزیں
تھوڑی تھوڑی ہر جگہ ملتی ہیں کہ
کہیں کہیں خاص جگہ پر اسکے پہاڑ
ہوں اور کہیں کچھ بھی نہ ملین رسب

قسم کے فصلوں کو جیسے گہون تبا کو
اوکھ وغیرہ کو کھائی چیزیں زمین
سے حاصل ہوتے ہیں اور جب زمین
کے سب کھاری چیزیں خراج ہو جاتی
ہیں تو فصل اچھی نہیں ہوتے۔ جلنی
ہوئی لکڑی کے خاک سب صاف
معلوم ہوتا ہے کہ درختوں کو زمین
سے کیا ملتا ہے رکسا لون کو چونے
سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور ڈاکٹر
لوگ میگنیش استعمال کرتے ہیں
پر باتی دو خاص کھاری چیزیں لچ ٹاٹر
اور سوڈا بہت سے روزمرہ کے
کاموں میں آتے ہیں۔ بغیر ان دونوں
چیزوں کے شیشہ اور صابون کا بننا
غیر ممکن ہے۔

کھٹی چیزیں (تیزاب)

سب لوگ اچھی طرح سے جانتے

ہیں کہ نیو کارس کیس ترش ہوتا
ہے اور سرکہ میں کسی کھٹائی ہوتے
ہے۔ کہ ان چیزوں کا نام ہی لینے سر
کھٹائی کے صفت کا خیال ہو جاتا ہے
تیزابوں کا شمار بہت زیادہ ہے
یہاں تک کہ اگر دوکان نام لکھیں تو کئی
صفحے بھر جاویں۔ ہر ایک پھل میں
تیزاب رہتا ہے غریب ہر ایک
وحشات کے اور چیزوں میں سرکہ
تیزاب بن سکتا ہے جب کہ ٹیکہ
لکڑی کا غذا گندہک یا فاسفرس
وغیرہ جلتے ہیں تو تیزاب بنتے ہیں
کلج اور جواہرات سے تیزاب بن
سکتا ہے۔ ہوا میں بھی ایک قسم کا
تیزاب موجود رہتا ہے۔ سانس لینے
میں جو گندی ہوا پھیپھڑوں کے باہر
نکلتے ہے اس میں تیزاب رہتا ہے
تھوڑے ہی تبدیلیات سے شکر سے
اوکھ تک تیزاب بن سکتا ہے۔

مین پر نئی گرم کش دوائی کا تجربہ

(مغربی ڈاکٹر جیون سنگھ صاحب)
ایک روز مین اتفاقاً ایک آڑو
کے پیڑ کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ چند
گرا مین نے اسکو دیکھا تو وہ بہت
تازہ معلوم ہوا۔ مین نے اسکو ملکر
پہنکدیا۔ اس کے نیچے ایک کٹر لٹا ہوا
جیسو کہ اکثر باخانہ مین نکلا کرتے ہیں
آگیا۔ جب لکڑی سے ہٹا کر دیکھا
تو مردہ پایا گیا۔ مین نے اس کے بعد
ایک بیار کو بھی پتہ کہلائے جس سے
وہ صحت یاب ہو گیا۔ بلکہ تین چار
اور آدمیوں کو بھی کہلانے سے آرام
ہو گیا۔ اس لئے عرض ہے کہ آپ
بھی اسکا تجربہ فرمادیں۔
نیکو بہت حال۔ آجی چٹانکے

جو کہ سخت زہر موتا ہے پھر تبدیل ہو کر
شکر سے سرکہ بن سکتا ہے۔ ان دو
مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ
میٹھی چیز کھٹی بنجا سکتی ہے گندہک
کے جملانے سے ایک سخت تیزاب بنی
گندہک کا تیزاب بنا سکتی مین اویٹ
قسم کے کارخانوں مین اسکا استعمال
ہوتا ہے۔ اس تیزاب کو اگر تھوڑا سا
بھی ایک گھڑے پانی مین ڈالیں تو
پانی گھٹا ہو جاوے گا۔ شورہ سے جو تیزاب
بنتا ہے وہ بھی بہت سے کاموں میں
آتا ہے۔ یا تیزاب ہوتا ہے کہ بہت سی
چیزیں اس مین ڈالنے سے گل جائے
ہیں۔ اس مین شک نہیں کہ انسان
کے لئے تیزابوں کا ہونا نہایت
ضرور ہے۔ وہ ہر ایک صورت اور
رنگت کے مٹی مین پھل سے جو
تیزاب نکلتے ہیں وہ دیکھیں اکثر
بہت خوبصورت معلوم دیتے

تیل چربے اور سوم

یہ تینوں چیزیں نباتات و حیوانات
سے حاصل ہوتے ہیں۔ کسی نیکو
جانور کے باطن قریب پیچہ ان تینوں
چربوں ہوتا ہے۔ دیکھتے ہیں تیل چربی
اور سوم میں بہت اختلاف معلوم
دیتا ہے مگر حقیقت میں سب ایک
محیط کے مرکب ہیں۔ کسی قسم کے
تیل یا چربی کو دو خاص طرح کی کھنی
سی چیزوں میں علیحدہ کر سکتے ہیں۔
جن میں سے ایک رقیق اور دوسرے
بہت ہو گئے۔ رقیق چیز کو انگریزی
میں اولیہن اور پیچہ کو اسٹیرین
کہتے ہیں۔ جاڑے کے موسم میں تول
کے تیل کا کچھ حصہ جم جاتا ہے یہ
اسٹیرین ہے اور جو حصہ رقیق
بنا رہتا ہے وہ اولیہن ہے۔

پتے آڑ کے لیکر اور انکو بہنگی کے
مانند گھوٹین اور ایک چھٹانک
پانے ڈالکر صاف کر کے ہر روز
پیارے پتے پیا کر جن تین چار روز
برابر پانچاڑ سب کی طرح مردہ ہو کر
خواب میں گئے مرنے کے بعد
ہوں۔

سوزاک کا شجر نسخہ

دش توڑ شور قلمی لیکر ایک سیر
آب کیلہ میں ملا کر کوری ہانڈی میں
ڈال دیں اور اسکاٹھ بند کر کے
اتھتہ آہستہ آگ جلا دیں جب
معلوم ہو کہ پانی خشک ہو گیا ہو
تو رات کا رکھا ہوا صبح کو کھچ لیں
مقدار خوراک ہم رہتے ہمراہ
دوغ دستی اس کے دو وقت تک پلائیں
خواہ کیسے قسم کا سوزاک ہو چھا
ہو چائیگا۔

موسمِ تہی بنانے کے بہترین خاص کام یہ ہے کہ چربی کا بچھڑا حصہ رقیق حصہ سے علیحدہ کر لیا جاوے۔

رینڈمی کے تیل میں کچھ بھی نہیں یا بہت کم اسٹی ایرین ہونا ضروری مگر ناریل کے تیل میں قریباً بالکل اسٹی ایرین رہتا ہے۔ اسلئے رینڈمی کے تیل کی تہی نہیں بن سکتی۔ مگر ناریل کا تیل اس کے لئے بہت مفید ہے کہ میں ۶ حصہ اولین رہتا صحر اور چالیس حصہ اسٹی ایرین ہونا صحر اسلئے اس میں چربی کا زیادہ حصہ سمجھنا غیر مناسب نہیں یعنی یہ ایک ایسی چیز ہے جو کچھ اولین رقیق اور کچھ اسٹی ایرین (موسم) ہے۔

ہر ایک قسم کے تیل اور جانوروں کے چربی میں اختلاف بموجب مقدار اولین اور اسٹی ایرین ہوتا ہے ہر ملے پھلے کی چربی میں بہت ہی زیادہ

مقدار اسٹی ایرین کا ہوتا ہے اور اس سے موسمِ تہی اکثر بنائی جاتی ہے پسینہ کے تیل میں اولین قریب بالکل کے رہتا ہے۔

تیل چربی اور موسم کی بنا دیکھا جائے تو خفایت دلچسپ صحر اور اسلئے اکثر حکیموں نے اس پر خاص توجہ کی صحر فرانس کا حکیم شہرول ان کی تحقیقاتوں کے لیے مشہور ہے اویسکے تجربوں کا یہ نتیجہ ہے کہ کسی اسٹی اور سخت موسم بتیان اب ملتی ہیں۔

چربی اور تیل سے صابون بھی بنتا ہے ایک بناوٹ بہت پیچیدہ ہے مگر اس کا کتنا کافی ہے کہ چربی اور تیل میں پانے کے پہا پ کینچنے سے ایک میٹھی چیز ہے گلیسرین کہتے ہیں سفید شیرہ کی طرح نکلتی ہے۔ ہر ملک میں قدیم زمانہ سے لوگ تیل کو کھانے کے کام میں لاتے ہیں

لکھنے میں جھانپتوں کے درخت
بہت ہوتے ہیں لوگ بہت زیادہ
تیل کا استعمال کرتے ہیں۔ مہندو ستار
میں جتنا گھی کا بیج ہوتا ہے اس سے
بھی زیادہ افریقہ کے باشندے ناریل کا
تیل بہت بکھاتے ہیں اٹلا طون وغیرہ
بڑے بڑے حکیموں نے بطور دوا کے
تیل کے بڑی تعریف کی ہے اور
بیان کیا ہے کہ اس سے بدن میں
تیزی آتی ہے جانورون کیے پر
کا بہر حال ہے کہ اس میں خاص طاوور
کے ہوتی ہے اور تیل بھی مختلف
قسم کے ہوتے ہیں چھانے جاتے ہیں
تیل ایک عام فائدہ مند چیز ہے

چھو کا علاج

نمک سا بھردو تولہ۔ پانی چھ
تولہ دونوں کو مخلوط کر کے جس جانب

کاٹا ہوا اسکے خلاف دوسری طرف
کے کان میں چار پانچ بوند ڈالیں
اور جہاں نیش لگا ہوا اس مقام
پر یہ ملا جائے

یہ پانی رت نہ دے یعنی شب
کو رتنے بھی مفید ہوگا

چکچوند کا علاج

بقول ستر اسی جی پادر ناک اور
رخسارون پر سیاہی اس طریقہ
سے پھیریں کہ ایک لکڑی جلا کر گولیہ
سے کاٹ کرین۔ پہر کیسے ہر ہر
سورج کے شعاعوں سے انکھوں
کو کچھ تکلیف نہیں ہوتے۔ پروفیسر
اسی لکڑی بھی اسکے تصدیق فرماتے
ہیں۔ مزید برآں ان کا خیال ہے
کہ سیاہ فام آدمیوں کو چکچوند
سے اس قدر تکلیف نہیں ہوتے

ہیبت قدر گوریت رنگت یا لون کو
ہوتے سے ۶

نسخہ تجربہ سائنس نبی بخش صبا

(دافعہ ہولانا خندہ وغیرہ)

سمندر جھگ سورہ قلبیہ نوشاؤ
۲۲ ۲۲
تخم میرس کج سفید سب کو
۲۲ ۲۲
باریک کر کے سرساکرین اور
رات کو سوتے وقت سلائی سے

لگا یا کرین ۶

اشْتِهَاتُ

المحذرات من المسکرات

جبکا تاریخی نام
حیات مخمور

اس رسالہ میں شراب آفیون تباکو

ہیبت پرس ملک غیرہ کے مضرات
ڈاکٹرون اور حکیمین کے تجربات سے معلوم
کئے ہیں وجہ کے کو قیمت بغرض فراہ
عام صرف موصول ۱۰

چونکہ بہت کم چھپوایا گیا ہے اسلئے
جو صاحب دیکھنا پامین جلدنگوالمین
قیمت نقد بذریعہ آرڈر آئی چاہیے وہ
المشتر منہج رسالہ حافظ صحت لاہور
کتب طب جو نقد قیمت آئی منہج
رسالہ ہذا سبیل سکتی ہیں

نمبر	نیم	بیت
۱۱	۱۱	رسالہ واقعہ اشک و سوزاک
۱۲	۱۲	طبع دوم
۱۳	۱۳	رسالہ بیض طبع سوم
۱۴	۱۴	اراض کی بابت و اسباب
۱۵	۱۵	پیدائش
۱۶	۱۶	رسالہ قیافہ
۱۷	۱۷	طب ہونانات
۱۸	۱۸	مقیمہ یا سید کا طبع ۶
۱۹	۱۹	ہیومن انٹمی - طبع اول
۲۰	۲۰	سعالجات بواسیر
۲۱	۲۱	المشتر منہج رسالہ حافظ صحت لاہور

قواعد اور زرخندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر ۱۲

جلد ۱۱

GUARDIAN OF



BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

بالبد	پیشے	شیخ قیمت
میر	عبار	عام قیمت و محصول
مور	عبار	کم درجہ و اون کو محصول

میعاد پیشہ ایک ماہ

استحضار
 ۱۷۱۵ء یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ء کو نکلتا ہے۔
 ۱۷۱۶ء اس میں مختلف صحت کے کھوراں اور کھانوں کے خواص و عیوب کے بارے میں
 اور کثیر النوعی عام اس کے علاوہ طریق تشخیص و تجربہ ہائے
 اگر نئی نئی بیماری اور ان کے شایع ہونے کا ذکر جو جب تفسیر و تفسیر
 بطور علاج و حفظ و تدریس علمین لائے جائیں اور جو
 ۱۷۱۷ء جو صاحب نوٹ کا ہر چھ گھنٹہ کا نوٹ آدھ انٹرنل
 ارسال فرمادین

بیتہ الحکیم غلام علی

نہ رستہ ہر اندک

لوگنا عربی بن کر حریہ

اور

انگریزی بن کر ٹوک

اور مہیت پور - پکھتے - کوٹے
سولائیمل - ان سو - بی - شیو -
کہتے ہیں - چونکہ اس سال علم العموم
ہندوستان کے اکثر شہروں میں
برسات نہیں ہوئی - جس سے ہوا
میں وہ حدت اور گرمی ہے کہ
الامان - جھان موسم مستحکم ہوتا
تھا - وہ دن اس وقت وہ گئی ہے
کہ لوگ وادیاں کرا کر چھوڑنے
کو تیار ہیں کلکتہ میں پھر یان -
مدارس شدت و ہوب اور کو
سے بند کیگین - اور بہتر سے
کیس اخباروں میں مختلف ریلوے

اسٹیشنوں پر واقع ہوئے - جو لوگوں
سے جان بحق ہوتے ہیں - اسلئے
اس مرض کا پورا حال لکھا جاتا ہے
کہ عوام اسلئے مہیت اور اسباب
سے واقف ہو کر اس سے بچنے کے
ندابیل عمل کریں اور اگر خدا نخواستہ
کوئی مبتلا ہو جائے تو اوویہ
مزید ذیل سے علاج کریں -
ماہیت اکثر ملک کے یہ رہا ہے
کہ جب دماغ حرام مغز اور سم - پے
تھک نزو (اعصاب شریک)
کے افعال پست ہو جاتے ہیں تب
علامات اس بیماری کے پیدا ہوتے
ہیں اور یہ کہ اس بیماری میں جب تک
صرف دماغی علامتیں موجود ہوتے
ہیں تب تک اثر اسکا دماغ کے
حقہ سی رشی - برہمن میں محدود رہتا
ہے اور جب حرکات تنفس میں
خلل واقع ہوتا ہے تب اس میں

سے ذرا - ابلانگے - ٹا - بھی مبتلا ہو جاتا ہے ۔
 عجیب بات اس میں یہ ہوتے ہیں
 کہ لو سے مرے ہو کر مریض کا جسم
 بعد مر جانیکے عرصہ تک گرم رہتا ہے
 علامات - پھلے ہوا ہوتا ہے کہ
 بیمار کے سر میں تھوڑا بہت درد
 ہوتا ہے دل پر عجیب حالت
 ہوتی ہے - نڈیان ہوا بھی بیمار کو
 اونگھتے آتے ہیں چہرہ اور آنکھ میں
 سرخ جسم خشک اور گرم - بغض پیر
 اور میرے ہو جاتی ہے تشنگی شدت
 پیشاب کم - اور سرخ بعض دفعہ بیمار
 کو بار بار پیشاب کے حاجت ہوتے
 ہیں یہ علامتیں چند گھنٹہ تک
 کہ اگر نہ ٹریں تو علاج مناسب
 بتدیج رفع ہو جاتے ہیں ورنہ علامت
 مفصل ذیل پیدا ہونے لگتی ہیں
 اونگھ زیادہ ہوتے جاتے ہیں

پتلیاں سکڑتی جاتے ہیں مختلف
 عضلات میں اختلاج ہونے لگتا
 ہے دم جلد جلد اور تکلیف سہ لیا
 جاتے ہیں دل شدت سے دھڑکتا
 ہے بغض میں لیکن کمزور ہو جاتا ہے
 اور حرارت بدن کے تیز ہو جاتا ہے
 اب بیمار بیہوش ہونے لگتا ہے
 پتلیاں پہل جاتے ہیں اور بعض دفعہ
 تشنج ہوتا ہے اب دم آہستہ
 آہستہ تکلیف سے آہستہ بعض دفعہ
 خراٹے کی آواز پیدا ہونے ہے
 چہرہ ہوا کر نیلی ہوا جاتا ہے بغض
 ڈوب جاتے ہیں مرض کے شروع
 ہونے سے ۲ سے ۹ گھنٹہ کے اندر
 بیمار مر جاتا ہے جلد کے حرارت
 مرتے دم تک بدستور رہتی ہیں یہاں
 تک کہ موت کے بعد بھی نفس غصہ
 تک گرم رہتا ہے
 بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی

علامت مندرہ نہیں پیدا ہوتے
 اور بیمار بیہوش ہو جاتا ہے اور
 چند گہری گہری سانسین لیکر جان
 بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔
 یا بعض دفعہ بیمار کو غش آجاتا ہے
 اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ سر کو ہنسی
 لگتا ہے۔ بصارت و مہذلی ہو جاتا
 ہے۔ تیلیان پہنچاتے ہیں اور نگہ
 آتے۔ سر سینہ میں ایک بندھن
 سا معلوم ہوتا ہے بیمار ٹنڈ ہے
 سانسین لیتا ہے فم معدہ پر دبوچہ
 یا وہ مقام ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
 گویا میٹھا جاتا ہے بیمار کا ہی مثلاً تا
 ہے تھے ہوتی ہے چھرہ اولبدین
 پسکی جسم سرد پسینہ سر معرق ہو جاتا
 ہے (اس حالت میں بعض انٹری نا
 تجربہ حکیم حضور مابعد۔ سردی سمجھ کر
 سخت گرم دوائیں دیکر مریض کو
 بے آئی بزور نار دیتے ہیں) مگر سر

کے قند گرم رہتا ہے۔ نبض کمزور
 اور لمبی ہوتے صحیحہ علامتیں مناسب
 علاج سے یا تو رفع ہو جاتے ہیں
 یا بڑے گہرے بیمار کو ہلاک کر داتی ہیں۔
 بعض دفعہ مریض اس طرح شروع
 ہوتا ہے کہ مریض کو اوگھاتے مریض
 سر گھومتا ہے بیمار کو اگر کچھ پوچھیے
 تو کبھی رونے اور کبھی ہنسنے لگتا
 ہے سینہ پر بندھن سا معلوم
 ہوتا ہے جی مثلاً تھے تھے ہوتے
 صحیح دل و طرکتا ہے چھرہ پہنکا اور
 کبھی گرم اور کبھی سرد۔ یہ علامتیں
 رفع ہو کر مریض کو شفا ہو سکتی ہے
 یا بڑے حالت بیہوشی اور سنگی نفس کے
 باعث مسافر راہ عدم کا ہوتا صحیح
 اسباب پیش آفتاب خامر
 ان دنوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتے
 ہے کہ جب سخت گرمی اور ہوا بند ہوتی
 ہے۔ یہ مریض اپریل مئی جون کے

کے وقت سوار ہوتے ہیں اکثر
مبتلا ہوتے ہیں ۛ

علامات پسینہ جلد گرم
بدن میں گرمی و جلن معلوم ہوتے صحر

یخودی ستانی ہر یاس زیادہ دوران
سینہ کا جکڑنا طبیعت میں ہم کا ہوجانا

و غیر وہاں ہی علا ہوا جو پر بیان ہو چکا ہیں
یہ علامات پیدا ہو کر دفعہ اول

کے تین صورتوں میں سے کسی کسی
طرح مرض حمل کرتا ہے (۱) کار ڈیک

یعنی قلبی (۲) سیریر اسپائنل
یعنی نظام عصبی اور مرکب ۛ

(۱) اول قلبی یعنی اسپر صدمہ پہنچ کر
مریض یکایک بیہوش ہو کر گر پڑتا

ہے اور دوشین سالن گہرے لیکر
غشی میں مرجاتا ہو اگر دلبر صدمہ کم

پہنچ کر تو اس قسم کے دو مرتبے
مریضوں میں اکثر یہ علامات ظاہر

ہوتے ہیں انھوں کے ساتھ سیر

ہینوں میں زیادہ ہوتے ہو ۛ
اگرچہ آفتاب کے گرمی لگنا باعث

پیدائش مرض خیال کیا گیا ہے لیکن
گاہے گاہے یہ مرض آدھی رات

کی وقت بھی گرم ملکوں میں جھان ہوا
گرمی ایک سو اٹھ درجہ سے ایک سے

بیس درجہ نہایت تک ہوتے
صحر لاحق ہوتا ہے کیونکہ گرمی کے

سبب مکان اور زمین اس قدر گرم
ہو جاتے ہیں کہ خود اس میں سے

بہت نکلنے لگتے صحر زیادہ گرمی سے
سطح جھان ہوا زیادہ گرم ہو جاتے

صحر و صحر خارجی سبب اس بیماری
ہوتی ہے جو لوگ مکان بننے کرنے

کے لئے شراب پیڑ میں یا تنگ اور
بند مکان میں سکونت رکھتے ہیں اور

یا موسم گرمین سیاہ رنگ کا کپڑا
گرم پہنتے ہیں یا سرچوٹکی ٹوپی یا

ننگے سر رہتے ہیں یا ریل میں دھوپ

دوران سرغندگی جو چٹکے لیں اور
پالنے کا چٹھا مارنے سے اور چٹا کر
پکارنے سے دن ہون کر کے جاگتے ہیں
اور لمبی لمبی سانس لیکر اپنے گیسٹک
ریجن پرین بوجھ اور دل کا بیٹھ جانا
بتلاتے ہیں جسم سرد سرد گرم دل ستھانا
بتلاتے ہیں ایسے مریض علاج تین
سود تہہ ہوتے ہو تو اکثر صحت یاب
ہو جاتے ہیں *

(۲) دوسرا قسم سرخ و اسپاٹل جکا
اثر نظام اعصاب پر ہوتا ہے
یہ اکثر شام کو جبکہ ان دن بہر
محنت شقت کرنے سے تھکا جاتا ہو
ہوا کرتا ہے *

علامات - مریض کو غنودگی ہو کر
بیہوشی ہو جاتی ہے تنفس خراٹے
سے جلد جلد بڑھت لیا جاتا ہے
انکھیں سرخ چہرہ نیلگون دل بہت
دھڑکتا ہے نبض جلد جلد سخت او

بھری ہوئی چلتی ہے اور آخر کو کمزور
دبنے والی اور غیر منتظم چلتی ہے
جسم بہت گرم اور جلات ہوا
پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ
یا اس سے زیادہ جو اس حالت
میں مر جاتے ہیں ان کے جسم میں
بہت عرصہ تک قائم رہتی ہے
چنانچہ راقم نے ایک مرنہ میں
۶ گھنٹہ بعد ۱۰ اور ۱۲ کے موارت
دیکھی ہے مرنے سے پیشتر اکثر
تشنج ہو جاتا ہے جس سے علامات
ذیل ظاہر ہوتے ہیں دل کے حرکت
کم نبض بہت باریک ملائم اور جلد
جلد ساقط ہو جاتی ہے تنفس غیر
منتظم اور مریض دو گھنٹہ سے دو گھنٹہ
کے درمیان میں غشی میں مر جاتا ہو
جب مریض رو بھجت لائیکو ہوتا
ہے تو گل علامات میں کمی ملتی ہے
ہے تاہم دل کے حرکت غیر منتظم

اور نفس میں وقت ایک یا دو دن تک

قائم رہتی ہے۔

جب تک بدن میں پینہ کی کمی

اور خشکی نہ معلوم ہو تب تک صحت

خیال نہ کرنا چاہیے امراض کی صحت

پانے کی حالت میں چند امراض خف

لاحق ہو جاتے ہیں :-

(۱) ارمطوبات طبعی کے تراوش

میں فتور (۲) کبھی ایسی بخار (۳)

دوسر (۴) سوہمی (۵) قبض

(۶) پونز کی کچشن (۷) مرگی اور

کبھی چند ہنر بعد فتور عقل اقسام

فالج عرشہ النجیہ وغیرہ ہو جاتا ہے

بعض لوگوں میں ایسا بھی فتور ہو جاتا

ہے کہ وہ گرم بگہ کام کر کے لاپتہ ہو

رہتے ہیں

(۸) کسٹ یعنی چند شکر اعضا و پیر

علامات سندھ یہ ہیں (۱) اور

(۲) غنہ دیگ (۳) سینہ میں کڑ

(۴) طیش دل (۵) گفتگو کی وقت

رو میں ہنسی کے کیفیت (۶) جسم

بعض وقت گرم بعض دفعہ سرد (۷)

اسحالت سے اچھا ہو گیا تو زلیست

وزنہ تشنج ہو کر مر جاتا ہے :-

(باقی آئندہ)

دو مہی پانی کے کاٹے کا

مجرع لاج

چولائی کا ساگ جو برسات کے

موسم میں بہت ہوتا ہے پاؤں پر

پاؤں لیکر اوسکو جوش دیکر بخور لینا

جو شانہ کا پانے تو تمام بدن پر

لایا کریں اور ساگ کے بھر جی

کر کے روزانہ برابر رو میں

روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں

میں گئی پہل ناک پچ ڈالنے کا
 کچھ مضا یقہ نہیں اس عرصہ میں وہ
 بوجو سانپنی کے کاٹے سے اس کے
 بدن میں سرایت کر چکے تھے وہ ہر جگہ
 جہر سانپ عاشق ہوتا ہے اور جو
 بالخاصیت ہر شہامی یا سال جگر
 بعد ٹھیک تاریخ و وقت پر اپنا پورا
 زور پیدا کر لیتی تھی اور وہ غور آویز
 تر سانپ کے دماغ میں پہنچ جاتے
 ہے اور سانپ بتیاب ہو کر اس کو
 کاٹنی دوڑتا ہے۔ اس عمل سے بہت
 سے وہ لوگ جن کو دوسو مٹی سانپنی
 نے کاٹا تھا اور ہمیشہ وقت اور
 تاریخ مقررہ پر سانپ اونہیں
 اذیت پہنچاتے تھے۔ پچ
 نکلے ہیں اور پہر کبھی سانپ نے انہیں
 نہیں کاٹا۔
 مار گزیدہ کا علاج
 ایک صاحب کو دینٹ کو اس

امریکے طرف متوجہ کرتے ہیں
 کہ ڈاکٹر وال نے اپنے کتاب
 سے جس میں ہندوستان کے
 سانپوں کے زہر کا تجربہ بیان
 کیا ہے۔ ظاہر کرتے ہیں کہ انڈیا
 زہریلے کے پتے سانپ کے کاٹے
 ہوئے زخم پر رکھنے سے زہر
 پھیلنے پائے گا۔ اور یہ صلاح دے
 ہے کہ ہر ایک کاٹنے والے کو یہ بات
 جہاں سانپ کثرت کاٹی ہو چکی ہے
 رہنا چاہیو اور وہ کچھ شخص کے اسکے
 استعمال کی بخوبی ہدایت کرنے چاہیو
 پان کے بارہ میں

حضرت انیسرود پلوئی فرماتے ہیں:-
 خورن آن بوئے دہن کم کند
 سستی دندان ہمہ محکم کند
 تیزی او التي قطع چذا م
 قول نبی رفت علیہ تمام
 سیر خورد گرسند در دم کند
 گرسند را گرسنگی کم کند

قواعد اور زرخیز کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر ۱۵

GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

شرح محصول	پیشگی	ایک
عام قیمت مع محصول	پیشگی	۱۰
کم درجہ والوں کو مع محصول	پیشگی	۵

میعاد پیشگی ایک ماہ

قواعد

اشتہار

(۱) خریدار درخوشتین اور درخت حکیم غلام نبی

(۲) زبده الحکماء، نیچر کے پاس سال فراوان

(۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں

بھیجا جاوے گا *

(۴) جو صاحب نمونہ کار پرچہ منگوائیں اور آرڈر

ارسال فرما دیں *

(۱) پھر سالہ ماہ کی ۱۰ روپے کو نکلتا ہے -

(۲) حفظ صحت کیلئے خوراک و پوشاک خواہاں بیداری

اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص

تجربہ ہائے انگریزی و یونانی اور ان کے اسرار کا ذکر حسب

تغیر موسم بطور علاج حفظ مقدم تعلیم لائی جائیں

درج ہوتے ہیں -

نَزَاءُ الْحِکْمَا حَکِیْم غَلامِ نبی یَلِیْهِ

مطبوعہ دیو پریس پریکاش

بقیہ مضمون کو لکھنا

تشریح بعد وفات - نفس ملاحظہ کرنے سے حرارت جسم زیادہ پیڑھ اور دل کا دھنچو ف سیاہ وسیل خون سے پر اور دماغ کبھی شل صحت اور کبھی اوسکی جڑ میں اخراج سیرم او کے خونے اور وہ سیاہ خون سے پُر پائے جاتے ہیں - تشریح مرقومہ بالا معلوم ہوتا ہے کہ موت کو مار سے نہیں بلکہ اینیڈار سے ہوتی ہے ۔

اصلیت خون کے زیادہ گرم ہونے سے پلوئیہ (کپلریز کے دیوار میں کشادہ ہو جاتے ہیں جس کے باعث سرخ خون اور مین زیادہ جاتا

ہے - اور اسکا دباؤ ایرسلر سٹیٹیا ہے اور یہ باعث گرمی کے ہوا کا جسم زیادہ لطیف ہو جاتا ہے اوس حالت میں جو ہوا پیڑھ مین جاتی ہے وہ خون صاف کرنے کی واسطے کافی نہیں ہوتے کیونکہ اسکے لطیف ہونے سے اوسکی کم مقدار مین پہنچتی ہے - اس واسطے وقت تنفس کے علامات ظاہر ہوتے ہیں اور جلد جو گرم اور خشک ہوتی ہے اوسکے باعث مین میں خون کیوٹنس کپلریز (مین زیادہ جاتا ہے - اس باعث سے فعل اصلی مین فقور ہو جاتا ہے اور پسینہ ہونے کے سبب سطح جھان کے گرم ہو آہم پر لگنے سے خون اور زیادہ گرم ہو جاتا ہے اور اسکا اثر دماغ اور حرام مغز اور اعصاب شری پر ہو کر ہلاکت ظہور میں آتے ہیں ۔

تشخیص

چونکہ سن اسٹروک اکثر آپوپلکس اور ڈینٹ فیورا اور ریجی ٹنٹ فیور سے مشابہت رکھتا ہے لہذا تشخیص ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

سن اسٹروک	آپوپلکس (دستہ)
<p>۱) تنفس جلد میں ۲) تنفس آواز کے ساتھ اور جلد جلد ۳) جلد گرم خشک اور کبھی تر ۴) فالج نہیں ہوتا ۵) گرم موسم اور ملک میں ہمیشہ ہوتا ہے</p>	<p>۱) تنفس آہستہ آہستہ بطوری اور اکثر بھری ہوتی اور کبھی وقفہ دار ۲) تنفس آہستہ غیر منظم اور خراہ کرگ ۳) پتلیان کشادہ کبھی ایک بڑی ایک چھوٹی ۴) جلد سرد تر کبھی گرم لیکن کم ۵) فالج ہوتا ہے ۶) ہر موسم و ملک میں اکثر ہوتا ہے</p>
<p>کئی دس فیورا سبب تشخیص یوں کرتے ہیں کہ اس میں شروع سے علامات نذرہ مرقومہ بالا خاص کر یہ ہوتی اور حاجت پیشاب بار بار ہوتی ہے جو فیور میں نہیں ہوتے ہیں فیور سے تشخیص گذشتہ حالات اور علامات موجودہ سے کرنا چاہیے۔ انجام زیادہ عرصہ تک بھوشی اور جلدی حرارت کی زیادتی پدید آئے</p>	<p>قلب اور نبض کمزور ہو جاتا اور مانتہ پاؤں کے رنگ نیلگون ہو جانا خراب انجام ظاہر کرتے ہیں۔ علاج - اصلیت مرض اور اسباب موت پر تبصرہ بغیر جب تک کو پی (غشی) ہو کر موت ہوتی ہے تو علاج کیوٹ تہلت نہیں ملتی - تاہم سرد پانی مسر اور جسم پر اونچی جگہ سے ڈالنا اور مریض کو ٹھنڈی ہوا اور جگہ میں رکھ کر</p>

کر دین ۶ (باقی آئندہ)

حفاظت دانت

خاص نواید متعلقہ حفظ دانت جب

ارشاد ڈاکٹر انڈر و صاحب شیکش

ناظرین میں ۱۔

اولیٰ۔ اگر ممکن ہو تو منہ کھانا کھانے

کے بعد صوفے پر

دوہم۔ دانت صبح و شام منہ

مانجا چلبے صرف دانت کا

دھونا اور انکو پاک صاف رکھنا

زیادہ سفید نہیں ہے بہ نسبت

ایسے کہ ادویہ آمیز کھر بکے حسین

کی قدر کا فور بھی ملا ہوا دانت صاف

کئے جاوین۔ ایسے شخص کو کا فوری

کھر بکے میں ۶

سوم۔ برش جو اوسط درجہ سخت

اور نرم ہو پانی میں جھگو کر دانت

چمکھا کر ناروشنی ہو بچانا محرک

ادویہ دینا چاہیے۔ اور اگر مریض نہ

پی سکے تو بذریعہ حقہ کے استقیم

میں پہونچانا ضروری سفید یا دربت

ہے۔ علاج میں جلدی کرنے سے

بحقہر نائیدہ ہوتا ہے۔ دیر سے

آتنا نقصان مقدر ہے۔ پس فوراً

پوشاک مریض اور تار کر سہارا لگا کر

جھلانا اور تین یا چار غٹ کلی دھانی

سے سر پر اسطور سے پانی ڈالنا کر وہ

تھام جسم پر بہتا ہو آگے سے اور ہاتھ

پاؤں پر خوب ٹھنڈے یا برف کے

پانی سے اسفنج تر کر کے پھیرنا شروع کر کر

اور جب اس علاج سے پتلیاں

کشادہ ہو جائیں تو علامات نیک سمجھنا

چاہیے۔ اور گرمی و بیہوشی بحقہر زیادہ

ہوتی جاوے برابر پانی تر کیے بغیر

بالا سے ڈالتے جاوین اور اگر نہیں

ساتھ ہو جاوے تو پانی ڈالنا سو تو

میں لاجا دے۔ اسکے استعمال سے صرف دانت ہی نہیں خوبصورت معلوم کئے بلکہ صحت پسگی اور دو کھجی نہیں ہوگا جبکہ ان قاعدوں پر توجہ پسگی کوئی بیماری پاس نہ آویگی۔ بلکہ یہ سفید بخ کا احتمال دن میں دو تین بار ہونا چاہیے

خریزہ کے جدید حالات

جسکو عربی میں بطح کہتے ہیں اسکے بیج اگر دودھ اور شہد میں تر کر کے بٹے جائیں تو پہل نہایت عمدہ ہوگا۔ ملک خوارزم میں شاخ شوس اور اشتر غار کو چاک کر کے اوسکے دریا میں خریزہ رکھ دیتے ہیں تو بغیر غلت پانی کے نہایت شیریں اور لذیذ پیدا ہوتا ہے تاجروہان کے اطراف و جوانب میں بطور ہریس کے لیجاتے

ہیں خوشبو ایک نہایت تیز ہوتے سے قوت اور دید دفع کرتی ہے۔ جس مکان میں خریزہ ہوتا ہے وہاں خیر نہیں ادا ہوتا

خریزہ کی فصلیں شراب بھی اچھی نہیں معلوم ہوتے۔ اسلئے کہ خریزہ قوت شیر شراب کو دفع کرتا ہے اگر گدھے کا سر خریزہ کے کہیت پکھیز تو وہ ان کو سچا فتنہ آئیگی اگر خریزہ کے کہیت میں کیڑے پیدا ہوتے

ہوں۔ تو اذن کو جمع کر کے پانی میں جوش دے اور اوس پانی کو خریزہ کے دوسرے کہیت میں ڈال دے تو اوس میں کیڑا پیدا نہ ہوگا

خمس خریزہ کو اگر گلاب میں رکھے اور پھر اسکو پودے تو خریزہ میں گلاب کے خوشبو ہوگی

حضرت علی المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے حدیث زریف

منقول ہے کہ فرمایا چنانچہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کہا تو تم خرپڑے کو ایسے کہ پانی
اسکا حمت ہو اور شیرینی اسکی شیرینی
جنت سے ہو۔

علاج مہیضہ

مشہور شکر داسودہ سرخی ادوی
میکل آسنیا و پٹیا فاقہ در اس نے
ایک ہر مصر کو ذیل کا علاج لکھا ہے
جو مہیضہ کے تشخ میں مقید ہے۔ شیخ
سے بہت تکلیف ہوتی ہے اس کے
واسطی جانیفل کاتیل کہ یہ بہت مجرب
ہے اس طرح بنائیں کہ ایک جانیفل کو
پیکر آدہ سیرٹیل میں ملائیں اور
آگ پر گرم کرین جب خوب دغ
ہوئے تو اسکو اتار کر ٹھنڈا کرین
اور بوتل میں بہرین بہتیل ملتے
ہی ملتے فوراً آرام ہو جاتا ہے و

ایسے کہ خرپڑے بیدارے جنت سے
ہے۔ وھب ابن سنیہ رضی اللہ
حنہ فرماتے ہیں کہ خرپڑہ طعام اور سزا
اور فائیکہ اور ضلال اور استنان اور
ریحان ہے سعدے کو پاک کرتا
رنگ کو صاف اور اشتہا پیدا کرتا
ہے۔ شیخ نے لکھا ہے کہ خرپڑہ جلد
کو صاف کرتا ہے تخم اسکا چہا تیز
وغیرہ دغہا ہے جسم کو دفع کرتا ہے
پوست اسکا تری کو آٹھتے دور

بھروسے پن کا علاج

جسکو ہرے پن ہوا اس کے سر پر سے
چوٹی کی جگہ کے تمام بال کو منڈا کر
تالو کی جگہ کو برسہ کر کے پھر سبز رنگ
کا بوری جو اکثر ادا ہوئیے جگہ اور بعض
ٹیلون پر سبزہ کی طرح قدرتی سچا
ہوا ہوتا ہے اسکو خوب باریک
پیکر چوٹی کی جگہ تک اسکا لپ
کر دین تین چار دن اسطرح عمل
کرنیے بہرا پن دور ہو جائیگا :

نسجات واضعیت

سکامبرین - اکائیڈ آف زنک
اکسٹراکٹ ملا ڈونا - اسکو جگہ ماؤن
پر لگائیں :

نسخہ

چوکر کے پانی سے غسل کرنا :

نسخہ

مدربول اور وہ یہ دیکر جلد کو آرام دینا :

نسخہ

کیلاسن لوشن لگانا :

نسخہ

اکائیڈ آف زنک - کیلین - گلیسرین
عرق گلاب - لوشن بنا کر لگائیں
تجربہ ڈاکٹر فوکل

نیلا طوطیا - پانی - غسل کے بعد فوراً
اس عرق کو لگائیں :

نسخہ

ڈائیوٹ پوڈر - ترکیب - پہلوڈر
بازار میں عام ڈیڑھ آدھ لپٹ یا بکتا صحر
اسکو خشک لیکر گری کے دانوں پر
ملدین :

نسخہ

منڈل کو سر میں گھس کر اور لگائیں :

نیا تجربہ

کیلیسٹا فیل - ولن میں ایک لپ

سے عالم

آخر زندگی

مضرتوں سے

نہیں جھکا

تضروریہ کے

نہیں بے پروا

نول کر سلاہی

عقار دین

ہر جگہ ہو جو

باب میں شخص کے

لو ایک یقین حکیم

لم کہتی ہر ہر چیز

نہیں کہہ سکتے کہ

صحت عزیز ہے

کو ضرور پیش نظر

تھلا دیکھو لگا

ہے مستہر

پیشہ نشی صدر

دوہی اودہ

گوں سے دیکھ گل لینے سے گرمی کے
دائرہ دہشت ہر چند روز میں دو رہو جاتا

ہیں

حافظ صاحبی - جن جن صاحبوں

کو اس کے متعلق کوئی تجربہ ہوا ہو

براہ کرم رسالہ میں شائع کر آئیں تاکہ

عوام اس میں ادنیٰ مرض سے جو

تخفیف اور تھپتھپانے میں نجات پائیں

اسٹیک کا لائیڈ دیا گیا

مانع عفونت و دفع تولید پ

مانع سیلان خون اشیہولٹ انڈیا

زخم پر پتر سر اس عرق کو لگایا جاو

تو فوراً مسند رجب بالا کے لئے عمدہ

بے بدل نسخہ ہے

لاکھن پائی کس پر کلیمٹ

(یعنی پت کا ٹھکانا گرمی و اند)

یہ مرض بیاغت نمازت قیام

پیشہ کے گھٹنوں میں اجتماع خون

یا سوزش ہونیکے سبب مالک گرم

میں ہوا کر تاحر - اس میں بیشمار نسخہ رنگ

کیے ہنسیان و اندہ خشتاش کے برابر

نکلتی ہیں جو وسیکل (اوپر چل)

میں بھی تبدیل ہو جا سکتی

ہے جلد میں نہایت چمک یا کانٹا

چھوٹنے کی کیفیت معلوم ہوتی ہے

جو بعض وقت بہت بھی نہیں ہوتی اور

گرم کپڑا یا گاڑا شل غلا لیں وغیرہ

پہننے گرم سیال میں اور دھوپ

سوزیادہ ہوتی ہے یہ مرض زیادہ

ترے مقامات جسم میں ہوتا ہے جو ہر وقت

اور بہت کپڑوں سے پوشیدہ رہتے ہیں اور

کبھی کبھار مقامات مثل ہاتھ گردن

وغیرہ پر بھی ہو جاتا ہے علاج

اسی ایک دیکھ پانی میں گیلین میں لاکر

غسل کر آئیں جب تھوڑی جگہ ہو تو

شوگر آف لڈ لوشن میں بیڈر و سبانک

ایڈ ڈائیلیلٹ لاکر لگا دیں

قواعد اور زچہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

جلد ۱۱

STANDARD OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

ماہ	شمار	قیمت
۸	۱۲	تمام قیمت
۱۵	۱۲	کم درجہ والوں کے لئے

اشکھا میعاد پیشکویکماہ قواعد

(۱) خریدار درخواستین اور زچہ حکیم غلام نبی
 (۲) زبدۃ الحکماء (۳) نیوٹرکس مال فراوین
 (۴) بلا وصول قیمت پیشکی سہ صاحب کے پاس نہیں
 بھیجا جاوے گا
 (۵) جو صاحب نمونہ کا پرچہ گولڈن آؤٹ آئیڈل
 ملٹ ارسال فراوین
 (۶) اس شخصیت کے لئے غوراک پر شاخ اب ویداری
 اور کثیر الموضع امراض کے علامات و طریق تشخیص و تجویز
 نامی انگریز و یونانی اور ان تداویہ کا ذکر حسب
 تفریق و رسم بطور علم حفظ و تقدم عمل میں لانی
 چاہئین وسیع ہوتے ہیں

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی

محمد بن امین

بقیہ مضمون

لو لگنا

لیکن سر کو خوب ٹھنڈے پانی
سے دیر لیتے کپڑے تر رکھیں اور بال کتر کر
گندھی پلستر لگا دیں جب عکلا
شدید بین کمی ہو جاوے۔ تو پلستر
لگانے سے زیادہ اُمید فائدہ کی
ہوتی ہے۔ اگر ہوش آنے کے
۱۲ گھنٹے کے بعد پہر بھوشی عود
کرے تب فوراً پلستر سر پر لگانا چاہیے
اور بعض خراب حالت میں اسپائل
کا رٹھ پہنچا پلستر لگاتے ہیں۔ اور
کبھی سینہ و گردن پر اور پانی گیا ٹکڑ
ریجن میں بجلی لگانے سے فائدہ
ہوتا ہے سٹروپلا سٹرسینہ اور نڈلیوں
پر لگانا مفید ہے۔ سر پر سرد پانی ڈالنے

کے بعد کپڑا ہلکا بنانا لازم ہے
اور کپٹیوں پر چند جو تک لگانے سے
کنج چن دماغ کا کم ہو جاتا ہے لیکن
فصد مؤلف کے تجربہ میں نہایت
مضر ہے اور جب باعث جمع ہوتے
سیوس کے خراط کی سانس پیدا
ہو وے تب مریض کو روٹ کے
بل یا پٹ لٹانا چاہئے۔ اور جب
کنوشن ہو تو سر پر پانی نہ ڈالیں
بلکہ کلوروفارم سنگھا دیں لیکن
جب نبض میں کلوروفارم سے تغیر
پیدا ہو وے تو فوراً بند کر دینا لازم
ہے۔ یہ قدم اصول علاج اس مرض
کا یہ ہے کہ حرارت خون کی کم کرنا
چاہئے جس کے واسطے برف کے
ٹکڑے کپڑے میں لپیٹ کر بدن پر
برابر پھیرنا اور غیلون پر برف کے
ٹکڑے رکھنا نفع بخشہ ہیں لیکن
زیادہ عرصہ تک غیل میں برف نہ

آبِ شورہ کے پینا اور تلو سے بدن
سے ملنا فائدہ مند ہے اور کچھ سفید
پیارے لبتہ ہاں یہ کھنا سفید تیلہ تھین
شرابِ طلی اور شربتہ اور بھٹی سب
ہین ۷

صاف ہوا میں مہر کے فوائد

۲۷ گھنٹہ شب و روز میں ۱۵۰
بار انسانی پھیپھڑا ہوا لینے اور نکالنے
کے واسطے گھنٹا بڑھتا ہے زندگی
کے واسطے ہوا اور پھیپھڑا کی حرکت ایسی
ضروری ہے کہ نہ سنٹ یا اس سے
کم بھی ایک سا ان میں سے نہ ہونا
موت کے بلا لینے کے واسطے کافی
ہے۔ ایسے غصہ ناک نتیجے معلوم
ہو سکتا ہے کہ دم لینے کا کام کیسا
ضروری ہے اور جو اندرونی بہت

لگا دین۔ کیونکہ گریں ہونیکا اندیشہ
ہی اور جب اس مرض سے صحت
پاک اور ان امراض مرقومہ پاک جن کا ذکر
اور کیا گیا ہے ہونے کا احتمال ہو
تو مہین کو آرام سے کھنا چاہئے۔
اور ورو کے کمرے سے باہر گر جان اور
آئینہ ڈانٹاؤن پوٹا سیم ہوتا۔
شاسبین دینا نفع بخشا ہے
اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو سرنگ
میں آب برہانہ بدل کر دین ۸

تدبیر حفظِ ما تقدم۔ یعنی گرم موسم
میں زیادہ محنت نہ کریں سرد گر
کو آفتاب کی گرمی سے محفوظ رکھیں۔
مٹھکھون کو دھوپ کے صدر سے
بچا دین بلا احتیاط دھوپ میں نہ دانا
نہ پھرین۔ پوشاک سفید اور ٹھیلی
پہنیں۔ شراب خوار ہی سے پرہیز اور
آبِ سرد سے غسل کیا کریں سرد پانی
پہنیں اور اس کا پین کیا آم ہو کر بطور

دیگر ان نظاموں سے ملتا ہوا ہے۔
 سائنس لینے سے جو اثر ہوا پر ہوتا
 ہے وہ تازہ تحقیقات سے معلوم
 ہوا ہے۔ جو اچھٹھڑے کی ایک
 قدرتی خوراک ہے کیونکہ اسکو یہ
 ایک حصہ اسی طرح سے کہتا
 ہے کہ جب سطح معدن رولی کو جو ہوا
 کہ باہر جسم نکلتی ہے وہ خراب اور
 ناقص ہویتے ہیں اور ہر دوسرا خول
 سے کہ جو پھپھڑوں میں ہیں ہو کر آتی
 ہے۔ جو کچھ کہ پھپھڑوں میں جاتا ہے
 یا جو کچھ کہ اوس کے واسطے بنایا گیا
 ہے وہ زندگی دینے والا ہے اور جو
 کچھ کہ اوس سے نکلتا ہے وہ زندگی
 کے ضائع کرنے والا ہے۔ اس کا
 اندازہ یوں ہو سکتا ہے کہ ایک بوتل
 لودا اور اوس میں ایک چوڑا بند کر دواؤ
 ہوا پھر کر بوتل میں کاگ لگا دو پھر
 ہی غرضہ کے بعد دیکھو گے کہ جانور

ترپتا ہے اور صیت میں جان دیتا
 ہے۔ ایسا ہی اثر انسان پر ہر دم
 اور ظالم حکام کے بدولت ہوتا ہے
 ایک بار ہندوستان میں ۱۷۶۱ء
 کو حکم ہوا تھا کہ ایک شے کے واسطے
 ایک تنگ قمار ایک کوٹھری میں
 بند کیے جاویں۔ صبح کو اس میں ۲۴
 لاشیں برآمد ہوئیں اور باقی ماندہ
 مین اکثر وں نے سخت بخار سے
 جانیں دین۔ اسی آفات اکثر خلافت
 کے کشمیںوں پر نازل ہوتی ہیں
 کہ جہاں طوفان اور دشمنوں کے
 حملہ سے بچاؤ کے واسطے وہ ایک
 جگہ مثل گلے کے بھریے جاتی ہیں
 اور مین قریب ۲۴ گھنٹہ ہوا کے
 ۲۴ گھنٹے کے اندر انسان لیتا ہے
 اور یہ قدر باہر نکالتا ہے سکی
 وجہ یہ ہے کہ تازہ ہوا ایک لمحہ
 بھی پھپھڑوں سے مقابلہ کرنے کے

بعد زندگی کہنے کے لیے ناقابل
ہو جاتی ہے۔ اس ناقص ہوا کی
جگہ صاف ہوا میں تھوڑی دیر بعد
دم لینا چاہئے۔ پس کس قدر محنت کے
ساتھ انسان کو کوشش کرنا چاہیے
کہ اس کے پھیپھڑے صاف اور
عمدہ ہوا پائیں۔

آنکھ کا علاج

ایک نامہ نگار اخبار میکیل لمبری کو
لکھتا ہے کہ فیصدی نوے آدمیوں کی
آنکھ میں کوئی چیز پڑ جاتی ہے تو فوراً
اوس آنکھ کو ہاتھ سے تیرہین اور بعد
کو دونوں آنکھ میں ملنا شروع کرتے
ہیں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ
وہ شے آنکھ سے نکل آتی ہے مگر
جب سونے کے واسطے لیتے ہیں تو
اس کے سبب رات بھر نیند نہیں

آتی۔ اور وہ شے نہیں نکلتی۔ یہ
ترکیب بالکل نادرست ہے لوگوں کو
چاہیے کہ وہ اوس آنکھ کو جبین کچھ
پڑ جائے مطلق ہاتھ نہ لگائیں۔
بلکہ دوسرے آنکھ کو خوب ملین۔
تھوڑا عرصہ ہوا جبکہ انہیں پر سوار ہونے
کا اتفاق پڑا۔ انجنیر نے ایک کھڑکی
کھولی۔ اوسکے کھولتے ہی مایامیری
آنکھ میں اڑ کر گر پڑا جبکہ سب
بڑی تکلیف ہوئی۔ مین نے اپنی
دونوں آنکھوں کو ملنا شروع کیا۔
انجنیر نے جبکہ فوراً منع کیا کہ جس آنکھ
میں کوئلہ پڑ گیا ہے اوسکو ہاتھ نہ لگاؤ۔
بلکہ دوسری آنکھ کو ملو اور کہا کہ مین
جاننا تھا تم ڈاکٹر ہو اس بات سے
واقف ہو گے مگر محض ناواقف ہو
اگر تم اوس آنکھ کو ہاتھ نہ لگاؤ گے تو
دو سٹ مین آنکھ صاف ہو جائیگی
مین نے اپنی دوسری آنکھ ملنی شروع

کی تھوڑی دیر بعد وہ کوئلہ آنکھ کے
 حلق سے باہر گیا اور میں نے اوسکو
 اپنے ماتھے سے نکال لیا اسوقت سے
 میں نے کئی بار تجربہ کیا اور کامیابی
 حاصل ہوئی میں نے اپنے چہرہ دستوں
 کو بھی اس بات کی ہدایت کی اور
 وہ کامیاب ہوئے بخیر ایک تہہ کے
 جبکہ لوہے کا ایک پرچہ کوئلے سے
 جدا ہو کر آنکھ میں پڑ گیا تھا وہ بغیر
 آنکھ میں نشتر لگا کر ہٹا دیا نہ نکلا
 اگر ہم اس بات کی وجہ کوئی دیکھ
 کرے تو ہم اسکا جواب نہیں دے سکتے
 کہ وہ کیسے آنکھ کے حلق سے کیوں
 آنکھ کی خیر نکل آئی ہر گز بات ضرور
 کہیں گے کہ اس سے مطلق تکلیف

نہیں ہوتی۔

مرضی کا نوا بجا د علاج

فرقش کے ڈاکٹروں نے مندرجہ ذیل

نوا بجا د علاج مرضی کا تیش
 مریضوں پر تجربہ کیا ہے اور کامیابی
 دیکھی ہے کسی پتیل کے برتن میں کھجور
 میں گندہاک کو تر کر کے رکھ دیتے
 ہیں۔ اور کبھی اوپر قد سے باریک
 افیون چھڑک دیتے ہیں۔ پھر ایک
 کمرہ میں اوسکو رکھ کر آگ لگا دیتے
 ہیں اور مریض کو اس کھڑا کر دیتے ہیں
 شعاعوں کے ذریعہ سے بخارات
 مریض کے مریض کے دماغ کو صعود
 کرتے ہیں اور چھپڑے میں پھنسنے لگتا
 مرض کی جگہ کو کھودتے ہیں۔ مریض
 و مرتبہ مریض کو یہ دھواں دینا پڑتا
 ہے۔ مرض فضا ہو کر طاقت و اشتہا
 بڑھتی آتی ہے۔

چائے پینے پر راز

ایک نامہ نگار بھٹا ہوا ڈاکٹر جان

کی چائے بہت خوش مزہ اور مقوی
اب اس کے عکس نظر آتی ہے۔ امتحان
سے فوراً دریافت ہو سکتی ہے مختلف
چائے مختلف ناموں سے بازار میں
میں فروخت ہوتی ہیں ان کو یہ بات
معلوم ہو جائیگی کہ کُل چائے کا ایک
ذائقہ نہیں ہوتا اس چائے کے استعمال سے
اعضاؤں کو تکلیف پہنچتی ہے وہ مثل
قہوہ کے نہیں ہے یہ چائے جو بازار میں
میں فروخت ہوتی ہے کچھ بد مزہ ہی
نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں چند عیوب
بھی ہوتے ہیں۔ یہ بات سائنس اور
سویڈنیشن سے ثابت ہو گئی ہے کہ چائے
سے وہ برائی پیدا ہوتی ہے جو بخوار سے
پیدا ہوتی ہے *

پریمر کا رزق شہر کے جلسہ سرفروش سے
قائم ہوئے کہ سنیوشی میں کمی ہو اور بچائے
اس کے چائے کو نوش کیا ہے جو ایک عمدہ
چیز ہے مگر افوس ہو کہ اب ان سویڈن

کو چائے سے بے انتہا رغبت تھی
اور وہ کثرت سے چائے کا استعمال
رکھتے تھے مگر اس سے ان کو مطلق
خبر نہیں پہنچا۔ زمانہ سابق میں جو
چائے پی جاتی تھی وہ بلا شک
ضرر رسان نہ تھی اور خوش ذائقہ ہوتی
میں اگر زمانہ حال کی چائے اس طرح
سے استعمال کی جائے جیسا کہ سابق میں
اس کے پینے کا دستور تھا تو وہ البتہ
ضرر پہنچائیگی یہ بات غلط ہے کہ
چائے پینے سے تشہر ہو جاتا ہے
مگر یہ بات ضرور ہے کہ صیغہ ہٹل
میں چائے نوش کیا جاتی ہے اس طرح
برا برا استعمال کرنے سے ضرر پہنچتا ہے
کی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں لوگ
یہ بات ضرور سمجھتے ہیں اور صحیح بھی معلوم
ہوتا کہ چائے بنانے کی ترکیب جانتی
میں جو لوگوں کو معلوم نہی اس سے
اب ہر شخص واقف نہیں ہے سابق

قواعد اور زرخندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر

GARDIAN

(1)

100/AT

جلد ۱۱



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

سج قیمت	پیشگی	مالیہ
نام قیمت سے محصول	۱۲	۸
کم درجہ لون سے محصول	۱۲	۸

استھانک میعاد پیشگی ایک ماہ قَوْلِد

(۱) یہ سالانہ براہ کے ۱۵ دن کو نکلتا ہے۔
 (۲) اس میں صحت کے لیے غور کر دینا کاشانی بیماری
 اور کثیر الوقوع امراض کے علاوہ طریق تشخیص و تحریر باطنی
 انگریزی و دینی نامی اور نام ایسے ذکر جو جب تغیر
 ہو سہم بطور علم حفظہ تقدیر عمل میں لائے
 (۳) جو صاحب نمونہ کا پرچہ شکوئین آؤ، آنہ شکوٹ
 ارسال فرمادین

فہرۃ الحکم علی حکیم غلام نجار لکھنؤ

پیشگی

ہندوستان میں فصول ثلثہ کے مطابق لباس کیسا ہونا چاہئے



یہ ایک مضمون عمدہ ہے جسکو خط
ناظرین کے لئے درج کرنا چاہتے
ہیں کہ اس طرف بھی توجہ ہووے
اگرچہ ہندوستان میں لباس کیسا
نہیں۔ لوگ مختلف الوضع پوشاکین
پہنتے ہیں۔ لیکن عموماً لباس کی
غرض و غایت یہی ہے کہ جسم خارجی
حوادث سے محفوظ رہے اور اسکو آرام
ملے ہم اسکے متعلق ایک جدید الطبع
رسالہ سے چند قواعد اخذ کرتے ہیں۔
جو غالباً ہمارے ملک کے لئے
نہایت ناغہ ہیں۔

جس طرح حیوانات کے پر بال

صوف ان کے جسموں کی جوئی مضر قوتوں
سے حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح
یہ لباس ہی انسان کے واسطے
جوئی تغیرات فصلیہ کی مضر قوتوں سے
بچنے کے لئے تیسری ترکیب ہے۔

اگر تجسس و تفتیش کی نظر سے دیکھا

جائے تو بیچ سکون۔ ہر مذہب نے
ملت والے کا بیچ بعض قبائل اہل
سوڈان کے اسپر تہوڑا بہت عمل
پاویں گے۔ مگر یہاں بھی اس کے
اکثر بے قاعدہ جو ہمارے صحت کے
مضر جسکی یہ چند علتیں ہیں۔ تعصب
شنع۔ افلاس۔ بخل۔ پیدگی طبیعت
بے علمی۔

یہاں فقط میں لباس کے ایسے
قواعد کو مختصر بیان کرنا چاہتا ہوں
جو میرے نزدیک صحت کے واسطے
مناسب ہیں۔ لباس کے استعمال سے
چونکہ خارجی حرارت کے اثر کا جسم

سے باز رکھنا اور باطنی حرارت کا خرم
سے مانع ہونا علت غائی ہے۔ اگر
وجہ سے مین کپڑوں سے مذکور حالات
کو اولاً بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں
رومی سے جو کپڑے بنائے جاتے
ہیں وہ کسی قدر خارجی اثر کے عائق
بھی ہوتے ہیں اور باطنی حرارت
کے خروج کے مانع بھی اس واسطے
اُن کا استعمال عموماً تیسری نزدیک
بہت مناسب ہے۔ بخلاف قبضی و
کتانی رجالی کے درخت کے
ریشوں سے بنایا جاتا ہے کپڑوں
کے جو خارجی وجوہی حرارت کے
ایصال کے قوی واسطے پڑتے
ہیں خصوصاً جب کسی قدر گف ہوتے
ہیں تو بہت عرق سے مشرب
ہو کر عرصہ دراز تک جسم پر ایک طبع
کی بڑھوت و ترمی پیدا کرتے ہیں
جس سے بعض اوقات مین

خطرناک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں
لیکن جب جلد میں التهاب سوزش
و گرمی زائد پائی جاوے اس وقت
میں اُن کا استعمال یا اگر ماکہ موسم
میں البتہ نافع ہوتا ہے *
حریر کا اثر اس خرابی کے پیدا کرنے
میں قبضی اور کتانی سے بھی بڑھا
ہوا ہے لیکن جسمی حرارت کا ضرر
جس کرتا ہے *

صوف وغیرہ کے کپڑے باوجود
جس حرارت جسمی کے چونکہ خارجی
حرارت کے پہنچانے کے قوی
واسطے پڑتے ہیں اور بوجہ اپنی
خشونت کہ جلد میں ایک سخت تھج
پیدا کر کے جلدی امراض کو پیدا کرتے
ہیں اس واسطے اُن کا استعمال عموماً
مناسب نہیں البتہ سرما کے زمانہ
میں یہ بہت مفید پڑتے ہیں خصوصاً
قریب اندام کو گون و صغفا و ناقصین کے

اس طرح ان کا استعمال اسوجہ سے کردہ
 ان کے جسم میں تار کہہ رہا می
 رنجلی کی قوت کے سولد اور حافظ
 ہوں بہت مفید ہے *
 سفید رنگ چونکہ مٹی شاعون
 کے رو کرنے کا قوی ذریعہ ہے۔
 اسوجہ کر کے زمانے میں۔ یا گرم
 شہروں میں سفید رنگ کا پہننا چاہئے
 اس طرح سے ہمارے زمانے میں
 سیاہ رنگ کے کپڑے کا استعمال چاہئے
 جو آفتاب کی شاعون کو اپنی طرف
 بہت جذب کرتا ہے *
 یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ
 ہمیشہ لباس بجا مناسب فرخ و تنگ
 ہونا چاہئے نہ چند ان پس بخ کہ جسم
 سے علیحدہ رہے اور ترو و حر یعنی نمی
 و گرمی خارجی سے عائق نہ ہو۔ اور
 نہ چند ان تنگ کہ بدن کو جکڑ دے۔
 اور دوران و سیلان خون کا مانع ہو

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غرق خون
 مملو ہو کر پٹ جاتے ہیں اور نہایت
 خوفناک امراض پیدا ہو جاتے ہیں
 ہمارے ہندوستان کے اکثر شوقین
 نوجوان نشہ شباب سے بدست ہو کر
 ایسے تنگ کپڑے اچکن۔ انگوٹھا۔
 کرتا۔ صدری۔ آصف خانی۔ شلوکہ
 پہنتے ہیں۔ جو چھاتی کو دبا کر تفتش
 دوران خون کے اچھی طرح سے ہونے
 کو مانع ہوتے ہیں *
 اکثر کیا سب نئی وضع نے آئین
 کے پسند کر نیوالے ہکٹ وغیرہ
 طرح سے چٹ پنتی ہیں۔ کف کالر
 ایسے تنگ لگاتے ہیں کہ خون کا دورہ
 اون کے جسم میں نہایت مشکل سے
 ہوتا ہے۔ میرے ذہن میں نہیں آتا
 کہ نگشتین کے حکیمانہ خیالات نے
 کیونکر اس قسم کی خرابی کو اپنے لباس
 میں جائز رکھا *
 مین جائز رکھا *

فقرا و غریبا پر لباس کی ہر قسم میں
تبدیل کرنا ویسا ہی ضروری ہے جیسا
کہ امرا و اعدیا پر تبدیل لباس
ہر روز یا انتہائی درجہ ہفت میں تین
بار واجب ہے۔

ٹوپی جو سر پر بجاتی ہے ایسی بک
وہلکی ہونی چاہئے کہ جس سے سر پر
کسی طرح کی گرائی معلوم نہ ہو۔ وضع
میں اس ڈھنگ کی ہو کہ شاعین
آفتاب کی ٹہر کر سر میں زاید اثر کرین
بلکہ دھن بادیں ہو کر کھجوا دیں لویاں
میں ایک مشہور حکیم بقراط نامی اپنی
وصایا میں بکھتا ہے:-

ٹوپی ہلکی پہنتو تاکہ ایسا نہ ہو کہ
بہ سبب ثقل و کثرت حرارت کے خون مانع
کی طرف کھینچ کر دوسروں پر پڑ سکتے پیدا کرے
ایسا نہ ہو کہ سبب ثقل کے سر سے عرق
بہت نکلیں جیسا کہ حمار تجاری میں نکلتا ہے
اور ہمیشہ نزلے زکام کو پیدا کرتا ہے۔

ہیٹ داگزیری ٹوپی کو میں اس سے
کر کے کہ وہ آفتاب کی حرارت وغیرہ
مانع آنکھ چہرہ کو بجاتی ہے بہت پسند
کرتا لیکن اس کو ثقل کی خرابی و آوکی
اور خوبون کو بھی کھو دیا۔ فریخ والون
نے بھی سابق اہل انگلینڈ کے ویجا و بچی
ہیٹ کا استعمال کیا تھا لیکن جب
اولن پر تجربہ کر کے یہ خرابی جسکو میں
ابھی لکھ چکا ہوں کھل گئی تب وہ ہول
نے اس کو چھوڑ کر اپنی گول ٹوپی اس قدر
زیادتی کی کہ جس کے ذریعہ سر آوکی
آنکھیں آفتاب کے حد سے بچ سکیں۔
یہ کچھ اہل فرانس ہی پر موقوف نہیں بلکہ
میں اب دیکھتا ہوں کہ انگلینڈ کے وہ
رہنما و اے بھی جن کو اسکی خرابی کے حال
معلوم ہو گئے ہیٹ کا استعمال کم کرتے
جاتے ہیں اور ہلکی ٹوپی کا استعمال
کرتے جاتے ہیں۔

میں اپنے نزدیک اہل فریخ کی ٹوپی

کو اون ہندوستانیوں کے واسطے بہت پسند کرتا ہوں۔ جو دھوپ میں بہت چلتے پھرتے ہیں ۵۰

دوپٹری یا میرٹھ یا پٹاری والوں کی ایسی وضع ہے جس پر آفتاب کی شعاع کا دائرہ اچھی طرح سے پڑتا ہے اور جو جہ سے زمین گرام کے زمانہ میں چار گوشہ کو دیگر جو قالب پر چڑھی ہوئی ہو پسند کرتا ہوں۔ اس پر آفتاب کی شعاع پڑتی ہوئی اور ہر اوپر ہنر تشہر ہو جاتی ہے۔ اور یہ سر پر گران ہوتی ہے۔ ہر ما کے زمانہ میں ترنگی ہو یا میرٹھ کی لیکن ہر دی کے اوقات میں تھر۔ کان۔ گردن کے ہلکے ہلکے ہلکے ٹوپ۔ رومال۔ گلوبندے

کام میں شہادت کرنا چاہئے ورنہ نہ کام نکلے ہی میں کچھ بہت تیار رہنا ہو گا بلکہ اکثر امراض بارودہ۔ دروسر۔ لکھوہ۔ فالج۔ عیشہ۔ خستہ۔ تھوہ۔ کز۔ زہ۔ تشنج۔ حرج سے بھی بچنا کیسے قدر شل ہو گا ۵۰

ستینہ کی حفاظت جس میں دل پیپٹھ سے جو زندگی کے بکار آمد اعضا ہیں بلکہ زندگی کا جن پر وادار ہے۔ دولت کھی ہوئے ہیں۔ سب سے زیادہ ہتیم بالشان ہے مگر جیسی کچھ سبکی حفاظت ضروری ہے اور سیدھے کہو اوس سے بیکری ہے۔ ستینہ کی حفاظت کے واسطے چند ہشیار قیص۔ تندی شلوکہ۔ آصف خانی۔ بنیائیں۔ واد مخصوص ہیں۔ ان سے سینہ کچھ پانا چاہیے ہر عموماً آٹھ کہا۔ کپن۔ کوٹ وغیرہ بھی پہنا جاتا ہے لیکن چونکہ وہ نمائش کے واسطے بہت ہند میں ان سے بحث کرنا نہیں چاہتا ۵۰

بہار و خزان کے موسم میں لباس نرم حریر۔ شجاب۔ قائم موٹے کپڑے کا ہونا چاہیے۔ گرامین سعید و سرور نرم کپڑے قبلی کٹانی یا سوتی وغیرہ سے جو بدن پر بار نہ مے بنانا چاہئے۔

سرمایہ نشینہ۔ بانات۔ رولی۔ پتیز
 رد باہ سمور و فلنیل یعنی فلا لین
 اور علیٰ ہذا القیاس بہار می گرم
 کپڑے کا ہونا چاہیے اور اوسپر چنے یا
 اور کوٹ تاکہ رانین وغیرہ بھی ہٹنی
 سے محفوظ رہیں۔ خصوصاً شیوخ و
 حوامل عورتوں کو سردی سے سخت
 احتراز چاہیے اس موسم میں ہوا کی
 مضر قوت کے رفع کرنے میں یہ بھی
 ضروری امر ہے کہ شام سے دروازہ
 بند کر کے اندر بیٹھیں اور سردی کے
 زیادتی کے حالت میں تشدد کن پلین
 سے روشن کر کے اندر کھین تاکہ وہاں
 کے ہوا گرم ہو کر لطیف ہے۔

پانچ ماہ انون وغیرہ کی حفاظت کے
 واسطے مخصوص ہر لفظ پانچ ماہ کا مفہوم
 ایسا عام ہے جسکا اطلاق چند کسی
 کپڑوں۔ غرار سے دار گہنا شرعی
 پتلون پہننا ہی لیکن میں شرعی ہیر

کو (جسکی مہری پتلون سر کم ہوتی ہے)
 اسوجہ سے فوقیت دیتا ہوں کہ وہ
 باوجود اس کے کہ انون کو محیط ہے
 مگر بالکل کسا ہوا نہیں ہے۔ پانچ ماہ کے
 کپڑے میں بہار و خزان کے لحاظ سے
 فرق کرنا ضروری نہیں البتہ گرامر
 میں سرد گرم کا لحاظ رکھنا چاہیے مگر بند
 سے کمر کا ہٹنا کتنا سخت مضر ہے
 ہے۔ صنف۔ ہضم۔ قولنج۔ بواسیر پیدا
 ہوتے ہیں۔ اکثر میں نے ہضم خود
 دیکھا ہی اسی بنا پر پتلون میں کمر بند کا نہ
 ہونا فی الحقیقت حکیمانہ فعل ہے۔

سرمایہ و ستانہ۔ پائتلبے کا ماحول
 پاؤں میں پہننا بھی ضرور ہے تاکہ اظہار
 برد خارجی سے محفوظ رہیں۔ قدم اعضا
 خسیہ و ہین مگر ان سرے فکر ہی نہ ہو
 پاؤں پھر نا علاوہ اسکو کہ کانٹے چھیرے
 پاؤں صدمات خارجی سے پاش پاش
 ہوں ایسی سخت مشکل امراض۔ دروشکم

تندرستی اور زرخیز رہنے کو غور سے خطہ کیجئے

جلد ۱۱

ORIGINAL



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہیت	پیشگی	ماہیت
عام قیمت	۷	عام قیمت
مکمل رسالہ سالانہ سے	۱۲	مکمل رسالہ سالانہ سے
۸	۱۲	۸

اشتہار
مہینہ ایکسٹرا
قواعد

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ و ۳۰ کو نکلتا ہے۔
(۲) اس میں حفظ صحت کے لیے خوراک و پوشاک و خواب و بیداری اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص و تجربہ نامے انگریزی و یونانی اور ان تداویع کا ذکر حسب تغیر موسم بطور علاج حفظ و تقدم عمل میں لانے چاہئیں درج ہوتے ہیں۔
(۳) خریدار و فروختیں اور زر قیمت حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء اینجور کے پاس نائین۔
(۴) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں جادے گا۔
(۵) جو صاحب نمونہ کا پرچہ منگوائیں اور ادھار یا کٹ آرسل فرمائیں۔

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

طبیب و نیر و پیرس برائے علمی لاہور

غذا کے فوائد

غذا کے کئی فوائد ہوتے ہیں۔ لفظ سے جو ہم بولتے ہیں۔ اور ہر کام سے جو ہم کرتے ہیں کچھ نہ کچھ ہمارے جسم سے صرف ہوتا ہے۔ یہی حال انسان ہے اور دل و طہر کرنے سے ہوتا ہے۔ یہ مادہ جو صرف ہوتا ہے غذا سے جو ہم کہاتے ہیں بنتا ہے غذا سے ہم گرم رہتے ہیں وہ مثل تھوڑی آگ کے جگہ میں جلتی ہے لیکن مثل شعلہ کے نہیں بھڑکتی جسم میں ہر ذرہ اس قدر گرمی پیدا ہوتی ہے کہ جبین پانی کا ایک برتن سجوبی گرم ہو جاتا ہے غذا سے ہم کو محنت کرنے کی قوت حاصل ہو سکتی ہے اس سے بالکل نئی فائدہ ہوتا ہے جبکہ اگر انجن کو کوئلہ اور لکڑی سے فائدہ پہنچتا ہے

غذا کی قسمیں ہیں۔ انسان کچھ کھاتا مختلف ملکوں میں اور ایک ہی ملک کے مختلف فرقوں میں جدا جدا ہوتا ہے شمالی ممالک میں جہاں ترکاری نہیں پیدا ہوتے وہاں کچھ باشندے صرف گوشت پر بسر وقات کرتے ہیں۔ بہت لوگ ہندوستان میں کچھ پیداواری پر بسر کرتے ہیں اور بہت سے انگریز ترکاری اور گوشت دونوں کھاتے ہیں

مہر کتاب غذا غذا کے چیزیں دو قسموں میں مرکب ہیں۔ اول جماداتی۔ دوم نباتاتی یا حیوانی جماداتیے اشیاء میں پانی نمک اور چونا جس سے ہڈی بنتی ہے۔ اور کھانا جس سے خون میں سرخی آتی ہے اور چربی اور چیزیں شامل ہیں حیوانی اور نباتاتی غذا کے دو خاص قسم ہیں اول وہ غذا جس سے گوشت پیدا ہوتا

ہو۔ دوم وہ جس سے حرام ہے اور تیسرا
پیدا ہونے سے گوشت پیدا کرنے
والی غذا میں ہو اس کا ایک جزو ہو سکے
تیسرے میں ہے کہ یہ بقدر کثرت غذا ہے
اور کثرت و رطوبت و شہو میں گوشت پیدا
پیدا کرنے واسطے غذا کا یہ حصہ
حصہ شامل ہے۔ گھیرن۔ جو راور
جزو میں استفد میں شامل کر
انجام سے گوشت پیدا کرنے والی
غذا ہے۔ یہ ہندو سے غریب کر کے
میں کہ امیرین کی طرح چاول اور گھی
پر بسر اوقات کریں۔ لیکن انکی خاطر
غذا اعتدالی ہے۔ گوشت اور پھل
اور چاول کی بدولت چار حصہ زیادہ
گوشت پیدا کرنے والا جزو ہے وہ
غذا جس میں تیسرے میں شامل ہے
وہ خاص قمعون پر قسم ہے پہلی چوبیس
اور تیس اور دوسرے پڑھاس اور ماچا اور
خاصکریا پڑھاس۔ اور اڑوٹ میں اور کا

سکتے ہوتا ہے۔ اگر کسی اسلامی نے مومن
 قومیں پر ہندوؤں کی طرح کینہ و کینه
 استوار کر لیا ہے تو وہ جتنا ہی بڑا
 ہے۔ لیکن ان کے لیے دوسرا بھانور
 نہ ہے۔ اگر وہ ان کی برائیوں پر غور
 کرے تو وہ ان کی برائیوں پر
 کیا کہنا چاہے۔ اگر وہ چاہے
 پڑھ لے کر اپنی غریب آدمیوں
 کو جو کچھ تیر مہتاب ہے، اس پر شاعت
 کرے تو یہ کینہ میرا لگ ہی نہیں
 کے موافق غذا کھا سکیں۔ غذا
 میں تبدیلی بہت مفید ہے۔ جیٹا
 بشرط ہے کہ یہ تبدیلی سے اس شخص کا
 روزانہ ہے۔ ہماری غذا میں گشت
 پیدا کرنے والی چیز کا زیادہ جزو نہ بن جائے
 دیکھو کھانے والے جو صرف گیہوں کھاتے
 ہیں۔ لیکن ان سے جن کی غذا چاول
 ہے کیسے قوی ہوتے ہیں۔ انا سیدہ
 سے زیادہ قوی ہے۔ چاول ال

کے ساتھ لاکر کھانے سے قوت پیدا
ہوتی ہے۔ رودہ کے استعمال میں
بڑی ہوشیاری چاہئے بدایہ میں رودہ
پینا مقرر ہوتا ہے۔ بعض اوقات پیر
دو وہ میں پانی ملا دیتے ہیں۔ اس کے
پینے سے بخار آنے لگتا ہے۔ جو لوگ
شیرینی اور گھی بہت کھاتے ہیں اکثر
سوٹ ہو جاتے ہیں اور محنت کرنے
کے لائق نہیں رہتے اور اس کے بال
جوانی میں سفید ہو جاتے ہیں اور بہت
سے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
ترکائین بھی سفید ہوتی ہیں اور ان کو
خوب جوش دیکر استعمال میں لانا چاہئے
کچے پھل بھی غذا کے لئے عمدہ شے
ہیں۔ مگر کچے یا بائٹل گلے ہوئے نہ ہوں۔
مضر ہیں۔

ان کے کھانے کا عمدہ وقت صبح
کا ہے۔ پکا ہوا کھانا اگر عرصہ تک کھا
رہے تو بگڑ جاتا ہے کسی قسم کی کچی غذا

کبھی نہ کھانا چاہئے اس حال میں
کی فصل میں بڑا پرہیز رکھنا چاہئے
بدین چیزیں ایسی ہیں جو بھی نقصان
نہیں کرتیں مگر اس فصل میں بہت
ہو جاتے ہیں۔ کچر پھل اور ترکے یوں
کے زیادہ مقدار میں کھل دینے سے
کھانے سے پرہیز واجب ہے۔ باقی
چاول صبح کو نہ کھانا چاہئے مصالح
اعتدال کے ساتھ مفید ہے مگر زیادہ
سے نقصان پہنچتا ہے۔ پان کھانا
جبکہ رواج بہت ہے ایک مضر اور
خراب عادت ہے اس سے دو انتہا
کو نقصان پہنچتا ہے۔ وقت اور
روپے کی بربادی ہوتی ہے پس
اس سے پرہیز واجب ہے۔ اکثر خاتون
میں ڈاکٹر حقہ کے اجازت میں
مگر عادت ڈالنا مضر ہے۔ روپیہ بھین
حرف ہوتا ہے اور کاموں میں زیادہ
مفید ہے بچوں کو حقہ پینا نہایت

خواب ہو کر اگر عادت نہ ڈالو تو غلاب
نہ ہندگی۔ انیٹون اور بیگتہ سے سنا
ہوئی کہ کھنڈ سے شہر سے کچھ دیکھا
بھی تندرستی میں فرق ڈالتا ہے بعض
اوقات لوگ تانے کے برتنوں میں
کے سبب بیاہ ہو جاتے ہیں ان برتنوں
کو صاف کہنا چاہئے اور وہ تو فرق
میں قلعی کر دینا چاہو
غذا کی طرح کہانی چاہئے۔ جب کبھی
عبرت چاول کو چھت میں بی ہے
تو ایک ہی مرتبہ سب ڈال دیں ہے
اگر تھوڑے تھوڑے چاول ڈالے
وہ خواب چین گے یہی کیفیت غذا
کی ہے۔ کچھ وقت مقررہ پر کھانا کھانا
چاہو اور بعد کو اتنا وقفہ دینا چاہو
کہ اول کی غذا ہضم ہو جائے قبل
اسکے کہ ہضم دوبارہ غذا کھا دیں
کہا تا میں سے پانچ گھنٹوں کے اندر
میں ہضم ہو جاتا ہے بعض چیزیں

دوسری چیزوں سے جلد مضہم ہو جاتا ہے۔
 مہینہ چاول ایک گھنٹہ میں - اور
 گوشت تین گھنٹہ میں مضہم ہو جاتا ہے
 سخت غذا کو خوب چبا کر کھانا چاہیے
 تاکہ منہ کے لعاب سے خوب لیجا سکے اور
 اس سے غذا جلد مضہم ہو جاتی ہے۔
 اور قوت بخشی ہے۔ پانی کھانے کے
 دیریاں بہت کم پینا چاہئے تاکہ
 کہ تر کر دے صبح کے وقت سیر کر جانے
 سے پیشتر ٹھوڑا سا کھالینے سے بدن
 کی قوت پہنچتی ہے اور بخار کی روک
 تھامتی ہے۔ اگر ممکن ہو دوپہر تیرہ گھنٹہ
 کھانا کھانا چاہئے جو لڑکے صبح کو دوسرے
 پڑھنے جاتے مہینہ آون کو ٹھوڑا کھانا
 کھلا کر خست کر دینا چاہئے غلابہ
 میں محنت کرنا نہایت مضر ہے لہذا
 کو دوپہر کا کھانا بھی کھلانا چاہئے۔
 مدرسے واپسی کے بعد بھی کھانے
 کی ضرورت ہے۔ عمدہ اور پیٹ بھر کھانا

تو سندن بصر ابتدائی نزول الما
کے لیے مفید ہے۔
دوسری ترکیب یہ ہے کہ شیر خشک
مذکور کٹا کر کے شکاف کرین اور پاک
پیکر استعمال میں آئیں۔

اس میں چاہتا ہوں کہ اصل حال
اور تفصیل اس جمال کی تحریر کروں کہ اس
عجوبہ چیز کی خاصیت عوام پر بھی
ہو بجاوے حکیم و میٹرطیس نے تحریر
فرمایا ہے کہ ہوم بتانی سولف کو
قوت کے لیے کہاتے ہیں اور سب
بعد آیام سرما کے جب زمین پراتے
ہیں اپنی آنکھ کو درخت سولف پر گرتے
ہیں تاکہ قوت زیادہ ہو اسوجہ سے
کہ آیام سرما میں اکثر زمین کے نیچے تاریکی
میں سیر کرتے ہیں جس سے آنکھوں
کی بنیائی باطل یا ناقص ہو جاتی ہے
اس مضریت کے دفع کرنے کو باویان کے
درخت پر آنکھیں گرگرتے ہیں جس سے

شما کو سات کچر کہا کہ باویان چاہے
بہتر ہے کہ باویان کے کہاتے نقصان کر لیتے
ہو کہ باویان کے تھوڑی دیر آگم کرنا
بہتر ہے کہ باویان شاید زیادہ لوگ کہاتے
کی تیرا تو اسے مرحلتے ہیں کمی سے
بہت کم مرتے ہیں۔ امیر لوگ شربت
کہاتے ہیں اور غریب جن کو کبھی کبھی
یہ تیرا تو اسے زیادہ کہاتے اپنا نقصان
کرنا نہیں۔ بعد کو غریب پر نہ کھنا چاہے
بہتر نقصان ہوتا ہے کہ ہانے کے
تیرا تو اسے ہضمہ کے لیے دھا کرنی
چاہئے اور باویان اس کے شکاف پر دھکی
بہلانی کچر کہنے ادا کرنا لازم ہے۔

خواہد باویان

باویان کا استعمال صنف بصر کو مفید
ہے عرصہ ہو کہ ایک طبی رسالہ میں لکھا
گیا تھا کہ سولف کا درخت بار آور شکاف
کر کے باویان پسین اور سرمہ بنائیں

بنیائی اپنی حالت پر آجاتی ہے اور
سے معلوم ہوا کہ اس بوٹی کی تقویت
بصر میں تاثیر کامل ہے اس لیے اسے
صاحب دار اشکوہی نے کہا ہے کہ
ہرات سوتے وقت دوسرے باؤں
دوسرے مصری سفوف بنا کر کھائیں
صنف بصر سے اس ہوگا بفضا لکھا
ہرگز کوری کے علت میں مبتلا نہ ہوگا
(سرمہ ہذا محراب ہے)

سرمہ صفہانی - سنگ بصری بامیرن
چینی - سرور ایدہ - ورق طلا - مرجان
ورق طلا کے سوا سب چیزوں کو سخت
کرین اور آٹھ روز تک شیرہ باویان
وا لکریہ سنو سخت کرتے رہیں نوین روز
ورق طلا داخل کر کے دور و ز سخت کر کے
استمال میں لائیں تقویت بصر کے
عجیب ہے اور اکثر امراض کو مفید پڑتا ہے

کوشش انسداد شراب

شراب وہ شراب ہے جو چنی آب شراب
یا آب پر شراب کہ جس میں گہرین
پہونچا اسکو سرمہ و شراب کیا۔ اہل
فارس نے جو خیالے کا نام خربا سے لکھا
ہے بہت بجا کہہا ہے۔ کیر تک سرور ایدہ
پہونچا ہے تیر اور غراب ہوا۔ اس میں
میں تو خراب ہوا اور اس میں تیار
مستوجب عذاب ہوا اگرچہ شراب میں
اہل کتاب کے یہاں سباح ہے گرنہ جیسا
یعنی اس قدر جو مسخر ہو بلکہ دفع ضرر
ہو اور عقل نہ ہو باوجود اسکے عہد
حکومت انگلیش میں کچھ تو ہیں کہ شراب بنواری
اس قدر جاری ہے کہ حافظ علیہ الرحمۃ کا
یہ شعر پورا صادق لگتا ہے
در عہد بادشاہ خطا بخش مجرم پوش
قاضی قرا کیش شد موختی پراہ نوش
صوفی ز کچھ صوحہ در پام خم نشست
تا دید محنتب کہ سبویک شد بدوش
شراب کی از نلی اور بخانون کی فراوانی

بے سرو پا ہندوستان کو برسر حساب	یہ نوبت آگئی ہے کہ جو رتوں میں	جادو
لاوے کہ سفدر شرانجوری پھیلنے پر	بھی شراب کا شراب کا چرچا پھیل	جادو
اور زبان حال سوچہ کہلاوے :-	چلا ہے یہ تحقیقات سے ثابت ہوا	یہ کچھ بتا دیا
نہ گوشت کہ یہ سال سے پستی کن	ہے کہ الفاضل شراب کی بہت کثرت	ملکہ کے فخر سے
نہہ میخو رو نہ ماہ پارسے بایش	ہو رہی ہے اس سلطنت ہند کی انگریزی	تبدیل ہو گیا
کتب طب جو نقد قیمت آنے پر	رعایا روز بروز اس آب خانمان سوز	بنوے لگتی ہے
میخبر رسالہ ہذا سے مل سکتی ہیں	کی بدولت فقیر مغلس و ناکارا ہو چکی	بہن کے لیے
رقیق حصول نام	جاتی ہے اور گورنمنٹ عالیہ اضافہ	یہ ضرور کیا
رسالہ دفع آشک سڑک	محاصل بجاری کے پلٹ سے اس فتنہ	تک کہ جہان تک
طبع دوم	ہے روکنی میں نوبت نہیں کرتی یہ غیر	نہ ہر خود بخود
رسالہ ہیضہ طبع سوم	پر عرضیان و گچی بہن کہ سرکار ملت	ہو جاتی ہیں
امرض کی اہمیت و سباب	شمارے فروشی کے اکتار کو موقوف	وکتا ب نقل خطوط
پیدائش	کرنے کی کوئی تدبیر کرے ورنہ رفتہ رفتہ	رہے بہت مشکل
رسالہ قیافہ	اسکا نتیجہ ملک ادولہل ملک کے لیے	چیلنج ہو گیا
طب حیوانات	بہت بد ہو گا اگرچہ قانون مروجہ	واکر زائین
میٹر یا میڈیکا طبع ۵	حال کے موافق یہ بہت مشکل ہے	لشت ہر
ہیومن انامی طبع اول	گورنمنٹ اسکی بجری کو باکل اٹھا	یہ لگا کر
سحالات بوسیر	دیوے یا شرانجوری کو درے پٹو دے	غیر خواہش
حیات مخموز	اگر اتنا تو سرکار کر سکتی ہے کہ اپنی علیا	مقام لاہور
المشہور میٹر یا میڈیکا طبع لاہور		

قواعد زرخندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

GUARDIAN OF

OF

جلد ۱۱



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

ماہ	پیشگی	نتیجہ
۱۲	۱۲	عام فہمیت مدد محصل
۱۲	۱۲	کم درجہ و اوج مدد محصل

میچاپیشہ ایکما

قواعد

اشتہاک

(۱) خریدار و رشتہ دارین اور ذہنیت حکیم غلام نجی
(۲) زبدۃ الکما (سہجہ کے پاس ارسال فرما دیں)
(۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
پہنچا جاوے گا
(۴) جو صاحب نمونہ کا پرچہ گواہین آدھ آدھ کا
ملٹ ارسال فرما دیں

یہ رسالہ ہر ماہ کے ۳۰ و ۱۵ کو نکلتا ہے
(۲) اس میں حفظ صحت کے لئے خورد کن پر شاخا ہے
بیدارنی اور شیر الوقوع امراض کے علاوہ طرق تشخیص
و تفریق مائے انگریزی و اردو زبان اور دوائیں و تہذیب کا ذکر جو
تیسرے مضمون بطور علاج حفظ و انقضاء عمل میں لائے
چاہئیں صبح ہوتے ہیں

زبدۃ الکما حکیم غلام نجی پٹنہ

محکم دلائل سے مزین و دلچسپ

عکس کا بیان

دسلسلہ کے لیے پرنسپل عظیمیہ (اکتوبر ۱۹۰۷ء)

میں میرے نزدیک کم پیش اس تریب سے
ان ملاحظوں کا درج کرنا پسند نہیں ہے
کہ جس تریب سے وہ مجھے ہوئے ہیں کہ جو
ترسیم ہو جانے کے اس طریقہ میں مجھے
مکمل رہیانی کرنا ہوگی۔ اس طریقہ کو اختیار
کر نے میں دو چند فائدہ ہے۔ پرنسپل والوں
کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں اپنے
نتائج حال تک کے سطح پہنچا ہوں اور
جو لوگ اس قسم کی تحقیقات کرنا چاہیں گے
وہ اول غلطیوں سے باز رہیں گے جو مجھے
عاید ہوئی ہیں اور جو حال میرے خیالات
کا ان کو خلاف معلوم ہو گا اسکی بات
لکھ سکین گے۔ اول مرتبہ جب میں نے
یہ اشغال دیکھی تھیں اس وقت میں سری
طرف ایک کپڑی کے تھا جمید چارہ بشیر

بذریعہ دو سلاخون ایک تریبی او ایک
آڑی کے لگے ہوئے تھے اس بن
کپڑی کی پرین نے نگاہ کو اس قدر جایا کہ
وہ کپڑی پر وہ چشم میں بالاسقلال
قائم ہو گئی۔ آفتاب سفید باریک ڈلون
کے بیچ سے چمک رہا تھا جس جگہ میں مٹیا
تھا وہاں سے آفتاب نظر نہیں پڑتا
تھا۔ لیکن اس کے شعاع بہت تیز ایک طرف
جانب جنوب اس کمرہ کے پڑتی تھی۔
اور گیارہ بجے کا وقت تھا۔ میں ان
حالات کو اس وجہ سے بالتفصیل بیان کر رہا
ہوں کہ جن نتائج کا کہ میں ذکر کرنا لاہوں
وہ حسب بیان سابق متعلق بعض حالات
میں مجھ پر بھی بیان کرنا چاہیو کہ اصل
موقعہ میں روشنی کس قدر خلاف معمول
زیادہ تیز رہتی جیسا کہ اکثر راہ جنوری میں ہوا
کرچے ہے اور اس بات کا اس موقع پر بیان کرنا
بھی بہت ضروری تھا میں تریب میں
سیکینڈ ٹیک اور کپڑی کی بندش پر غور

دیکھتا رہا یعنی یہ جیتک ایک سو برس
تک میں نے آہستہ آہستہ گری بعد از ان
میں نے اپنی نگاہ کو اُس طرف پھیر لیا۔
اور اپنی آنکھیں بند کر کے مانتھن سے
امہنیں ڈھک لیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ
کی روشنی حصوں کے مردک چشم میں
قائم ہے یعنی وہ مرعبہ پشیمو جرزوری
مائل میشریتے اور وہ ترجیحی سمانین جو
شوخی ارغوانی رنگ کی معہ سرخ چاندی کے
تہین بیشک یہ ایک مشہور بات ہے
کہ کسی خاص رنگ کی طرف چند لمحہ تک
بغور دیکھتے رہنے اور بعد از ان نگاہ کو کسی
سفید یا خاکی سطح کی طرف پھیر لینے کے بعد
ہمیشہ ویسے ہی رنگ معلوم ہوتے ہیں
جس کا حال میں آگے بیان کر دینا چاہتا ہوں
کہ ہر کی کی طرف دیکھنے کے بعد مجھے سبک
معلوم ہونے سے بڑی حیرت ہوئی کہ
عکس آسمان کا زردی مائل سبز رنگ کا
تہا کیونکہ اس کے حسب قاعدہ بالا

معلوم ہوتا ہے کہ آسمان میں ہر رنگے مری
بھی موجود ہوتا لیکن یہ رنگ ظاہر ہوتا
میں زردی مائل سبز رنگ کو بغور دیکھتا
رہا۔ اُلغٹا بغور دیکھتے رہنا اسو اسو
کیا گیا ہے تاکہ سمجھنے میں وقت نہ چلا جائے
سیری آنکھیں بند تھیں اور بعد ازاں
مجھے معلوم ہوا کہ وہ تبدیل ہو کر خفیف
نارنجی ہو گیا۔ پھر تبدیل ہو کر اودا ہو گیا
اور رفتہ رفتہ نارنجی رنگ دھک گیا پھر
گہرا اودا ہو کر شوخی زردی رنگ ہو گیا اور
پھر خفیف ارغوانی اور پھر ایک مختلف
قسم کا رنگ ہو کر بالکل میرے خیال سے
غائب ہو گیا لیکن اس موقع پر بعد مجھے
معلوم ہوا کہ میرا خیال غلط تھا۔ کچھ دیر تک
توقف کرنے کے بعد میں نے پھر کڑکی
کی طرف دیکھا اور اُس شکل کو از سر نو پھر
نصو میں کیا تو اس میں عجیب اتفاق
ظاہر ہوا مجھ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر
میں اپنا سر روشنی کی طرف پھیر کر اور

اپنے اُٹھانکھون پر سے ہٹا لیں۔ مگر
ان آنکھیں بند رکھوں تو وہ شکل خور
نہیں دے گا تو ہوجائے گی یعنی کھڑکی تو
ماریک سیاہ رنگ معلوم ہوگی اور اجنبی
شوخی رنگ کی سیاہ زمین پر گر ٹپی ہوئی
نظر پڑے گی۔ اور وہ صورت دیوار کے جو
کھڑکی کے ہر چار طرف میں اور چوسایہ
میں ہیں وہ بھی مثل سلاخوں کے سُرخ
معلوم ہونگے (باقی آئندہ)

سعالیات و اوروں کے صرع یعنی مگی

ڈاکٹر ناٹھنیل صاحب کیفیت صرع
تحریر فرماتے ہیں کہ جبین تریب ایک گھٹ
پیشتر ہونے نوبت صرع کے فم معدہ میں
ایک طرح کی کشش یا سکڑ معلوم ہو کر تری
ہتی یہ کشش فم معدہ سے اُٹھ کر کھڑکی
زیر سبب مرض دم جلدی سے متواتر

لیتا پھر وہی کشش نیچے کو جاتی اور اسطرح
گلے محسوس ہوتی اور آخرش سر میں اثر
ہوتا چہرہ داہنی طرف کھینچ جاتا اور مریض
بیہوش ہو کر صرع میں ہو جاتا تھا۔ اس
مرض نے خود بخود اپنے لیے یہ علاج
ایجاد کر لیا تھا کہ مجھ و شروع ہونے علامات
اسلامی لینے کشش فم معدہ (آرا) اگر
اُسے تھوڑا دمک منہ میں ڈال لیا تو
نوبت رک جاتی۔ ایک جلیں سی مری
(یعنی ایسا فنگس) میں معلوم ہوتی اور
عارضہ نیچے کو چلا جاتا کہ تو ایک کٹی ہوئی
اسطرح ڈاکٹر براؤن سیکور ڈو دیگرواٹ
اور شہو جیسیوں کی شہادت ہے

کہ اس کے محسوس ہونے پر اگر کسی مقام جسم
سکی جلد کو خوب زور سے نوچا یا چوٹا یا
جادے یا سر کو دفعتاً دوسری طرف گھمایا
جادے یا اگر آرا کسی نگشت میں محسوس
ہو ایک بندہ بن زور سے باندھا جادے
تو نوبت صرع رک جاسکتی ہے اور تجربہ

کئی مریضوں میں اکثر ایسا ہونے پایا ہے
بلکہ اکثر ایسا تھا کہ کل صاحب نے عرصہ ۲۰
سال کا گذرا ہو گا کہ کوئین بڑی غمناک
میں دنیا (پندرہ سے ۲۵ گرین ٹائپ)
کچھ عرصہ پہلے نوبت کے مرگی کر گئے
کے لیے مفید نکھلے۔ اب چونکہ ان ایام
میں کوئین بذریعہ پچکاری زیر جلد یا
اور وہ میں بخوبی اور بہ آسانی دیکھا جکتی
ہے۔ لہذا یہ عمل اور دوا مرض صبح کی
نوبت روکنے کے لیے قابل آزمائش
ہے۔

مرض گنگی علاج کی نسبت

ہمارے ہم پیشان کو بخوبی معلوم ہے کہ
کہ ہر ایک مرض کا علاج اُسکے باعث
دور کرنے پر منحصر ہے۔ پس یہی حال مرض
مرگی کا ہے۔ یعنی اگر یہ مرض بسبب
آتشک پیدا ہوئے تو علاج اُس کا

ادویہ صنفی خون مثلاً پٹاشی ایوڈائیڈم
اور سپر سیدہ سبلی سیٹ ون ونس سولیوشن
یعنی مرکبات پارہ اور شکمیا سے کرنا
چاہئے۔ ایک دوا ایسے مریض علاج مذکورہ
بالا سے بالکل شفا یاب ہو گئے۔ اگر یہ
مرض کسی ایسے مریض کو بحالت نوبت دیکھیں
سے دامنگیر ہو تو اس عادت کو روکنے
سے مرض جاتا رہتا ہے اور اگر باعث
مرگی جلدی ہو تو یہ بہتر ہے کہ ڈاکٹر دوا
سے مدت تک باندھنے سے مرض ہٹے
عرصہ میں بالکل رفع ہو جاتا ہے چنانچہ
ایک مریض کو کہ جبکہ میں نے خود چند
علاج کیا اور نا کامیاب رہا۔ گھبراہٹ کی
ڈاکٹر باندھنے سے شفا کلی حاصل ہو گئی
اور آج عرصہ ۹ سال سے میں ہلکا بالکل
تندرست دیکھتا ہوں حالانکہ سبب اس
علاج کے یہ مریض پینے میں دو تین
دفعہ گرفتار ہو جاتا تھا۔ حکیم محمد عظیم خان
ملازم کٹی پٹی بھی اس علاج کا مفید ہونا

تجربہ سے تصدیق کرتے ہیں۔ اگر یہ مضر
کرم معارضے کہتا ہو تو ادویات دفع
کرم سے فائدہ ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس
بیشک بروماٹڈ آف ٹوٹام
صرع میں مفید ہے

محیرِ مضان علی صاحب کے خط کے موجب
کرنے کے بعد اپنے ایما فرمایا کہ بروماٹڈ
آف ٹوٹامسم اور کساٹڈ آف زنگلہ بنہ
صرع میں مفید ہے۔ سو کساٹڈ آف زنگلہ
کی نسبت تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ مگر
ذہن بروماٹڈ آف ٹوٹامسم کے دیگر
کا اتفاق جب میں بائس بریلی میں تھا
ایک مریض مصروع کہہ ہوا۔ اُس کو نوبت
چندان جلدی ناساتی تھی کہ مہفتہ میں
سکھ دو مہفتہ میں نوبت آجاتی تھی
چونکہ شبہ لچھو سے کا ہوا اول سنہ

سے علاج کیا کوئی لیچو ابرآمد نہ ہوا۔
تب بروماٹڈ آف ٹوٹامسم گرین
سے شروع کر کے ۲۰ گرین تک۔ فی
خوراک ۲۰ گرین ۳ دفعہ ہمراہ ایک
اونس کد پاؤنڈ ویکاش آف سارپیٹرا
کے برابر ایک برس چار ماہ تک دیا
گیا۔ گو کہ سات ماہ کے بعد نوبت کا آنا
وقف ہو گیا تاہم بعد بھی یہی دوائی
دی گئی۔ اور جب نوبت کی آمد کسی
خاص علامت سے مریض کو معلوم ہوتی تو
حالت میں ناٹریٹ آف اسی ٹائیل کے
بیس قطرے رومال پر چھڑک کے لہسن
کو سوکھانے سے یہی نوبت رک جاتی
تھی۔ اُس کے صحت یاب ہونے کے بعد
میں تین برس تک وہ ان رُک اکثر وقت
اُس سے ملاقات ہوتی تو دریافت کرنے
سے معلوم ہوا کہ کبھی نوبت نہیں
ہوتی۔

کالابارمین اور سفید زہر دودھ پیدا کرنے میں

کالابارمین کے پستان پر ضاؤ کرنے سے اُس حالت میں دودھ پیدا ہوتا ہے کہ جب پستان میں اجتماع خون کثرت سے ہو۔ نہ کہ جب باعث صنف بلی دودھ کم ہو گیا ہو۔ پس حالت ناطقتی میں کالابارمین کے لگانے سے ہرگز فائدہ نہیں ہوتا ہے اور اس حالت صنف میں جب قدر کہ زہر سفید یعنی کولن رض و چینی عمر ہر شیر مادہ کا وکے پلانے سر جلد فائدہ ہوتا ہے۔ ویسا اور کسی مقوی دوا یا خوراک سے نہیں ہوتا۔

داد کے دفع کیلئے ایک نسخہ

سیاب - گندک - گونگل -
سہاگہ - نوشادر - عرق کیمون کاغذی

چار روز تک خوب چل کر کے گولیان بنا کر کہیں۔ اور ہر وقت لگانے کے پانی سے کہیں لگانا چاہئے۔ کسی قسم کا دوا ہو خدا کے فضل سے چند روز میں شفا ہو جاوے گی۔

اجزاء نسخہ نہایت عمدہ ہیں اور تمام کمر ہین جن سے داد کی کرم مر جائیگی ہے۔ اور نیز اجزاء نسخہ ہر گھجہ بازار میں باسانیج میسر آسکتے ہیں۔ دیگر کیب نسخہ نہایت سہل ہے امید کہ ہمارے ناظرین اس نسخہ کو اپنی استعمالین لا کر نتائج سے آگاہ کریں گے۔ اس وقت پر ہم دیکھ اور ادویہ کا نام جو نہایت عجیب و غریب دفعیہ داد میں خالی کی گئی ہیں ظاہر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ اول گواپا و ڈر۔ دوم کشیا لیٹا یعنی دوا مردان یا داد کا پتہ۔ ناظرین سے التماس ہے کہ کہ ان کو بھی اپنے تجربہ میں لا کر اطلاع بخشیں۔ کہ ان میں سے بہتر دوا کون ہے۔

اشہاد

یہ کتاب نہیں ہے
وہن کے کتاب فیروز
ملہ دار فروخت کے
دو ہر ایک ایک

آنے سے تفصیل
تار و نہ ہو سکتی ہے

ن ارشاد نقید
یہ ویسے پے سبیل

نہ ہے کل خط و
ت چیدہ فروز

ہوئی چاہتا
المشہر

بہتر محمد رشید
عقد جرن کتب

برای باندار
لاہور

کار بولک ایسڈکاپ

نوبتی مین مفید پڑنا

جب سے بندہ پوزمین آیا جسکو عرصہ
قریب ڈھائی سال کے ہوئے کار بولک
ایسڈکاپ نوبتی مین دینا شروع کیا۔

اُس دن سے آج تک مین نے کئی
بیماروں کو دیا اور مفید پایا۔

یہ ہے: کار بولک ایسڈکاپ شیل
تین ہونڈ لکاب گند ایک ڈرام پانی

ایک اونس مین حل کر کے تین ہونڈ
مین دینا نہایت مفید پایا ہے۔ خواہ

تب ہو یا نہ ہو اسکا استعمال برابر کرنا
چاہئے۔

مرض نکھو لوسیا یعنی اندہا تا
مین و نیم اوسیا بھی نہایت

مفید ہے

میں نے قریب بارہ بیماروں کے اس سوسا کو کرایا
جب بیمار شفا خان مین آیا ایک ہونڈ و نیم اوسیا
اور ایک ہونڈ و اٹھ دو دفعہ دن میں آٹھ مین کرایا
گیا اور ٹانگ کچھ پیٹنے کو دیا گیا ہفتہ کے اندر
بیمار کو صحت ہو جاتی ہے۔

نزہ کی نسوا

حسب التحریر لالہ لورینڈا صاحب
ہسپتال سسٹنٹ بندہ نے کوئین اور تبا کو

کی نسوا کو مرض نزہ مین استعمال کیا
اور اکثر مفید پایا۔ مگر ایک اور عرصہ

نسخہ نسوا نزہ کا جو اقم کو یاد ہے نزہ ناظرین
رسالہ کرتا ہوں۔ چند یہ تری جلتو تری

حبقل۔ ناگ کیسر کشمیری چھ
ان سب اشیا کو سفوف کر کے

تھوڑا سا بطور نسوا دے دو دفعہ دن میں
استعمال کرادین۔

قواعد اور زرچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

GUARDIAN OF

Health



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہد	پیشی	تجربیت
۱۸	۱۲	عام قیمت مع محصول
اللہ	عطا	کم درجہ المون سے مع محصول

قواعد

میعاد پیشی ایک ماہ

اشتہار

(۱) خریدار اور غلام تین اور زرقیت حکیم غلام نجی

(۲) زبدہ ہنگامہ خیر کے پاس ارسال فرما دیں +

(۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں

بھیجا جاسکے گا۔

(۴) جو صاحب نمونہ کا پرچہ منگوائیں آدھ اند کا

گٹ ارسال فرما دیں +

(۱) یہ سال ہر ماہ کی ۱۵ کو نکلتا ہے +

(۲) زمین حفظ صحت کیلئے خوراک و پوشاک غلاب

بیماری اور دیگر موقع امراض کے علامات و طبعیت

تشخیص و تجربہ مانے انگیزی و دیوانی اور ان تبدیلیوں کا

دیکھ کر جو حسب تغیر موسم بطور علاج حفظ و تقدم ملین

لانے پائین درج ہوتے ہیں +

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نجی

میں سے سب سے زیادہ

عکسِ نظر کا بیان

حافظ صحت نمبر ۱۵۔ اکتوبر سے آگے

خدا صمد کہ میں تجھ کو اس مقام پہ پایا
کہڑکی کا سُرخ زمین پر ہونا بیان کر رہا
ہوں۔ پھر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر
میں نے شکلِ پیشِ نظر قائم ہو گئی۔ اسی
تسلسل رنگوں میں کہ چین وہ ابتک
ہوتی۔ اگر ہاتھ ہٹا نہ لیے جاتے۔ ابکا
سبب جو میرے ذہن میں ہے اُسے
میں بہت جلد بیان کر دوں گا۔ پھر مرنے
پہلے کی طرف سیدھا سر اٹھا کر
بند رہ سیکھتا تک بغور دیکھا اور پھر
میں نے چپ سر کو جھکا کر اوتارنے ہی
موجہ تک دیکھا پھر جو میں نے
اپنی آنکھیں بند کر لیں اور وہ نہیں
دیکھا لیا تو مجھے کہڑکی کی تین شکلیں
معلوم ہوئیں جو ایک دوسرے سے

بذریعہ مختلف گوشوں کے اسطوریہ
ملی ہوئی تھیں۔ سلاخیں ایک دوسرے
کے پیچ سے ہو کر پھل گئی تھیں جس
معلوم ہوتا تھا کہ سلاخیں مثل خالی
پہیوں کے ایک قطر سے کھلی تھیں۔
اس مرتبہ نسبت سابق وہ شکلیں
مختلف رنگوں کی معلوم ہوئیں اور
قبل اسکے کہ تیسری شکل پر وہ چشم میرے
قائم ہو پہلی اور دوسری شکلوں میں
تغیر شروع ہو گیا تھا۔ رنگوں میں اختلاف
اُس وقت صاف صاف معلوم ہوتا ہے
جب شکلیں دوسری تھیں تو وہ سے باہر کی
ہوتی ہوئی ہیں لیکن جبکہ وہ ہوتی
ہیں تو رنگ مخلوط نہیں ہوتے تھے
بلکہ نیا وہ شوخ رنگ یعنی آخری تصور اب
رہتا ہے۔ صورت میں سلاخیں
کہڑکی کی سیاہی میں رنگینی رنگ
کی تھیں لیکن کسی نامعلوم سبب
جو شاید کہ پردہ چشم میں بخور نکلا کرنے

سے معلوم ہوگا ان کے سیاہ رنگ
کیقد بنیچ سے معلوم ہو جائے۔ تہمین
اور نیلا رنگ ہو جانا ہے۔ مین نے سر
مرتہ اس بات کی کوشش کی تھی کچھ
مختلف کٹرکین کو جو ایک دوسری پر
مختلف گوشوں سے جھٹکے ہوئے
ہوں مثال دیکر یہ تصور چار طرح
پر سمجھاؤں لیکن شخص کی قوت
مدد کہ اس سے ناکام رہی۔ وہی شکمین
اگرچہ موجود تہمین لیکن ان میں ہقدر
ابتری ہو گئی۔ کہ جب کین تہمین ہو
اور وہ سلاخیں معلوم ہوتی تہمین کہ باکل
غائب ہو گئی مین لیکن دوسری طرح پر
ہر دو طرف کھڑکی کے مختلف مقامات
پر دیکھتے رہنے سے مین اس کھڑکی
کی بہت سی شکمین پیدا کر سکتا ہوں
ہر کیف مین عین کرنا ہوں کہ قوت
دیکھنے اور قیام کرنے شکل کی پڑوہ نظر
مین وہ قوت ہے جو شق سے بڑھتی ہے

اور بیشک یہ قوت بعض لوگوں میں
بہ نسبت اور دن کے زیادہ ہوتی ہے
اس امر کو تحقیق کرنے کے لیے کہ آیا
تغیر رنگوں کا اور لوگوں کو وسیا ہی
معلوم ہوتا ہے یا نہیں مین نے اسکی
جاہج پڑا لاپنے لڑکے سے کی تھی۔
جسکی عمر ۱۹ برس کی تھی اور پنی لڑکی
سے جسکی عمر ۱۷ برس کی تھی۔ بغیر
کوئی ہدایت دینے کے مین نے اس سے
کہا کہ جو کچھ تم نے دیکھا ہے اسے بیان
کرو۔ جو نتیجہ کہ انہوں نے بیان کیا وہ
ایک یا دو صورتوں میں ٹھیک ٹھیک
اوسکے مطابق تھا جو خود مین نے دیکھا
تھا۔ اس پر مجھے حیرت معلوم ہوئی۔ تسلل
رنگوں کا تو کسان تہا صرف فرق تھا
تعبیر کا تھا۔ اور وہ بھی صرف چند کلمات
کا تھا۔ مجھے یہ بھی بیان کر دینا چاہیے
کہ لڑکے کے ملاحظہ مین قیام شکل اور
پایہ اسی سے نہیں ہوتا۔ جیسا کہ میرے

ملاحظہ فرمائیے کہ یہاں کیونکہ اس کے ملاحظہ کر
 وہ شکل کبھی کبھی ایک دوسرے کے لئے
 غائب ہو جاتی ہے۔ صاف عکس نظر پڑ
 کرنے کے لئے مقدار روشنی کی بہت
 زیادہ ہو جانا چاہئے۔ آفتاب کی روشنی
 سے جیسا کہ مین پیشتر بیان کر چکا ہوں
 فی الواقع عکس نظر پیدا ہو جاتا ہے جو کئی
 سنٹ تک قائم رہتا ہے۔ سفید بادل
 چمکتی ہوئی روشنی آفتاب کے تہوں پر
 فاصلہ پر کھڑکی کے دریاں سے دکھائی
 دیتے ہیں تو اس سے فوراً عکس نظر
 بن جاتا ہے۔ سفید کاغذ پر دھوپ پڑنے
 سے بھی جلد عکس نظر پیدا ہو جاتا
 ہے۔ صاف نیلا آسمان سے کسی شکل کا
 بنتا شکل ہے گو پیش آفتاب کی بہت
 زیادہ ہو۔ شاعر لوگ چاند کو روشن
 چرخ رات کا کہتے ہیں لیکن پردہ
 چشم میں اس کی روشنی چھوٹی معلوم ہوتی
 ہے کیونکہ ان کی بہت صاف روشنی

میں عکس نظر صرف ایسا خفیف معلوم
 ہوتا ہے کہ جس کو ہم ہرگز عکس نظر نہیں
 کہہ سکتے ہیں۔ گیس کی روشنی جب
 بہت قریب ہوتی ہے تو اس سے ایک
 قوی شکل پیدا ہو جاتی ہے جو ہر رنگ
 سے شروع ہوتی ہے اور معمولی رنگوں
 میں بدلتی جاتی ہے لیکن ویسے تین
 رنگوں میں نہیں جیسا کہ روز روشن
 میں ہوتے ہیں۔ اب میں دیگر شہور
 واقعات متعلقہ اشکال کا ذکر کرتا ہوں اگر
 ہم کسی تیز روشنی سے یا آسمان کی طرف صرف
 ایک آنکھ سے کھڑکی کے اندر سے دیکھیں
 تو ہمیں عکس نظر تھوڑے تھوڑے وقفے کے
 بعد آتے ہوئے اور غائب ہوتے ہوئے
 بالترتیب مین سات اور دس سیکنڈ کے
 معلوم ہوگا۔ مین بارہ تا پندرہ کی جتنی
 اور ہمیشہ اس کا نتیجہ بیان ہوتا ہے اس بات
 سے تعجب ہو کر مین دس سیکنڈ تک ایک
 آنکھ سے دیکھنے اور فوراً دس سیکنڈ تک

دو نون آنکھوں سے دیکھنے کے نتائج کو تحقیق کیا ہے۔ مجھ معلوم ہوا ہے کہ اس مرتبہ شل سابق کے شکل غائب نہیں ہو جاتی ہے۔ بلکہ رنگوں کی آمد توقف کے ساتھ ہوتی ہے۔ سرخ نے زرد بدل جاتا ہے۔ اور پھر زرد سے سرخ ہو جاتا ہے۔ اسی ترتیب جیسا کہ سابق میں بدلتے تھے۔ (باقی آئندہ)

نیش مار کا علاج عرق امونیا اور عرق سنگھیا سے

اس کوہ شیخ بدین کے دہریہ پنپ یہاں یہاں شک مشہور ہیں کہ انسان بے اہل مرتا ہے۔ دیکھنا تو کیا سننے سے ڈرتا ہے۔ چنانچہ بندہ کے علاج میں چار شخص آئے۔ تین شخصوں کے برقت آنے شفا خانہ کے کچھ ہوش و حواس باقی تھے۔ اور ایک شخص مگر

آنے میں دیر ہو گئی تھی اسکو اثر نہر کا بخوبی ہو چکا تھا۔ یہاں شک نبض سا قطر جسم سرد و جیس و حرکت گیتن شل طاب کے کچھ ہی ہوئیں۔ گردن ٹیڑھی۔ موہنے سے کف آنکھ پتہ والی چہرہ پر مرونی چہا می۔ کچھ کچھ سانس سینہ میں گاہے گاہے آتے جاتے تھے۔ قطار و دندان آپس میں ایسی متصل تھی کہ جیڑون نے جدائی کی قسم کہا می ہوئی تھی۔ دوا پلانے کی کوئی صوت موہنے سے نہ تھی۔ ناچا مارا ہو پوڑا ک سب کے ذریعہ سے اسٹراگ لیکو ایونیان ڈوڈرام۔ اور لیکو آرنیکلیس نصف ڈرام اسی طرف کے دست پاسے میں کہ جس جانب انگشت سپر نے کاٹا تھا داخل کیا۔ اور ایک کل سے جسم چہا یا۔ بعد ایک گھنٹہ کے کچھ حرارت جمائی اور آمد نبض ہوئی اور ہلکون نے باہم ملاقات کی ہوت

بوسیدہ ایک آلہ کے دانت چھوڑائے
 سوہنے کہو لکڑی کیوارٹسک ایس ۱۰
 قطرہ - اور لیکوار ایمونیا اسٹریگ لطف
 ڈرام - ڈیڑھ آؤنس کینفر کچر کے ہمراہ
 اسٹیک پپ سے سعدہ میں پہنچایا
 یہی علاج گھنٹہ میں دوبار کیا - مریض
 نے آئینہ میں کہو لکڑی - طاقت کلام
 و اشارہ کی ابھی نہ آئی - چند لمحہ
 اسی طرح گدڑے کے مریض نے ایک
 مرتبہ جنبش کہا کہ اشارہ سے پانی
 مانگا اس کو اسی وقت دودھ پلا دیا
 شبکوئی مرتبہ ادویات بالا اور دودھ
 اور پانی ہمراہ دو ڈرام برانڈی ملا کے
 پلایا گیا - کہانے کو مرغ کا شوربا اور
 اراروٹ - ایک ہفتہ میں مریض
 شفا خاد سے شفا یاب ہو کر حادثہ
 چلا گیا - حقیقت میں یہ ہیپوڈرک
 سرج ایک عجیب آلہ ہے جس کے ذریعہ
 سے نادر علاج ہوتے ہیں اور تحریر کر دین

تو دفتر منتہا ہے *

پراکٹیشنر نام سال انگلستان
 امورات ذیل اخذ کر کے
 ہدیہ ناظرین کی جاتے ہیں

(۱) ایلتینس ٹکینڈیو لوسا نام ایک
 نباتاتی دوا چین کے ملک میں پیدا
 ہوتی ہے اور سوزاک اور جریان زہنی
 کے واسطے مفید پائی گئی ہے - یہ دوا
 قابض ہے اور اسہال وغیرہ
 میں بھی برتی جاتی ہے - بطور حسیانہ
 یا حب کے دیجاتی ہے *

(۲) وگرنی ایشا - نام دوا کوٹاکٹر
 مریض صاحب نے بجائے فاسفورس کے
 دیگر امراض عصبانی میں آزمایا - اور
 ناکام اس امر کو محقق کرنا چاہا کہ آیا یہ
 مثل فاسفورس محرک باہ ہے یا نہیں

سے کٹھن پر تجربات کر رہے ہیں۔
انکے تجربوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں
سے صفرا زیادہ بنتا ہے۔ اور زیادہ
خارج ہو جاتا ہے۔ انٹرون کی طوٹ
بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن یہاں
نہیں بہتے۔

شحم حنظل بھی محرک جگر ہے۔ اسکے
استعمال سے جگر صفرا کو زیادہ بناتا ہے
اور یہ صفرا معمولی صفرا سے تھلا ہوتا ہے
لیکن نہ اتنا تھلا کہ اجڑے صفراوی
کا مقدار برابر کا برابر ہے۔

جلایہ بھی خوب محرک جگر ہے۔ اور
اسکے استعمال سے بھی صفرا بہت بہت
اور تیلی تیلی بنتی اور خارج ہوتی ہے۔

(۱۷) کوئین گردون کیا علاج

ایلمنٹری اور سی ایٹوکی تحقیقات سے
معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئین معدہ کے

انہوں نے دریافت کیا ہے کہ نامردوں
کو اس دوا کے استعمال سے خواہر
بچاؤ زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن قوت
بام کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ چند
مریضوں کو اس سے شفا ہرگز حاصل
نہ ہوئی۔ بعضوں کو تو بٹیک کسی نہ
کسی قدر فائدہ ہوا۔ خاص کر ان کو کہ
جن کے مرض کا باعث فالج طولانی
ہو چکا تھا۔ اس دوا کا رب رقیق
شریت فوار کے ساتھ ملا کر استعمال
کیا جاتا ہے۔ اس دوا کا ضیاع نہ

رجساب ایک آنوس اٹھ آنوس
پانی میں بیگو کر بقدر ۲-۴ آنوس
سے ۴-۶ آنوس تک استعمال کیا جاتا
ہے۔

(۱۸) ایسا کیوانا۔ جلایہ شحم حنظل
کی جگر اور صفرا پر تاثیر
فرانسیسی حکیم عرصہ سے ادویات صفراؤ

واسطے دیجاوے تو بذریعہ وزید باب
یعنی پورٹل - دین کے جگر میں پہنچتی
ہے۔ اور صفرا جو جگر میں بنتا ہے اس میں
چلی جاتی ہے۔ اگر وزید باب کو باندھ
دیں یا اگر کونین کو شریان میں داخل
کریں یا زہر جلد داخل کریں تو کونین گڑ
کے ذریعہ صفرا میں پہنچتا ہے۔

شفاق الندی الغریب پستان پہنے کا علاج کونین سے

ڈاکٹر لی - دی - برور - جو عورتوں
کے ایک خفا خانہ کے بڑے حکیم ہیں
قائل ہیں کہ پستان کے شق اکثر بار
مرفہ مومنی معالجوں سے صحت نہیں
پاتے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ شق بدن کے
عام فساد یا کمزوری کی ایک عمومی علامت
کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں یعنی فساد تو
عام بدن میں ہوتا ہے اور زخم یا شق

پستان پر نمودار ہوتے ہیں صاحب
موصوف فرماتے ہیں کہ پستان پر چر
ظاہر ہونے کے بعد بدن میں ایک قسم
کا خفیف نوبی بخار عارض ہوتا ہے

کونین کے تقدیر مخرج حنین سے

پراکٹیشنر نامہ سالہ طبابت انگلستان کے
مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض حکیموں نے
جب حاملہ عورتوں کو کونین کا استعمال کیا
وضع حمل شیرازہ وقت متوقع طہور میں آیا
لہذا ناظرین پرچہ ہذا کی خدمت میں التماس
ہو کہ جن صاحبوں کو بارہ سین کو کچھ بچہ تجربہ
اس وطن کا احوال معلوم ہو اور قدام فرمائیں
بارہ حاملہ عورتوں کو تپکے روکنے کے واسطے
کونین دیجاتی ہیں کبھی کسی سے اس قسم کی
تشکایت نہیں سنی البتہ حاملہ عورتوں
کو کچھ کونین کی پوری خوراک ہندو
یا میں گرین دی گئی ہے تو چوچش باہر
محسوس نہ ہوا

پستان پر چر ظاہر ہونے کے بعد بدن میں ایک قسم کا خفیف نوبی بخار عارض ہوتا ہے

قواعد اور زرچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

THE GUARDIAN OF



OF HEALTH

160

MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ARABIC AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

نمبر

ماہنامہ	تشیس	تشریح
۱	۲	۳
۴	۵	۶

اشاعت محل میاں پشکادیکھا قواعد

یہ رسالہ ہر ماہ ایک بار شائع ہوتا ہے۔ اس میں طبی اور دوا کے متعلق تمام اہم ترین اور نئے نئے مسائل اور حکیم غلام نجی کی مشق و فکر کی ایک بڑی کتب خانہ ہے۔ اس میں ہر ماہ ایک بار ایک نیا نیا مسئلہ پیش کیا جاتا ہے جس پر تمام طبیبانہ رائے لکھی جاتی ہیں۔ اس میں ہر ماہ ایک بار ایک نیا نیا دوا پیش کی جاتی ہے جس کی تاثیر و اثرات بیان کیے جاتے ہیں۔ اس میں ہر ماہ ایک بار ایک نیا نیا حکم پیش کیا جاتا ہے جس کی تاثیر و اثرات بیان کیے جاتے ہیں۔ اس میں ہر ماہ ایک بار ایک نیا نیا حکم پیش کیا جاتا ہے جس کی تاثیر و اثرات بیان کیے جاتے ہیں۔

رسالہ الملک علیہ السلام فی الطب
میں ہر ماہ ایک بار ایک نیا نیا حکم پیش کیا جاتا ہے جس کی تاثیر و اثرات بیان کیے جاتے ہیں۔ اس میں ہر ماہ ایک بار ایک نیا نیا حکم پیش کیا جاتا ہے جس کی تاثیر و اثرات بیان کیے جاتے ہیں۔ اس میں ہر ماہ ایک بار ایک نیا نیا حکم پیش کیا جاتا ہے جس کی تاثیر و اثرات بیان کیے جاتے ہیں۔

عکس نظر کا بیان

دقیقہ پرچہ فطرت مطبوعہ ۱۹۵۴ء

مجھ کو اس مقام پر یہ ہی بیان کر دینا چاہئے کہ جو شکل صرف ایک آنکھ کے دیکھنے سے ملتی ہے وہ بہت بڑی ہوتی ہے اور اسکے رنگ دسمی ہوتے ہیں شکل میں اس توقف کا ہونا میری خیال کرتا ہوں کہ دوسری عجیب کیفیت قریب قریب تعلق رکھتا ہے جسکو صرف چند دن گزرے کہ میں دریافت کیا ہے۔ اگر ہم ایک آنکھ بند کر لیں اور دوسری آنکھ کو بالاستقلال روشن حصہ آسمان کی طرف لگا دیں مثلاً روشن بادل کی طرف تو نصف یا ایک چھوٹے کے عرصہ میں ایک تاریک بادل پائے۔ یہاں زمین کے اُس عام فساد یا کھجور کے چسپ بننے اپنی کے طور پر ظاہر

نگاہ کو لگایا تھا یہ صرف تین یا چار سکینڈ تک ہے گا اور پھر غائب ہو جائے گا اور بعد ازاں ایک منٹ کے بعد پھر آجائے گا میں نے اسکی چانچ دو یا تین شخصوں کے ساتھ کی اور ہر حال میں اسکا نتیجہ یکساں رہا اسلئے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک آنکھ پر نہ تو اثر کسی ظاہری روشن شے کا رہ سکتا ہے نہ کسی عکس نظر کا متواتر قائم ہو سکتا ہے۔ ایک آنکھ لے لوگون کو اس اثر کا سبب معلوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس بات کے عادی نہیں کہ کسی شے پر زیادہ عرصہ تک بلا تغیر آنکھ کو نکال دین کیونکہ انہیں کوئی خاص سبب ایسا کرنے کا نہیں ہے اور اسوجہ سے یہ اثر غیر معلوم ہوتا ہے منفی پہچاننے کے بارے میں جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ روشنی کی طرف رخ پھیرنے اور مٹھون کو چھوڑنے

چند لغزشیں بطریق اختصار بیان کرتا ہوں۔ حسب بیان سابق اگر ہم کسی خاص رنگ کی طرف دیکھیں فرض کرو کہ سورج رنگ پر چند سکینڈ تک نظر کریں اور پھر نگاہ پھیر کر کسی ہموار سطح کی طرف جوں جوں سایہ میں ہو دیکھیں تو ہمیں نکلفی سبز رنگ دکھائی دے گا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ پردہ آنکھ کا سورج شعاعوں سے عاجز آجاتا ہے اور ہمیں نیا دھڑلے سے گوارا کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے زمین پر سورج دیگر رنگوں کا دکھائی دیتا ہے جو سورج رنگ میں ملنے سے سفید روشن ہوتا ہے اگرچہ یہ قیاس کمقیدر قابل اطمینان ہے لیکن تمام کمال لائن طینیان میں معلوم ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر کسی ٹپے یا رگ سے متوازی سخت محنت لی جائے تو وہ ٹپے یا رگ میں استقدر تھک جائیگی کہ ہم مجبور ہو کر سخت محنت کرنا چھوڑ دیں گے لیکن کیفیت

ہٹالینے سے بچاتی ہے ایک سبب یہ ہے جو بیان ہونے سے رہ گیا ہے۔ قوت ہٹالینے ہاتھوں کے جبکہ روشنی ایک بارگی آنکھوں میں پھیر لیتا ہے کہ داخل ہو جاتی ہے تو شکل فوراً تاریک نہیں ہو جاتی۔ بلکہ خفیف نقش و نگار روشنی کے اُسپر ایک لمحہ تک قائم رہ کر فوراً غائب ہو جاتا ہے۔

یہ روشنی پینٹل بائیک گون کے ہوتی ہے جو تاریک سطح پر ہر چارہ طرف دھڑکتی ہے اور اسکی مثال ان رگون کی چال سے دی جا سکتی ہے؟ جو جہلیتوں میں ہوتی ہیں اور اسکی آزمائش چلنے سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ حیوانات اشکال کے ساتھ میں نے ان وقت طلب خیالات کا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ یہ خیالات قابل اعتراض ہیں۔ ان میں کے

ان رنگوں میں نہیں ہے جو داغ
میں قوت پہنچاتی ہیں۔ ان کی
قوت داغ میں تصور پہنچانے کے
سخت محنت سے کم ہو جاتی ہے لیکن
بالکل ضائع نہیں ہو جاتی ہے۔ ہم
سرخ پر گنڈوں دیکھ سکتے ہیں اور سبز
بھی سرخ سطح پر نظر آتی ہے اگرچہ اہلی
طنو زرخ رنگ کم ہو جاتا ہے اگر ہم کوئی
خاص غرض ہو تو اس خوشبو سے
واقف رہتے ہیں سو قوت تک کہ وہ
چارویس ہتی ہے۔ اگر ہم کسی آواز کو
مثل گھڑیاں وغیرہ کے متوازی نہیں کر سکتے
اس آواز کے عادی ہو کر نہیں لیکن
سننے سے محروم نہیں ہو سکتے ہیں۔
دوبارہ عاجز آجائے نگاہ کے علم پوش
پسب بکھیتی ہیں کہ تیز روشنی آفتاب سے
تاک ایک جگہ میں آجائے پردہ نگاہ کا
اس قدر تھک جاتا ہے کہ بغیر تیز روشنی کے وہ
نہیں دیکھ سکتا ہوتا و قیصر وہ مانگی کہ قیصر

نہ ہو جا۔ لیکن یہ قیاس اس قول
کی غیر موافق ہے کہ آدمی تیز دھوپ میں
تمام دن بکھتا ہے شکار کو وہ اپنی بچی
اسکی قوت اور رک ان ہٹ یا کرلی نیت
جو اسے راہ میں یکے بعد دیگرے ملتی ہیں
یہی ہی تیز رہتی ہے جسکی کہ بنگام رنگی
سیج کے ہی پس پر چشم کیونکر رہتی
آفتاب تھک جاتا تو یہ ایک اسکا
نتیجہ ہوتا کہ دن ختم ہونے پر کسی قوت تک
بالکل جاتی رہتی۔ اس بات کا یقین آنا کہ
بند ہو رہا ہو کہ گتے چم سب اور رنگ کے
تھک سکتی ہے اور اگرچہ تاریکی کے
ریش نہیں پر کیا ہیں اور جو رنگ
نور روشن شے تاریک میں پہنچے وہ اگلی
اہل محنت اسکو بکھڑکتا ہے کہ تیز روشنی اور
قریب تر تھا کہ تھک جاتے دے اور
قاعدہ کے پیرو ہیں۔ ان خاص نتائج کا
بیان کرنا نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے
یعنی ظاہر ہونا تکلفی رنگوں اور روشنی کا

کا بجائے تار کی کے حسب بعض قواعد
معاوضہ کے غائب ہو جائے کہ سبب سے
کے لیسٹا پر موزا فرض کر کے اگر کہہ سچ
بنا ہی گئی ہے کہ ایک اندازہ مبینہ کنگ
اور نہیں انکس قبول کر سکتی ہے اگر
مستعد ہو جائے قبول کرنے کے لیے جو
جاتی ہے تو یہ قبول نہیں کی جاسکتی
آئینہ رنگ متواتر ہے کہ یہ جو کچھ
بروت کر کے وقت کی سو فی صد
اندازہ ہے کہ جانتا ہے کہ جو کچھ
ہر قدر غریب ہے کہ قوت نہ کر کے
بین لائی جیلو کر کے شل جو کچھ
معمولی قوت سے نیچے چلائی جاتی ہے
اور پڑا آتی ہے جو سچ کہ وقت برا جاتا
کی ہوتی ہے اگر اعلیٰ لنگی ہوتی تو یہ قدر
مختصر وقت کے بار بار ہی تصورات قبول کرنے
کیلئے ہرگز تیار ہوتی لیکن ہم کل کیفیت
اس بحث کی مثل حکمت ہر زمانہ ماضی
عقلندہ بابت روشنی اور رنگ کے بہت

حقیقتات کی پرکھیں ایک کج علم
میں ہواست اور علم اور اس کی مستویں مل کرنے
کی بابت ہو کوئی قاعدہ جیسا کہ اس وقت
میں قیاسی نہیں ہے اپنی کتاب بارہ
شمارہ لکھی تھی جسکو جو موزا پر کیا ہوا ایک
نام حکیم جینی کی نظر کی بابت لکھا ہے کہ
یہ تواتر ہی لکھا کہ وہ نہیں ہے میں لیکن
اسپر بھی فیصدی ایک شخص ہی نہیں
دوسرا خیال نہیں دیتا ہے کہ ان کی
ذہنیات متشابهات کو غور کرنا ہو
ہو کہ دیگر ادارت پر نہیں غلط کیا جاتا
ہو اس طرح اسپر ہی کوئی توجہ نہیں کرتا
ہو مثلاً جو نتائج کہ وقت غرض قیاس
پیدا ہوتے ہیں سپر کوئی شخص لکھتا
نہیں کہ اس خیال کو کہ وہ اکثر ہوا
ہیں بیشک جیسا کہ میں پیشتر بیان کیا
ہوں قوت قائم کرنے مشکل کی پر وہ
میں حاصل ہو جاتی ہے لیکن کسی شخص
وہ قوت کم ہوتی ہے کہ کسی میں زیادہ

فی الحقیقت اختلاج کی شکل کی طرف
دیکھنا غلط نہیں ہے جیسا کہ شاید پیشتر
گمان ہوا اس لحاظ سے کہ جب آنکھ بند ہو
تو کیونکر دیکھ سکتے ہیں۔ اگر ہنگام
شکل قائم کرنے کے لیے مناظرہ کرنا
اپنی قوت باصرہ کی جانچ بغور کرے
تو اسے معلوم ہوگا کہ رنگ باصرہ میں
شکل قائم کرنے میں ایک قسم کی محنت
یعنی یہ کہ دماغ کی محنت ہے کہ پردہ چشم میں
بلا مدد بیرونی روشنی کے شکل دکھائی
دیتی ہے * (باقی آئندہ)

کاربوئک ایسڈ کی پچکاری درد و اعصاب کے لئے

ڈاکٹر مرن صاحب چار مریضوں کا
احوال پرچہ پر یکیشتر میں تحریر کرتے ہیں
کہ جن میں ایک یا دو پچکاری عرق کا
ایک ایسڈ زیر حلقہ کرنے سے آنا فائدہ

درد و عصب رفع ہوئے۔

۱۔ پہلا مریض جو ایک جوان عورت
ہی اور مرض باؤگولامین مبتلا ہی اور
عرصہ کئی مہینے سے قول دینے پڑا
نس یا ڈیپیرین، اور ہترخا بالجنس
(یعنی ٹوسس) بھی شامل تھا چشم میں
سے آنکھ کا استحان کیا گیا لیکن کسی
طبقے میں کوئی مادہ غیر یا مرض نہ پایا
گیا۔ مریضہ دفعتاً بائیں رخسارہ کے
درد و عصب میں گرفتار ہوئی جس کے
دفعیہ کے لئے تیس ہونڈ عرق کا ایک
ایسڈ (ایک حصہ میں سچا حصہ کی
طاقت کا) بذریعہ پچکاری رخسارہ
کی جلد کے نیچے پہنچایا گیا۔ بعد ازاں
اُس پر تری درم شدت کی جلن ہوئی لیکن
ایک گھنٹہ کے بعد تین دفعہ ہو گئیں دوسرے
روز دو روز نہ تحمل اور نہ استرخا بالجنس
اور مرض کی آنکھ کھل گئی لیکن اسکے بعد
پھر مریضہ ملاحظہ سے نگذری *

۲- دوسرا مریض اور خوراک میں مبتلا
تھا اور جبکہ درد عصب ران کے باہر کی
طرف ہی تھا اور دقت رفع حاجت
سخت تکلیف ہوتی تھی فیصدی
دو حصہ عرق کار باک ایسڈ بذریعہ
پچکاری کے استعمال سے فوراً آرام
ہوا۔

۳- تیسری وہ مریضہ جسکو عرق لہسا
اور متباس طمٹ عاید حال تھا۔ دو
گھنٹہ بعد پچکاری دوا و تذکرہ بالا کے
در و سو قوف ہوا اور کچھ عرصہ بعد حیض
بدستور جاری ہو گیا۔

۴- چوتھا مریض مبتلا روج عضلاتی
عرق یعنی گردن میں جو کہ باعث مری
لگنے کے ہوا تھا صرف ایک دفعہ پچکاری
سے درد رفع ہوا۔

بچوں کی حفاظت کی

تدبیریں

جو وقت بچہ پیدا ہو جائے تو

پہلے اسکا آنون مال احتیاط سے کاٹیں
اسکے کاٹنے سے کئی طریق ہیں مگر
سب سہل و مناسب یہ معلوم ہوتا
ہے کہ بچہ کی ناف سے چار انگشت کے
فاصلہ پر ایک سوٹ کا مضبوط ٹاکا دو تین
بل دے کر باندھ دیں اور پھر ایک انگل
چھوڑ کر دوسرے ٹاکا اسطرح سے باندھیں اور
ان دونوں بندشوں کے درمیان توغیر
یا چھری سے قطع کریں۔

آنون نال کاٹنے کے بعد بچہ کو نیلیم
پانی سے غسل دینا اور سوٹ اسکے
جسم پر لپیٹ دینا اور جگہ جگہ ہوتا ہے
جو بعض دفعہ خالص پانی سے ہندیں دل سکتا
اسی لئے مناسب ہے کہ پہلے غسل کے بعد پانی
چکناٹی خواہ میٹھا تیل یا روغن بادام یا بھی
اسپرل میں جوڑن بعد دھل جائیگا۔

اگر تیسرے سوٹ خالص صابن ورنہ صرف پانی
اور تیسرے نہلا کافی ہے بچہ کا بدن نہایت
نارک ہوتا ہے نہلا نیلے وقت اسکو ہرگز روز

نہایت نازک ہوتی ہیں خصوصاً
سر کی ہڈیاں جن کے جواہری مدت میں
میں سلی اور دیگر اشیاء نے میں بہت
اعتیا ط کر رہی جا چکا اور سر پر بھی کسی قسم
کا دیا و نہ ہو پٹے ۴

ماء اللحم انگوری دوا
(ارزان بابت گران حکمت)

یہ عرق لذیذ و خوش مزہ ۳۰ برس سے
ستوار پڑے بہا فواید سبب بکر سیکڑوں

بوتل بچا ہوا جام من دل کو خوشی لکھ لکھ
ہر وقت باہر کوڑا لضعف بکرتا بہت مل
دماغ سجدہ دور کر نہیں بشل سے وجہ فصل
ورکھ جابان قند و خون لاغری تیر فنی
با بکر ملت تیر ہفتان اور ہفتان
خارج کو دور کر فیتنی بوتل سے
سوکم با پڑ چا بک از جن منہ
الکھن جو کم غلامی میجر ایضا

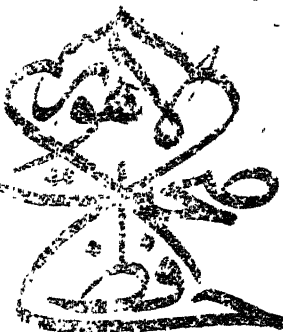
سوزنیں غسل کے بعد تمام بدن کو کسی
مائع رومال کو خشک کے موسم کی گرمی
سروی کے موافق سوتی یا ادبی پڑھیں
بچہ کو اسپٹ لین اور بچہ کی آنکھوں کو پھلے
روئی کر گالے سے خوب صاف کر لیں اور اس
روئی کو نو ماہ بعد میں بچہ کو روزانہ ایک
وقت نیم گرم پانی سے غسل دینا اچھا ہے بکیر
بہا نیکے بعد بدن کو خشک کے ہوا اور گرمی
سے محفوظ رکھ سکیں بہت بچہ مرکا ایش
بچہ کو ہلکے کو میل و صوفی کرنا چاہا کر
لیکن عورتیں جو بہت سے بچہ کی لکھن

زور سوتی ہیں یہ تہا نہیں ہے ۴
نہلانے کے بعد نشاستہ یا دیو لیٹ ٹیوڈر
بدن پر چھڑک کر کچھ ضرورت نہیں ہے البتہ
زیادہ گرمی بچہ کے جگھا من میں اور گردن پر
گوشت کے درمیان یا بعض اوقات مانتی
خارش ہو چکا کرتے ہیں اور نشاستہ یا دیو
آنکھوں میں لگانا وبالاحت سکیں بکیر
گنا دینا فائدہ کرنا بچہ کو تمام بدن کی

قواعد اور ہیکل کو غور سے دیکھ کر لکھیں

مجلہ

جلد



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

FIRST DEGREE
HYGIENIC
DEGREE
JULIAN, 1893

شرح قیمت	پیشگی	پس
عام قیمت مع حمل	۱۱۲	۱۱۲
کم درجہ الون سے مع حمل	۷۵	۷۵

اشتہار میعاد پیشگی ایک ماہ قواعذ

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۰ اور ۲۰ کو نکلتا ہے
 (۲) اس میں غلط صحت کچھ نورا ک و پوشاک خواب
 بلدی اور کثیر الوقوع امراض کے علاوہ اس وقت
 تشخیص و تجربہ ہونے والی بیماری اور ان کے تداویر کا
 ذکر جو سب قیصر و سم بطور علاج غلط یا تقدم علمین
 لائے جانے والے ہیں درج ہوتے ہیں
 (۳) خریدار دو سو تین اندر قیمت حکیم غلام نبی
 در بندہ آگاہ ہو کر پھر کے پاس ارسال فرما دیں
 (۴) ہر دو سو تین اندر قیمت پیشگی کے پاس نہیں بھیجا
 جاوے گا
 (۵) جو صاحب نوڈ کا پرچہ منگوائیں آدھا آنہ
 پرچہ ارسال فرما دیں

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

میعاد پیشگی پرچہ

عکس نظر کا بیان

(تمہ پر چھٹا صحت مطلوبہ ۳۰ نومبر ۱۸۸۸ء)

دوبارہ اسباب عکس نظر کے پیشکش کی
سب معلومات پذیر کیے جو اس کے
یا کمال ناقابل تفہیم ہے لیکن ان افراد
علم اور علاج اس معلومات کے مہل سبب
تباہی ہو سکتے ہیں صرف اشیاء ظاہری
اور ریشہ و رگون کے نہیں بلکہ ریشہ و رگون
سی لیکر دماغ تک کا سبب تباہی ہو سکتے ہیں
اور نیز ان جزوی تغیرات انتظام دماغ
کا کہ جو سبب دکھائی دینے کا سمجھا جاتا
ہے اشیاء ظاہری سے لیکر دماغ تک
بیان کرنا ایسا امر دشوار ہے کہ اگر کہیں
ہر بھی ذرا الغویت ہو تو تمام مضمون میں
ابستری ہو جاتی ہے فی الحقیقت کی عکس
یہ سبب شعا عکس کا ہے کہ غلطی ظاہری
سے مقام اور کتب تک چلا گیا ہے جو

ہرین روشنی کی ایک شے پر حساب در لکھ
نی سکیٹڈ ٹیڑھی ہیں وہ اس شے کی
سطح سے عکس اندازی کرتی ہیں اور
موزاٹھیس اور صاف پوشش چشم میں
ہو کر گذر جاتی ہے۔ یہ پوشش انکھ کے
سائبر ہوتی ہے مثل ٹیڑھی شے کے جو
جو اہر ت پر ڈھکتے ہیں بعد ازاں وہ
غلطابی میں ہو کر گذرتی ہے جو مثل
پانی کے صاف ہوتا ہو اور اس میں جو
اسکا نام غلطابی رکھا گیا ہے۔ پہر اس کا
حلقہ میں بوسیلہ پتلی ہو کر گذرتی ہے
جو مردہ چشم کے گرد ہوتا ہے یعنی وہ
حلقہ کہ جو انکھ کو رنگ دیتا ہے اور جسکی
بھوسہ یا نیلی یا خاکی رنگ کو شاعر رنگ
بدت سے اپنے مضمون میں بندھتے
آئے ہیں اور دنیا کی تمام خوبصورت چیزیں
کی شاہدیت اس سے دی جاتی ہے
مثلاً شاہدیت موسم گرما کے نیلے سماں
اور اس سایہ کی گہرائی جو فوارہ کی سطح

ہموار بین مخفی رہتا ہے۔ پہرہ روشنی
 بچایا بچایا شفاف چشم میں ہو کر
 گزرتی ہے جوشل شیشہ کی برکت شفاف
 سرنگے رہتے ہیں بچھے شفاف گیند
 آنکھ کے اور جز بذریعہ ہونوں کے
 حسب قناعت اشیا پیش نظر کے پہلو
 اور سرگٹے رہتے ہیں پہرہ روشنی اس طرح
 کی صاف غلطی میں ہو کر گزرتی ہے
 جوش پانی کے کرہ شیشہ میں اندر آنکھ
 کے بہرہ رہتا ہے اور سرگے گنبد آنکھ
 بچا رہتا ہے۔ بعد ازاں رگ باصرہ کے
 ریشوں کی شفاف زمین گزرتی ہے
 اور پہرہ مجموعہ رگوں کی تہ میں اور پھر
 دارہ دارہ ریزہ ان میں جوشل گاؤم کے
 پردہ ون پر پڑتی ہے جو خاص قبول کرنے
 والے اس روشنی کے سر میں ششاجین
 رگ باصرہ کی باریک رگوں یعنی ریشوں
 سے گذر کر ان دو خاص رگوں مجموعہ
 تک پہنچتی ہیں جو ناک کی ٹہری

کے پیچھے ہوتی ہیں جہاں پر گیند
 مٹی میں لیکن بہتر تفرق ہوتی ہیں۔
 ہر ایک رگ دوسری رگ کے نصف
 قطر کے لیے سائے پڑھنے والی ہے
 شبہ کل ظاہری کے عشق میں مین
 نہیں پہنچ جاتی ہے باوجود ہونے
 بے انتہا اتوجہات و بارہ اعلیٰ بیت
 روشنی گنگا کے اسے تاک رہن میں
 اشتباہ ہے *

خلاصہ یہ کہ ڈاکٹر نیگ کا قیاس صرف
 فرضی ہے کیونکہ میں ایک کٹیخت
 اسکی صداقت کے بارے میں نہیں
 ملایا اور یہی حال اور لوگوں کے قیاس
 کا ہے جو تعلق اسباب عکس نظر کے
 ہے *

گنیٹ نے فی الحقیقت ان تسلسل
 رگوں کا ذکر کیا ہے جو پردہ چشم میں بعد
 تحریکات اعلیٰ پرانے میں معلوم ہے
 میں لیکن یہ چاہتا ہوں کہ تغیر حالت

حالت کیا میں بجز دنیا و دنیا لات ہیں
چاہو کہ ان قدیم خیالات تنزل کی تریہ
کرین جنہیں بیوٹن نے حسب ذیل بیان
کیا ہے :-

جو کہ تین گراں گاہ کے پنج حصہ میں
بوجہ روشنی ہوتی ہیں اگر انکی پائری
پر خیال کیا جائے تو کیا وہ تنزل قسم
کی نہیں ہیں کیا زیادہ انحراف پذیر
شعاعوں سے کم رزولے اور کم انحراف
پذیر شعاعوں سے زیادہ رزولے نہیں ہوتے
ہیں کیا اتفاق اور غیر اتفاق رنگوں کا
موافق ان لرزون کے نہیں ہو سکتا
جو جو دماغ کی رگ باعرہ میں بذریعہ شیشہ
کے ہوتے ہیں جسطرح کہ اردن میں اتفاق
اور غیر اتفاق موافق انداز حرکت ہوا کے
ہوتا ہے ؟

حال کے عالموں اس قیاس کھرب
ظاہری نہیں کیا ہے بلکہ اسکا انکشاف
درجہ تک کیا ہے جو بڑے بڑے تیز نگاہ

عالموں کی نظر سے پوشیدہ ہے اب ہم
جانتے ہیں کہ کان کے سچ میں کمی ہوتی
حجاب یا گڑے گڑے ہوتے ہیں جو قریب
قریب رہتے ہیں۔ یہ کان کے ریشے کی گتوں
نے طوری سے ہیں اور ہر ایک انہیں کا
مختلف واز سے جنش کرتا ہے اور اس طرح
دماغ میں نہایت با یک نمونہ رنگوں
کہ پہونچتا ہے ۔

اب ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ وہ شیشہ
کے چھوٹے شیشے گڑے گڑے شیشے اور
کے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے میں
مستحکم بعد ہے ہوتے ہیں اور چھوٹے شیشے
اور روشنی سے جو متواتر نہیں معلوم ہوتی
ہو متحرک ہوتے ہیں اور چونکہ روشنی کے
مثل کان کا گڑوں کے دماغ میں پہونچتا
ہیں لیکن ایک خاص باک میں قوت چہرہ
دیگر قوتوں سے مختلف ہے یعنی یہ کہ اس میں
قیام تصور روشنی کا بعد قطع ہونے روشنی
کے بنا رہتا ہے ۔ دیگر جو اس میں تصور قائم

کرنے والے سب کے ساتھ تصور دیا کرتے
 ہوتے ہیں اگرچہ تاویس و قیوف ہو یا ناپتہ
 تو جو آواز کہ محسوس ہوتی ہے وہ ہر قوت
 ہو جاتی ہے جسکے پھول کتاب کا جس کی
 جہت شہو و سنجہ میں تہ نیا جاتا ہے تو
 غرض کہ محسوس ہونا موقوف نہ رہتا
 جیسا کہ وہی گنگا ہ میں غور و غی کا آنگہ بند
 کرنے کے بعد عرف قائم ہی نہیں رہتا
 بلکہ اس سے عجیب عجیب تغیر ہونے
 لگتے ہیں۔ اس لیے کہ خیال کرتا ہوں
 کہ صورت میں ایک مختلف قسم کی
 حرکت مطلب ہر وہ حرکت مراد نہیں
 ہے جسکی ایک قدیم عنوان لکھنے سے تشبیہ
 دی ہے اور جسے ڈاکٹر نیگ نے حرکت
 کے بارے میں درج کیا ہے جو کہی میں
 ہوا جانے سے ہوتی ہے ہمیں وہ حرکت
 مطلب ہے جو سبب حرکت دہ ہو جائے
 کے بعد قائم رہتی ہے مثل حرکت پر وہ
 پیمانہ کے واسطے ایسا ہوتا ہے کہ میں

قسم کی حرکت کے اسباب تلاش کرنا
 چاہیے اور ان کے خور و طی مستقیم میں
 جو دریا بہا پر وہ چشم کے لیے انتہا
 یوں کہ میں اور جو یہ جب کلام ڈاکٹر
 کا رہنمائی کے اپنے تصور رگ باصرہ میں
 باز یہ پہلا واسطے خاص اشیاء کے
 ہوتے ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ
 یہ تین اس زیادہ تر قابل تسلیم ہے
 کہ کہ فو دیاشنہ اس یعنی مقام خاص
 میں طبق پر وہ چشم کے استثنائے
 بیرونی والوں اور مخروطوں کے نہیں
 ہوتے ہیں۔ دباؤ جو اس مقام پر رہتا
 ہے وہ ان مخروطوں کے بہت قریب
 رہتا ہے جو نسبت اور مقام کے اس جگہ
 پر ہے انتہا مجتمع رہتے ہیں یعنی یہ کہ
 ہر ایک رگ میں سات سات آٹھ
 آٹھ ہوتے ہیں اگر ہم یہ فرض کریں کہ
 اصلی حرکتیں بذریعہ ان کے مخروطی
 کے رگ باصرہ کے اشیاء میں پہنچتی

حفظِ صحت کا عمر پائز

ولایت کے مشہور فاضل حفظِ صحت
 سنے ماہر ڈاکٹر ملی ڈیو لیو ریچرڈ سن
 نے ایک نمونہ میں شتہہ کیا ہے کہ اگر
 والدین کے حفظِ صحت اچھی اور وہ
 توانِ حفظِ صحت کے پابند رہیں تو
 مولود کی صحت کے اچھے ہونے میں
 کچھ بیش بہا ہیں اور اسی لیے اس کی عمر
 بھی بہت طویل ہو سکتی ہے ایک زندگی
 کا ہمہ کریموالی کہنی نے ولایت میں
 ایک مرتبہ یہ بات شتہہ کی تھی کہ ایک
 شخص سترہ ماہے ۱۰۲ سال کی عمر
 میں اس کے دفتر میں اپنی زندگی کا ہمہ
 کرنے آیا پہلو تو کہنی نے اس کی زندگی
 کا ہمہ کرنے سے انکار کیا لیکن جب
 اس نے اس امر کی تصدیق کے لئے
 تحریری ثبوت پیش کیا کہ اس کا باب سال

ہیں اور اگر ہم حسبِ قیاس حال یہی
 تسلیم کریں کہ رگ میں خود کشش موجود
 ہے اور اس لیے حرکت و نشی سے چست
 ہو جاتی ہے یا وجود اس کے ہڈیک
 اس قسم کی حرکت کا سوجنا جکا میرز
 مذکور کرتا ہوں کچھ شکل نہیں ہے یعنی
 وہ حرکت جو اس وقت پر بھی جاری
 رہتی ہے جبکہ اس کی پستی بوجہ تاریکی
 کے جاتی رہتی ہے۔ اگر ہم یہی فرض
 کریں کہ طور و روشنی کا ان حرکتوں کی
 وجہ سے داغ میں پہنچتا ہے اور یہ کہ
 ان حرکتوں کے فرو ہونے میں بہت
 وقت صرف ہوتا ہے تاہم یہ اعتراض
 ہو سکتا ہے کہ جو تبدیل رنگ عکس نظر
 میں ہوتا ہے وہ کافی سبب ان حرکتوں
 کا نہیں ہے کیونکہ تبدیلیات بوجہ ہونے
 رنگ طار مادہ کے ہوتی ہیں جو دیر
 پہلے سے متعین کے ہوتا ہے اور جبکہ
 پیشیول پورل کہتے ہیں فقط

کے عمر میں ایک حادثہ سے مرز تھا۔
اور دادا - ۱۲۶ سال کے عمر میں اور
پر دادا - ۱۳۳ سال کی عمر میں فوت
ہوا تھا تو کہنی نے اس کا ہمہ کر لیا۔
چنانچہ اُس بات کو کئی سال گذر گئے
ہیں اور ابھی وہی مٹہر تہہ خاصہ تو نا
ہے +

ڈاکٹر چرچرسن کو یقین ہے کہ
ہم اپنے گہروں میں سکونت کہیں
جو اصول حفظِ صحت پر بنائے گئے
ہوں اگر انہیں اصولوں کی پابندی
سے کہنا کہا میں اور صرف عفو ان
شباب میں انہیں اصولوں کی
پابندی سے شادی کریں اور اپنے
گھنوں کے چند صدیاں اسی طریق
طریق پر چلائیں تو ضرور ہے کہ نبی نفع
انسان کے عمر کا معمولی اندازہ (۱۲۰)
سال تک پہنچ جاوے۔ امر کہ میں
تو ایک شخص نے اس بات کو یہاں تک

قرار دیا ہے کہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ اگر
وہ خود اس کے مرید فلان فلان طریق
کے مراض زندگی بسر کرنا قبول کریں
یا وہی شرائط کے پابند رہ سکیں تو ضرور
ہر کہی نہیں مرین گے یہ ہمارا پند
میں اسی نگہداشت قوانین حفظِ صحت
کے رُوسے ایک مبالغہ کی صورت کا
خیال ہر پہلے زمانہ میں جو جو بزرگ
اکثر دنیا کے ممالک میں کئی کئی سو سال
کی متبرک زندگیاں کہتے تھے وہ ایسی
ریاضت کی بدولت ملہور میں آتا تھا۔
بچل طفولیت کے توالد و تناسل کے
علاوہ ایک یہ بھی دنیا میں بہار ہی بقیہ
پیدا ہو گیا ہے کہ عیش و آرام کی بہت
سہل الحصول صورتیں نکال آئی ہیں +

برائے کوئل یعنی گھینک یا گلہڑ

اسکی بابت کتابوں میں ذکر موجود

میں مرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بیماری کس باعث سے پیدا ہوتی ہے۔ جو میرے تجربہ میں آچکا ہے ظاہر کرتا ہوں۔ اکثر حکیم لوگ خیال کرتے ہیں کہ بھجڑی پہاڑی ملکوں کے آب و ہوا سے پیدا ہوتی ہے اس میں کچھ فرق ہے وہ یہ کہ جب میں جوں و کشمیر میں تھا تو وہاں اس بیماری کے کثرت دیکھی۔ اور جب بلوچستان کے پہاڑوں میں گیا تو وہاں اس بیماری کے دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا۔ اسلئے میرے خیال میں یہ بیماری مکی جو کشمیر الفضلہ ہے مآش و مضموم و دیگر خراب غذاؤں میں جہین گرم مصالحہ کم ہو کہانے سے ہوتی ہے۔ چنانچہ کشمیر کی طرف تو غریب لوگ بہت دستیاب ہوتے دیگر خیزون کے مکی بہت کہاتے ہیں مگر امرا لوگ بھی مکی ہمراہ چاول و مآش وغیرہ کے صر کہاتے ہیں اور ترش

چیزوں کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں بلوچستان میں مکی بہت کم لوگ کہاتے ہیں۔ اس لئے وہاں یہ بیماری نہیں ہے۔ یہاں یہ ایک دو گڑبیس کو میں نے بارہ مولا علاؤ کشمیر میں معہ بہاری گٹھڑ کے دیکھا تھا۔ وہ اب عرصہ تین سال سے یہاں ملازم ہے اب اس کا گٹھڑ بہ نسبت سابقہ کے بہت کم ہو گیا ہے۔ میں اس سے باعث پوچھا تو اسنے کہا کہ یہاں مکی تو کہاتے ہیں مگر خیر غذا مصالحہ دار دستیاب ہوتی ہے اس سے ہی کم ہو گئے ہیں۔

اب اپنے ہم پیشہ بہاؤن کے صر ہے کہ اپنے اپنے تجربہ کے آکا ہی کشمیر تاکہ سچت باعث دستیاب ہو جاوے۔

مراقبہ

جیون سنگھ ڈاکٹر

۲۲

ب

GUARDIAN O#

世世

THE

پیشگی	مابعد
مستقبل	ماضی
مستحق	مستحق

اِشْتِهَارٌ مِيعَادِ بَیْشِ اِکْمَاهِ قَوَاعِدُ

۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵ و ۳۰ کو نکلتا ہے +
۲) اس میں حفظ صحت کیلئے خوراک و پوشاک، آب و
ہیواری اور شہر الوقوع امراض کے علامات و طرق
تشخیص و تجویز، انگریزی و فرانسیسی اور ان تداویز کا
ذکر جو حسب تغیر موسم بطور علاج حفظ اقدم علمین
لانے چاہئیں درج ہوتے ہیں +

زبدة الحكماء احليم غلام نبی ایدیں

نیو امپریل ریل روڈ ۱۹۸۱ء

دیہات اور حفظ صحت

حفظ صحت کی بحث میں ہندوستان اور انگلستان کا مقابلہ اس سبب نہیں ہو سکتا کہ وہاں کے باشندے بوداثر کے مروج طریقہ سے صفائی کے پابند ہو گئے ہیں۔ وہاں کے دیہات میں دیہات کے رہنے والے اپنا گہرا درپنا بدن صاف رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے دیہات تو اتنے ہی صاف نہیں ہوتے جتنے ان مقاموں کے بمالپس صاف جہان سیٹھی کے قواعد جاری ہیں عام طور پر یہ شکایت کی جاتی ہے کہ حفظان صحت کے انتظام کرنے والے افسر بہت کم ہیں بے شبہ یہ محکمہ بہت محدود حالانکہ یہ وسعت اتنی ہی ہونی چاہئے۔

جتنی وسعت آبادی کو حاصل ہے۔ ہندوستان میں دہائی امراض کی جتنی

شدت ہو رہی ہو پکے کی خطے میں نہیں ہے یہاں کچھ کثرت چاہی اس سبب بھی جائے کہ کہانے پینے میں ہندوستانی اصول صحت کا لحاظ نہیں رکھتے۔ اپنی موسم پر ہوا کی سمیت سے گائون کے گائون دیران ہو جاتے ہیں۔ پرانے آدمی کہتے ہیں کہ پچھلے زمانہ میں سفید اتنا نہیں پھیلتا تھا۔ یورپین ڈاکٹر یا یونانی حکما صحیح طور پر کوئی تحقیق نہ کر سکا کہ مرقی جواب دہ کی ہے کیونکہ چوٹی ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آٹھ دس برس پہلے تپ و لرز بہت کم تھا۔ ترائی کے مقامات پر توںا جاتا تھا لیکن اب وہ مقامات پر اتفاق سے دو چار کہیں اس بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو مبتلا ہوتے تھے وہ اور ان کے اعزاء کچھ خوف نہیں کرتے تھے۔ اس سے لوگ ہر قدر مطمئن تھے کہ اس کا نام مرض مبارک رکھا گیا تھا لیکن یہ کہتے دیکھتے چند سال سے یہ مرض

ہمک ہو گیا ہو۔ حصہ آدمی اس ضر
مین مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یا
تو وہ طینان، تھمایا اب یہ خوف ہے
کہ جبکہ لرزہ آتا ہو اس کا دل موت کے
ڈر سے کانپ اٹھتا ہو۔ ایسا مرض
ہوتی جاتی ہے اور اب تک انسان
کی کوئی سبیل نہیں ہے۔ اب انگلستان
کی حفظ صحت کا غل چاہے۔ موثرین
ہو مین تو لوگوں کو توجہ ہوئی۔ بڑا خوف
یہ پیدا ہوا کہ زیر و پ مین جب بچہ
پہلیں ہو اور تحقیقات کیجاتی ہے کہ یہ
ہیضہ کہاں سے آیا تو آخری حد تک
کمن سے پر قائم ہوتی ہے اور کھایا جاتا
ہو کہ ہندوستان کو آیا۔ ہندوستان
ایسا بڑا تہہ ہو کہ وہ امراض کے پہلیں
مین ہی بلند نام ہو۔ اندیشہ پیدا ہوا
ہے کہ تجارت جہازوں کی آمد و رفت نہ
چھوڑیں وہ ہندوستان کے ہیضے سے
بہت ڈرتے ہیں۔ یہ ہو یا نہ ہو۔ اتنا

ہم ہی جانتے ہیں کہ ہندوستان مین
حفظ صحت کا انتظام کچھ نہیں ہو۔ دیہات
مین تو بالکل صفائی نہیں۔ بچے گاؤں
کے تالابوں کا پانی جب مٹرتا ہو سخت
تفصیل پیدا ہوتی ہے۔ جا بجا لوگ تالابوں
کی پانی پیتے ہیں اور امراض مین مبتلا
ہو تے ہیں۔ جہاں آدمیوں کے پانی
پینے کو کنوئین مین وہاں کے جانور
تالاب کا پانی پیتے ہیں۔ دیہات کے
کوچے غلیظ رہتے ہیں۔ اور بدبو شل
گذرنے دیتی ہے۔ رہنے والے عادی ہیں
لیکن وہ اس سمیت کو نہیں رکب کھتی
جو اٹکے ہو کے ساتھ منتشر ہوتی ہے
ہر کیلینسی والی سرے نے دیہات کے
حفظ صحت پر کچھ توجہ کی تھی لیکن بچے
کی کمی سے کام ملتی رہا۔ یہ کام تو اللہ
کے قابل نہ تھا اسلئے کہ قانون حفظ صحت
سب سے مقدم ہو۔ اسکی خوبون مین حفظ
صحت ہی ایک بڑی خوبی ہے کہ مین

۳۰ فی ہزار کہیں ۱۰ فی ہزار بہر حال
یہ موتوں کا شمار ہے۔ بنگال میں تو اور
بہی قیامت ہو۔ آبادی کے چار حصوں
میں ایک سال تین ٹکٹ آدمی شفا خانہ
کو دو الینڈر آئے ممکن ہو کہ یہ درخبات کے
آئے ہوئے بھی ان لوگوں میں شامل
ہوں مگر وہ کہاں تک ہونگے اگر آبادی
کا ۱۶ حصہ ہی رکھا جائے تو کیا کم ہے
ایک لیکچرر نے موتوں کا شمار کر کے
یہ کہا کہ ہندوستانی وہابی ہر امن سے
بہت مرتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات
نہیں ہے کہ جو پوشیدہ ہو۔ سب جانتے
ہیں کہ جہاں ہیضہ تارک کا نون کے
سکان نون صاف کر دیتا ہے۔ جو لوگ یہ
مجھتے ہیں کہ جب صفائی ہوئی ہیضہ
بڑے۔ ان کا منشاء تو یہ پایا جاتا ہے کہ
ہیضہ صفائی کا نتیجہ ہے مگر لوگوں نے
بڑے بڑے شہروں میں تجربہ کیا
ہوگا اور غنہ کو نو میں تجربہ کیا ہے

کہ مغربی حصہ شہر میں ہیضے سے بہت
لوگ مرتے ہیں وہاں آبادی بہت
گنجان اور صفائی کم ہے۔ کچھ اس
سبب سے کہ افسران حفظ صحت صفائی
فہمین کر لے بلکہ آبادی ایسی واقع ہوئی
ہے جہاں کامل صفائی ہو ہی نہیں
سکتی مگر فی حصہ شہر میں ہیضہ کم
پہیلیا ہے خصوصاً اس حصہ میں جہاں
آبادی بہت کشادہ ہو اور درخت کثرت
سے ہیں وہاں تو شاید بہت ہی شاذ
طور پر کبھی سنا گیا ہو۔ یہ تو اس بات
کی شہادت ہے کہ ہوا کا زور و رسی
دونوں ہیضے کو نہیں آنے دیتے۔
جن مقاموں پر حفظ صحت کا پورا نظام
ہوا ہے وہاں موت کا شمار گھٹ گیا
ہے۔ جب موسم ہوا ایک جگہ سے اُٹتی
ہے تو وہیں تک نہیں بجاتی ہے۔
پھر دیہات کی ہوا کا اثر ان شہروں
تک بھی پہنچ سکتا ہے جہاں نسبت

جن کی ضرورت حفظِ صحت کی ضرورت کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے۔ یوں سے شورا اٹھا ہے تو گورنمنٹ ہنزہ کی ضرورت ہوگا اچھا ہے یہ ضرور ہو اور جلد سے توجہ کیجائے۔ چاہے جو کچھ خرچ ہو اور چاہے جس ذریعے سے روپیہ بہم پہنچایا جائے۔ یہ کام ضرور پورا ہونا چاہئے شہر کے رہنے والے سینکڑوں گھرانے ہیں دیہات والے اگر دیکھ لیں تو کیا ہوگا شہری والے گھرانے نہیں ہیں کہ ان سے تولیا جائے اور دیہات والے ایسے گھرانے جو انہیں کی حفاظت کے واسطے درکار ہو عقل تو اس کی مقتضی نہیں ہے کہ وہ عذر کریں یا عذر کریں تو سماعت ہو۔

موسیٰ بنحاری سے کی تقریر

اول۔ قرآن سے ایسا ثابت ہوتا ہے

دیہات کے صفائی زیادہ ہے۔ ڈاکٹر تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہوا۔ غبار یہاں تک کہ کھنٹی کے ذریعے دور تک اثر پہنچتا ہے۔ یہ حالت سب سے زیادہ دیہات کی صفائی کو ضروری سمجھتی ہے اور جب تک اسپر توجہ نہ ہوگی کبھی ان امراض کا انسداد نہ ہوگا۔ گورنمنٹ اس بے پروائی کے ساتھ الزام سے نہیں بچ سکتی یہ ہم کہتے ہیں کہ دیہات میں قواعد حفظِ صحت کے برتاؤ میں وقتیں بہت ہیں اور روپیہ بھی بہت خرچ ہوگا۔ جا بجا مالاب پٹوانے ہونگے جہاں کنوئیں نہیں ہیں وہاں بنوانے پڑیں گے مگر یہ تو ب زندگی کے اسباب ہیں۔ اگر موت کے ذریعے ملے زندگی کے ذریعے بہم پہنچائیں جائیں تو جس قدر خرچ ہو وہ بجا ہو۔ اب لکھو ان کاموں میں صرف ہو جاتے ہیں

کہ تے تے آیا (ہوا جسم) جسم انسان میر
ترقی پذیر ہوتا ہے یعنی جب قدرتی
اسباب سے یہ ہوا کرہ زمین کی ہوا
زمین کی ہوا میں شامل ہوتی ہے۔ تو
بذریعہ نفس انسان کے جسم میں داخل
ہو کر مختلف قسم کے دبائی تپ پیدا کرتی
ہے اگر کسی گھر کے ایک آدمی کو تپ
ہوتا ہو تو یہ ہوا اُس کے جسم سے کھینچ
لے گا۔ تمام گھر کو بطور ضامن کے عیار
کر دیتی ہے اور جو شخص اس گھر
میں رہتے ہیں وہ حسب اپنی طبیعت
کے کم و بیش تپ میں مبتلا ہو سکتے
اگرچہ قدرتی وسائل سے یہ ہوا کم ہو سکتی
ہے مگر کچھ نہ کچھ بقیہ اسکا ضرور رہتا ہو
اسی واسطے جب کسی گھر کا ایک آدمی
بیمار ہو جاتا ہے تو دوسروں کے بیمار
ہو جانے کا خوف ہوتا ہو بلکہ انسان
کے جسم کے وسیلہ سے یہ ہوا ایک جگہ
سے دوسری جگہ پھیل سکتی ہے۔ چنانچہ

جب ۱۹۴۹ء میں تپ جالندھار
وجھلہ میں پیدا ہوا ہے تو جن جن
قصبات میں کراؤن اشخاص کا جوہر
مبتلا ہے جانیکا اتفاق ہوا وہاں ہی
یہ تپ پھوٹ پڑی تھی۔ اس واسطے
ہر ایک انسان پر وجہ کے تحتی لایا
تپ والے بیمار کے پاس کم جایا کرے
اگر وہ جانے میں مجبور ہو تو مسکو چاہو
کہ ان تدابیر حفظاً تقدم کو کام میں لآؤ
جنکا ذکر ہم نیچے کریں گے۔

دوہر اس ہوا کا اثر حسب اسکی مقدار
ہوتا ہو۔ چنانچہ کثیر مقدار لیبر یا کسی
انسان کے جسم میں داخل ہوتی ہے
تو جسکی طبیعت ہی ایسی ہوتی ہے کہ
جو بجز اس ہوا کے کثیر مقدار کے جسم میں
داخل ہونے کے موثر نہیں ہو سکتی ہے
تو عموماً تپ دہی جسکو پنجابی میں بارکی
یا وڈی کہتے ہیں ظاہر ہوتا ہے جو کسی
وقت میں طبیعت کو اپنی حدت سے

اشک

ایک نادر

ہین پس اس قسم کے جمیا کے روکو
کی تدابیر کہ ہم ذیل میں مختصر طور پر درج
کرتے ہیں۔

سورہ دفعہ جات مندرجہ بالا میں

ہے مختصر اہمیت اور قسم پ ظاہر

کرمی ہین ہر ایک انسان پر ضروری

اور وجہ ہے کہ ختم الاسکان تپ

بیمار کے پاس بہت کم جایا کرے خصوصاً

اس کے پاس جب کو تپ دائمی ہو کیونکہ بعض

تپ دائمی ایسے ہوتے ہیں اور جن کا

غیر دوسرے اشخاص پر اثر ظاہر ہوتا ہے

اور ہر ایک شخص کو چاہئے کہ ہیشہ صفا

میں ہے اور صبح و شام ہوا خوری ایسے

میدان میں کرے جہاں گنجان خیر

ہوں کیونکہ درختوں کے اثر سے لبر

داخل ہو جاتا ہے اور ایسے مکان میں با

اختیار کرے جن کے نزدیک بہت

دیرت لگی ہوئے ہوں مگر کسی ایسے مکان

میں نہ ہے جس کے نزدیک کوئی گندہ

افاق ہین دیتا لیکن اگر مقدار کم ہو

تو طبیعت ایک وقت مقررہ پاؤں

ہوا کی غیر جنس سمجھ کر رکھنے کے واسطے

کوشش کرتی ہے گویا ہوا بالکل نکل

ہین بکھی پس ایسے فوجی تپ یونی

یا غلبہ دارہ کہتے ہیں جہین وقفہ

بہت کم ہوتا ہے اگر اسے بھی ہوا کو

کی مقدار کم ہو تو اس میں دور دراز

۸ گھنٹہ کا وقفہ ہوتا ہے علیٰ ہذا الغیار

اگر اور تھوری ہو تو ۲ گھنٹہ اور بعض

دفعہ ۴ گھنٹہ کا وقفہ بھی دیکھا گیا

یہ مندرجہ بالا بیان سے ثابت ہوتا

ہے کہ لکیریں فیور اکثر چار قسم ہوتے

ہیں ایک تپ دائمی دوسرے روزمرہ

باری کا تپ جہین ۸ گھنٹہ کا وقفہ

ہوتا ہے۔ چہارم۔ نیر یا چوتھا جہین

۲ گھنٹہ کا وقفہ ہوتا ہے اگر چہ اور قسم کے

تپ بھی اس ہول کے دو میں پیدا ہو سکتے

ہیں لیکن وہ اس ہوا کا نتیجہ ہین

سی ہر سلام بہر

دقیقہ مطہری

توالی اور صحیح

سوسائیل ڈیل

کیونکہ ہین

صلوہ دغا

شبابا ریتا

وغیر ذلک

الطوبی ہونا

ہین تپ

مندرجہ

البتہ کو

ہین (۳)

ہو جرح

غیر حد

یا اسکا

دبائی صفحہ ۹۲

ہو جاتی ہے۔ مگر صفائی کا خیال بابرکتنا چاہئے + راقم جیون سنگر ڈاکٹر

کتاب طب جو نقد قیمت آئے ہے
یہ سچ سالہ سودا سکتی ہیں

نالا یا بدر رویا جو ہر ہو کیونکہ یہی اشیاء
عموماً تیر یا کا سبب خیال نیکی ہیں
لیکن چونکہ تیر یا ہو کا اثر نشیب مقامات
کی نسبت بلند مقامات پر کم ہوا کرتا ہے
پس ہر ایک شخص کو چاہئے کہ بلند مقامات
مثلاً چوبارہ وغیرہ میں بود و باش کیا
کرے اور گہر میں ایسی اشیاء رکھے
جن سے تیر یا کا اثر زایل ہو سکے۔
(باقی آئیں)

نسخہ داد

نسخہ داد مندرجہ صفحہ ۹۵ سالہ حافظ صحت
مطبوعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء بے شک
قابل تعریف ہے میں نے اسکو بار بار
آزمایا ہے۔ علاوہ اسکے ایک اور مفید
نسخہ یہی مرض کا عرض کرتا ہوں :-
پارہ - سر چینی دو نو کو ۳ روز تک کھنا
اولہ ۲ ہوا
گندل کے عرق میں کہل کر کے گولیاں
بنالین - اور بروقت ضرورت ایک گولی
کھسکر داد پر لپکے ہیں تیر یا پر روز صحت

بن محمد و نہیں
لیونکہ خدائی صفات
ایک صفات ہیں
قرآن پر تعید لگنا
یہ زبان میں نہ
ادائیگی نہیں
بڑی بخت تیر
یہ نازعہ
خدا پر ہے
عام و عام
ت ۳ مارا گولی
دلایل ہندو
میں بعض ثابت
دوسروں پر پیغام
نے +
سا -
ڈاکٹر پر سلام
بیشیق متصل
دکھ بچا

نام کتاب	پتہ	صفحہ
رسالہ دفع تشنگ و سوزاک	۱۰	۱۰
طبع دوم -		
رسالہ بیض طبع سوم	۴	۴
امراض کی مائیت و سبب	۱۲	۱۰
پیدائش -		
رسالہ قیافہ -	۹	۱۰
طب حیوانات -	۷	۱۰
مثیر یا ٹیکہ طبع ۵ -	۷	۱۰
ہیومن انالٹی طبع اول	۷	۱۰
معالجات بواہر -	۹	۱۰
حیات مخورہ میں سکت کی	۹	۱۰

المشترک منجر سالہ حافظ صحت ۱۹۲۶ء

قواعد اور زچہ کو غور سے ملاحظہ

جلد ۱۲

THE GUARDIAN OF

HEALTH

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہ بعد	پیشگی	شرح قیمت
۸ روپے	۵ روپے	عام قیمت مضمون
۱۰ روپے	۷ روپے	کم درجہ والوں پر مضمون

میعاد پیشگی ایک ماہ

تفصیل

اشہاد

(۱) خریدار دروغ آمیزین اور ذہنیت حکیم غلام نبی

(۱۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ روپے کو نکلتا ہے +

اور بدہ لکھا (۱) بیخبر کے پاس ایصال فرمادین +

(۱۲) ہمیں حفظ صحت کیلئے خوراک پر خشاک و خواب

(۱۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں

بیدار اور اکثر الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص

پہنچا جاوے گا +

تجربہ نامے انگریزی و پورناتی اور ان تدبیر کا ذکر جو

(۱۴) جو صاحب نمونہ کا سالانہ ایسٹن آف آف

حسب تیسرے نمونہ علاج حفظ صحت مقدم عملین لائے

گت در شان فرمادین +

چاپائین علاج ہوتے ہیں +

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

نیو یسٹریل پریس لکھنؤ

موسمی بخار سے بچنے کے تدابیر

(ترجمہ صحت معتبہ جنوری ۱۹۹۹ء)



ہفتم۔ تجربات وسیع سے چرٹا ہوا ہے کہ جب اس قسم کی بیماری ہوتی ہے تو عموماً صغیر سن اطفال کچھ تو باعث نازک مزاجی اپنی کے اور کچھ والدین کی کم توجہی کے اس میں دیا دہ مبتلا ہوتے ہیں جو ان کی حالت بھی متوہین ہوتے ہیں تو ہوا طرے سے صحت سے قریب الگ ہو جاتے ہیں اور یہی سبب ان ایام میں اطفال دیا دہ ضائع ہوتے ہیں۔ پس والدین کا مضر ہے کہ انکے حفظ و تقدم کے سعی میں کچھ کی مان یا دوائی بخار صغیر یا دہ ہو تو کھانا بچہ کو نہ پلا دیں اور مصنوعی غذا تناول کریں اور ہمیشہ کسی چیز کی گہنی بچہ کو دیتے رہیں۔ جس سے اسکو قبض منہ ہو

اور واقع بخار بھی ہوا دنگ کی طبیعت میں کہ یہ تو خفیل پایا جائے تو وہ کسی شہید طبیعت شورت لیجا و سے اور اسکا تدارک کہ پاجا و سے چھٹا ایسے قتل اور بنو توف عورتوں۔ اسکا علاج نہ کرنا چاہئے ایسا کرنے سے اطفال کو نقصان اسدر جتنا کہ پہنچ جاتا ہے کہ ہر ہوشیا طبیعت بھی اسکا تدارک نہیں ہو سکتا۔ اور بچوں کو کوئی دوا دیں جو کہ غلیظ و قلیل و دیرینہ ہو۔ کیونکہ کم سن کے باعث انکا صحت متوہین چیزوں کے ہضم کرنے پر قیادہ نہیں ہوتا اور جسکی سبب انکے جسم میں خرابی ظاہر ہو جاتی ہے اور جن کے سبب بلیز یا کی تاثیر کو بھی وہ غوراً تبدیل کر دیتے ہیں اور نقصان عظیم پاتے ہیں۔ بلکہ اس حالت میں بچوں کو ایسے مزین اراض پیدا ہو جاتے ہیں کہ جن کے بچہ سے تمام عمر بجز موت کے ٹوٹی نہیں

ہوتی مثلاً اندام طحال - جگر - دماغ
 ہشتم حکماء مذاق نے ٹری تھوڑا
 سے ان اندام پر ہمارے تین درجہ لکھے
 ہیں۔ چنانچہ اول درجہ سردی کہ ہے
 یعنی ابتدائیں عموماً مایوس فیورین
 جاڑہ لگتا ہے دوسرا درجہ گرمی کا ہے۔
 جس سے اسکا جسم ایسا گرم ہو جاتا ہے
 کہ دوسرے مثل چینی کے اُسے سینک
 آتا ہے اور تیسرا درجہ وہ ہوتا ہے جیمز
 کی پینٹ آکریٹ بخار چڑھتا ہے۔
 لیکن بعض دفعہ ان تینوں درجوں
 میں بعض کو تھے اور بعض کو سرد اور
 بعض کو غش پیدیاں اور بعض کو پیار
 وغیرہ اور علامات ظاہر ہوتے ہیں
 جو کہ کمی بیشی ہوا مذکورہ بالا پانچ
 نہیں مگر چونکہ انسان ان علامات
 کے ظاہر ہونے پر اپنے سے بے غیا
 ہو جاتا ہے۔ پس اس حالت میں کمی
 عارضی امراض پر غلبہ کرتے ہیں شکوہ

اگر بیمار یا اس کے لوحین یا معالج
 پوری پوری خبر داری کرے تو بہت
 اصل امراض کے زیادہ نقصان سے
 ہیں جسکا تذکرہ مختصر اس دفعہ میں
 ہم کرینگے +
 الف۔ پس اگر ابتدائے درجہ بن جائے
 کا ہو یعنی انسان کو جاڑہ معلوم ہوتا
 ہو تو اسوقت صرف ایک طاف یا گرم
 چادر اور طہ کر لیٹ رہنا چاہی۔ مگر بہت
 کپڑوں کو اور تینا نہیں چاہی کیونکہ بہت
 کپڑوں کے اوڑھنے سے یہ بخار سرخ
 نہیں ہوتا۔ بلکہ تغش کے بند ہو جاتا
 اندیشہ ہوتا ہے اور یہ سردی زیادہ کپڑوں
 کے اوڑھنے سے نہیں ہوتی کیونکہ
 یہ عارضہ نہیں ہوتے جو کپڑوں اور
 آگ کے سینکنے سے رخ ہو سکے بلکہ اس
 وقت ایسے ادویات کا استعمال کریں
 جن سے جسم کو تقویت ہو کہ جاڑہ رخ ہو
 اور پینٹ آکریٹ جیسے چار یا کافی یا

منقہ وغیرہ لیکن کوئی ایسی گرمی نہ کہا وین جس سے زحیرہ وغیرہ اضرر لاحق ہوں +

ب اگر گرمی کا درجہ ہو تو صورت میں یا رکی طبیعت بہت بے چین ہوتی ہے اور بنا عشت بے چینی تمام پارچات وغیرہ اوتاڑ دالتا ہے۔

چونکہ اس بے چینی میں ایسا گہرا جاتا ہے کہ جو جی چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور کسی طرح کے مرض کے ظہور پانے کا بھی اسکو اندیشہ نہیں ہوتا۔ پس اس سبب سے

نے تو نیا (ذات الیہ) کہا نسی وغیرہ واقعہ ہونا ممکن ہوتا ہے۔ پس جب گرمی کا درجہ ہو تو اسوقت بھی مٹی پارچات اور پین جو سردی کے درجہ میں پہنچتا کہ عارضی سردی اپنا اثر نہ کر کے اراض سخت پیدا نہ کرے اور اس حالت میں ایسے ادویات کا استعمال کریں جو تریا معرق یا مفعی ہوں جیسو

شورہ - نوشادر - جو کھار - ترکے سکنجبین - عرق گلاب - عرق کاسنی - لعاب املی - آلو تھجرا - انار دانہ و لیمو کی رس وغیرہ ان سے ایک تو پسینہ اگر بخار ٹوٹ جاتا ہے۔ دوم طبیعت کو مفعی ہوتی ہے +

ج - اگر حالت پسینہ والی ظاہر ہو تو گرم پارچات اور پین چاہئیں۔ تاکہ خوب پسینہ آکر بخار ٹوٹ جاوے۔ اور اون ادویات کا استعمال برابر کرتے جاوین جو حالت گرمی میں تیلای گئی ہیں۔ لیکن بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پسینہ کی کثرت ظاہر ہونے سے آدمی گہرا جاتا ہے۔ اسوقت صرف جسہ نکلا کر دینا چاہئے تاکہ تازی ہو اگر تفریح پیدا کرے لیکن شاذ و نادر ہوا ہے کہ پسینہ آتا ہے کہ بیمار کے مرنے میں کوئی شک نہیں ہوتا اور بہت کم ہو جاتا ہے اسوقت چار یا رم یا قرص صندل

قص طباشیر خمیرہ گلاب یا صندل
کا دین ۴

نہم۔ بعض غذا ایسا ہوتا ہے کہ
دوسرے قے۔ پیاس غش۔ ہڈیاں

بیمار کو نہایت تکلیف دیتا ہے۔ پس جب
دوسرے ہو تو ہڈیوں کو روغن زرد

یا بادام سے بچے کی طرف مناجا ہے
یا پاشویہ کریں۔ اس سے آرام چاہتا

ہے لیکن اگر قے بہت کثرت سے
آتی ہو۔ تو تمام جسم وغیرہ کو ڈھانپ

لینا چاہیے کیونکہ قے کی حالت میں
اگر سردی لگ جاوے تو تپ وغیرہ

نکل کر بہت تکلیف دیتے ہیں اور جب
قے ہونی ہو تو ادھک کر کرنی چاہیے

لیٹ کر کونے سے نقصان عظیم تصور
ہے جب پیاس بہت متاثر ہو تو

طب ہڈی پانی یا برف کے ٹکڑے
بیمار کو دینے چاہئیں۔ جس سے بیمار کے

حکیم ایسا کرنے سے ڈرتے ہیں۔ جو
دست نہیں اگر غشی وغیرہ ہو تو

تدارک بصلاح حکیم کریں ۴
دھم۔ جب بخار سے افاتہ ہو تو

اوسوقت کوئی دافع بخار بھیہ کوئیں
سنگوتا۔ اٹیس۔ گلوہ۔ چرائینہ یا پیتیا

افشٹین۔ رحت۔ نم۔ یا شربت نم
تلخ وغیرہ پینا چاہیے ان کے پینے سے

پہر بخار عود نہیں کرتا۔ لیکن ادویات
کے پینے میں بڑی خبر داری ہے

کہ بحالت موجودگی بخار انکو نہ ہتھال
کریں۔ کیونکہ اوسوقت طبیعت کو جوش

دیکر بہت نقصان کرتے ہیں اور جب
بخار اوتا ہوا ہو تو اوسوقت کیمیا کا

اثر ہوتا ہے لیکن چونکہ ہمارے دلیلی
حکیم ایسی ادویات کو گرم خشک بیان

کر کے عوام الناس کو اس فائدہ سے
محروم رکھتے ہیں۔ اس واسطے اگر کسی کے

خیال میں دھم تو قائل ہیں ہیشک

سیا ہوا ہو تو اسکو چاہئے کہ اپنی نباتات کو ہمدردہ گلقد - شربت نیلووفر - بنفشہ - شربت بزموری - علیہذا القیاس اور ادویات کے ساتھ مذاکرہ و استحال کرے کہ جو اسکی گری خشکی کو زائل کر دیوڑ

نیز مانی طلب

ہر ذی حیات کو انسان ہو یا حیوان امیر ہو یا غریب لیکن فن طلب کی طرف احتیاج ہوتی ہے اگرچہ یہ مسئلہ باتفاق آراء تسلیم کر لیا گیا ہو کہ مرگ و نیست میں فن طلب کو اصلاً دخلت نہیں ہے تیج اجل میں اس بلا کا کاٹ بکھا گیا ہے کسی مقام پر نہیں گئی لیکن ہر شخص کے ہاتھ میں سپر حیات ہے اسکا بھی بال بیکہ نہیں ہونکتا۔ زلیت کیلئے موت ایسی بیکار ہو جیسے آفتاب کے سانو شعل لیکن حالت مرض میں ہر شخص کے

دل میں ایک قدرتی کشش ہے چھپا ہو جاتی ہے کہ ہر دن بہت تیراج خشی الاکسار کسی پہلو پر نشان کو قرار نہیں ہوتا۔ اور تا دم و آب میں دوا کرتا ہو اور علاج کے ہندوستان میں بفعل و وطریقہ ایک قدیم اور دوسرا جدید بیوقوفانہ ذکر طریقہ اگرچہ بہت سی غریبان تہین دوا میں مفرد بازار کی خریدی ہوئی جنہیں کیمیاچ مشکوک شائبہ نہیں جاسکتا کیسا ہی کل الفن معالج ہو سکتا نامکن ہے کہ سکنی سے غلطی سے پاک ہو سکا اگر دوا دوسرے سرسبز اثر ہے۔ تو اسنے خطا پر مریض صاحب کو بخیرین زیر خاک تاقیام قیامت سونا نصیب ہو گا اطباء و میں ایک جو ہر رحم دل و غریبانواری کا ہر ہشتہ ہوتا تھا یہی لحاظ بھی اس طریقہ علاج میں جہانگیر جی چاہے کہا جاسکتا ہے جسے کسی اعلیٰ یا اونے درجے کے طبیب کو زفر کی

بابت لڑنے پر تیار نہ ہونے کی وجہ سے
 ہوئے نہیں دیکھنا ان اطباء کو
 شہرہ پر گزرتا تھا اگر مرض نہ
 دنا اور پھر ابھی تک مرض جو رہتا
 آدمی جو چھٹ کوئی تیرا یہ دیکھ
 مار ڈالا اور جس سے روزانہ کچھ نہ
 دیکھتا تھا اسکا نام مرضیوں کے دفتر
 میں سے اپنی رفیع بدنامی کی خاطر
 سو کاٹ کر روزانہ پھر پھر ہوتی
 کر لیا گیا ایک ایک مرض کے لئے
 میں ہیں وہ میں موجود ہیں
 میرے شہید عالم ہے کہ ایک جاں
 طلب مرض کو میں بول کا عارضہ
 لاحق ہوا۔ بیمار اور شخص ڈاکٹر صاحب
 کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں
 دوفین طلب ہوا جو مرض کی حالت
 سے زائد تھا۔ بہت سوجھ بوجھ
 نہ تھا جب تک مرض وہم کر کے
 دوفین اوکيا مرض نے مڑنے لگے

جانوں ویدی اور ڈاکٹر صاحب نے
 دوفین کو الیغنیست جان کر
 میں نے کہہ دیا کہ اگر تم سے
 نالاش کر کے گاؤ۔ ہندوستان کے
 افلاس کر کے میں ایسے معالجوں سے
 کیونکہ کا کھم سکنا ہے

قدیم طریقہ علاج میں چند خوبیاں
 ایسی ہیں جن سے خدائق کو
 بہت کچھ تکلیف پہنچتی ہے جس
 شخص سے یہ پادشاہوں کی میزبان
 اور علاج اور راکو سائے کھ لیا
 مطالبہ کرنا جو نہ فیصلہ ادا کیا
 میں نے کہا کہ آج کے وقت میں
 کتاب میں لکھا ہے کہ انارکھ کے
 آؤ لکھا ہے استاد سے شورش میں
 علم نہیں ہے یہ نہیں سمجھ کر دست
 پر دو چوکیاں چپا کر بیٹھ گئے اور
 ناپ کتاب نسخہ نویسی شروع کر دی
 دوا روش سے آگے چارہ مگر

ہے کہ ہمارے ہون سے جدا چہار قسم صفتا
ہوتی ہے لیاقت علمی نہ عملی جس مقام
پر ڈاکٹروں کے سامنے مقابلہ میں
آتے ہیں ہنہ کی کہانے ہیں عوام کی
نظروں میں خفیہ معلوم ہونے میں افسوس
ایسا شریف علم جس پر ہمارے سابقین نے
بہت جانفشانی کی تھیں یوں
یہ تم لڑکے کی دولت کی طرح برباد ہو جا
اور کہیں کیسی زبان پر اسکا تذکرہ مکن
آئے کوئی کافون کان خیر ہو جس
طبیبے سیکڑوں برس ہماری عانت کی
چکو ہلاک امراض سے بچایا ہو آج اگر
نزع کی حالت میں دیکھہ اور اس کی
تجاوری کی طرف ہم خواب میں بھی
متوجہ نہ ہوں

سہکار کی طرف سے یونانی طریقہ کے
اطباء اور دوا فروش دونوں خصل مختار
کر دے گئے ہیں پھر جس بدو کی تکمیل
فن و حصال سند علاج کا مجاز ہے اور

دوا فروش شربت ورد کے عوض عین
تو شیرہ مریائے زنجبیل کا دے سکتے
ہیں اور ان حضرات کو نہ قانون رکھتا
ہے نہ سینسپلٹوں کی طرف سے کچھ
تدارک کیا جاتا ہے۔ حلالی بلوچری
فوج ہوتی ہے اور فن بدنام ہوتا ہے
لیکن جب بنظر انصاف دیکھا جائے
ہے تو اطباء کا بھی کچھ قصور نہیں ہے
کوئی فن ہوا اسکی تکمیل قدر دانی کی
امید کیجاتی ہے سہکار نے اس طریقہ
کو رگوئے الواقعہ مکمل نام ہی اناقص
نا تمام سمجھ کر مثل اوسقیم روم کے اظہار
عاطفت سے الگ کر دیا لیکن نہایت
افسوس کا مقام ہے کہ ترقی خوانان نہایت
اس طرف توجہ نہیں کرتے اور ایک طبیب
اپنے سابقین کی یادگار ماہر باقی نہیں
ادرس تو یہ ہے کہ تمام عمر کر چکے چراغ نموری
یا آفتاب لب بام ہرین

(باقی آئندہ)

تو اعدا اور زرخندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر

جلد ۱۱



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہنامہ	پیشگی	شرح قیمت
۱۲	۱۲	عام قیمت ہر محصول
۱۲	۱۲	کم درجہ والوں کے محصول

میتھامپیشگی ایکما

قواعد

اشعار

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ دسمبر کو نکلتا ہے۔
 (۲) اس خطبہ صحت کے لئے خوراک و پوشاک خواب و بیداری درپردہ چمکاؤ، شہر کے پاس رسالہ فراہم ہیں۔
 (۳) اکثر اشیاء کے امراض کے علامات و طریق تشخیص و علاج (۴) اہل اصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
 (۵) اے اگر نرسی و یونانی اور ان تداویہ کا ذکر جو حسب اقتدار پہنچا جاوے گا۔
 (۶) ہر قسم کے علاج حفظ و تقدیر عمل میں لائے جائیں (۷) ہر صاحب نمونہ کا پرچہ منگو ایمن آدہ آدہ کا
 (۸) ہر صاحب رسالہ فراہم ہیں۔

زبدۃ الحکماء حکیمہ لاء واپس دینا

پیشگی ہر ماہ رسالہ فراہم ہیں

یونانی طب

(بقیہ پرچہ گزشتہ)

اس کے بعد اس طب کا خاتمہ ہے پہر اگر کوئی لاکھ طح کی کوششیں کرے بے سود ہونگی افسوس الیہا علم غارت ہو رہا ہو اور اہل ہند اس نامہ میں کہ چار طرف سے ترقی کی صدیے جان فرا کا لون میں آ رہی ہے خواب غفلت سے نہیں چونکتے۔ پچاس برس زمانہ گزشتہ کو دیکھا جائے تو ڈاکٹر دن کو یونانی طریقہ والون کے مقابلہ میں ذرہ اور آفتاب کی بھی نسبت نہ تھی لیکن آج یونانی طریقہ فرسودہ و مند رس ہو کر بیکار و نکمٹا ہوا ڈاکٹر دن نے وہ ترقی کی کہ باید شاید اور کیوں نہ ہو یونانی طریقہ والون کو پوچھتا کون ہے کہ وہ تکمیل کریں *

مجھ تو ان حضرات کی فہم و فراست پر استعجاب عظیم ہے جو بیماری کے وقت ڈاکٹر دن سے نفرت ظاہر کرتے ہیں۔ یونانی طریقہ کا کامل طبیہ نہیں ملتا۔ مجبور ہو کر نیم ٹریڈ و محض تعلیم اطباء کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کا مدار صرف اپنے ناقص و ناتمام تجربہ پر ہوتا ہے اور اسی قسم کے دوچار نامانہ ملک الموت جمع ہو کر اسپسین لڑتے۔ جھگڑتے ہیں اور اس میں کچھ ورثہ مرض بھی شامل ہو جاتے ہیں لیکنہ پر وقت تحریر سے دو انوشی تک میرا پچیس مرتبہ اصلاح ہوتی ہے۔ دو تالیف ارزان بلکہ ارزان تر تلاش کرتے ہیں پر ہنر و احتیاط نصیب اعداد اور پھر یہ شکایت کی جاتی ہے کہ ڈاکٹری کے علاج کے نقصان ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور یونانی کامل طبیہ نہیں سرکار میں ہم سے چندہ تو خیر

کر لیا جاتا ہے مگر کوئی یونانی طبیب
ہنہین کیا جاتا ہے۔

اس مقام پر ان حضرت سے یہ
استفسار تو کچھ بیجا نہ ہوگا کہ اگر آپ
صاحب باہمی اتفاق سے ایک لکین
طبیب اپنے طور پر خود مقرر کر لیں اور
حالت صحت میں بھی مثل اپنی دیگر ضرورت
کے طبیب کی بھی اعانت کرتے ہیں
اور حالت مرض کے لیے باہمی مشورہ
سے حسب لیاقت مکان پر جانے کے
لیے کچھ فیس مقرر کر دیں تو حالت مرض
میں آپ کو موجودہ تکالیف کا سامنا
ہرگز نہ ہو بشرطیکہ طبیب کے حکم کی ایسی
ہی پابندی کی جائے جیسی ڈاکٹری
احکام کی کی جاتی ہے۔ لیکن
ہندوستانیوں کے مزاج میں بال
اندیشی کہاں ہے۔

بعض مومن حفاظت اطفال

پنجم ہوا خودی۔ تازی ہوگا
فوائد بین و تحریر و باہرین۔ جو لوگ شکر
میں گنجائش تگ سنگ نون میں بود و بارش
دیکھتے ہیں۔ انکو چہرہ زر و جسم لاغر و بڈال
اور کئی طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں
ان کی نسبت دیہاتی لوگ جو پیشہ پزیر
کہنے سید نون یا باغون میں واسے
کشکاری کے پہر کرتے ہیں۔ ان کو
بہ سبب دستیاب ہونے تازی ہو کے
تیلی جسم چہرہ سرخ و رونق دار اور کئی
طرح کے بیماریوں سے بچ رہتے ہیں۔
ہوا کا اثر بچوں پر بہت ہوتا ہے جب تک
سردی موسم میں سردی کے وقت باہر
لیجاویں۔ خاص کر بارش کے دنوں میں
جب ہوا نہایت مرطوب ہوتی ہے۔
ایسے وقت میں کہانی سل وغیرہ بیماریوں
کے ہو جانیکا اندیشہ موسم گرم میں دو
وقت باہر لیجانا باعث تندرستی و چالاکی
اطفال ہے۔ مگر خدشہ کہ پوری گھبانی

کرے ایسا نہ ہو کہ کھانسی کسی ٹول لگی
میں مصروف ہو جاوے اور بچہ کہ
اکیلا چھوڑ دے *

دیانت بدلی ہی بچوں کو اڑھ
مفید ہے شیر سے مہینہ کے پیشتر چلنے
کے کرپٹ گزشت میں اس قدر طاقت
نہیں ہوتی کہ خود سیدھا بیٹھے سکین
بغیر سہارا نہ چھوڑیں۔ نرم بستر چیت
لٹا دیں یا زچہ خانہ میں پہن دیں۔

بعد چوتھے ہفتے کے اپنی ساعد چیت
ٹاکر اے ہاتھ سے اُسکے پتھر ٹولیں
پکڑ کر سر و جسم کو اپنی چھاتی و بادو کے
سہارے پر رکھیں۔ ایسے جب دین
مہینہ کا ہو جاوے خود بیٹھنے لگے
اور دن کو کم سوئے۔ تب نرم فرش

پر چھوڑ دیں۔ اپنی مرضی سے ہاتھ
پاؤں مار کر طاقت عضوی حاصل
کرے اور قابل چلنے پھرنے کے
ہو جاوے اور ان رنگتا ہے بعد

کسی یا پار پائی وغیرہ کے ساتھ
کھڑا ہو جاتا ہے اور گر بھی پڑتا ہے
تاہم ہمت نہیں ہارتا اور خوشی و
ہنسی سے ظاہر کرتا ہے کہ میں قابل
کھڑا ہونے کے ہوں۔ ایسی ہی رفتہ
رفتہ بچہ ہو جاتا ہے۔ تب اُن کو
کھلی ہوا میں حسب عادت گھومتے
گچھے وغیرہ میں پہن دیں *

انتظام بچوں کو دانتوں کا جوڑہ
بہرے و دوسرے عمر کے بچوں کے
پہلیش کے وقت کوئی نشان ظاہر
دانت نکلنے کا نہ میں نہیں پایا
جاتا۔ تاہم جھڑن کے اندر و طرح
کے دانتوں کی جھین ہوتی ہیں۔
اول دندان شیر پوتھ و مین میں
اور جوڑے نکلتے ہیں۔ ان کے
گر جانے کے بعد دوسرے برآمد
ہوتے ہیں۔ بچے کے دانت اول
یہاں ہوئے ہیں۔ یہاں سے اول دانت

دودھ ۵-۶۔ مہینے نکلتا ہوتا ہے
 اخیر کا ۲۰-۳۰ مہینے نکلتا ہے۔
 اکثر نکلنے وقت تکلیف ہوتی ہے۔
 جو بچہ تندرست اور اپنی والدہ کے
 دودھ سے پلے گا وہ بغیر تکلیف کے
 دانت نکالے گا۔ حمل آتا ہے۔
 تھوکر زیادہ پیدا ہوگی سوسڑا گرم
 اور پھولے ہوئے رخسارہ سرخ بچہ
 اپنی نگلیاں یا جو ماتھ لگے۔ منہ میں
 ڈالنا چاہئے تشنگی سے دودھ زیادہ
 پیتا ہے گرم پیرا ہوگا۔ دانت آتا ہے
 اچانک غائب ہے۔ چھ ماہ کر دانت
 بیٹھتا ہے۔ بعض دندوں سے
 کرتا ہے۔ یہ باتیں کسی ہفتہ پیشتر دانت
 نکلنے کے ظاہر ہوتی ہیں۔ علاج
 پہلی ہوا خوردی کرادین۔ کسٹر لکڑی
 اصلاح شکم کرین۔ آب سرد کپڑا یا
 اسفنج تر کر کے بدن پہنچہ دین ملائم
 پشیمنے سے بدن نرمی سے رگڑین

دودھ بار بار تھوڑی مقدار میں ملا دین
 تاکہ حلق و سوسڑے ملائم و تر رہیں۔
 درد کو افاقہ ہو۔ والدہ زیادہ گرم چیز
 سے پرہیز کرے۔ چوتے کو تھوڑی دانت
 یا سوکھا مٹھی کے لکڑی دین یا سوسڑے
 انگلیوں سے سہلا دین صحت بخشد
 کی احتیاط رکھیں۔
 تکلیف سے دانت اُن سوجن نکلتے
 ہیں جو کمزور یا مصدوم غذا سے پرورش
 پاتے ہیں یا کسی بیماری کا اثر ثانی
 والدین سے حال کیا ہو۔ انکی عکاسی
 ہے کہ سوسڑے سے بھرا لکڑی رخ و گرم
 کھنکھن سرخ و رخسارہ پر سبب زیادہ
 رجوع کرنے خون کے طرف سرکے۔
 آشوب جاری شدت رال شدت
 بنار شدت تشنگی بھیشی ہو کر بچہ کا
 مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہو۔ نیند سو جھک
 پڑتا ہے۔ علاج۔ سوسڑوں کو
 گرم لین سڈ سے چھرو دین تاکہ تھوڑے

ڈھیلے ہو جاویں۔ فوراً چہرہ میں تارک
 بچہ دہو سے آرام پا کر منس پڑے۔
 والدہ کو بچہ کے دہن کا خیال کھنا
 چاہیے تاکہ ضرورت کے وقت حکیم
 کی رائے لیویں۔ ترکیب چیرنے کی
 یہ ہے کہ بچہ کو والدہ یا کھلمائی
 گو دہن لیکر گڑی پر بیٹھے دوسری
 پر ڈاکٹر بیٹھ پر سر کو اپنے گھٹنوں میں
 دبا کر بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے منہ
 کشا دکر کے اور اونچا ہاتھ میں نشتر
 لیکر جلد ہی مسوڑوں پر پھیر دے تو
 فوراً تسبیح دور ہو جاوے گا۔ اگر
 تھوڑے دانت نکلیں تو فوراً ہی
 نکلیں گے۔ غلامیہ بچہ کو راس سے
 دووہ کے اوپر کچے رادین۔ راکا دووہ
 پانی ملا کر پادین۔ شدت درد کے
 وقت پاشوہ کرین گرم پارچاٹ
 پدنا دین۔ سر کو سر دیکھیں۔ صبح و شام
 سفنج تر کر کے یا ملائم کپڑے سے آغوش

یا گرم سے بدن پونچھ دیا کرین تھوڑا
 اسپال اگر جاری ہو تو منہ سے نکال دینا
 مگر زیادہ کا علاج کرنا چاہیے۔ گرم
 باسرو پانی سے حسب موسم غسل
 کرانے سے غلبہ خون فرو ہو جاتا ہے
 سر پر پھل کی ٹوپی ہو۔ ہوا اور کانا
 مین ہو یا ہوا خوری کرادین۔ اگر
 تشنج ہو تو فوراً آب گرم میں ٹھان دین
 مگر سرد چہرہ پر آب سرد لگا دین والدہ
 کو دووہ پلانے میں درد ہوتا ہے مگر
 سختے النوح دوسرے کا دووہ نہ ملاوین
 اس سے دانت آسانی سے نکلتے ہیں
 اور بچہ طاقور رہتا ہے اور کچھ دووہ
 پلانے سے دانت نکلنے سے سختے ہیں
 یعنی منہ سے سرد چہرہ وغیرہ ہر دانت
 نکل آتے ہیں گلے کی گھٹیاں بھیل
 جاتی ہیں۔
 چلک دانت۔ جب شیر کے دانت نکل
 جاتے ہیں۔ تب والدہ کو کچھ دانستوں

کی پر وانیہیں رہتی۔ بالکل اس کے
سُنے کو دیکھتی بھی نہیں جو باعث
بد صورتی و ندان ہے۔ افسانہ پور
ادانہیں کر سکتا۔ بدھنی و قونج
میں مبتلا رہتا ہے۔ بکے دانت
۵ یا ۸ برس کی عمر میں نکلتی ہیں
اکثر سال کے بعد نکلتا ہوتا ہے
جو اکیس برس تک پورے ہو جاتے
ہیں۔ کچے دانت نہ تو نکلتی ہیں پورے
ہوتے ہیں اور نہ سخت چیر کے
چبانے میں کام آتے ہیں۔ ایسے
میں بچہ یکے خبر داری کھنی چاہے
اور دانتوں کو صاف دیکھ کر
ان کا باعث خوب صورتی و ندان و
چہرہ ہو۔ اور جب بچہ کا گلا پھول
جاوے۔ جسکو عام گھنڈی بولتے
ہیں تو مفصل ذیل نسخہ کو چونڈی یعنی
چکی بہر کر انگلی سے گلے کے اندر
لگا دیوین تو جلد آرام ہو جاتا ہے:-

لنسنہ
ماڑو۔ مائین۔ چھنگڑی۔ کتھ
ہٹا ہٹا ہٹا ہٹا
طباشیر۔ لالہ بچی خونہ و سکو ملا کر ایک
سوف بنالین۔ اگر قے زیادہ ہو
تو سوف طباشیر لالہ بچی۔ مغز
کول ڈوڈہ۔ مری ملا کر عجبے کے
دیوین ۴ (باقی آئندہ)

مراقبہ
جیون سنگہ ڈاکٹر
کیلول کے استعمال سے
کس داغ نہیں پڑتے ہیں
شہر دارسا میں اندون بالی چیک بھلی
ہی چنانچہ ڈاکٹر ڈیزوک صاحب نے تجربہ سے
یہ ثابت کی کہ اگر چیک کے رص کے چہرے کیلول
چہرہ کی جادو چیک کے داخلہ خشک ہو جائے
اور داغ نہیں پڑتے صاحب صوف ایک کولی
وہ بیان نہیں کر سکتے کہ ایسا کیون ہو تا کہ

قواعد اور چندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر

جلد ۱۲

GUARDIAN OF

HEALTH



BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

قیمت	پیشی	ماہیہ
قیمت موصول	۱۰	۵
کم و جہہ الودیعہ	۱۰	۵

(ہیفا اور پیشی لاؤنگا)

قواعد

پیشی

(۱) خریدار اور فروختین دونوں ہی حکیم غلام نبی اور بدوہہ لکھا اور پیشی کے پاس ارسال فرما دیں +
(۲) بلا وصول قیمت پیشگی کسی سناجیکے پاس نہیں بھیجا جاوے گی +
(۳) جو صاحب نوہکا پرچہ سنگو بن آدھ آدھ کاٹٹ ارسال فرما دیں +

(۱) پر سناجیکہ کی ۱۰ روپے کو شکایت پر +
(۲) اس میں جان بوجھ کر کچھ بگاڑ کر پوٹا کر دیا گیا ہو +
(۳) کوئی اور شخص اس کے معاملات و طریق تشخیص و علاج میں مداخلت کرے +
(۴) کوئی اور شخص اس کے معاملات میں مداخلت کرے +

فلاحی کتب خانہ اسلام آباد
مفتی محمد رفیع الدین

آنکھوں کی حفاظت

جسم میں آنکھیں اعضا شریف ہیں
انکھیں نہ ہوں تو ہزار دن لکھوں خدا کی
قدرت دیکھو سے ان مجموعہ میں
خدا کی حفاظت کی جگہ انکھوں کے
ڈھیلو نکور کہا ہو جہاں ادنیٰ ضد موصی
اثر ہی اور پھر پہنچتا ہے

پڑیوں کا مضبوط بنا ہوا ان کا گھر ہے
جو چشم خانہ کہلاتا ہے

گرد و غبار تیز روشنی سوچانے کے لیے
پلکوں کو بال میں دو ابرو ہی اسی کام میں
آتے ہیں گرد و غبار تیز روشنی سوچانے
کے لیے پوٹے تو خاص و دو کو اٹھاتے ہیں

عمدہ شہر حفاظت کی جگہ رکھی جاتی ہے
خدا نے اٹھ کی حفاظت کے لیے سامان
کو تو تم ہی اور انکی حفاظت کرو

حفاظت نہ کر دے تو بچتا وگے
باد چھی۔ شاد۔ تو ہار۔ گہری سار۔

دو آنے کی جگہ چار آنے کمانے کے لیے
زیادہ محنت کرتے ہیں

یہ نہیں جانتے کہ ہم زیادہ محنت کرینگے
اور انکھوں کی حفاظت نہ کرینگے تو جلد ہم
ہو جائیں گے وہ آنے بھی جائیں گے

طالب علم جنکو پڑھنے کا مینیا ہو جاتا ہے
بلا خیال حفاظت چشم وقت بی وقت
پڑھتے ہیں

بی اسے پاس کیا پر اندھ ہو گئے تو
کیا فرما ہے

ایم آسے کا جبہ پہنا اور ٹوٹے پھرے
تو کیا لطف ہے

انکھوں کی انکھیں بری نعمت ہیں ان کی
حفاظت کرو

دلی طبی کیا کہتے ہیں انکی بھی سنو
مندرجہ ذیل شرط کا خیال نہ کر دے تو
تو جلد ناہیا ہو جاؤ گے

۱۔ گرد و غبار سے آنکھوں کو بچاؤ

۲۔ بہت گرم و بہت سرد ہوا سے آنکھوں کو

۱۳۔ متواتر قصد پر چھٹے سے پہنچ کر تانا

اولیٰ ہو *

۱۴۔ تیز و نہایت روشن شیاؤ کی طرف

بہت نہ دیکھا کرو *

۱۵۔ پیٹ کے بل بہت دیر تک سوؤ *

کچھ سی آنکھوں کی قدر کرتے ہو تو یہ طریق

سخت نہیں ہیں *

پڑھو۔ سمجھو۔ یاد رکھو۔ عمل کرو *

بینائی کو نفع پہنچانے والے امر قبول

الطبا یہ ہیں۔

۱۔ صاف شیریں پانی میں غوطہ لگانا

اور اوہیں آنکھیں کھولنا *

۲۔ معتدل مقدار میں ایسی لطیف غذا

کھانا جس سے خون صالح پیدا ہو *

۳۔ خوبصورت شیاؤ کا دیکھنا *

۴۔ کبھی کبھی سر سے مقوی لہر کا آگے

میں لگانا *

۵۔ گاہے اہل عقل و معقول سے

استعمال کرنا *

۳۔ جماع کی زیادتی نہ کرو *

۴۔ جنٹلمین شہر کے ٹیڑھے شراب نہ پیو *

۵۔ ایک شراب کیا سہے حرام ہیں

سب سے پہنچ کر *

۶۔ دن میں سونا اچھا نہیں *

۷۔ اتنا نہ کھاؤ کہ استغلا ہو جائے *

۸۔ براح پیدا کر نیوالی غلیظ اشیا کا

کھانا پینا ہی مضر ہے *

۹۔ بہت باریک حرف کا بکثرت

پڑھنا ہی منع ہو *

۱۰۔ نہایت باریک گفت گھنٹا ہی نہ چاہو

ایک پیرو کے کارڈ پر ایک لائق کا مضمون

لکھ کر چند پیرو بچاؤ ہیں وہ ہماری

مانین و طبیعتوں کی خواہ آنکھیں پڑ

یا جائیں۔ خیر *

۱۱۔ عصر و مغرب کے درمیان بہت باریک

لکھنا تو خاص کر مضر ہے *

۱۲۔ زیادہ رونا ہی آنکھوں کی نقصان

پہنچاتا ہے *

ضروری ٹوٹس
خیریدارن سالہ
کے لیے

جن خوش معاملہ
خیریدارن کی طرف سے
زچہ رسالہ حفظ
محبت پہنچ گیا ہر
انکو نام ہی کہ طبعی
اکٹھو چھپوا جائیگے

باقیدارون کو ندر
وہ بالاجلہ عتات
کرنی چاہیو نیز اپنا
اپنا پتہ اگر تبدیل
کرنا ہو تو لکھ دین
تاکہ وہی درست کے

وہ چھپوایا جائے
المشہور
سینچ سالہ

گوار تو انکو کچھ امرنگ دہی کی کھڑکی
پر شہید کی خفگی ہو جانتے ہیں پڑھیں
سفید پوش پڑ پڑ کھون کا بھی آنکھن
کے علاج میں یہ دستور کچھ چاہتے جیسا
مرض ہو حکیم کی طرف رجوع نہیں کرتے
کوئی گھٹا لگتا ہو۔ کوئی کسی شیو کی پوٹلی
کا استعمال کرتا ہو۔

کوئی کہتا ہو کہ فلانی ٹیسا آنکھ کی دوائی
خوب جانتی ہو۔
اس سبب اطباء نے آنکھوں کے علاج

میں عام قاعدہ بتا دی ہیں
۱۔ جب تک کامل تشخیص ہو کہ مرض شرکی
ہو یا اصلی یا پردہ نکھٹے یا رطوبتون کا
ہے یا عصب کا اس وقت تک حکیم کو
بھی چاہیو کہ آنکھ کے علاج میں غلطی
نہ ڈالے۔

۲۔ بشرط ضرورت ہل دوائے تنقیہ
کر کے آنکھ میں دوا لگنا بہتر ہے
۳۔ دردناک چشم میں سلاخی نہ ڈالیں

۴۔ شیر یا دینا سبب عذر نہیں دوا
کر کے آنکھ میں دوا چاہیو
۵۔ کونجی بیماری میں دوا لگنا کہ کچھ نہیں
بند کر کے اس میں سوجھا دینا
۶۔ اطباء دوا لگاتے ہیں کہ شالیتون
نے کتاب میں حکمت معصنہ ڈاکٹر سید
غلام حسین دین مطا لکھتے ہیں کی بابت
جو ہدایت لکھی ہیں کیا وہ نہیں پڑھیں
لو ہم کھتو میں۔ اچھی بات ہو۔ چل کر نیکی
قابل ہو۔

۱۔ کم روشنی میں نہ پڑھو
۲۔ ایسی روشنی میں پڑھو جو ایک طرف والی
ہو خواہ آگے یا پیچھے
۳۔ مکان ہو تو نہ پڑھو
۴۔ بیماری میں بھی پڑھنا منع ہے
۵۔ بیماری ہو شفا پا کر جو کچھ دیکھی ہو تو
احالتین ہی بہت پڑھنا ضروری ہے
۶۔ لپٹ کر پڑھنا اچھا نہیں
۷۔ یکدم کر دیتے کہ پڑھنا اور دور میلان

مین آرام نہ لینا پڑا ہو +

۸۔ کن منشی اشیا و دنیا کو ست پیر کرنا +

۹۔ تنہا کو کہاں نہ رہو نہ سو گھر +

۱۰۔ بیچ شام پہلو سپدان مین ہو اور

کو جانا ضرور چاہی +

۱۱۔ اکثر جماع یافتہ کشتی وغیرہ جسم

و دماغ کی طاقت زائیل نہ ہونے دو +

۱۲۔ جسم دماغ کو بیکار بھی نہ رکھو بلکہ

کام مین لاؤ +

۱۳۔ صبح ارٹھسوی کچھ بہاے بغیر کرنا

پر زور نہ ڈالو +

۱۴۔ امور و وغیرہ پیشکراوی زر گرم

مناسب ہے +

۱۵۔ ایک صاحب دانہ مین کہ چلتی ریل

مین بھی پٹھن نہ چاہو +

چھوٹی سی آنکھ کے بہت سے حالات

سب بکھین تو دفتر ہو جائی مگر چند نکتے

اور لکھتے ہین +

پنتا لیس برس کی عمر کے قریب قریب

نزدیک کی شہر چچی سرخ نظر مین تی

ور کی شہر چچی سرخ نظر مین تی

ابن نہ گانا نام گھر بڑا مین لائی ہو سائیت

ہے +

قریب آٹھ انچ کے خیر حب بخوبی نظر

آٹھ تو دھ مرنس کھینا چاہئے +

زیادہ عمر والوں کو دیکھا ہوگا کوئی خبر غور

سوی دیکھین تو ذرا دور فاصلہ پر کھسک

دیکھتے ہین +

دیکھ سائیت + دیکھ پٹھن ہو تو کاغذ کو

فاصلہ پر کھسک پٹھن تو لیتے ہین گردہ پٹھن

پٹھن معلوم ہو تار ہے +

باریک شہر کا دیکھتا ہو تو دور رہنے کے

سب نظر نہ آسکیں +

جوان کہیں گے صاحب آپ بڑی ہو گئے

یہ نکر آپ ذرا شرمیلنگے پیر آخر کو یہ شعر

پٹھن گئے +

دین کہ عمر جوانی برفت

جوانی مگود مذگانی برفت

بہت سے تو اسکی پروا نہیں کرتے *
کوئی کھتا ہو کہ لاؤ سرسبز لگایا کریں *
کوئی کھتا ہو آنکھ پر نزلہ گرا اطر فیض کھائیں
صاحب ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ یہ نقص سرسبز
لگانے سے جائے نہ طریقل کہاں سے *
محب عینک لگانے سے فائدہ ہوتا ہو
ایک بات اور یاد رکھو۔

جون جون عمر زیادہ ہوتی جائیگی اسقدر
زیادہ محب عینک کی ضرورت ہوگی
اسی سبب پانچویں سال عینک ملنی
پڑتی ہے *
اکثر چالیس برس کی عمر سے عینک کی
ضرورت ہو جاتی ہے *
ادنا دہندہ عینک چاہو بازار سے خرید کر
آنکھ پر نہ چڑھاؤ۔

سہذب آدمیوں کی تقلید کر کے بلا ضرورت
بھی نہ لگھاؤ۔
جب ضرورت ہو تو کسی پر ڈاکٹر کی صلاح کو
چرائی نہ کی جائے بلکہ اس سے واقف ہو

عینک خرید کرو۔
تاکہ ٹوٹے تو اتنا تو تم ہی خیال کر کے
وہ عینک خرید کر دو قریب قریب
آنکھ کے فاصلہ کی شے کو دکھائے۔
کیونکہ آٹھ انچ مہلی فاصلہ صحیح آنکھ کے
دیکھنے کا ہے۔

پھر وہ آنکھ کے فاصلہ کی چیز یہ سانی
پڑی جائے تو وہ ہی کافی ہے۔
ایک بات اور بھی تمہیں بتا دین
علاوہ لاٹک سائٹ کے اور کسی چیز
عینک کی ضرورت ہو تو یہ خیال رکھو
وہ عینک جو آٹھ انچ کے فاصلہ سے
حروف وغیرہ کو اسقدر دکھائے جیسا
کہ حالت صحت میں۔

اگر بہت بڑے حروف دکھائی دین تو
وہ نہ لو۔
کیونکہ شروع سے ہی ایسی عینک لگاؤ
تو زیادہ عمر میں کیا کرو گے۔
اسی وجہ سے عینک پر ذرا سا کاغذ

لگا رہتا ہے۔

اس کا غنڈ پر نمبر لکھے ہوتے ہیں۔

سے بڑے نمبر کا شڈا تیس یا بتیر
جو وزون ہو گاؤ۔

پھر کچھ بیون کے بعد پھر بیکار ہو جائیگا۔

جب اس چشمہ سے اچھی طرح نہ دکھائی

دے اور بدلو۔

مگر ایک دو نمبر پہلے سے کم کا۔

جب وہ بیکار ہو جائے اسطرح بدلتا رہو

اسطرح مدت التمر تک کام بخوبی چلے گا

اگر تم پہلے سے ہی پندرہ نمبر کا چشمہ

لگاتے تو تھوڑی برسوں میں ٹیکھوں سے

رو بیٹھتے۔

ایک اور بات سنئے۔

تہ عینک فالون عینک لگانے کی

احتیاج ہی چائنا چاہئے۔

اور ہر ایک شے کے پچھنے یا ضرورتاً کم

روشنی میں پڑنے کا اتفاق ہوا اور بلا

عینک پڑنا چاہئے جب ہی عینک

لگاؤ۔ یہ ہمیں کہ ہر کام میں لاؤ میری ناکی

آنکھ سے دیکھ سکیں جب ہی عینک لگاؤ

ایسا کرنے سے عادت کے سبب بلا

چشمہ ہر کچھ بخین سوچتا۔

۲۔ عینک کی کمانی کو احتیاط سے

بقدر ضرورت کھولو۔

زیادہ کھولنے سے کمانی ٹھیکلی ہو جائیگی

پر احتیاطی کرو گے تو ٹوٹ جائے گی۔

۳۔ نامافون کی عادت ہوتی ہے

کہ ہر بار مونے کپڑے سے چشمہ کو صاف

کرتے ہیں یہ ایسا کرنے سے عینک

کی آب جاتی جیتی ہے۔ یہ آسکا

ہی استر ہے جس سے مختلف نمبر

قرار پاتے ہیں۔

مل مل کر آب کھونا نہ چاہئے۔

گرد و غبار بڑا کم کر دیا جائے تو گپا کرو

فد ہی صاف کی جہی کپڑا مٹی یا سوڈا

قدر سے پانی میں ملا کر لگاؤ۔

پہرنت یا مہنی پہنی روئی سے بہانگی

بیشک

صاف کرو۔

یہ باتیں بڑے لائق آدمی کی بتائی ہوئی ہیں۔

اور طرح کے ہی لائق نہیں ڈاکٹر بھی ہیں۔

دست سر حینک لگاتے ہیں تجربہ بھی ہے وہ کہتے ہیں کہ ٹٹنے کے سبب ہنر اپنی چشمہ میں چھپا لے پائے۔

ٹھیک لاناگ سائٹ کے برخلاف جو مرض ہو اسکا نام شارٹ سائٹ ہے۔

اس مرض کا مریض نزدیک کی شے دیکھ سکتا ہے۔ دور کی چیزیں دیکھتا

اسکا علاج یہ ہے کہ مجوف چشمہ لگائیں۔ یہ کہدینا کافی غصہ ہے کہ مجوف چشمہ

لگاؤ۔ کوئی میں لایا جائے فاصلہ کی شے دیکھ سکتا ہے۔ کوئی دوسرا انچہ

کی وغیرہ وغیرہ۔ پس میں انچہ دلے کے لئے ہیں انچہ ہاں اور دوسرا انچہ والے کے لئے

دس انچہ ہی۔ چہ والے کے لئے

چہ انچہ مجوف چشمہ درکار ہو گا۔ یہ مرض بھی ایک آنکھ میں کم اور ایک

میں زیادہ ہوتا ہے۔ ایضاً کمین ہر ایک آنکھ کا چشمہ

مختلف ہونا چاہئے۔ نقد بصارت ہوا اور کھ میں سوزش

بارد و وغیرہ ہوتا تو اکثر امراض میں ڈاکٹر مختلف قسم کی عینک لگانے کی

ہدایت کرتے ہیں۔ پس بہتر یہ ہے کہ غذا بخورنا

ضرورت ہو تو ڈاکٹر سے معیت کے پاس جانا چاہئے تاکہ وہ متاویز

تو کوئی چشمہ سودوں ہے۔ آنکھ ایک شریف عضو ہے۔ اس کی

بیماری کو خفیف نہ جانیں۔ ہیشیا رڈاکٹر کی طرف ضروری ضرورت

جمع کریں۔

قواعد اور رشتہ کو غور سے مانتا ہے

جلد ۱۲

نمبر ۱۹



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہی	پیشگی	ستیم فیت
۸	۱۰	عام فیت مع حصول
۱۰	۱۲	کم درجہ لون پر مع حصول

(میکاد پیشگی ایکٹا)

اشتہار

قواعد

(۱) خودیاد درختین اور زمینت حکیم غلام نبی
(۲) درجہ انکسار میجر کے پاس ارسال کریں
(۳) بلا وصول فیت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
(۴) پہنچا جاوے گا
(۵) جو صاحب نوڈ کا پرچہ سنگلو میں آدھ آڈ کا
ملٹ ارسال فرمادیں

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵ء کو نکلتا ہے
(۲) اس میں حفظ صحت کے لہجہ خراک پر شاکیا
ہیڈی اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و طریق
تشخیص و تجربہ ثنائی و انگیزی و یونانی اور ان تداریک کا ذکر
جو حسب تغیر موسم بطور علاج حفظ و تداریک میں
لے چاہئیں مریج ہو سکتے ہیں

نمبر ۱۹

پیشگی پیشگی

عکس نظر کا بیان

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

ڈاکٹر گینس نے تیزی روشنی کی پیمائش
اسن اپاٹ کے سایہ سے کی ہے جو
معمولی دو ہیشون مین بالکل سیاہ معلوم
ہوتا ہے۔ انہیں معلوم ہوا ہے کہ اس کی
روشنی بجلی کی روشنی سے زیادہ تر ہے۔
لیکن بقابلہ روشنی دفوٹو سٹری کے
یہ سیاہ معلوم ہوتا ہے۔ پس ایسا قاعدہ
کے موافق اگر روشنی بڑھیں تو پوٹون
کے آنکھ میں نہ پہنچے تو شکل تاریک گاہ
میں روشن معلوم ہوگی لیکن اگر روشنی
پہنچے گی تو باریک معلوم ہوگی اور جو
روشنی اسطرح پہنچتی ہے وہ پوٹون
کی راہ آنکھ میں جانی ہوئی تبدیل
ہو کر اودے رنگ کی ہو جاتی ہے
اور اس حصہ پر وہ چشم میں موثر ہوتی

ہو جہاں پر وہ شکل قیام کرتی ہے یعنی
یہ کہ روشنی جو پر وہ چشم پر پڑے
پوٹون کے پڑتی ہے وہ دفوٹو سٹری
اور عکس آنکھ کا سایہ ہے جو صرف بقابلہ
اوس روشنی کے تاریک ہے جو اس مقام
پر کچھ شہر حال اس بارے میں بیان
کرنا شاید نامناسب نہ ہوگا کہ کیوں
پر وہ چشم کے اس خاص مقام پر روشنی
نہیں پہنچتی جو جہاں پر کہ وہ شکل
پڑتی ہے ؟

اول تو اس قیاس کا بیان کرنا ضروری
ہے جو ڈاکٹر اسٹینگٹن اس شرح
صدی میں ظاہر کیا تھا۔ ڈاکٹر نیگ کی
یہ رائے تھی کہ آنکھ میں تین جدا جدا رنگ
رنگوں کے جوڑے ہیں جو فرد افراد
رنگوں کے خواہش رکھتے ہیں جو اصل
طبعی اصلی رنگ قرار دیے ہیں۔
یعنی سرخ، تیز اور نیلا۔ ڈاکٹر نیگ کے
اس قیاس پر فلم ہوٹلس اور سٹڈال نے

عمل کیا ہم ہولٹس نے اس قیاس کے
خواہش سے قبول کیا ہے کیونکہ انہوں
نے اسکو آسان طریقہ اس سلسلہ کے
محل کر کے مین سمجھا ہے کہ مین
بہت دنوں سے سرگردان ہو رہا تھا
جب ڈیل بیان کرے مین وہ
ڈاکٹر رنگ بیان کرتے مین کہ پہلے
ریشے رنگوں مین ہر رنگ کا قیام
بہت عرصہ تک رہتا ہے۔ دوسرے
ریشے رنگوں کے جو غلبہ بہتر روشنی
ہیں اُن مین بہت کم عرصہ تک اور جو
ریشے کہ نیلے رنگ کے سابق مین ان میں
تھوڑی دیر تک رہتا ہے اسلئے اس سگر
کے سرخ سرے کی طرف حرکت اُن ریشوں
کی غالب رہتی ہے جو خواہش سرخ
رنگ کی رکھتے ہیں اسوجہ سے ظاہر
حصہ کا سرخ ہے اور اُن ریشوں پر جو
خواہش سبز رنگ کی رکھتے ہیں انہیں
اسکا اثر پڑنے سے آمیزش زرد رنگ

کی ظاہر ہوتی ہے۔ شکل کے مین
مین وہ مین جو خواہش سبز رنگ
کی رکھتی ہیں بہ نسبت اُن ہر مینوں
کے زیادہ متحرک ہو جاتی ہیں اور اس
وجہ سے تصور سبز رنگ کا غالب رہتا
ہے جبکہ اس مین آمیزش خفیف نیلے
رنگ کی رکھتے ہیں اس شکل کے روشن
حصہ کا اثر پڑتا ہے تو روشنی ہر رنگ
پر غالب ہو جاتی ہے۔ اس فقرہ کا
حسب حوالہ ڈاکٹر رنگ درج کرنا یا اسکا
نام لینا مشکل ہے تاوقتیکہ اُن کی
یا دیگر مری کے واسطے کچھ اوصاف
اُن کے بیان نہ کیے جائیں غالب
ہے کہ سوائے حکمت پڑھنے والوں کے
ادھنین اور کوئی نہ جانتا ہوتا ہم ہم
ہولٹس انکی بابت لکھتے ہیں کہ اُن
سے بڑھ کر کوئی شخص ایسا عالی دماغ
نہیں ہوا ہے اور نڈل انہیں تمام
حکمت ظاہر کرنے والوں مین جو ایک

نیوزن کے وقت سے ہر ایک ہو
ہیں بڑھتی رہیں *

ایک مشہور واقعہ اُن کے زمانہ کا یہ
ہے کہ صرف ایک مضمون دربارہ حالات
نظرِ ادا نہیں نے رائل سوسائٹی میں
پہنچا تھا اس سے اُنھیں اس عالی
شانِ جماعت میں درجہ ملتا تھا۔

لیکن بد قسمتی سے اُن کے حالات
خیالات ایسے شخص سے مضحکہ بھجے گئے
جو لارڈ برٹھم سے کم نہ تھا اور جس نے
ایڈل برابر کو بولایا کیا تھا۔ فی الحقیقت

یہ ایسا سخت مددِ اہلِ ہنر کا ہیر
برس تک اُنہوں نے اپنی تصنیفات
چھپوانا طسوی رکھا پھر اُن تصنیفات
کے جو خاص اُن کے پیشہ واکگری سے

معلق تھیں اُنکے اس سکوت سے
جو نقصان کہ انھیں اس تداشی حکمت کا
ہوا اُسکا تخمینہ کرنا غیر ممکن ہے۔ اُن کے
خیالات اتنی عرصہ تک دفترِ رائل

سوسائٹی میں رہے فون سے پتھر
اُنہیں جو وقت داری سے ہر تلاش
کر لیا اور تب سے علمِ ہولٹس نے انہیں
اُٹھایا گیا ہے کہ جن کے نام کے ساتھ
ینگ کا نام بطور پرشریک ہے۔ کہ جدا
ہنرین ہوتے تھے۔ فی الحال جو فقرہ کہ

دربارہ قیاسِ ینگ وچ کیا ہے وہ
ہماری غرض کے واسطے کافی ہے۔ یہ
علوم ہوا ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے
پہلے یہ بات جانتے ہیں کہ آمیزشِ سخن
اور ہنرِ شعاع کی زبردنگ پیدا کرتی ہے

اور آمیزشِ ہنر اور ادب سے شعاع کی دنیا
رنگ اور سطح پر صلی لگوں سے ہم
خاص رنگ اُس خیالی شکل کا جان
سکتے ہیں *

اب ہم اُن طولِ طویل خیالات کو بیان
کرتے ہیں جنہیں تمام اُس مضمون پر لکھنے
والے لوگ پسند کرتے ہیں۔ یہ مضمون
سب لکھا ہے کہ جب اچھے سے بلاستقلال

کسی حصہ نہ اس رنگ کی طرف منسوب
 ایک دیکھتے رہتے ہیں فرض کر دو کہ
 سرخ رنگ کی طرف تو وہ متصہر و جہت
 ہوا کہ پھر سرخ رنگ پر تابت و ثابت
 سرخ سے عاجز ہو جاتا ہے جکا ہی نتیجہ ہوتا
 ہے کہ اگر سرخ شعاع کی طرف سے
 چہرہ کسی تار یک کمرہ یا ہموار خالی یا شیش
 سطح کی طرف پھیر لیں تو پھر اچھے اہم مقام
 پر پہنچ شاع کو کہ جس سے عاجز آگئی ہوتی
 قبول نہ کرے گی اور ہم اس کو جہت خوش آئند
 سبز رنگ دیکھیں گے اور ایسے قاعدہ
 کے موافق جیسا کہ ہم بخوبی جانتے ہیں
 اگر ہم کسی شے کی طرف چو تار یک نہیں
 پر دیکھیں اور پھر اپنی آنکھ اُس طرف سے
 پھیر لیں تو ہمیں تار یک شہ آسن میں
 پر دکھائی دے گی اور اس طرح سرخ و سبز
 ہر تار یک میں ہر اس قیاس کو تمام
 مضمون نگاران روشنی و رنگ نے قبول
 کیا ہے۔ ہم پڑھنے کے اس بلا حجت ختم

کر لیا ہوا روشنی جہت سے بہت چھٹا کا
 ہے لیکن یہ ہے کہ یہ رنگ یہ قابل
 اعتراض ہے کہ جس سے کچھ اعتراض
 میں بھی بیان کر دین گا۔ ہر کیف اگر
 ہم اس قاعدہ کو منظور کریں تو ہمیں
 یہ معلوم ہو گا کہ کیا سبب ہے کہ وہ خاص
 پردہ چشم کا کہ چکر اس کبڑ کی کا
 ہوتی رہے روشنی کو بوسیلہ پولون
 کے کیون نہیں قبول کرتا ہے۔ وہ حصہ
 پردہ چشم کا اندھا ہو جاتا ہے یا نیری
 روشنی کی وجہ سے عاجز آجاتے اور
 وجہ سے کوئی دوسرا اثر نہیں قبول کرتا
 ہے۔ میں اس مقام پر وہ واقعہ بیان
 کرتا ہوں۔ چراغ ان مشہور واقعات
 متعلقہ عکس نظریں سے زیادہ
 مشہور معلوم ہوتا ہے۔ تسلسل رنگوں
 کا بناوٹ شکل میں جیسا کہ ہم نے
 دیکھا ہے۔ حسب ذیل ہوتا ہے۔

(باقی آئندہ)

عہدہ پانی کے فائدے

جو وقت سخت محنت کرنے سے پہلے
وہ گویا بڑا ملا۔ شہروں اور قصبوں میں
اطمینان یک نغمہ ہے۔ عہدہ پانی
شہروں اور قصبوں میں پہنچنے سے
جو فائدہ دے وہ ان کے رہنے والوں کو
ہوتے ہیں وہ یہ ہیں :

۱۔ یہ کہ لوگوں کی صحت میں ترقی
ہوتی ہے۔ کلون کے ذریعہ سے جو
پانی پہنچتا ہے وہ بمقابلہ کنوؤں کے پانی
کے زیادہ ستہر اور صاف ہوتا ہے
بعض قصبوں میں تو لال بخار ایک
معمولی اور عام بیماری ہو جاتی ہے
جن مقاموں میں کلون سے پانی پہنچایا
جاتا ہے وہ ان موت کی تعداد نہایت
کم ہے برخلاف ان مقاموں کے جہاں
اور ذریعوں سے پینے کے

واسطے پانی لیا جاتا ہے۔ مائیں کی
صفائی اور ٹرکوں کا چھڑکاؤ اور اس
وجہ سے ٹرکوں کی دھڑستی اور ستر
کے پھرنے کی کمی بھی غرض کے لائق ہے۔
دوسرے یہ کہ آسنا طہنت۔ جاپراد۔
کلون کے ذریعہ جہاں کھیر پانی پہنچایا
جاتا ہے وہ ان آگ بجھانے کا انتظام
وسکلوں کے ذریعہ سے بخوبی اور آسانی
سے ہو سکتا ہے :

تیسرے یہ کہ زندگی کے میون کی
تخفیف ایسے مقامات کے جہاں کلون
سے پانی پہنچایا جاتا ہے ان زندگی
کے بیمہ کرنیوالی کمپنیاں شہر میں کہ
صحت ہونے سے بیمہ کی شرح میں
بہت تخفیف ہو گئی ہے۔ عموماً بئرس
پچاس فیصدی کی تخفیف ہے :

چوتھے یہ کہ دستکاری اور کاریگری میں
ترقی۔ ایسے کارخانے جہاں انجنوں کے
کام ہوتا ہے اور ہر وقت آگ لگنے کا

کا خوف رہتا ہے اُن مقامات میں
پانی کے قریب ہونے سے وہاں
اس قسم کے کارخانے زیادہ جاری
ہوتے جاتے ہیں اور کارخانہ داروں کو
اس پر اپنی رہنمائی ہے

پریسڈنٹ ٹیننگ کا بیان ہے کہ جہاں
کھیتیں کرکھین کے ذریعہ تمام شھر
میں پانی پہنچانے کا انتظام ہو جاتا
ہے۔ ہر سس اندر ہی وہاں کے
مردم کی شرح میں بہت تخفیف چمکتی
ہے

عادتوں کا بیان

شخص کی طبیعت اُس کی عادتوں پر
مخصوص ہے اور اسی لحاظ سے آدمی عادتوں
کا مجموعہ کہتا ہے جس سے کہ دائمی عادتوں کو
میں طوق اور پیر میں نہ بخیر سخت گران
اور نہ گوارا معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ان عادتوں

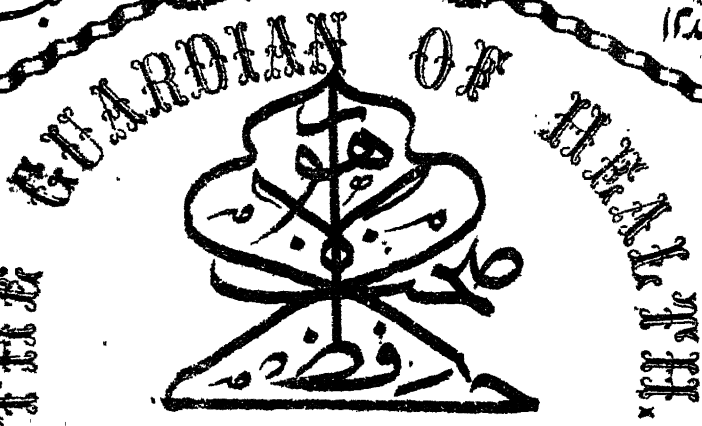
کے سبب سے اسکو بیش تکلیف میں پنا
پڑتا ہے اور خاص کر اگر اس کو عادت
نہ ختم ہوتا ہے تو عادتوں سے اس کو
دوبارہ پناہ ہو کر اس سے اس دوام سے
میری دماغی ممکن نہیں ہے ہی دماغی
پر فراہمی اور برسی خصوصیات کے پھندے
میں پیشر جانا بہت ہی بُرا ہے
پھر اُس سے دماغی پناہ نہایت مشکل
ہے۔ عادتوں کا ماحول اس کے اندر
ہے کہ وہ ایک ایک سے نکال جائے
گھر رہتا ہے جہاں تک اگر اس کو
چیونٹی بھی چاہے تو اس سے نہ نکلتی
ہے لیکن اگر وہ اپنے گھر سے نکل کر
ایسا مضبوط بن جائے کہ اس سے نہ نکلتی
بھی اس کو نہیں توڑ سکتا۔ ہر ایک شھر
ایک خاص عادت کا خزانہ ہو جاتا ہے
کہ جس کے سبب وہ ایک خاص شغل
میں اپنا قیمتی وقت خرچ کرتا ہے اور
اپنے دل کو اُسی میں مشغول رکھتا ہے

عادت نیک ہو خواہ بد رفتہ رفت
اصلی مزاج میں آمیزہ ضمیر ہو جاتی ہے
ایک شخص جوانی کی حالت میں شہر
پیرس کے قید خانہ میں قید ہوا جب
اُسے رات ہی پائی تو وہ ان کے حاکم
سے درخواست کی کہ میں یہاں کے
قید خانہ میں رہنے سے ایسا عادی ہو گیا
ہوں کہ اگر اب میں اپنے گھر جا کر اس
عادت کو چھوڑ دوں تو بیشک مجھ کو تنگ
امید وار ہوں کہ حضور مجھے ہر قید خانہ
کی اجازت دیوں ۞

سچ ہے کہ جس آدمی کو بری عادت
لگ جاتی ہے۔ مرتے دم تک نہیں
چھوڑتی۔ ایسا کہ کسی شخص نے ہو گا کہ جس نے
چالیس برس کی عمر پہنچ کر کوئی عادت
حاصل نہ کی ہے کہ چہرہ افسوس نہ کرنا
ہو اور پھر نہ کہتا ہو کہ اس سے میرا بڑا
ہرج، ہرقصان ہو اور اس کے چھوڑنے
سے مجھ پر ہون کیونکہ وہ میرے اٹنی

ترج بہن ملگنی ہے۔ اگرچہ یہ سچ
ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر آدمی
پورا پورا قفسہ کر لیتے ہیں تو ان ایسی
عادت سے بچنا چاہیے جو ہوسٹ کی۔ پٹنہ والوں
نستہ میری بلکہ آرزو ہے کہ وہ بھی آدمی
ایک ایسی خاص عادت نہ کرے جو اچھے
لوگ پسند کرتے ہوں پسند کریں اور
اُس کے ذریعہ سے روز بروز خوشی
حاصل کر کے اس دنیا میں سب کی
نظر میں ممتاز اور سلاطین بنیں تو پھر کہہ
مشکل نہیں ہے۔ صرف دل لگانے پر
مختصر ہے۔ کیونکہ اگر کسی شخص کے
قبضہ میں چارکان۔ لوہے۔ تانبے
چاندی اور سونے کی ہویں اور وہ کسی
سے کہی کہ ان چاروں میں سے ایک
تم کو عاف ہے جسکو پسند کرو۔ یلو
تو یقیناً ہے کہ وہ سچ سمجھ کر سونے ہی
کی کان پر ہاتھ ڈالے گا ۞

قواعد اور درجہ چندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہیہ	پیشگی	شرح قیمت
میں	۱۲	عام قیمت درمختص
مختصر	۶	کم درجہ ڈالون کر مہمختص

اشتہار (میٹا پیشگی ایکٹا) قواعد

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵ اور ۳۰ کو نکلتا ہے *
 (۲) اس میں حفظ صحت کیلئے خورد و آشامیہ پر شک و گمان اور بیماری اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص و تجربہ فاشی انگریزی دیوناگی اور اردو تداوین و تدابیر کا ذکر جو حسب تفسیر موسم بطور علاج حفظ ماقدم عمل میں لاتے چاہئے درج ہو رہے ہیں *
 (۳) خیر اور غور استین اور قیمتیت حکیم غلام نجی زبدہ لکھا، میجر کے پاس رسالہ فرما دیں *
 (۴) ہا واصل قیمت پیشگی کسی صاحب کے بغین بھیج جاوے گا *
 (۵) جو صاحب نمونہ کا پرچہ منگو میں آدھ آنے کا ٹکٹ ارسال فرما دیں *

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نجی

نیاہ پبلیشنگ پریس

عکس کا بیان

ذرات اشاعت سے آگے

—
نیلا۔ سبز اور زرد اور سرخ کے عکس بن جاتا ہے
میں نارنجی۔ تیز رفتاری سے نیلا ہوتا ہے
یہ تیز رفتاری سے نیلا رنگ بن جاتا ہے پہلے
کے زیادہ شمع ہوتا ہے اور اس کے
نیل کے عکس ہیں

واضح ہو کہ شکل کے بننے اور غائب
ہونے میں رنگوں کا ظہور اسی ترتیب سے
ہوتا ہے جیسا آفتاب کی شعاع میں
ہوتا ہے یعنی نیلے رنگ سے شروع ہوتا
ہے اور اس حد تک جاتا ہے کہ جب کوہم
ہیٹ رنڈ اس شکل کا کہتے ہیں اور
بعد ازاں تبدیل ہو کر خفیف نیلا جاتا
ہے جب کوہم کیلک ایڈ کہتے ہیں اور
اسی طرح پھر نیلا رنگ ہو جاتا ہے
میں نے اختلاج ہیٹ ایڈ اور

ایڈ اس واسطے متعل کی ہے کہ حال کے
مشامشی لوگوں نے لکھا ہے کہ اس
شکل میں کوئی اس قسم کا فرق نہیں ہے
صرف یہ درجہ کی بحث ہے۔ خیر جو کچھ ہو
گزیریت کہ عکس نظر کا پیرو ہے اس
ترتیب کا ایسی عجیب ہے کہ قابل کھ لیں
کے ہے عکس کی کیفیت ان تسلسل
رنگوں کی ہے کہ خفیف روشنی میں
بن جاتا ہے اور سرخ کر لون خفیف
نیلے اور سرخ کر لون میں زیادہ تغیر ہوتا
ہے اور تیز روشنی میں سرخ اور زرد شمعوں
میں اس قدر تبدیل ہوتا ہے کہ گویا وہ نیلی
اور سرخ شمعوں پر غالب آجاتی ہیں
اور جب روشنی کی تیزی میں کمی ہوتی
لگتی ہے تو اس کے عکس کی کیفیت
ہو جاتی ہے۔ میں ان عکس کی نظر کا حوالہ
دیتا ہوں جو سفید یا رنگین کاغذوں
پر آفتاب کی شعاع پڑنے سے پیدا
ہوتی ہیں۔ سفید کاغذ سے ویسے ہی

رنگ اسی ترتیب سے پیدا ہوتے ہیں جیسے سفید باولون سے۔ صرف فرق ہے کہ روشنی آفتاب کے کاغذ پر بہت تیز روشنی ہوتی ہے۔ کسی غیر معلوم سبز رنگ کا ہرگز نامشکل ہو۔ لیکن نیلا رنگ بعد معمولی توقف کے ظاہر ہوتا ہے اور اس کے بعد زردی مائل سبز رنگ ہو کر فوراً خالص زرد ہوتا ہے۔ غائب ہونے میں بھی بہت رنگ کی فوراً خفیف نارنجی اور سُرخ نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ زرد ہونے میں پہلے قبل غائب ہونے کے وقت رنگ قرمز بھی بہت صاف ہو جاتا ہے اور بعد اس کے خفیف نیلا رنگ ہرگز خالص نیلا رنگ ہو جاتا ہے جو فی الحقیقت ایک آخری رنگ ہے۔ ایک مربع سفید رنگ کاغذ کو دھوپ میں رکھنے سے بہت عجیب مشترک رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ذیل کا مشترک رنگ ان میں

سب نہایت مشہور رنگ ہے۔ بیشتر کی آزمائشوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اگر ہم کاغذ کی طرف ایک گز کے فاصلہ سے دس سینٹی میٹر تک کھینچیں تو پھر دو گز کے فاصلہ سے دس سینٹی میٹر تک دیکھیں اور بعدہ تین گز کے فاصلہ اتنے ہی وقت تک دیکھیں تو ہمیں تین جدا جدا رنگیں اس کاغذ کی معلوم ہونگی ملی ہوئی ایک دوسری مختلف شکل اور رنگوں میں۔ اختلاف شکل میں بیشک مختلف فاصلہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور اختلاف رنگوں میں بوجہ توقف ملاحظوں کے ہوتا ہے۔ اسکا نتیجہ جیسا کہ میں پیشتر بیان کر چکا ہوں یہ ہوتا ہے کہ تین مربعہ شکلیں مختلف قد اور رنگوں کی معلوم ہوتی ہیں اور ان کے ایک بہت خوب صورت شکل بن جاتی ہے۔ ان کے رنگ اکثر اودے اور زرد اور نیلے ہوتے ہیں لیکن سبب تبدیل نشانی

کے ان رنگوں پر ہمیشہ بہرہ ور نہ رہتا
 نہ چاہئے کہ میں نے چند کاغذات مختلف
 رنگوں کے بہم پہنچائے ہوں یہی ہے کہ
 کہ وہ ضرور عکس نظر پر موزوں ہوں گے
 لیکن ان سے کوئی لائق طیبان نتیجہ
 نہ پیدا ہوا۔ تسلسل رنگوں کا خیالی شخص
 یکساں ہوتا ہے خواہ ہم روشنی آفتاب
 میں او سے رنگ کی طرف دیکھیں
 یا زرد اور نیلے رنگ کی طرف دیکھیں
 صرف اس بات کا فرق ہو کہ ایک رنگوں
 کی طرف دیکھتے زیادہ عرصہ کے بعد
 تصور شکل قائم ہو جاتا ہے اسوجہ سے
 کہ ان میں زیادہ تر عکس روشنی کا نہیں
 پڑتا ہے اگر بہت گہرے رنگوں کی طرف
 مثل نارنجی رنگ کے دیکھا جائے کہ چہرہ
 اس قدر عکس روشنی کا نہیں پڑتا ہے کہ
 جس سے قوی خیالی شکل بن جائے تو اس قدر
 کٹھنی رنگ دکھائی دیں گے یا کی
 رنگ اس سے مستثنیٰ ہو خواہ روشنی

سطح ہو یا خاک یا بادل ہوں مگر اس سے
 ہمیشہ عکس نگاہ میں اور رنگت پیدا ہو چکا
 دوسرے مشہور واقعہ متعلقہ اشکال خیالی
 کے یہ ہے کہ روشنی سطح کی قوت عکس
 اندازی میں خفیف تغیر ہونے سے اپر
 اثر ہو جاتا ہے اس لیے خفیف تغیر خیالی
 شکل میں ایسا نارنگ پیدا ہو جاتا
 ہے جو آنکھ کھولنے سے شکل دکھائی دیتا
 ہے۔ مثلاً اگر چوکھٹے ایک کپڑے کا تھوڑا
 اوپر کی طرف اٹھادیا جائے اور روشنی
 دہرے شیشوں کے درمیان ہو کہ
 گزرتے تو رنگ اس شکل کا بالکل
 مختلف ہوگا اس رنگ سے جہاں روشنی
 صرف ایک ہی شیشہ کے درمیان سے
 گزرتی ہے اور اگر ایک پرچہ کاغذ کی سطح
 میں ذرا بجی ہو موری ہوگی تو وہ مختلف
 رنگ کی وجہ سے معلوم ہو جائے گی
 ایک موقع پر ایک پرچہ سفید کاغذ کا
 سر میں آزمائش کر رہا تھا خفیف برف

ہو گئے۔ بیشک اس میں تغیر رنگ نہ رہا۔ لیکن سرخ حروف سیاہ زمین پر بہت صاف ہو گئے۔ برعکس اس کے اگر کھلی ہوئی آنکھوں سے تاریک جگہ میں سطح ہموار کی طرف دیکھا جائے۔ تو بیشک وہی حروف سفید تاریک زمین پر معلوم ہونگے۔ زمین نے غامی ہوا سطح کی آزمائش کے لیے کیا کیا ٹکڑا اخبار کے کاغذ کا بھی دھوپ میں رکھا تھا۔ اس بات سے مجھے حیرت معلوم ہوئی کہ اسکی سطح پر اور بین السطوح صاف معلوم ہونے لگے اور بڑے حروف تو بہت آسانی سے دکھائی دیتے تھے۔

کنوون میں رہی ہوا

اکثر ایسے حادثے ہوتے ہیں کہ لوگ کنوین یا زمین کے نیچے کے گڑھوں کے اندر بیٹھتے ہیں اور وہاں بیہوش

ہو گیا اور اسوجہ سے اسکی پشت کا نصف سایہ بچل معلوم ہوتا تھا اسکا اثر اس خیالی شکل میں بھی ہوا کہ اس کے اوپر کا حصہ اودا ہو گیا اور رفتہ رفتہ زردی مائل سبز رنگ نیچے کے حصے کا ہلکا پڑ گیا۔ دوبارہ روشنی اور عکس تصور نگاہ کے میں کہہ سکتا ہوں کہ بہت سی عجب اور فائدہ بخش آزمائشیں علامہ تغیر رنگ کے کجا سکتی ہیں اگر مختلف قسم کی اشیا اور تیز روشنی آفتاب میں بھی جائیز ہیں ایک روز ہمارے کامیگر میں لایا اور دھوپ میں اسے رکھ کر ۵۰ سیکنڈ تک میں نے اسپر دیکھا تو الفاظ ہمارے پرستہ متصل میگر میں صاف صاف مجھے عکس نظر میں معلوم ہوئے اور جب میں نے آنکھ بند کیے ہوئے روشنی کی طرف رخ پھیر لیا تو وہ حروف و شجر سرخ تاریک زمین پر معلوم ہوئے۔ پھر اوسے کھمبہ بند کرنے سے زیادہ شجر

ہو کر مر گئے ہیں۔ اسکا باعث یہ ہے
 کہ ان میں دم لینے کے لیے صاف ہوا
 نہیں ملتی۔ یا اس میں زہریلی ہوا کے
 شے ہوں جو رو رہے ہیں۔ آدمی کی زندگی
 قائم رکھنے کے لیے صاف ہوا نہایت
 ضروری ہے اور پھیپھڑے کے اندر بہت
 آدمی قسم کی کارروائی ہوتی ہے جس سے
 کسی چیز کے جلیز میں۔ یہ دیکھنے میں
 آیا ہے کہ جس کسی ہوا میں آدمی خیر چل
 پھرتا ہے وہ آدمی کے سانس لینے کے
 لیے نہایت مفید ہے اور ایسی ہوا میں
 کوئی جانور زندہ نہیں رہ سکتا۔
 اس کا روناک ایسا ہوا جو چیزوں کے جلنے
 کی حالت میں کوئلہ اور کچن کے لٹیر
 سے بنتی ہو انسان کو مضر ہوتی ہے اور
 اس میں سانس لینے سے دم گھونٹے نکلتا
 ہے۔ یہ ہوا اکثر پڑنے کنوؤں کے پھوٹن
 میں سے پانی کم نکالا جاتا ہے جو جاتی
 ہے۔ یہ بے کام کنوؤں کے دراروں

میں سے نکلتی ہے یا نباتاتی و حیوانی
 چیزوں کے مٹنے سے پیدا ہوتی ہے
 یہ بہت وزنی ہوتی ہے اور اس میں گلا
 گھونٹتا ہے۔ زمین کے اندر کانوں میں
 جو کام کرتے ہیں انہیں ایسی ہوا اکثر
 ملتی ہے۔ جلدی ہوئی مٹی کنوؤں کے اندر
 پھنچ کر تک لٹکانے سے یہ معلوم ہو سکتا ہے
 کہ کاربوناک ایسڈ ہوا ہے یا نہیں مگر
 ایسا کرنے سے اکثر خطرہ ہوتا ہے کیونکہ
 تعجب نہیں کہ کوئی ایسی ہوا بھی ملی
 رہے جو خود جل اٹھے۔ اس لیے جتنی لٹکانی
 میں چاہے کہ اس کے چاروں طرف
 ایک تار کی جالی رکھیں جس پر جیسا
 کے لیمپ میں ہتی ہے۔ اگر تہی جلتی
 رہے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہوا اچھی ہے
 اگر مجھ جاوے تو ہوا غریب ہے۔ ایک
 مرتبہ ایسا ہوا کہ چند افراد کسی مکان کے
 زخا نے میں کام کرتے تھے اون کو
 پانی کا ایک ستوانہ نظر آیا۔ ایک شخص

نے اچھی طرح دیکھو کے لوتی لٹکائی
 اُس پر بُری ہو امین آگ لگ گئی
 اور بہت مشکل سے بچھی۔ آگست
 مین بُری ہوا کے باعث ایک کونے
 کی کان مین بڑا بہاری حادثہ ہوا۔
 لوگوں کو شک ہو کہ کچھ بُری ہوا ہو
 اور چونکہ لوگوں کو بچر جانے کی اجازت
 نہ ملی اور ہونے نے ایک معمولی لالٹین
 مین بتی جلا کر نچے لٹکا دی۔ اس پر
 بُری ہو امین آگ لگ گئی اور ایسے
 زور کی آواز ہوئی کہ چھ میل تک شامی
 دی۔ تین آدمی اسی جگہ پر مر گئے
 اور بہت سخت زخمی ہوئے۔ یہ
 ہوا کا ربونک ایسڈ نہ تھی کیونکہ آمین
 نہ تو بجی جلتی اور نہ یہ ہوا خود جلتی۔ بلکہ
 کوئلہ اور فاسیل زود جن کے مٹر سے جو ہوا
 بنتی ہے وہ تھی۔

کنوے مین سے بُری ہوا نکال
 ڈالنے کی کسی کھل ترکیب مین ہیں ایک

طریقہ یہ ہے کہ کسی لوہے کے برتن مین
 تھوڑی سی بارود کھکڑا سے کنوے
 کے اندر لٹکا دیں اور اُس کے بعد کچھ
 جلتا ہوا کوئلہ کنوے کے اندر پسینگیں
 تاکہ بارود مین آگ لگ جاوے۔
 اس کے باعث بُری ہوا اٹھی دینی
 مگر یہ طریقہ بہت عمدہ نہیں ہے
 دوسرا بہت بہتر طریقہ یہ ہے کہ کنوے
 کے اندر جانے کے پشت پر ایک گھڑا
 تازہ بھجیا ہوا چونے مین الدین
 کیونکہ اس کے باعث اگر کاربونک
 ہوا کنوے مین موجود ہے گی تو اسے
 چونہ جذب کر لے گا اور ہوا کا زہر جاتا رہے گا
 اس مین صرف اگلی بات کا شک رہتا
 ہو کہ کل کاربونک ہوا جذب کے لئے کیلئے
 کتنی چونے کی ضرورت ہوگی کیونکہ خاص
 خاص چیزوں کا میل خاص خاص مقدار مین
 ہوتا ہے ایسے ایک خاص مقدار چونے
 کا صرف خاص مقدار کاربونک ہوا کا

جذب کر چکا۔ سب اچھا طریقہ ہے کہ
ایک بار کنوے کا بہت سا پانی نکال
دیا جاوے چونکہ کاربونک ایسڈ ہوا
سے زیادہ بہاری ہوتا ہے اس لیے پانی کو
اوپر رہ کر کھینچ ہی نکلتا آوے گا۔ تیز بڑھ
سراوی پچا تیز بین۔ سب اچھا طریقہ
ایک طور کی بہاتی سے کنوے میں اوپر
سے صاف ہوا ڈال کر کاہی +

رسید زر

مہتمم مشکور ہے اُن عنایت فرماؤنگا
جنہوں نے زرچندہ عنایت فرما کر
کارخانہ کی امداد فرمائی۔

جناب محاراجہ صاحب دراج
والی ریاست ناہجہ .. ۱۲
خان احمد شاہ صاحب نج .. ۵
حاجی دلاور خان صاحب .. ۱۴
کانشی رام صاحب پٹواری .. ۱۵
محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار .. ۱۶

سمول ملایم الدین صاحب .. ۱۷
صاحب سکرٹری سینیو پٹی .. ۱۸
سونی پت .. ۱۹
میزر نخل .. ۲۰

اشہاد

عرق اللحم انکوری و الشہاد

(مفح مولد و مصنفی خون)

یہ خوشنہ عرق قوت بڑی اضعاف قاع دل
جگر کے دہر کرنے میں پیش ہے مفصل
فساد خون در دہر و سر زلہ کام لاغری قہر
کہنہ خفایاں اختلاج قلب آدب لقوہ فالج عرشہ
نسیان دی بیرون قی جہرہ جگر شربت عرشہ
سکرات ہر قوت مغرور کا اعادہ کر کے جسم کو
تازہ کرتا ہے رنگ سرخ بناتا ہے شرب و صاوند کا
عمدہ بدل ہے قیمت فی بوتل پانچ روپے
کہ نہیں بتا دجن کھلیے منہ روپیہ +
زہر کا حکم غلامی اطمینان فطاحات منبر اجلہ

قواعد اور زرخندہ کو غور سے ملاحظہ فرمائیے

مصلحت
مورخان و طبیب

منبت

جلد ۱۲

GAZETTEER OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شرح قیمت	پیشگی	مال بعد
عام قیمت معہ محصول	۱۲	۵
کم درجہ والوں کے معہ محصول	۱۱	۴

میڈیکل سٹڈیا (کلیکٹ)

اشہاد

قولہ

(۱) ہر سال ہر ماہ کے ۱۵ و ۳۰ کو نکلتا ہے۔
 (۲) حفظ صحت کے لیے خوراک و پوشاک و خواب و بیدار
 اور غیر الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص و
 تخریب و دیگر طبی و دوائی اور ان تدابیر کا ذکر جو حسب
 تغیر موسموں و طبع و علاج حفظ بقا قدم عمل میں لانے
 چاہئیں درج ہوتے ہیں۔
 (۳) جو صاحب نمونہ کا پرچہ گواہین آدھانہ کا
 ٹکٹ سال فرما دیں۔

زبدۃ الملک حکیم غلام غلام

نیو یارک پریس

سگ دیوانہ کو کانٹوں کے نقصان اور اس کا معالجہ

اس بات سے تو عمر بھر یاد دہانی لگے گو کوئی واقف
ہونگے۔ کہ جب کوئی دیوانہ گستاخی
کو کاٹ جاتا ہے۔ تو گویا تمام عمر مرض
کے دبیرین خوف کا وہ نقشہ جانتا ہے
جو کی طرح رفع نہیں ہو سکتا۔ اب ہم
اوسکی نسبت چند ضروری باتیں اور
مفصل حالات لکھ کر پبلک کو آگاہ
سے آگاہ کرتے ہیں کہ دسے ایسی وقت
پر جب کوئی چیز یا کوئی طبیب ادا
میسر نہ ہو سکے تو خود دیکھ بھال کر اسکا
سعالجہ یا کوئی تدبیر کر سکیں تاکہ انسان
کی بے بہا جان کو کبھی قسم کا صدمہ یا ایذا
نہ پہنچ سکے۔ اور ہم سگ دیوانہ کا بخو
کی جو جو علامات پیدا ہوتی ہیں انکو

ظاہر کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ جب کسی
انسان نبی آدم کو اتفاقاً سگ دیوانہ
کاٹ جاتا ہے۔ تو علامات ذیل پیدا
ہوتی ہیں۔ چنانچہ ذیل مرض کے دبیرین
پچھلی پڑ جاتی ہے۔ کالی ہوئی جگھ سے
چند قطرہ۔ خون نہ ہر آلودہ ٹپکتے ہیں
اگرچہ آٹا و ناناشل دیگر زہریلا جانور
کے چند زان خطرناک علامات پیدا
ہند ہیں بہت کم۔ کیونکہ مدت اس مرض
کا اکثر عرصہ روز یا طرمانی ماہ یا طرمانی
سال تک ہوتی ہے۔ اس عرصہ میں
وہ زہر سگ دیوانہ جو انسان کے
جسم میں بذریعہ خون شامل ہوا تھا۔
بیکار پڑا رہتا ہے اور مرض کو ادھر
مطلق تکلیف نہیں ہوتی۔ اور چند زان
خطرناک علامات پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن
خوف کے باعث مرض کی حالت
بگڑ جاتی ہے یعنی ہر وقت اوس کی
طبیعت بستہ اور پشیمردہ رہتی ہے

جو لان رہتی ہے کہ جس سے بے خستیا
 بولتا اور بچتا رہتا ہے اور ہر وقت
 راہِ خودکشی کا مدینِ مصمم کھتا ہے
 اگر لوگ اس کے نزدیک آویں
 تو کٹنے اور مارنے کو دوڑتا ہے اور
 اُن سے بڑی طرح پیش آتا ہے۔
 خویش و اقارب کی صحبت دل سے
 دُور ہو جاتی ہے۔ اگر وہ خلاق یا زری
 سے پیش آئیں تو اون سے چڑ جاتا ہے
 اور دلیں بھ خیاں کرتا ہے کہ وہ
 اس کے مارنے کے قصد میں ہیں۔
 اس ضمن میں مرض کو چمکدار اور رقیق
 چیزوں سے بہت نفرت ہوتی ہے
 حتیٰ کہ بعض دفعہ پانی یا دھات کا برتن
 دیکھتے ہی جسم میں اس کے تشبیہ
 ہو جاتا ہے۔ اس وقت کہنا پینا بھگنا
 دشوار معلوم ہوتا ہے بعض دفعہ بھی
 ہوتا ہے کہ جب مرض بھلا چنگا اور دُور
 کھڑا ہو تو کتے کا نام سنتے ہی فتنہ خوف

۱۔ مرض کو اپنی صحت زیادہ خیال
 لگا رہتا ہے۔ اور اپنی موت کو تھیلی
 پر بے بنیاد سمجھتا ہے۔ زندگی سے
 مایوس ہو کر دن بدن لغز اور کمزور
 ہوتا جاتا ہے جب کسی وقت اس کا
 خیال خاص مرض کی طرف راغب
 ہوتا ہے۔ تو دفعتاً ایک جوش کے طور پر
 پیدا ہو جاتا ہے کہ جس سے مرض گھبرا
 اوڑھتا ہے اور جب خاص نوبتِ مرض
 کی شروع ہوتی ہے۔ تو مرض کے تمام
 جسم میں تشنج ہونے لگتا ہے اور خاص کر
 حلق اور گلو میں زیادہ ہوتی ہے کیونکہ
 تشنج کے باعث خاص اس مقام کے
 اعصاب ناکارہ اور حرکت سے
 بے اختیار ہو جاتے ہیں۔ مختلف اعضا
 جسم میں چوڑیاں رنگتی ہوئی معلوم
 ہوتی ہیں۔ کالٹی ہوئی جگہ پر درد پیر
 اور درم کی شکایت ہوتی ہے۔ مریض
 کی طبیعت غصہ و غضب کی طرف زیادہ

کہا اگر گڑبہ ہے۔ مہینہ پاؤں مارنے
 نکلتے۔ چہرہ خوفناک اور مٹیانی پر
 تیوی پیچھے جاتی ہے۔ آنکھوں کے
 ٹیلے پتھرنے لگتے ہیں۔ پتلیاں کھول
 کی دا اور جیس ہو جاتی ہیں۔ منہ کی
 باچہ میں کچ جاتی ہیں۔ غرض کہ مریض
 مثل ہی بے آب و زہار رہتا ہے اور
 جسم میں اسے تشنگی شروع ہو جاتا
 ہے۔ نبض کمزور اور بے قاعدہ چلتی ہے
 یہاں تک کہ بعض دفعہ پہنچن تک
 محسوس نہیں ہوتی۔ مریض کا سانس بڑا
 سرد و سینہ سے تر ہو جاتا ہے اس وقت
 گویا نزع کی حالت میں مغموم ہوتا ہو
 تہوڑی دیر کے بعد جب مرض کا دورہ
 گذر جاتا ہے تو تہوڑی بہت ہوش
 آجاتی ہے۔ مریض کھٹکی باز نہ کر لیک
 طرف تھارتا ہے۔ بعض دفعہ پیاز
 اور پیپوشی کی حالت میں جامیات
 یا مین کرنا ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا

ہے کہ کوئی بھی خراب علامت ظاہری
 طور پر پیدا نہیں ہوتی اور مریض آنا
 فنا مرض کے بہینٹ ہو جاتا ہے۔
علاج۔ فی الفور کاٹنے کے بعد زخم
 کو اچھی طرح گرم پانی سے صاف کین
 اور پھر زخموں کو دوبارہ زہر کو جسم سے
 نکال دین تاکہ خون میں سرایت نہ کر جاوے
 اگر ہو سکے تو زخموں کو ایک تیز نشتر
 یا اور کسی تیز آگ سے کھول دین تاکہ بقدر
 زہر خون میں اور اُدھر سرایت کر گیا
 ہو وہ خون کے ہمراہ نکل جاوے۔ اگر
 ہو سکے تو کسی شخص سے زخموں کو منہ
 سے چوسوا دین مگر جیت یا طر ہے
 کہ چوسنے والے کے منہ میں کوئی زخم
 یا ناسور نہ ہو۔ اسکے بعد لوٹا گرم کر کے
 زخموں کو داغ دیدین یا خود آگ کو لے کر
 اوسپر رکھ کر جلادین یا بارود دھک کر
 اوسکو آگ سے پہونک دین تاکہ زہر کا اثر
 بالکل ختم ہو جاوے۔ اور یہ بھی ہوتا

ہو جاوے۔ کیونکہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بڑا
اور ڈرپوک بیمار خوف کے باعث
جلد مر گئے۔ پس حتی الامکان بیاض کی
حفاظت رکھیں کہ اپنے آپ کو ہلاک نہ
کر ڈالے اور بات کی بھی احتیاط کریں
کہ مریض کو اس کے خراب نتائج سے
بالکل آگاہ نہ کریں اور کئی وز تک اس کو
چلتے ہوئے پانی یا کسی اور دیر پا بندی
کے کنار غم غسل کے واسطے نہ جانے دیں *

تقریب مضمون

تعلیم اطفال - نہایت چھوٹے بچوں
کی کم ادراک ہوتا ہے جن جن اعضا
میں طاقت اگر جسم بڑھتا ہو تو ان میں
جو اس جسم پر چیزوں کا اثر پیدا ہونے
لگتا ہے چنانچہ ان کو نکور روشنی کا وزن
میں آواز کی شناخت آجاتی ہے اور ان کو

کہنے انور کاٹنے کے بعد زخموں کے
اوپر ایک سٹی یا ریشم کا دورہ کسکر
باندھ دین تاکہ زخم کا دورہ بالکل
بند ہو کر نہ ہر اوپر کو سرایت نہ کرے
خالص نائٹریک ایسڈ - یا سلفیو رب
ایسڈ - یا کاربانک ایسڈ - یا کاسٹک
پوٹاش سے جلانے سے بھی پورا پورا
فائدہ ہوتا ہے پہر کا ٹنڈی فلوئید کے
عرق سے اس جگہ کو پچھاری کے ذریعہ
صاف کریں۔ بعد ازاں پرنکیٹ
آف پوٹاش کاسفوف اوپر چھڑک دینا
اور زخموں کو چالیس وز تک جاری
رکھیں تاکہ زہر آمیز مواد نکلتا ہے۔ بعد
اس عرصہ کے زخموں کو پہلے پولش
باندھ کر صاف کریں۔ پہر کاربانک
آئیل - یا ٹیڈیٹس آئیل کا استعمال کر کے
اس کے تبدیل کرنے کی صورت میں
غرضکہ بہر حال مریض کی تسلی اور تسکین
کرتے رہیں تاکہ اس کا حوصلہ پست نہ

دیکھتا ہے۔ چنانچہ سب سے اول بچہ ماکے
بہنوں کو بچا تھا کہ اس میں میری
خدا ہے۔ مگر اسکو یہ علم نہیں ہوتا کہ
کس قسم جسم پر مین لیکن جب کسی
طاقت اور عمر زیادہ ہو جاتی ہے تب
اپنی حرکت کے مقابل کچھ کر چاہن لیتا ہے
رفتہ رفتہ باہر کے چیزوں کا علم حاصل
کرتا ہے اول اپنی والدہ و نوکران کو
بچا تھا ہے۔ اب ہا یہ کہ بچہ کو کس عمر میں
تعلیم اخلاق میں بٹھانا چاہیے۔ یہ امر
بہت دشوار ہے اگر بہت جلد شروع
کیا جاوے تو صحت میں خلل پڑے گا
اور اگر دیر کیاوے تو کھیل کود میں پڑ کر
عادت بگاڑ لیکے۔ بچوں کے سامنے
کتاب میں یا تصویر میں غیر ہوتی ہیں
تو انکو دیکھ کر خوش ہوتا ہے جب مبالغہ
دیکھتے دیکھتے تھک جاتا ہے تب خود
چھوڑ دیتا ہے پھر پھر نے یا دوڑنے کی
طرف رجوع کرتا ہے۔ ایسی حالت میں ہم اگر

تھوڑا تھوڑا سبق بھی شروع کر دیں گے
تو کچھ لیکے۔ بس اشد برس کے اول
اکثر شروع ذکر میں اور اس قدر نہ پڑاویں
کہ بچہ تھک جاوے آٹھ برس تک صرف
۴ گھنٹہ پڑھنا کافی ہے۔ ایسی کتاب
سکھاویں جو برخلاف تہذیب ہو
یا اسکی سمجھ میں نہ آوے۔ بلکہ ہر ایک چیز
کی خاصیت دکھانی چاہیے۔ جنکو وہ جان
سکے۔ آٹھ برس کے اندر سب باتیں
اخلاق کی سکھاویں۔ بچہ کو غصہ رنج
شرم خجرت و رحم و محبت برادرانہ بھی ظاہر
ہوتی ہیں۔ چاہے کہ جب بچہ کو غصہ آوے
تب والدہ محبت سے پیش آئے تاکہ
اوسکا غصہ فرو ہو جاوے۔ ایسا بھی
نہ ہو کہ وہ زبان بد بولنے کی عادت لیکے
جاوے اور گوشمالی نہ ہو۔ بلکہ اخلاق
کے بنیاد قائم ہو۔ جس پر تعلیم نیک ہوگی
ویسا اثر ہوگا۔ دانا استاد اسکی تمام
عمر سزاوے گا۔ جب حرص اور رشک

چند محترمت نسخہ جات

ایک نہایت خوش فایقہ سہل نازک
مزاج آدمیوں کے لئے۔

سفوف لکوا۔ شکر۔ گوند مقوی۔
۹۰ گرین ۱۰ گرین ۱۰ گرین
غوب ملا کر ایک پیالہ گرم کافی کا ابھر

چھوڑ کر گرم گرم پیچا دین *
نسخہ مرہم براس گنج

منزہ تخوان۔ کسٹھ اسٹیل۔ ٹانک اسٹیل
۹۰۰ گرم ۲۰ گرم ۳۰ گرم
کوئی خوشبودار روغن ۵-۱۰ بوند

جلا کر لگا دین *
بہشتیوں کی واسطے مرہم

آئیل آف پیپیروما۔ روغن بادام۔
اکسٹراکٹ آف رسی۔ ٹی۔ ٹی ملا کر
لگا دین * (باقی آئندہ)

نسخہ جریان منی

ٹنکچر اسٹیل ۱۰ بوند۔ بروما یڈ آف ایوینا
۱۰ گرین۔ ٹنکچر کارٹوم ۲۰ بوند۔ اکوا فیر
ایک اونس۔ استین خوراک دین

پیدا ہوگا تو علم کو جلد حاصل کر لے گا
کہ دنیا فانی ہے۔ ایسا نہ کریں کہ تکبر میں
آجاوے کہ میں بڑے دولت مند کا فرزند
ہوں کہ اس سے خوف عاقبت و نیک
چلن نہیں رہتا۔ استاد ہر ایک نیک
و بد کو اچھی طرح سمجھا دیوے۔ اور
سب نیک کاموں کی طرف مائل رہے گا
تو جب اس سے کوئی جرم ہوگا تو نیک
اعمال اور سکون شدہ کریں گے عہد طفلی
میں ہی ان باتوں کی بنیاد قائم ہوتی
ہے۔ مذہبی تعلیم سے ہی خوف و الدین
ہر ایک چیز و نباتات میں خدا کی قدرت
کا دکھاوین۔ حالت بیماری میں بخور
کی خبر داری والدین کو اچھی طرح سے
کرنی چاہئے۔ ایسا ہی نہ ہو کہ بچہ کچھ
عطاری کی دکان بنا دیوین۔ بغیر
ضرورت حکیم کو بھی نہ بلا دین۔ تھوڑی
بیماری کے واسطے غذا کم کر دو دیگر
تدابیر خانگی سے خبر داری کھنی چوہی

طالت و کمر
بھیمون نسخہ
بال معالجات
بروری متعلقہ
احی وزہ کی
مت کم کیگی
فونڈرون اور
لیے قیمت ۹
مولد اک علاوہ -
ارضا جوت بجا
بے کے اب مہ
نیت مندر لک
رہو ست بنام سرفا
یہ پند ایل دیم
سین حال اسٹٹ حزن
ری پور ہزارہ سابق
ایک لک نسر ریاست
با و پور تہائی چاہئے

دیرین غذا مقوی و زود ہضم سو مہفتہ
مک فایف ہو جاتا ہے۔ اور یہ نوالی
نسخہ مقوی باہ و جبران منی و رقت و
رکام و دافع اور احض و طربت غیر
ہے صفت - مازو - مائین - کووہ
با و بربنگ - باد کھاکل دوا - گوکھرو
نور و کلان گلی سپاری چکنی ڈالی جیلہ
سنبل - سمندر سولہ - چہال فرشتہ لسی
و گو دھاک - الیچی خور و معہ پوست
مجیٹھ - پنگ توڑ - کمرس ایک ایک
تولہ - سنگت براحت ۲ تولہ - گو بیجول
روغن رز و بیان ۲ تولہ - سیدہ برنج ٹھی
ادھ سیر شکری سفید ترین پاؤ - گری چھوٹا
و چروخی لاوا ایک ایک چھٹا ایک ریہ
ریزہ کر کے روغن رز و دین ملا کر شکل
لڈ بنا کھین جب تفت مرض تاش
سے ۲ تولہ نکھلا دین *
جسکی منی سبب آتشک یا سوزاک کے
جمل گئی ہو اور بہت کم و فقی ہو و

سرعت ازال و جبران منی ہو تو نسخہ
نہایت مفید ہے بصفت بہت
۶ ماشہ ہمراہ آب ۰۲ تولہ یعنی دو چھٹا ایک
کے رات کو ایک چینی کے پیالہ میں
بہنگو کھین تمام رات کا رکھا ہوا - صبح
موٹے کپڑے سے صاف کر ایچ لغاب
کو قدرے گرم کر کے ۲ تولہ شہد ملا کر صبح
پی لیا کرین دو مہفتہ کے کہانے سے ہر قدر
طاقت پیدا ہوتی ہے اگر ۴۰ یوم پیاجا
تواکیر ہے *

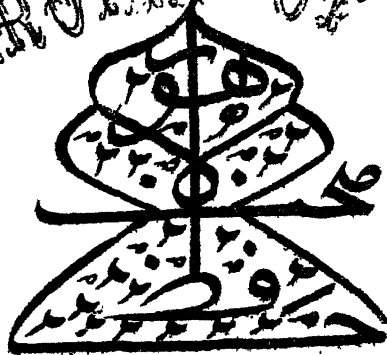
نسخہ برائے محال مجرب
صفت - سوا گرام - ناخوہ کلونجی
تخم سوار - نوٹا در - سخی عین - سیوی
وزن لیکر کنوار گندل کے رس میں
چارہ پر کھل کرین - جب خشک ہونے
لگے - بمقدار نخود گولیان بنا کھین
دو وقت ہمراہ آب تازہ دیا کرین -
نہایت مفید طلب ہوگا *

قواعد اور زچندہ کو غور سے ملاحظہ فرمائیے

جلد ۱۲

نمبر ۱۲

GLAZIER OF



Health

Health

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING

ششماہیت	پیشگی	فائدہ
عام قیمت موصول	۱۲	۱۲
کم درجہ والوں سے موصول	۶	۶

اشہاد (میں نے پیشگی ایکٹا) قواعد

(۱) دروغ آئین اور ذہنیت حکیم غلام نبی
(۲) زبدۃ الحکماء (میں نے ایکٹا کے پاس ارسال فرمادین +
(۳) بلا وصول ذہنیت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
پہنچا جاوے گا +
(۴) جو صاحب ہوتا ہے کہ پرچہ سنگو آئین آدھ گوا
کٹ ارسال فرمادین +

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵ء کو نکلتا ہے +
(۲) اس میں حفاظت کے لیے جو کچھ دیکھا گیا ہے وہ سب
اور دیگر موقع اور ہر قسم کے علامات و طریقہ نصیحتیں تحریر کیے
انگریزی و ہندی زبانوں اور ان زبانوں کے دیگر جو کچھ تفسیر و ترمیم
بطور علاج حفاظت و تقدم عمل میں لائے جائیں
رج ہوتے ہیں +

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

میں نے ایکٹا کے پاس ارسال فرمادین +

تحقیقات نسل انسانی

اور

ڈاکٹر دیپاک کی تفسیر

جسٹسین! میں اس سہ بہتر اور کوئی کام نہیں کر سکتا کہ وہ مضامین آپ کے سامنے پیش کروں جنکی تحقیقات کے واسطے ہندوستان میں خاص سہولت بہم پہنچ سکتی ہے سب سے پہلے نسل انسان کا حال بیان کرنے میں غذا کا ذکر نہایت دلچسپ ہے۔ اس میں اصل شک نہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد ابتدائی زمانے میں مثل اُن ہندوؤں کے جو شکل انسان تھے پھل اور میوؤں پر اپنی زندگی بسر کرتے تھے اور زیادہ تر گرم سبز ممالک میں آباد تھے اور پھل اور میوؤں سے اپنی جان بچ کے رفع کرنے میں اچھے وقت نہیں ہوتی

ہتی کیونکہ یہ چیزیں بکثرت بہم پہنچ سکتی تھیں لیکن جب انہوں نے سرد ممالک کی جانب حرکت کی جو وہ آگے استعمال پر انجام دے سکے تو انھوں نے اپنی نباتی افذیہ میں گوشت زیادہ کرنے کی ضرورت معلوم ہوئی انسان ہندوستان کے ٹنڈ گرم ممالک اسوقت زیادہ تر پھل اور میوؤں ہی پر اپنا روزگار کرتا ہے اور حیوانی غذا میں صرف دودھ اور کہن استعمال کرتا ہے اور اس کے مزہ سے بڑے ثبوت بہم پہنچتے ہیں کہ اس ملک میں یہ خوراک اعلیٰ درجہ کی دماغی طاقت کی ترقی کے واسطے کافی ہے اگر انسان حیوانی اور نباتی خوراک دونوں استعمال کرنے لگتا ہے تاہم کسی خوراک کا خاص سامان آبادی کے بڑے بڑے مرکزوں میں خاص معینہ پودوں کی زراعت سے حاصل ہوتا ہے اور

بلحاظ روز افزون آبادی کے اس قسم کے ذرائع کو ختم الوسیع وسعت دینا نہایت ہی ضروری ہے۔
اس امر سے کوئی شخص غافل نہ ہو کہ اگر سکا کہ ہندوستان کی حالت اس امر میں نہایت خراب ہو اگرچہ یہاں بہت سی پودے لگائے جاتے ہیں لیکن جنگل میں مثلاً پودے ایسے بڑے کہ اگر انکو تلاش کیا جائے تو محنت رائیگانہ ہوگی۔ رسوائی میں ایک چھوٹے اور دلچسپ پودے کا تذکرہ کرتا ہوں جسکو میں نے گزشتہ موسم بہار میں دیکھا تھا یہ پودہ علاقہ کانکن کی شکل پر لگتا ہوں میں متاثر اسکا پتہ سے گونہ ہوتا ہے اور پھول اور غوالی رنگ سے بھر میں چھوٹے گو کے برابر ایک یا دو گہرے ہوتے ہیں جو نہایت خوش ذائقہ ہیں۔ ان کا طول قریباً ہی انچ کے ہوتا ہے

جسوقت جنگلی حالت میں خوش ذائقہ ہے تو اگر اسکو بویا جائے تو نہایت ہی عمدہ خوردنی شے ہو جاتی ہے۔ شمالی ہند میں اسی قسم کا ایک پودا ہوتا ہے جو پودے بوئے جاتے ہیں اگر انکو کسی سینٹیفک افسر سے بویا جائے تو بہت ترقی ہو جاتی ہے۔ ہمارے جن ممبران کو یہ قلم حاصل ہوا وہ اس سے زیادہ عمدہ کوئی کام نہیں کر سکتے کہ ہمارے صحرائی باشندے جو پودوں کو بطور خوراک استعمال کرتے ہیں انکی نسبت حالات یافتہ اور انکے گلنے کا طریقہ معلوم کریں جو سینٹیفک افسر علم کا نام صحیح طور پر دیتا کریں اور نہایت ہوشیاری و سخاقت کے ساتھ نوٹوں کو کیسیائی امتحان کے واسطے اس سے سبھی کے پاس دوا کریں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان میں کس قدر لذت ہے۔ یہ بہت صحیح ہے کہ ہندوستان میں عمدہ غذا کے نہ ہونے سے بہت سی

ایمان پیدا ہوتی ہیں اکثر غلط فہمی
زیادہ مچھلی کہانے سے اور تپن
کم چربی ہونے سے ہو جاتے ہیں۔
ہندوستان میں نسل انسان کے متعلق
ایک نہایت عجیب مسئلہ حل ہونے
کے واسطے یہ سوچنا ضروری ہے کہ
اسے کونسا طریقہ تعلیم یافتہ اشخاص اختیار
کریں گے۔

اول کیا وہ جدید مذہب قائم کریں گے
اور کیا وہ عیسائی مذہب ہوگا۔

دوم کیا شیڈی طریقہ پرستش قائم
کریں گے۔

سوم کیا وہ آریوں کی اصلی طریقہ پرستش
قائم کریں گے۔

چہارم کیا وہ سنیٹک تعلیم کے یہی
نتیجہ کو قبول کریں گے اور کسی مذہب کے
پابند نہ ہوں گے۔

جو اشخاص تعلیم یافتہ ہوں ان میں شینی
طریقہ پرستش زیادہ ترقی پزیر ہے اس کے

ساتھ ہی ہیل وغیرہ کا طریقہ پرستش شال
کروا گیا ہے اور آریوں کی فلسفہ کا
مذہب بالکل باقی نہیں رہا ہے جن کے
دیوتا بالکل آسمانی تھے اگرچہ دریاؤں اور درختوں
کی تعریف میں بھی کچھ مترہین لیکن
آسمان اور زمین کو علیحدہ نہیں کیا
یہ امر کہ وہ بہشت کو سب سے اعلیٰ مرتبہ کا
خیال کرتے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
سب سے بڑا ایسا ایک دیوتا رہا تھا ان
میں مردانہ صفت موجود تھی جس کو وہ
پرستش کرتے تھے عورت کی طاقت نہ ہونے
نے دوسرے درجہ پر خیال کیا ہے جتنا نام
سختی ہے جو رسم و رواج اور خیالات اور
طریقہ پرستش کا کل جہاں میں ان کا ذکر کوید
میں کسی جگہ نہیں پایا جاتا اور جو وقت
آریہ قوم کے مذہب کے طریقہ پرستش کو وہ نہیں
سمجھ سکے تو عیسائی مذہب کے سمجھنے کی
ہم بالکل امید نہیں کر سکتے جو بال فلسفہ
سے بہرہ ور ہے۔ برخلاف اسکراٹن ٹیماکر

اسکو ایسا دیکھا ہے یا قوموں سے قبول کیا ہے اور اسوقت جاتی ریتی میں جبکہ داعی اور ملکی ترقی کے تحمل میں اسوجہ سے سب سے قدیم مذاہب انہیں قوموں میں پائے جاتے ہیں جو سید الخائستگی میں نہایت ہی پیچھے ہیں مثلاً اہل افریقہ یا ان قوموں میں جنہیں آزادانہ طریقے سے حکومت ہوتی ہے جسطرح اہل چین جو چار یا پانچ ہزار برس سے اپنی آبادی اور اجداد کی پرستش کرنے پر قانع ہیں منجملہ چار یا پانچ مذاہب کے جبکہ اثرات انسان کے دلوں پر ہوتا ہے عیسائی مذہب سب سے قدیم نہیں ہے اور نہ اس کے زیادہ مقلد ہیں اس کے مختلف فرقوں کی تعداد تین سو ملین کے قریب ہے اور وہ مذہب کی پانچ سو ملین ہندوؤں کی ڈیڑھ سو ملین اور اہل اسلام کی دو سو ملین جبکہ تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور ازل صدی میں پالنے

کے دلوں پر جبکہ موجودہ طریقہ پرستش ہندو کا اعتقاد نہیں ہے یہ اشریہ ہوگا اور یہ نتیجہ نکالیں گے کہ کسی قسم کے مذہب کے پابندی سے یہ مزاحیہ کہ تمام سائنس اور علوم کو کالعدم کیا جائے کہ اس کے سبب انسان اور تمام دنیا کو اُن باتوں پر عمل کرنا ہوتا ہے جو تلون اور تعصب اور رعایت سے پیدا ہوتی ہیں اسکی وجہ سے آزادی اور حقوق فراہم کے محکوم ہو جاتے ہیں۔ یورپ میں تعلیم یافتہ فرقوں نے یہ نتائج نکالے ہیں لیکن تاوقتیکہ قدیم طریقہ مذہب پیش قدمی کرے اسکی نسبت کسی قسم کی سخت مخالفت نہیں ملے گی کی جاتی ہے پس ایک قسم کا طریقہ قائم کیا گیا ہے جو ہر وقت تک جاری رہے گا۔ ایک فرسبی عالم کا قول ہے کہ مذہب اسوقت ترقی کر سکتا ہے جبکہ وہ اُن شخص خاص کے داعی اور تمدنی حواج کے مطابق ہو جنہوں نے

اسکو ایجاد کیا اور مدد دے گا۔ یہ فلسفہ
 سعادۂ سر عیسائی مذہب کے ترقی پزیر
 فلسفین نے اسکو شاہی مذہب قرار
 دیا۔ نوین صدی میں یونان میں سکی
 دوشا خدین ہو گئے اور اتھارکریا
 کے رفاہی سرزمین یا پارسا خدین ہو گئے
 جسوقت والینٹین نے اسپر جک کیا اس
 وقت سے فرقہ پرستی میں اور برائی
 اور فرانس نے اپنے مددگار اسکو علیحدہ
 کر دیا۔ ایشیا کے قدیم مذہب کے قبل
 ضائع ہو جائے اس سیائی فلسفہ کو
 عام پستش کی نسبت مختلف حالات میں
 کیے ہیں لیکن زیادہ تر باقی ہیں اس
 پستش میں خاص شخص یا اشیاء کی
 عزت اس عقیدے کے ساتھ کی جاتی ہے
 کہ ان میں حفاظت کرنے اور اعانت
 دینے کی عجیب و غریب طاقتیں ہوتی ہیں
 عورت مرد اور بچوں کے واسطے تعویذ
 ہوتے ہیں جو جسم کے مختلف اعضا

میں باندھے جاتے ہیں یہ تعویذ اکثر
 درختوں کی جڑ وغیرہ اور جانوروں کے
 بچے اور سینک پتھر وغیرہ پر لکھے جاتے
 ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ ان سے
 بیماری اور امراض دور ہوتے ہیں بھوت
 پلید بہاگ جاتے ہیں اور ادا جاتی ہیں
 ہو وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے تعصبات
 اور توہمات جنگل کی وحشی قوموں میں
 ہی نہیں ساج میں بلکہ بہت بڑے
 اسکو ترقی کے زیادہ کر دیا ہے۔ ہر
 اپنا متبرک زمانہ پڑھوئے ہے عیسائی
 کے پاس سینٹ جوزف کی سات گرہ
 کی سی یا سینٹ طاس کی چوبیس
 کی پندرہ گرہ کی سی ہوتی ہے۔ سامان پتھر
 یا کسی ذات پر قرآن کی آیتیں لکھا ہے
 اور نہایت ہی فلسفانہ قسم کے مذہب
 میں بھی اس قسم کے توہمات باقی ہیں
 اسکے علاوہ اس قسم کے توہمات ہندو
 میں ساج میں شلہ کسی نازان میں خاص

اشیاء خوردنی سے اجتناب کرنا اور اس
اجتناب کے مختلف وجوہ بیان کیے جاتے
ہیں مرچا کی بہت بڑی پابندی ہوتی
ہے اپنی خاندان کے علاوہ بچا یا ہوا کہا نا ہیز
کہاتے ایک ابتدائی دوا ہے جو بہاری
اور جنگلی قوموں میں بہت رائج ہے
تمام امراض کے ہباب حبیب و غریب
بیان کرتے ہیں یعنی بیماری یا تو کسی
مرد یا عورت کے ناراض ہونے یا کسی سحر کے
جادو سے پیدا ہوتی ہے (باقی آئندہ)

بقیہ چون حفظ کی تہیز

ٹیکا لگانا

بچوں کو ایک ہینو کی عمر سے لیکر
ہینے کی عمر تک ٹیکا لگانا بہت مناسب ہے
کیونکہ اس وقت تک بچے اپنی بازوؤں کو چھلانے
یا گہرے کی مجھ نہیں کھتا اس زیادہ عمر
والتے آکر ٹیکا دینے کو چھیل دیتے ہیں

اسلیں زیادہ بچپن سے ہین اور نیز زیادہ
توقف کرئیں چھپ نکل آئیکا اندیشہ ہو
ہے اور جب اس مرض کا نہ ہر بدن میں
کر جائے تو ٹیکا لگانا کچھ فائدہ نہیں دیتا
ہے اور نہ کوئی دوسرا علاج کارگر ہو سکتا ہے
البتہ جو بچہ کسی دوسرے مرض میں مبتلا ہو
انکو طبیب ٹیکا دینے میں توقف کرنے
کی اجازت دیکھنا ہو مگر اس امر کو طبیب
کی رائے پر چھوڑنا چاہیے اور اگر کھین
وجود میں چھپ کا مرض پہلا ہو تو
پہلے ہفتہ میں ٹیکا لگانا مناسب ہے
کیونکہ جسدان بچہ پہلا ہوا بدن میں
ٹیکا دینے میں چند دن اندیشہ نہیں ہے
مگر چھپ کا مرض بہت خوفناک ہے
اگر جان بھی تو آنکھ ناک یا چہرے کا
بگڑ جانا اسکا عام نتیجہ ہے ٹیکا لگانے کو
بعد کوئی دوا ہوا تو نہ پرنے لگانی چاہیے اور
اس امر کی احتیاط کھین کرانہ ورتے
نہ جائیں چھوڑنا تین دن دے کے بد اثر

خفیف تب بھی ہو جاتی ہے چوچا پانچ
 درستی ہے مگر کبھی عید یا کچھ علاج
 کی ضرورت نہیں ہوتی یہ لگنے لگانے
 سے پانچویں روز دالے ابھرنے شروع
 ہوتے ہیں اٹھویں دن پور ہو جاتے
 ہیں نوزیہ شیش تک پہنچتے ہیں اور
 بیسویں کیسے تک کچھ دالین چھڑ جاتی
 ہیں ٹیکے کا انتظام سماک میں لیا ہوا
 ہے کہ جوت چاہو اس وقت بچہ کو ٹیکا
 کرا لیس بچہ کے پیدا ہونے سے ہفتہ
 دو ہفتہ بعد جوت ٹیکا کرنے کا موقع
 ہے توقف نہ کریں *

ریاضت بھی جو انکو ضرورت جانی کی
 ضرورت یہ طبع بچہ کو بھی اسکی حاجت ہے
 لیکن کچھ شیر خوار بچہ چٹا اور ٹپٹپٹ
 ہونے لگے ہیں بچہ کو اس وقت فرسٹر
 یا اولنا سب جگہ پر نہ لٹایا ہوا یا کرین
 ایک ہلکا سا بچہ کر اسپرٹا دیا کرین تاکہ بچہ
 آزاد ہو سکے تھوڑا سا چلاو اور اپنی طاقت کے

موفق حرکت کرتا رہی اسکو لڑائی باجیت
 اچھی عادتیں بچہ کو کبھی لڑائی یا کانا
 یا ایسا خوف دینا نہ چاہو جس سے دفعہ چوک
 اٹھیں جو عورتیں اپنی بچہ کو خوفناک شعلوں
 یا ناموس ڈالیا کرتی ہیں وہ اسکو حق میں
 دشمن میں اور خدا دل و باغ شروع ہی سے
 ضعیف ہو جاتا ہے اور بعض مہلک مضمون
 میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا رفتہ رفتہ
 ہلکا کر موت کے دروازہ تک پہنچ جاتے
 ہیں شکوہ نہیں دیا وہ درشت بچہ یا
 کرین نہ انکو نہ کوٹھڑوں یا زیادہ ہجوم
 میں لیکر جایا کرین حوائج ضروری کے
 نسبت ہی جہان تک جلد ممکن ہو سکا
 عادات پیدا کریں مثلاً پاخانہ کے لئے
 انکو زیادہ دیر تک نہ بٹھایا کریں اور اگر
 اوقات مقررہ پر انکو پیشاب یا خانہ
 کراتی ہیں تو یقین ہو کہ بہت جلد نفا
 کی عادتیں ان میں پیدا ہو جائیں اور جب
 پوٹا بدلنا ہو تو اونکے پر کچھ دیکھو شک

قواعد اور زر حیدرہ کو غور سے خطبہ کیجئے

نمبر

جلد

THE LANCET



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شعبہ	پیشگی	میت
عام	۱۲	میت
کم درجہ	۱۲	میت

میڈیکل ایڈیٹر

قواعد

اشتہار

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ء کو نکلتا ہے +
 (۲) اس میں حفظ صحت کے لیے خوراک پر نشانک خوب ہے
 (۳) بیماریوں کے وقوع اور اس کے علاج کے حالات و طریق
 تشخیص و تجربہ نامے انگریزی و ہندی اور اردو میں تباہ کیا
 ہو کر جو بہ فہم و علم بطور علاج حفظ و انعام عمل میں
 آئے ہیں ان پر مبنی ہیں +
 (۴) جو صاحب نو ذکا پرچہ سنگو امین آدھ آدھ
 رسالہ فرمادین +

مَدَدِ الْحَاکِمِ الْحَکِیْمِ

نیو میڈیکل پریس لاہور

تحقیقات نسل انسانی

اور
ڈاکٹر ڈیمارک کی تقریر

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

تمام اقسام کے زیورات کی ابتدائی اشکال
کی تحقیقات کے لیے ہندوستان میں
خاص سہولتیں پیدا ہو سکتی ہیں اور انکا
مقابلہ ان زیورون سے کیا جائے جو
میں دریافت ہوئی ہیں یہ نہایت ہی
اہم امر ہے کہ مختلف زیورون کو دیکھا
جائے اور ایک قسم کے زیورات معلوم
کیے جائیں اور پھر کسم نمونے فراہم کیے
جائیں اور انکے استعمال کے مفصل حالات
معلوم کیے جائیں ان زیورات میں بفر
قدتی استیا و شل دانت چل وغیرہ کے
تہو۔ بطور زیور شامل ہیں میں غامضہ کو
پہنچتی۔ بازو بند۔ مالا اور بالی کی جانب

توجہ دلائل ہون۔ الپس میں جو پہنچتی
دریافت ہوئی وہ بالکل سی قسم کی ہے
جسکی قسم گجراتی اور مالوی وغیرہ میں پہنچتی
ہیں بلو بارنل کے قبرستان میں ایک
طلہائی زیور برآمد ہوا ہے جو اس طلہائی
سلسلی کے مانند ہے جسکو مصری عورتیں
پہنتی ہیں *

اس ملک سے زیادہ عمدہ مواقع ملے
جائیں اور ان کی اصلیت دریافت کرنے کے
واسطے حکومتمیں ملے جہاں جنگلی بنیم
جنگلی اور یا تو جائیں اور ان کی مختلف اقسام
ملتی ہیں جس جانور کو غائب انسان نے
اول پالنا شروع کیا وہ کتا ہے اور بک
اول مرتبہ وہ ایشیا میں پالا گیا اور بھیاں
سور و پالا گیا انیا کی سب قدیمی
نہی کتب میں کتے کا تذکرہ موجود ہے
اہل شاخہ مختلف اقسام کے کتے پالتے تھے
جیسا کہ ایران کی تصویر میں سے ظہور ہوتا
ہے۔ مصر میں بک و کتوں کی شکلیں اور نیز

لشکری کتوں کی مصالحہ ۱۰ ہاشین
سنہ عیسوی کے دو تین ہزار برس
قبل کی ملتی ہیں امریکائین کتے کا پالنا
اُسوقت سے شروع ہوا جبکہ یورپین
اسکو دریافت کیا۔ پیرو کے قبرستان
میں کتوں کی مصالحہ دار لاشیں اسی
قسم کی ہیں جس قسم کی مصر کی لاشیں ہیں
کتے کی اہلیت کی نسبت ماہرین علم
طبیعیات میں اتفاق ہے ہر نسل
میں جنگی کتوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم
شمال مشرق میں نیپال سے آسم تک
ملتی ہے۔ دوسری قسم مکن اور اس کے
گرد نواح کے جنگلوں میں ہوتی ہے اس
امر کو معلوم کرنا خالی از لطف نہ ہوگا کہ
اسلام میں پلو جانوروں کی جو قسم
ملتی ہیں وہ کس قدر ان جانوروں سے
مفید ہیں۔ غالباً اس کام میں ہماری
نیچرل ہسٹری سبائیٹی مدد دے گی۔
باعث اشاعت تعلیم ذرائع آمد و رفت

اجرا سے کل وغیرہ جو تہذیبیان ملک
ملک میں رفتہ رفتہ قوم میں ہو رہی ہیں
وہ غیر متعصب محققان علم انسانی کے
واسطے قابل غور ہیں صفت و حرمت
کے پیشہ وروں کے قوم کے علیحدہ ہونے
سے تمدنی ترقی کا ایک زمانہ معلوم ہوتا
ہے کیونکہ فوائد عام کے واسطے اسے ہم
کو تقسیم کرنا ہے اگرچہ زراعتی اور جنگی قوموں
کی سبقت ہر جن کے ساتھ متبرک فرقت
شریک تھا۔ پیشہ و قوموں کی حالت
نہایت ذلیل اور غلامی کی ہو گئی جس سے
انہوں نے ترقی کرنا شروع کیا ہے
جسطرح چودھویں پندرھویں صدی
میں یورپ کی پیشہ و قوموں نے ترقی
کرنی شروع کی تھی جبکہ اس امر کے معلوم
ہونے سے فہم ہوا ہے کہ سوسائٹی
نے موجد وہ قوموں کے حالات دریافت
کرنے میں بہت کم ترقی کی ہے حیالات
اُسوقت دریافت ہو سکتے ہیں لیکن

ہمیں ہو سکے کیونکہ ادنیٰ قوموں میں جبکہ وہ کم پیش تعلیم یافتہ ہوتی جاتی ہیں ترقی کرے اور شیل ترقی کی تلاش آبائی پیشوں کے ترک کی عام خواہش پائی جاتی ہے۔ اس تغیر و تبدل کی حالت میں بہت سی کوکل قومیں بیہین ہو جو دہین مثل پنج کشا جو شہور قوم ہے چند سال قبل کاشتکار اور گھوسی کا کام کرتی تھی اور اب سودا گردن کی دوکانوں اور گورنمنٹ کے دفاتروں میں کلاک کا کام کرتی ہے اور اپنے کو چھتر ہی پاز کرتی ہے علاوہ اس کے انہوں نے اس رسم کو ترک کر دیا ہے جو انکی قوم کی وجہ تسمیہ ہو یعنی برات کے ساتھ پنج کشوں کا جانا جو رسم تیس سال قبل جاری تھی ظاہر ان سے مراد روڈ کشوں سے ہے جو تارون کو پانی دینے کے کام میں آتے تھے وادار

مالی قوم ہے اور اس کا کام نایل کے باغات میں پنکھے وغیرہ بنانا ہے لیکن اس قوم نے بھی پنج کشہ قوم کا طریقہ اختیار کیا ہے اور غالباً اپنے کو شریف قوم بیان کرنے لگیں گے۔

رسم و رواج اور منوعات کا حال کو واسطے ہندوستان میں بہت مواقع مل سکتے ہیں نہایت عمدہ ہوسٹلار کا قول ہے کہ تحقیقات مذاہب کی نسبت اصول روز بروز صحیح ہوتا جاتا ہے کہ ابتدا میں ہر ایک رسم کے اصلی اور معقول معنی اور مطلب تھے اب وہ مخفی یا تو جاتے رہے ہیں یا تبدیل ہو گئے ہیں اور وہ رسم ہی رسم باقی ہو گئی ہے لیکن جو وقت اسی رسم کی مثالیں مختلف اصناف سے فراہم کی جاسکتی ہیں اس عام رسم کا دریافت کرنا جس کے باعث یہ رسمیات پیدا ہوئیں ممکن ہوگا۔ مثلاً پولشیا کا باشندہ اپنے دوست کو ملنے

کے وقت اُس کئی اک سے اپنی ناکلتا
ہے اور خوشی میں کر زور سے چلا اُٹھتا
ہے اور یہ اُسی رسم کو ظاہر کرتا ہے جو ہم
سلام کرنے یا مصافحہ کرنے سے ادا کرتے
ہیں۔ "علم الانسان کی اس شاخ
کی نسبت سوسائٹی نے بہت سے
اُمور دریافت کئے ہیں لیکن زیادہ
ہونے سے ہمو خوف نہیں ہوتا چاہے
کیونکہ ہم کھکتے کہ سوت ہموں کی
ضرورت نہ ہوگی۔ آدمیوں اور جانوروں
کے حواس کی نسبت چالیس ڈاویں
نے ایک کتاب تحریر کی ہے۔ علامات
اور نشانات ہی جقدر معنی مشرقی افی
پیدا کر سکتے ہیں سقدر دنیا کے اور
کسی حصہ میں نہیں ہونگے مثل بھون
کے وہ معنی نگاہ سے دریافت کئے جاسکتے
ہیں جبکہ مصنف یائین نے نہایت
عمدہ طور پر بیان کیا ہے

من ارجو منتری فین

ملکہ دہ و چلاوت سینا
مشرق میں علامتوں سے اس طرح بیان
حال ظاہر کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے
کہ وہ مدت مدید تک سپاٹ (طریق) العین
گوینٹ کے مطبع رہی ہیں۔ برٹش گوینٹ
کی فیاضانہ حکمت عملی نے اس خفیہ
زبان کی ضرورت کو دور کر دیا ہے اور غیر
نسل غالباً بہ نسبت اپنے آبا و اجداد کے
اس فن میں اس قدر پختہ ہو گئے۔ اُس
وقت بھون کے واسطے علم قیافہ کی
تعلیم نہایت ہی ضروری سمجھی جاتی تھی
کیونکہ وہ اپنے خیالات کو بذریعہ تقریر
کے نہیں ظاہر کر سکتے تھے اب بھی مختلف
قوم کے بچے اپنے خیالات اور خواہشات
کہ مختلف طریقوں سے ظاہر کرتے ہیں
ملا اگھیزی بچہ اگر سر کو اوپر اُٹھا کر
نوس سے بھرا مراد ہوگی اور ہندو
سے تو سطر خیال سے

(باقی آئندہ)

ہیک پ یعنی چکی کا علاج فومین ٹیشن سے

ایک مریض جسکی عمر ۵۵ برس کی تھی
مرض مذکورہ میں حسب کیفیت مندرجہ
ذیل مبتلا ہوا ایک شب سوتے وقت
دس بارہ چکیاں آکر موقوف ہو گئیں
اور مریض سو گیا شب کو ایک تہہ آنکھ
کھسکی تو پانچ چھ چکیاں آئیں پھر مریض
سو گیا صبح سندرست اوٹھا اور تمام دن
سندرست رہا۔ دوسری شب کو پہلے
شب کے مطابق حال نہ آیا دوسرے دن
دوپہر سے برابر چکی ہر سانس کے ساتھ
جہ مریض باہر نکالتا تھا آنے لگی جب
مریض سو جاتا چکی بند ہو جاتی اور
جب بیدار ہوتا بدستور جاری ہو جاتی
پلکے سونے کے عوض کی چکیاں پیدا
ہونے کے وقت ایک ایک سانس

میں کئی کئی آئی تھیں۔ چوتھوں دن
سے یہ کیفیت ہو گئی کہ علاوہ تو اس
چکیوں معمولی کے دن میں پانچ چھ
مرتبہ مسلسل دس دس پندرہ پندرہ
چکیاں ایک سانس میں آتی تھیں
سانس رک جاتی تھی اور مشکل سے بچے
جاتی تھی۔ غرض یہ کیفیت پندرہ دن
تک رہی سو طویلین دن مریض کا کام
ہو گیا اس جگہ اتنا ذکر کرنا اور ہی ضرور
ہے کہ ہر ایک دوا اور غذا کھانے اور
پانی پینے سے درمٹ یا تیزو نہ کے
واسطے بند ہو جاتی تھیں۔ جو دوا
کا اطباء یونانی نے اس مرض کے واسطے
مبتلا مریضین کے بیان ہوتی ہیں :-

(۱) امروہ کہلانی کو بتلایا (۲) ادک

کو چھیل کر گود کر پسی ہوئی رائی آمین
بہر کر اگ پر گرم کر کے کھانے کو تیار

اس کے استعمال سے دس دن بند رہی

(۳) بسفلج کو سونہ میں کھنچ کر دیا

کرائے کی دوا دی مگر قے نہیں ہوئی
جو دوا میں ڈاکٹری کی احتمال کین
یہ ہیں :-

(۱) بلاڈن کی گولیان (۲) کلورل
ہیڈریٹ (۳) کلورک ایچر (۴)
کریازوت ہیڈروسیانک ایسڈ (۵)
مسٹر ڈیلا سٹر

جو دوا میں عطائیوں نے بتائیں اور
استعمال کیں (۱) تخم ملی خام (۲) ماسٹر
ثابت - ان دونوں چیزوں کو تھوڑا سا
طرح حقہ میں پیاتھا - (۳) موکا پیچہ
پر جلا کر شہد میں ملا کر کہا یا تھکا (۴)
کسل جلا کر باریک پسکر پانی میں پانچ
چھ تھکڑے میں چھان کر پیاتھا :-

اخیر علاج آٹے کی بھونسی کی پوٹلی
بنو کر تمام سینہ کو خوب سینکا اسی حالت
میں مریض سو گیا صبح اٹھا تو ہچکی کا
کام باقی رہا احتیاطاً دوسرے دن ہی
سینکا جس شخص نے یہ نسخہ بتلایا تھا

وہ کہتا تھا کہ یہ علاج حکیم وارث علی خاں
نے ایک مریض کو بتلایا تھا :-
(نسخہ حیات)
نسخہ برائے آشک

صفت برگ نیم - ہر ہر جو این - ہلیدیہ
ہلیدیہ زرد - دال چینا - رسکپور
سب کو کوٹ چھان کر مقدار سرخ

گولیان بنا دیں - ایک گولی صبح ہر
بالامی نخل جلا کرین - غذا دودھ پر
زیادہ روغن ڈال کر دیا کرین - ایک
ہفتہ تک سب طرح کی شکایت دور
ہو جاوے گی - اگر بیمار نا طاقت پانچ
ہو تو ایک روز کے ناغہ میں دیا کرین
بچے کے لیے مقدار بہت کم کریں اور اگر

بیماری زیادہ ہو تو دودھ کہلا یا کرین
مرہم برائے زخم پواسیر
صفت - سفیدہ - مردہ سنگ - کچھ
گلابی - کافور - سندھور - کندہک
گوشت حوزہ - مصیر - گھبن - ہمارہ

سمہن کے سب کا بار یک سفوف ملا کر
خوب عمل کر لین اور جب دستور لگایا

کرین

نخبرش

جو زکام و تیرگی چشم و نسیان و ضعف
اعضا و ریٹہ و سرخست از ال کو اوند

سفید ہے۔

صفت فلفل سیاہ و سفید بزرخ

ہر ایک ۴ - ۴ تولہ - انیون مصری

۲ تولہ - زعفران - تولہ سنبل الطیب

عقروہ ۲ - ۲ ماشہ الگ الگ سفوف

کر کے سہ چندان شہد مین ملا کر تین

ماہ غلہ جو مین و فن کرین بھرہ نکال کر

استعمال کرین - مقدار خردک ایک

سرخ سے ایک ماشہ تک طاقت

دعمر مرصن دیوین - اس سو طاقت

دہ ساک بھی حاصل ہوگا

برای بچگی

اگر عمدہ انار دان ہمراہ غذا دیا جاو

تو بچگی بند ہو جاتی ہے

رسیدہ

بشکوری اُن اصحاب کے نام درج

کیے جاتے ہیں جنہوں نے زرچندہ سالہ

حافظت عنایت فرمایا۔

جناب راجہ صاحب بہادر والی کوہ پور

نواب علی خان صاحب میس

لالہ بلد بہار علی صاحب

نواب غلام شکر خاں صاحب حیدر آباد

جناب بہار راجہ صاحب بہادر والی

جے پور

صاحب سکرٹری سٹیٹ کونسل دہلی

صاحب سکرٹری

لاڈھیو پشاد صاحب کنک

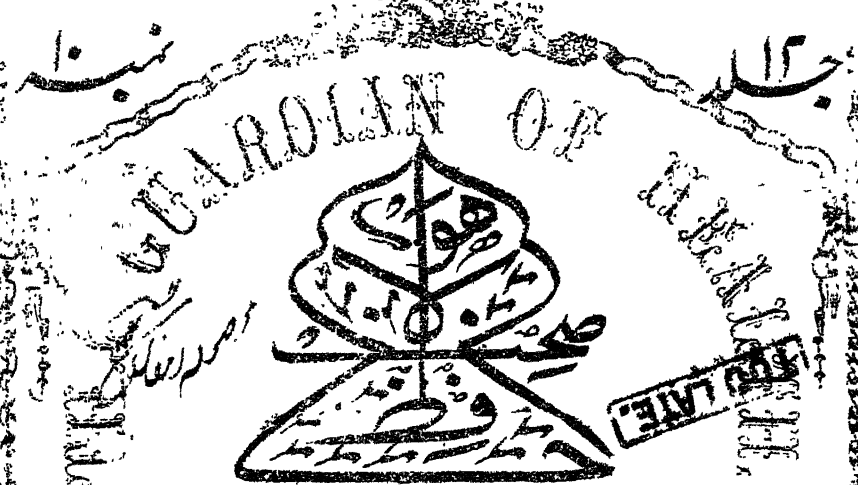
صاحب سکرٹری سٹیٹ کونسل

بکراؤن

میزان گل

۱۲

قواعد اور زچندہ کو غور سے چھان کیجئے



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

میتھ	پیشگی	نتیجہ
عام قیمت مع حصول	علم	ص
کم درجہ اولیٰ مع حصول	علم	نور

قواعد

میتھ پیشگی

اشتمال

(۱) خریدار اور فروختین اور قیمت حکیم علامہ نبی
 (۲) زیدہ کچھ ایسے کے پاس سال فرما دین
 (۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
 (۴) بھجوانا دے گا
 (۵) جو صاحب نوڈہ کا پرچہ گواہین آدہ اندہ
 ٹکٹ ارسال فرما دین

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۵ روپے کو بھجوتا ہے
 (۲) اس میں حفظ صحت کے لیے خاکہ پرشاک
 خواب ویداری اور کثیر الوقوع امراض کے
 علامات و طریق تشخیص و تجویز ہائے انگریزی
 دیوانی اور ان تدبیر کا ذکر جو بہ طور علاج
 حفظ و تقدم علمین نے چاہتین درج ہوتے ہیں

زیدہ کچھ ایسے کے پاس سال فرما دین
 نیو امپل پریس

تحقیقات نسل انسانی

اور

ڈاکٹر ہمارک کی تفسیر

درگشتہ اشاعت سے لگے

اس حصہ ہند میں (دبئی) پاریس
کی قلیل جماعت کی فہرست کا دیکھنا
اور قرابت قریبہ میں شادی کرنے کے
نتیج معلوم کرنا دلچسپ ہو گا جو نسل
کی زیادتی اور بچوں کی صحت اور تندرستی
پر ہوتا ہے اس فہرست کے مرتب کرنے
میں ہمارے اس امر کی احتیاط رکھنی چاہیے کہ
قرابت قریبہ میں وہ اثر شامل نہ کریں جو
شہر میں رہنے اور معمول زندگی کا پہلی اور
برائیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ یورپ میں
اس امر کی نسبت اختلاف ہے لیکن
جو شہر دست پرش کی جاتی ہو اس سے ہر
ہوتا ہو کہ جو وقت والدین تندرست

ہو تے ہیں اس وقت قرابت قریبہ کا
قریبہ کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ فی الحقیقت
جو خاندانی خاصیت ہوتی ہے وہ ضرور
ظاہر ہوتی ہو گو والدین کچھ نہیں رشتہ دار
ہوں یا نہ ہوں

اس قسم کا ایک موقعہ ہو کہ قریبہ
ہے تہا نہ میں عیسائی کہ تروین کی ایک
قلیل جماعت ہے انکو تین سو برس قبل
پرنگال والوں نے عیسائی کیا تھا چند
سال قبل تک وہ اپنی قوم سے باہر
شادی نہیں کرتے تھے۔ انکے اس وقت
چالیس خاندان ہیں اور انکا فرق نہایت
تندرست ہے اور بہ نسبت اور پرنگالی
عیسائیوں کے زیادہ خوبصورت بھی
ہیں اور شکل بھی انکی عمدہ ہے۔ اول
پشت میں شادی ہو سکتی ہے لیکن
دوسری پشت میں شادی کرنا مروج
ہو زیادہ تریہ لوگ دبئی میں ہمارے ہیں
اور انکے نام پرنگالی ہیں انکا ایک قسمی

فقد ہے جس سے ان اشخاص کو روپیہ
 دیا جاتا ہے جبکہ مصارف شادی کا
 ہوا ہی نقد کے باعث سے غالباً وہ
 اس وقت تک اپنی قوم کے عمل و
 دوسرے فرقے شادی نہیں کرتے
 تھے سابق میں انکا پیشہ کپڑا بننے کا
 تھا اور اسوجہ سے اس وقت ضرورت
 نہ تھی کہ اسی پیشہ کی عورت سے وہ
 شادی کریں۔ بیسی کے دیسی میاؤں
 میں ذات کا طریقہ طوطا جاتا ہے
 اور جو مواقع تحقیقات کرنے کے ار
 وقت حاصل ہیں وہ پر حاصل ہونگے
 ہندوستان کی خاص صحرانورد قوم
 اور مذہبی برادری کی نسبت جو مشرق
 میں بیکار ہیں چارہ سوسائٹی کے
 بعض ممبروں نے کچھ حالات بھم
 پہنچائے ہیں۔ ان اشخاص اور انکی
 زبان کے پورے حالات معلوم
 سے نسل و نسل کی طبیعی تاریخ کے

نہایت اہم روابط ظاہر ہو گئے۔
 ان حالات کے دریافت کرتے ہیں
 وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ
 آج کل آمد و رفت کے ذرائع میں جو
 بہت جلد رفتی ہوئی ہے اسکی وجہ سے
 ملک کے حصص تہذیب کے اثر کے اندر
 آتے جاتے ہیں جو صد ہا سال سے
 غیر متحرک حالت میں تھوڑا سا
 امر کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ ان
 الفاظ کو فراہم کریں جو سنکرت کے
 نہیں ہیں یعنی آریوں کی بھاشا
 جن کے بہت سے الفاظ وحشی فرقے
 استعمال کرتے ہیں اور ملک کے مختلف اکر
 زبانوں میں شامل ہو گئے ہیں بہت
 سے اور دھتورن کے نام سنکرت کے
 نہیں ہیں معلوم ہوتے اسکے ساتھ ہی یہ
 امر بھی قابل غور ہے کہ اگر دیسی زبانوں کو
 ہوشیاری کے ساتھ تلاش کیا جائے
 تو ایک یا دو ہینے میں پورا کچھ سنکرت

نام ہی تھلین تھے۔ اس امر کی جانچ
چند مشہور و معروف پودوں کے انتخاب
سوی ہو سکتی ہے جن کے سنکرت ناموں
میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا
اور اس امر کی احتیاط کی جائے کہ ان پودوں
کو چھوڑ دیا جائے جو صرف شمالی ہند میں
موجود ہیں اور جن کے بجائے جنوبی ہند میں
پودے موجود ہیں۔

اس وقت مشرق میں علم طب کی ترقی
کا معاملہ نہایت لمچپ اور غور طلب
ہے زیادہ تر اس کی تاریخ ان حالات
کے مانتے ہیں جو مغرب میں اقصیٰ دور میں
ابتداء میں تمام امراض کی وجہ کسی بدخواہ
بھونٹ یا کسی مردہ کی عجیب روح خیال
کیجاتی تھی اور اس کے دور کرنے کی سواٹھ
پوچار یون سے تعویذ حاصل کیے جاتے
تو بعد ازاں تہذیب نے پوچار یون میں
سے چند روشنفکر پیدا کیے جنہوں نے
بیماریوں کے علاج کے لئے معقول طریقہ

قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس قسم کے
آدمی یونانیوں میں تھیرا اور ہندو
میں مسرت ہوئے ہیں بقراط کا سالہ
نہایت عاملانہ تھا اور مسرت کا سالہ
جراحی کی نسبت زمانہ حال کی دینی جی
سے بہت زیادہ بڑا ہوا ہے سائنس
کے یہ ہر اول غالباً پانچ سو برس قبل مسرت
عیسیٰ کے ہوئے ہیں یہ نہیں خیال کرنا
چاہئے کہ مشرق اور مغرب کے آدمیوں نے
ان اشخاص کی بلند پروازیوں کو غوراً
قبول کر لیا۔ پوچار یون نے اس سے
مخالفت کی اور ان اشخاص کو ضعیف
الاعتقاد ہی سے استفادہ اٹھانے کی
ہمت دی جنہوں نے کچھ بڑا لکھا
تو تہا نہیں لیکن علاج کرتے تھے اگر
قسم کے آدمی یونانیوں میں مسرت
اور اس کے معقد تھے اور ہندو میں
شک گیت میں داک بھٹھ تھے
مشرق میں اور مغرب میں طبابت پیشہ

اشخاص عیار اور کمار ہی جو جھوٹے
 توہمات اور جادو استعمال کرتے تھے
 یورپ میں اسے لیس اور ان کے
 جانشینوں نے سذ عیسوی کے
 پچاس سال قبل طبابت کا پیشہ شفا
 طریقہ قائم کرنا چاہا لیکن کامیابی بڑی
 نام ہوئی ہندوستان میں اس
 قسم کی کوئی کوشش نہیں کی گئی اور
 ہندوؤں میں جادو وغیرہ کا اعتقاد
 ایک ہزار برس تک جاری رہا جب کہ
 ان کی اور مسلمانی طبابت کا اتصال
 ہوا جو جالینوس کی بگڑی ہوئی طب
 کی ایک شکل تھی یہ یونانی حکیم بہت
 بڑے تجربہ اور سلو مات کا تھا اور
 حفظ صحت کی نسبت کی نسبت اس کی
 مناسب ہے تھی لیکن اس میں توہمات
 شامل تھے اور مناسب طریقہ میں کچھ
 ملا دیا اور بقراط کی نسبت بہت بڑی
 عزت ظاہر کی۔ بن دو طریقوں کے

الاقبال سے جو کسان میں ہندو طب
 پر کچھ اثر نہ ہوا لیکن اسکے سبب سے
 مسلمانوں کو جو حکیم ہونے کے سبب
 عمدہ دوا فروش ہون یہ مقدمہ حاصل ہوا
 کہ اپنی طب میں اور زیادہ ادویہ شامل
 کر دیں پندرھویں صدی عیسوی کے
 قریب پرتگالی اسٹاک میں آئے پرتگالی
 حکما جالینوس کے معتقد تھے اور اس
 سبب سے ویسی طب کو کچھ ترقی حاصل
 نہ ہوئی۔ اور یہی امر انگریزی اور طرح
 اطباء کی نسبت کہہ سکتے ہیں۔ گزشتہ
 صدی سے ہندوستانی طب کا سینٹیک
 طبابت سے اتصال ہوا ہے اور جو تجربہ
 کاری یہاں تھی وہ ضائع ہوتی جا رہی
 ہے۔ اس جنگ کا جو کچھ نتیجہ ہو گا۔
 وہ آئندہ معلوم ہو گا لیکن یہ لڑائی
 عرصہ دراز تک قائم ہے گی ہکوا پیڈ
 نہیں کر نی چاہے کہ تہذیب سے
 جو اثر یورپ میں ملکوں میں ہوا ہے

ہی یہاں ہی ہوگا حکیم بقراط نے
اپنے رسالہ حفظ صحت میں زینائیون
اور شیمائیون کا مقابلہ کیا ہے اور
بیان کیا ہے کہ ہندیکے نتائج پر
جن اجزاء کا اثر ہوتا ہے وہ قوم کی
عادات اور ملکی آب و ہوا ہے *

سانپ کا زہر اور سانپ



یہ نہایت مناسب بات ہے کہ
اور اس کے زہر کے شناسا اور بڑے
بڑے تجربہ کار بنگالہ ٹیکل سروس میں
ہوں کسی مقام پر سانپ اور آرمیون
کے علم کی جاچ کا یہاں سے بہتر
نہیں ہے بہتر یہ ہے کہ ڈاکٹر فیروز
ڈاکٹر ونسٹن رچرڈ ایسے لوگوں کا پیشین
حال کے ڈیپٹی کمشنر حفظان صحت میں
پیدا ہوا اور ڈاکٹر ڈال نے اسکی بابت
وہ حسب حالات شائع کئے ہیں پہلے

تو انہوں نے اس امر میں تحقیقات
کی کہ کیا سانپ کے زہر کا اثر خود اسپر اور
زہریلے سانپوں پر بھی ہوتا ہے اور
زمانہ میں یہ تحقیقات سادہ معلوم
ہو گئی مگر ابھی تک اسکا فیصلہ نہیں
ہوا اور نہ اس بات کا فیصلہ ہوا ہے
کہ سانپ کو جو زہر ملا ہے اسکا کوئی
استعمال کرتا ہے یا وہ اپنی غذا تلاش
کرتا ہے یا اس سے اپنے کو بچاتا ہے
اگر وہ اپنی غذا بہم پہنچانا چاہتا ہے
تو بہت سی چیزوں کو کاٹتا ہے جس
کے کھانے کی امید نہ ہوگی اور وہ کاٹی
ہی بھاگ جاتا ہے اور کھانے کے
لئے نہیں ٹھہرتا ہے اور اگر صرف حشرات
کے لیے ہے تو وہ ایسے جانوروں کو کاٹتا
ہے جن سے کوئی موجب خوف کا نہیں
ہے علاوہ ان میں بہت قسم کے سانپ
جن میں اپنی حفاظت یا خوشنہم
پہنچانے کا زہر بھی ہے وہ کیونکر

زندہ رہتے ہیں اور اس مہلک نہر
کی خوفناکیت خود سمجھ میں نہ آئی سنپ
کے نہر کی کمیائی جلیغ ہنولی تو یہ معلوم
کہ یہ نہر ٹھنڈی بہت قوت کھتا ہے
یہ سمجھنا باقی ہو کہ نہر سے کیوں ہر ایک
پرند مرتا ہے ؟

ڈاکٹر وڈل کے کاغذات ظاہر ہو کر اور گولڈ
کوئی سخت پر اتفاق اور ہمیں پروفیسر
دیوچل باشندہ امریکا نے یہ بات قرار دی کہ
کہ ایک سنکسو سا نپ نہر کو سنپ نہر پر چا
کتا ہو اور ڈاکٹر وڈل نے پڑھ لیا یہ خبر
کہ اس سنپ نہر کو کالے سنپ کو کالے
مار نہیں کتا جبکہ انہوں نے خود ملے کچھا
ہے ڈاکٹر فریر کی بھی یہی رائے تھی گو انہوں
نے صاف صاف ہمیں بیان کیا کہ انہوں
کا اس سنپ ڈیوبا اور گرنیٹ کو بھی
مار کتا ہے یا نہیں ہم نہیں جانتے کہ
اسے کس طرح بظاہر ہوئی ہو اور ہم کسی
واقعہ ہمیں کہ اسے ڈاکٹر وڈل کی

طرح کامل آزمائش کی ہو ڈاکٹر وڈل
نے تازہ پکڑی ہوئے کالے سنپ نہر
بہرے ہوئے لئے اور انہیں نہر نکال کر
عنوان پڑھایا فوراً مغربان میں اور
پچھکاری کے ذریعہ خود کالے سنپ نہر
نہر کالے سنپ میں پہنچا یا کوئی اثر
نہ ہوا جب وہ سنپ ہو گئے اور گولڈ
چانچ ہوئی تو کوئی علامت ان کی نہیں
معلوم ہوئی لیکن جب ہریے سنپ
ایک سر سے لڑے گئے تو نتیجہ اور بھی
مہم ہوا اسلحا کالے سنپ نہر ڈیوبا
اور گرنیٹ پر بے اثر ہو معمولی سنپ پڑ
ہو گا گرنیٹ اور ڈیوبا کالے سنپ کو
نہر نہیں پہنچا سکتے ہیں اور شک ہے کہ
ڈیوبا کے بڑے طریقہ دانت ہیں مگر گرنیٹ
کو وہ بھی نہر نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن
ذرا بھی شک نہیں کہ جو سنپ نہر پر
نہیں ہیں انہیں کالے سنپ نہر نہیں
تیز نوڑے ڈاکٹر وڈل کہتے ہیں کہ

میں نے بے زہر سانپوں کی پسند
 آزمائشیں کی تھیں اور ہر مقدار میں
 جب زہر چکاپری سے پہنچایا تو چند
 منٹ دو تین تک اثر ہوا ہے بس
 ثابت ہوا کہ زہریلے سانپ پر پھر
 دوسرے سانپ کے زہر کا اثر نہیں ہوتا
 اور بے زہر سانپوں پر اثر پہنچتا ہے
 ڈاکٹر وٹل اسکا یون ثبوت دیتے
 ہیں کہ زہریلے سانپوں کے خون کے
 دور دو میں بھی اثر ہے کف و ہن کے
 ذریعہ سے زہر جسم میں پہنچتا ہے۔
 اسلئے کسی اور سانپ کے کاٹنے کا
 اثر نہیں ہوتا اور ڈاکٹر وٹل کی رائے
 ہے کہ جب سانپ اس طرح زہر سے محفوظ
 رہتا ہے تو ہر آدمی بھی کیون نہیں
 سانپ کے زہر سے اپنے بچا سکتا چھرف
 آزمائش ہی سے اسکا ثبوت ہوا کہ
 کی طرح حفاظت ہو سکتی ہے یا نہیں اگر
 علم سے جواب دیا جاسکتا ہے تو بیشک

کی طرح زہر پہنچانا چاہئے تاکہ آدمی
 پہی محفوظ رہیں اور سانپ کاٹے بھی
 تو زہر اثر نہ کرے ۔

یہ غذا مولد امراض ہے

اس قسم کی غذا اگر ہمیشہ استعمال کی جائے
 تو باعث مرض ہو جاتی ہے :-

نان گندوم کھنڈ یا آفت رسیدہ گوشت بزر
 لاغر و بیمار گوشت گاو و گوشت اشتر
 گوشت خرگوش گوشت گاو گوشت
 مرغابی طحال جگر ہانہ ان طیاروں کی
 کے نزدیک مولد سودا ہے ۔

گوشت میش - منقرض حیوانات جنات
 سیب و امرو و خام - ساگ پات
 اس سب کے کہ اس میں غذایت کم ہوتی
 ہو - خیار - پنار - باد رنگ - کدو
 خرپڑہ - آنت - اوچھری - پیلا
 وغیرہ ۔

قواعد اور زرچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر ۱۱

نمبر ۱۲

GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہ	پیشگی	تہج قیمت
۱۲	۱۲	عام قیمت بعد حصول
۱۲	۱۲	کم درجہ الکون سے بعد حصول

قواعد میٹا پشیا ایک کی

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵ اور ۳۰ کو نکلتا ہے +

(۲) جھپٹا صحت کیلئے خوراک و پوشاک و خواب و بیداری (زبدہ الحکام) سینچو کے پائرس سال نمبرین +

(۳) دیگر الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص و تجزیہ (۲) بلا و مول قیمت ہنگی کس صاحب کے ہر نمبرین

نامی انگریزی و یونانی و اردو زبان تداویہ کا ذکر حسب تغیر ہر سہ ماہی جاوے گا +

(۴) جو صاحب نمبر کا ہر چہنگو نمبرین آدھہ آدھہ کا کٹش بطور علاج حفظاً و تقدم عمالین لائے چاہئین

ارسال فرماوین +

ط

زبدۃ الحکام حکیم غلام غلامی

موسمی تدبیر

(مرکز جناب حکیم سید عبدالجلیل صاحب)

—
 آجکل موسم ربیع کا گذر رہا ہے اور
 عنقریب ہی صیف کا زمانہ بھی آگھولن
 کے سامنے نظر آ رہا ہے اور اگرچہ تدبیر
 موسمی کی بحث میں صد ماکتا میں
 بن چکین اور پتی جاتی ہیں لیکن
 ہم دیکھتے ہیں تو عوام بچا پرے تو کالام
 شہو رہی ہیں خواص ہی موسم کے
 بدلنے پر جو انقلاب ہوتا ہے اسکی
 مطلق پروا نہیں رکھتے۔ لہذا اگر تجو
 ہو المسک ماکر ذہ یتضوع
 بار بار اون سالوں میں جنہوں نے
 اصول حفظ صحت کی اشاعت کا باب
 اوٹھایا ہو منقول ہوتے رہنا تذکرہ
 کی طرح لھا الالباب و تبصرہ لطلاب
 علم سے جواب نہیں ۞

تدبیر ربیع

فطرت کا عام قاعدہ ہے کہ موسم
 ایک بیک نہیں بدلتا بلکہ آہستہ
 آہستہ شروع ہوتا ہے جاڑوں کی سردی
 کم ہوتے ہوئے آخر اعتدال پر آجانی
 ہے تو موسم ربیع کا سمجھا جاتا ہے۔
 ہندوستان میں ہر جگہ یہ حالت اب
 زمانہ میں نہیں پائی جاتی بلکہ گریز
 پر تو آخر پہاگن سے چیت تک اسی
 جگہ چیت سے کچھ میا کہہ تک ہتی
 حکما و قدیم کہتے ہیں کہ صحت کے
 واسطے سب ہی فصلوں سے بیج بہتر
 اور طبیعت اوس کی معتدل ہے لیکن
 جاڑوں میں برودت کے سبب جو
 مواد جسم میں مختس ہو جاتے ہیں انکو
 طبیعت تھوڑی حرارت پہنچنے سے
 کمزور اعضا کی جانب دفع کرتا ہے
 اس واسطے پہنسی گرمی واسطے ہونے

اور اورام حلق وغیرہ کے عوارض ہو جاتے ہیں +

اکلوں کا قول ہے کہ ادائیل ربیعہ میں مضبوط قوی دسوی مزاج والوں کو جنہیں سیلان خون وغیرہ کے باعث سخت امراض سوزشی ہونے کا احتمال ہے فصد لینا سینگلی اور جونک لگانا مفید ہے اور بلغمی دسوداوی مزاج کے لوگوں کو جن کو مادہ کی تحریک کا خیال ہوتے یا اسہال حسب ضرورت کافی ہے اور جن کا مزاج اعتدال پر تھا ہوا اور کسی قسم کا برج نہ ہوا انکو فصد یا قرحا عادی ہونا فضول ہے +

اس موسم میں شراب عام اور زیادتی حرکات وغیرہ جمیع مخنیات سے بالکل مای پرہیز چاہئے +

شعرا و موسم بہار میں شراب پینے کو مایہ نشا ط سمجھتے اور تعریف میں اسکو بہت کچھ اوقات غریزہ کا خون کے

مضامین پر جوش تراش کر نامحال سیاہ کرتے ہیں اور اسپر ہو لی کے تھوک کی ابتدا سے سمند ناز پر ایک اور تازیا نہ ہے۔ جبکا نتیجہ یہ ہے کہ باعتبار اور ایام کے اس موسم میں تاثری شراب کی کھایت ہی کثرت ہوتی ہے اور جویندہ و شراب نہیں پیتے وہ بہنگ پیکر متوالے بنجاتے ہیں + میرے ہنود دوست معاف کھیز میں ان کے تیوہا کی نسبت کچھ نہیں کہتا مگر ہو لی میں شراب یا اور کوئی نشہ و فحش الفاظ و عشقیہ مضامین کے گیت جو اکثر رائج ہیں علاوہ تہذیب کے حفظ صحت میں بھی مضر پڑتے ہیں اسلئے اسکا ترک کہنا فرض ہے میں نے اکثر نڈتون سے سنا ہے کہ نشہ کا آج کیا بھی پینا اور فحش گیت کا یا الفاظ کا زبان پر لانا میرے منع ہے +

اس موسم میں رب انار وغیرہ کی
مانند ایسی اشیاء کا استعمال کرنا
مناسب ہے جس سے ہوا مقبہ ساکن
ہو جائے اور ہوا میں آلودگیات اور
ترشی سے بھی اجتناب ضروری ہے
جاڑوں کے کپڑوں کو ربیعہ کے شروع
ہوتے ہی اتار پہنکنا خوب نہیں
بلکہ ابتدا میں سنجاب وغیرہ کی
پوشش اور گرم روئی دار اور دوہرے
کپڑے استعمال کرنا مناسب ہے۔

تدابیر صیف کا بیان

ربیعہ کے بعد جب گرمی پڑنے لگتی
ہے تو موسم صیف کا خیال کیا جاتا ہے
ہندوستان میں کہیں ابتدا دیکھ
اد کہیں اخیر دیکھ سے آغاز ہوتا ہے
چونکہ ربیعہ کا زمانہ جاڑے اور گرمیوں
کے درمیان میں بات کہتے ٹھکانا ہے
اسلئے یہاں کے لوگ خیال میں
نہیں لاتے اور سرما کے بعد گرما ہی

کا زمانہ مانتے ہیں اور اس کی ابتدا
چھاگن کے ہینے سے جیسے کہ چھتر
ہیں لہذا حسب خیال اون کے
اتنا کچھ دینا ضروری ہے کہ جب تک خوب
گرمی نہ پڑے تدابیر موسم ربیعہ پھیل
کرنا چاہئے۔

اس فصل کا مزاج گرم و خشک ہے۔ اس
میں صفرا و کا غلبہ پیاس و آب کی شدت
تپ محرقہ و غب وغیرہ کا عارضہ اکثر
لاحق ہو جاتا ہے۔ روح بھی تحلیل ہوتی
اور صفراوی و دموی مزاج والوں کی بڑھتی
سخت مفرط مگر ضعیف و کمزوروں اور
بلغمی مزاج والوں کو جنہیں نزلات غیرہ
امراض بارہ ہو جاتے ہوں بہت
سفید ہے۔

اس موسم میں ٹنڈی جگہ میں آسائش
اختیار کرنا چاہئے مگر خشکی کے واسطے
دن کو تہ خانہ وغیرہ ایسی تنگ و تاریک
مکان میں بھی ٹھکانا اچھا نہیں جہاں

تاریکی نہ ہوتی ہو۔

اگر کسی بڑی بیماری ہو تو کبھی کبھی
تاریکی ہی جتنا خوب نہیں بلکہ

اگر کسی بڑی بیماری ہو تو کبھی کبھی
اگر ہوا اٹھ کر نہ ہو پتے تو دلائی

باو کش کا دین۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ
دھوپ سے سر خانہ کے اندر یکا یک

بیٹھنے اور اس سے سخت سے بھی احتیاط
مزدور ہے ورنہ نزلہ کام کیے پریش کا

قوی احتمال ہے +

ریاضت جیسی دماغی اور پہنا چلنا کم
کر دینا چاہیئے تاکہ وہ پہلو اور کو چلتی

وقت ضرورت سے آگے حاجت شدید کے
باعث نہ ہو تو بدن کو نقش کھول

سے اچھی طرح ڈانک لین اور جیسی
وجہ سے یہی پہنا ہو تو چتر کی

سایہ ضروری کریں +
جن لوگوں کے مذہب میں شرک پنا

جائز ہے انکو بھی ان دنوں قطعی پرہیز

کرنا چاہیے اور جماع بھی ترک کرنا اولیٰ
ہے مگر غنمی مزاج اور صاحب نوازل اگر
اپنا نسل کے واسطے باعتبار سہ ماہ کے
کم حضرت بیان ہے +

غذا میں گرم مصالحہ لال مچ اور کدو
تیسرے چرہ پر پیچیرین اور نمک سر و پھلی

اور کبوتر ہرن وغیرہ گرم جانوروں کا
گوشت کم کھاویں خصوصاً حار مزاج

والوں کو تو بدن بدرقہ کدو خرقہ یا
پاکت کے مرغ و صلوان کا گوشت بھی

کرنا مناسب نہیں ہے صرف اغذیہ
نباتی پر قائم کرنا بہتر ہے +

گرم مزاج والوں کو طلوع آفتاب کے
پہلے اور غروب کے وقت ٹھنڈی پانی

سے دو نون وقت نہالینا بشرط عدم
موالغہ کے عجیب صحت بخش ہے اور رو

امریجہ و کبھی کبھار دن پڑے روزانہ
ایک یا دو ٹھنڈے پانی سے نہالیں تو وہ

بھی آرام پائیں +

اس موسم میں اکثر لوگوں کا ہنارٹھ
یا سہ پہر کو سو کر اٹھنے کے بعد ہنڈائی
پینے کا معمول ہوتا ہے اگر غربت کے
باعث اور کچھ نہ ہو گا تو شیشم کے تھوڑے
کا لعاب آملی کا پینا یا مٹھاسی ہی
یا کاستی سو تف سیاہ مرچوں کو پیکر
اگر شکر ملا کر پی لیا اور جب کو دسترس ہے
شریت انار میں فالسہ وغیرہ کو عرق کٹوہ
گلکاب میں ملا کر یا مصری سو شیرین
کر کے برف یا بنخ سے ہنڈا کر کے پیتے
ہیں اور صفرا ویت کے غلبہ کے باعث
سر و مزاج والوں کو بھی اگرچہ بالفعل نقصان
نہیں کرتا لیکن اون لوگوں کو اس
سے اجتناب کرنا ہی اولیٰ ہے *

اس موسم میں ہندوؤں کے یہاں
زیرہ ستارہ کی مناسبتاً گردش حسب
خیال اونکے برہمنوں کے ہوتی رہنے
کے باعث اور اکثر مرار عین (کسان)
کو اس میں نہ ہونے کی جہت سے

مکن کا زمانہ رہتا اور شادی کرنے کا
موقعہ ملتا ہے لہذا اس طرف میں
بیشتر بیاہ اور شادی بچائی جاتی
ہے اور نظر کوٹ لکڑی کے ڈر اور رواج
شادی ہو نیوالی لڑکیوں کو مایون (ماجنہ)
مٹھانے اور دو لہاؤں کو میر کے
واسطے اندھے کنوان کا سا تنگ
تار یا کپڑا ہی مکان بنایا جاتا اور زواری
کے خیال سے مکان مخصوص ہی چاہی
وہ کیسا ہی خراب کیون نہ ہو رہنے
کو دیا جاتا ہے اور یہی حال زچہ کا بھی
ہوتا ہے چاہے کیسا ہی موسم کبیر
ہو مگر دقیا نوس ہی کے زمانہ مخصوص
مکان میں جس میں تالوڑی ہوا کی آمد
ورفت کا مطلق گند نہ ہو رہنا ہوتا
ہے۔ اور اس میں ہی ہمسایوں اور
رشتہ داروں کا ہجوم ہوتا ہے اور
ہو کے گرم کو نیکو بچر جلا یا جاتا ہے
گردہ ران، وکھا مکان میں ہونے

نہ ہونے سے زمین رہتا ہے۔ یہ ہم کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نہایت قبیح ہے۔ بیچ پوچھو تو ہمارے

میں اکثر بچوں کا صنایع ہوتا اور لوگوں

کا کمزور ہونا اسیدوجہ سے ہے کیا محض

شادی کے قریب و زمینیں سمات

لگن و مانجی کے باعث غذا غیر معتاد

کا بیوقت کھانا اور ات دن جاگنا

بجورم خلاف سے کھلے مکانوں کی ہا

تو خراب ہی ہو جاتی ہے اس پر یہ

ہوتا ہے کہ گھبرساتنگ و تار یک

مکان میں رہنا ہوتا ہے اور کم سنی

ہا میں بہائم میں سے کثرت جماع

کا وقوع ہوتا ہے پھر فرمائیے ان وقت

میں محل رخ اور زچہ خانہ سا خراب

مکان پیدا ہوتی ہے نفییب ہوا

تو وہ بچہ کیونکر بچے گا۔ مرا پنہ ہونا

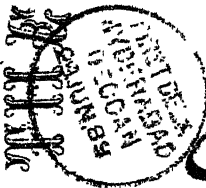
اسیدوجہ سے ہندوستانی عورت کا

ضروری ہو گیا ہے ایسی سووم کے

اوپٹانے کے واسطے ہر ایک کی سعی

نمبر ۱۲

GUARDIAN



A BI-MONTHLY JOURNAL OF PRACTICAL HYGIENE IN ENGLISH AND NATAL TREATING DIS

پیشگی	ما بعد
۱۰	۱۰
۱۰	۱۰
۱۰	۱۰

قواعد

(۱) خریدار و فروختین در وقت حکیم غلام نبی

خواب (دبدرہ لکھا) ہنجر کے پاس ارسال فرادین +

یہ شخص (۲) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں

رجسٹر (۳) جو صاحب نوکریا چہنگلو میں آدھانہ کا مکٹ

ارسال فرادین +

حکیم غلام نبی

اس موسم میں اکثر لوگوں کا ہنڈی
یا سنہ پھر کو سوکراٹھنے کے بعد ہنڈی
پینے کا معمول ہوتا ہے اگر غربت کے
باعث اور کچھ نہ ہو سکا تو شیشم کے پتوں
کا لعاب آملی کا پینا یا سنہاٹی ہی
یا کاسنی سوئف سیاہ مرچوں کو پیکر
گڑ شکر ملا کر پی لیا اور جنکو دسترس ہے
شریت انار میں خالصہ وغیرہ کو عرق کپڑہ
گلاب میں ملا کر یا مصری شیرین
کر کے برف یا بخ سے ہنڈا کر کے پیتے
ہیں اور صفرا دیت کے غلبہ کے باعث
سر و مزاج والوں کو بھی اگرچہ بالفضل نقصان
ہنہیں کرتا لیکن اون لوگوں کو اس
سے اجتناب کرنا ہی اولیٰ ہے *

اس موسم میں مہند و دن کے یہاں
زہرہ ستارہ کی مناسبتاً گردش حسب
خیال اونکے برہمنوں کے ہوتی رہنے
کے باعث (اور اکثر مزارعین درکان)
کو اسی دن زہرہ ہونے کی جہت سے

علاج

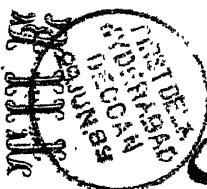
ما اکثر بچوں کو ملیس چنو و ویرسین کے باعث
انہما سا کا ہو جاتا ہے یعنی تمام بدن سرسہ
پاؤں پر لگاتار کتا ہوا اسکے لئے خوب
ڈرائیڈ ایلیم گرین کو نہ سلفاسر کے ساتھ
ایسی ایک پوڑی تین دفعہ میں ہفتہ وار
عطر یا گٹا کٹی ہیں لیکن مایوس کہ ہفتہ وار
کے برابر استعمال کرنا چاہیو ایسا نکرنا چاہیو
کہ دو چار روز کے بعد فائدہ معلوم ہوا تو دوا بند
کر دی اس دوا کے استعمال سے ہفتہ وار کو بہ
فائدہ معلوم ہوا شروع ہوا ہے اور پھر چند روز
اندھی درم بالکل جاتا رہتا ہے۔ زیادہ
اوسیکو ہی جب لپی یا خیر انہما سا کا ہوا
ششہ کا استعمال سکور کر کے تین گریٹ میں
پانی زیادہ پیرا ہوا ہو تو ڈھکا کر کینولا سے
پانی نکال کر رضیکو صرف دودھ ہی نہ کو دینا
جس قدر پی سکے اور غذا بالکل نہیں آوے وہ
اندر یا علیحدہ ڈرائیڈ ایلیم اگر تین دن میں
کے بعد میں بعض دفعہ کو نین سلفاسر بھی چار

مراجہ کر کے فی ہفتہ وار استعمال کر کے اس کو دوا کرنا چاہیو

قوم اور زریچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر ۱۲

GUARDIAN OF



Hygiene

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ما بعد	پیشگی	شرح قیمت
۱۲	۱۲	عام قیمت مع محصول
۱۲	۱۲	کم درجہ لون سے مع محصول

اشہاد میعاد پیشگی ایک قواعدا

- (۱) یہ سالہ ہر ماہ کی ۱۵ اور ۳۰ کو نکلتا ہے +
- (۲) اس میں حفظہ صحت کے لیے غذا کے پوتہ شک کے خواب +
- (۳) اور کثیر الوقوع المرض کے علامات و طریقہ تشخیص +
- (۴) بلا واسطہ قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں +
- (۵) جو صاحب نے مزید بچہ پرنگو میں آدھ آنہ کا ٹکٹ +
- (۶) ارسال فرما دیں +

نُزْدَةُ الْحُكَمَاءِ حَكِيمُ غلامِ حَبِیبُ

نیو سپریم پریس لاہور

صغرنی کی شادی

اور قوم کا انحطاط

بہت سے مہذب ملکوں میں لوگ اُس وقت تک شادی نہیں کرتے جب تک اونکو بیوی اور بال بچوں کی پرورش کا مقدر نہ ہو مگر ہندوؤں میں محض نام سمجھ اور معصوم بچوں کی شادی کر دی جاتی ہے۔ شادی سے پہلے نسبت ہوتی ہے شریفوں میں یا تبدالی کم شادی سمجھی جاتی ہے اور اسی وجہ سے جب خرد سال شوہر مرتا ہوا تو کم سن بیوی بھی راند ہو جاتی ہے مختلف فرقوں میں بیاہ کی عمر میں بھی مختلف ہیں ہم یہ نہیں مانتے کہ تمام ہندوؤں میں بچپن کی شادی کا دستور ہے۔ یا تمام تو میں بیوہ کا دوسرا عقد نہیں کرتیں۔ مگر یہ تو ضرور ہے کہ ہندوستان

کے اکثر فرقوں میں بچپن کی شادیوں کا رواج ہے اور اعلیٰ قوم کے ہندو شدت سے اس بڑائی میں مستلزمین اور اسکو وہ اپنا قومی فتنہ جانتے ہیں۔ بنگالہ کے بعض برہمنوں میں یہ دستور ہے کہ اگر لڑکوں کی پیدائش کے بعد ہی شادی نہ کر دی جائے تو ذات میں بڑے لگتے ہیں۔ سکھتہ میں ایک مرتبہ ایک برہمن کا لڑکا جس کی عمر ٹولہ برس کی تھی نہایت متردد و متوحش دیکھا گیا ایک شخص نے اسے پوچھا کیا تم گھر سے لڑکا کر آئے ہو۔ لڑکے نے کہا یہ بات نہیں ہے میری ایک لڑکی ہے میں اُسکی شادی کرنا چاہتا ہوں میں نے لڑکا بہت بڑا کر لیا مگر افلاس کی وجہ سے ناکام رہا اب میں اسلئے وریدر بھیک مانگتا ہوں کہ اخراجات شادی پر پہنچوں۔ ایک بنگالی اخبار میں بیان ہے

کہ ایک خُرد سال لڑکا شادی کے
وقت رونے لگا رونے کی وجہ یہ تھی
کہ وہ اُسکی ماں موجود نہ تھی اتفاق
سے وہاں ہی بالکل بچہ تھی اُس کے
ساتھ رونے لگی۔ ایک شخص کے
ہاتھ میں تھپی تھی اُسے جب بالی بچہ
بچوں کو دکھائی تو وہ چُپ ہو رہا
لیکن منڈ ہے کے نیچے لڑکا پر محل
پڑا اور امان امان کہہ کر رونے لگا۔
بہت سے ہندو کم عمری کی شادی
کو اپنا فرض جانتے ہیں اور چاہتے
ہیں کہ جلد رجبہ ممکن ہو شادی
ہو جائے تاکہ ان کو دوزخ سے نجات
میلے اور یہ تو نہایت پی و شوار ہے
کہ کوئی عورت تیرہ برس کے بعد
بیابا نہ جائے۔

بچپن کی شادی میں ناکھ اور نکوچ
سے جو بالکل خُرد سال ہوتے ہیں
کوئی صلاح نہیں لیجاتی بچوں کو سقندر

تیز کہاں کہ وہ اپنا نیک بچہ نہیں
بیان بیوی کو شادی کے دن تک
ایک دوسرے کے دیکھنے کی اجازت
نہیں۔ پس جب تک دونوں کی
محبت کا امتحان نہ ہو جائے اور وہ
یہ نہ جانیں کہ انکے خیالات کہاں تک
یکساں ہیں آئندہ خوشی کیونکر حاصل
ہو سکتی ہے اکثر یہاں ہے ہوسو نوجوان
اپنی بیوی کو شادی کے گئے ہیں۔
زن بد و سر اسے مرد کو

ہمدین عالم بہت دوزخ اور

ابھی بہت دن نہیں ہوئے کہ ایک
ہندوستانی نے انگلستان سے اپنے
حالات کی یوں برقع کشائی کی تھی۔
یہ صحیح ہے کہ میری شادی ہو چکی ہے
اور صاحب اولاد بھی ہوں مگر اس
میں میرا کوئی قصور نہیں میں بھی خُرد
کی شادی کی رسم قبیح کا شہید ہوں۔
جب میں انگلستان آیا تھا تو میری

عمر سی ایسی نہ تھی کہ جور و بھون سے
محبت کرتا لیکن اب میرا اکیسواں
سال ہے اور اب میں محبت کی
لذتوں سے واقف ہوں۔ لیکن اگر
میں یہاں نہ آتا اور مجھ کو عورتوں
کی تعلیمی کیفیت معلوم ہوتی تو اب
سیری عمر ایسی تھی کہ میں اپنی بیوی
سے محبت کرتا لیکن اب یہ غیر ممکن
ہے *

ظاہر ہے کہ زندگی میں جن راحتوں
یا تکلیفوں کا سامنا ہوتا ہے وہ سب
انہیں افعال کے نتیجے میں جو شباب
میں کئے گئے ہیں ایک جنٹلمین کے
سندرجہ ذیل بیان سے عالم نو کی
شادیوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہیں۔
یہ اپنے والدین کا صرف ایک لڑکا
تھامان اسکو پیچھے سے گائے رکھتی
جب یہ ۶ برس کا ہوا تو مان کو اس کے
بیاہر جانے کا خیال ہوا اسنے میاں

کہا اور بیان نے اسکا کہنا مان لیا
ساتویں برس سے دھن کی تلاش ہونے
لگی دسویں میں بیاہ ہو گیا مگر گھر
۵ برس چھوٹی تھی خیر بیسویں سال
خدا نے اولاد دی اب اسکو نوکری
چاکری کی فکر ہوئی اور وہ ادھر ادھر
دوڑنے لگا بیوی کا ابھی بیسواں سال
ختم ہونے ہی کو تھا کہ سات اولادین
تلے اوپر سامنے کھیلنے لگیں اب اسکی
تندرستی نے بھی جواب دیدیا بالکل
بڑھیا معلوم ہوتی تھی آنکھوں میں
حلقے پڑ گئے حافظہ نہ رہا حتیٰ کہ چلنے
پہرنے کی بھی قوت باقی نہ رہی *

مطریساری نے ۱۸۸۷ء کی مردم شماری
میں بچپن کی شادیوں کی یہ تعداد لکھی ہے
نویس کے لڑکے ۴۴۸۰۰۰

لڑکیاں ۱۹۰۸۰۰۰

دس اور چودہ اندر لڑکے ۱۸۰۸۰۰۰

لڑکیاں ۲۳۹۵۰۰۰

۱۵-۱۹ لڑکے اندر لڑکے ۲۴۴۰۰۰۰

لڑکیاں ۵۳۲۳۰۰۰

بڑودہ کی گزشتہ مردم شماری کی پورٹ

سوجو ایک چھوٹی سی ریاست ہونا ہوتا

ہے کہ پیدائش کے پہلے ہی سال میں

۱۳۲ لڑکے اور ۵۵ لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں

سر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر فرماتے ہیں کہ بنگالہ

میں ہندو لڑکیاں فی ہزار ۲۷۱-۲۸۰

اور نو برس کے درمیان بیاہی ہوئی

ہیں اور ۱۱ فی ہزار بیوہ *

مدارس کی مردم شماری سے معلوم ہوتا

ہے کہ وہاں کے برہمنوں کی کچھ لڑکیاں

سات برس میں بیاہی جاتی ہیں اور

تقریباً کل دس برس ہیں۔ اس سے

ثابت ہوتا ہے کہ مدارس میں برہمنوں

میں شادی کے لئے اوسط عمر ۶-۷ اور

۸ کے مابین قرار دی گئی ہے۔ اس

برائی کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ وہاں کثرت

سے بیوہ عورتیں ہیں اور انہیں ایک

برہمن بیواؤں میں *

شادی کی عمر

گوہندو شاسترون میں شادی کی

عمر کی نسبت اختلاف ہو مگر انکا اصول

دیکھا جائے تو سب قریب قریب ملے

جلتے ہیں۔ سنو سمرتی میں ذیل کے اقوال

ہیں :-

۱- لڑکی ایشوخص کو دینا چاہئے جو عالی

خاندان خوب صورت ذات میں

برابر ہو *

۲- لڑکی کے موافق شوہر نہ ملنے پر تمام

عمر گزرتی ہے *

۳- جب لڑکی بالغ ہو جائے تو تین

برس انتظار کر کے اپنی ذات والے

سے بیاہ کرے *

۴- بیس برس کا مرد بارہ برس کی عورت

سے شادی کرے اور اگر اسکی عمر ۲۵

کی ہے تو آٹھ برس والی لڑکی سے بیاہ کرے

خاندان کی ذات اور رسم و رواج کے

مطابق لٹکی کی عمر مختلف قرار پائی ہے بعض غایذ انون میں بارہ برس اور بعض میں آٹھ برس کے لئے سفارش کی ہے بعض کہتے ہیں کہ جب لٹکی گہر میں برس نہ پہنچتی ہو جب ہی شادی کرنا چاہئے *

بودھوں کی مذہبی کتب میں آٹھ برہ کی شادی کو اچھا ٹھہرایا ہے اور بارہ برہ کی حد قرار دیدی ہے *

گوتم کی مقدس نعت میں احکامِ فل میڑ ۱۔ لڑکی بالغ ہونیسے پہلے بیاہی جائے۔

۲۔ بعض کہتے ہیں کہ جب لڑکی کپڑے پہن کر جب ہی بیاہ دینا چاہئے *

پندرہت ہر پرشاد شاستری نے حکمت کے ایک جلد عام میں بیان کیا کہ زمانہ

سلف میں لڑکیاں خود اپنی پسند سے شوہر انتخاب کرتی تھیں۔ پاراسر کے

عہد میں یہ طریقہ موقوف ہوا اس کی بہت سی شائین موجود ہیں و باقی آئندہ

زخم کیو سٹے دفع عفونت اور دفع سوزش تا شیر سینہ

جرحہ بگن صاحب فرماتے ہیں کہ جب بیٹے ۲۶ جون کے لیسٹ میں عمدہ تاثیریں سیکسے مرکبات کی جو ڈاکٹر پچنس صاحب نے لکھی تھیں پڑھیں تو میرے دل میں ایسا دلولہ اٹھا کہ میں بغیر تجربہ نہ رہ سکا *

سیہ اگرچہ ایک ایسی پاجیر اور مشہور ہے کہ مجھ کو اس کے بیان کرنے میں

حقارت ہی معلوم ہوتی ہے مگر چونکہ میری اس کے استعمال سے فائدہ اٹھایا۔

لہذا اسکی مددگی مجھے کو اس بات پر حجت دلاتی ہے کہ میں اور لوگوں سے اس کے

تجربہ کی سفارش کروں اس کے استعمال کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اس حکم کو برابر

بہگوننا چاہئے نہ یہ کہ ایک دفع بہگوننا

اور جب خشک ہو گئی پہرہ بگڑ دیا +
 سلوشن بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ
 آدھا اونس لار کرپیمائی اور ٹریڈر
 اسپرٹ ایک پائینٹ پانی ملا لیں -
 اس میں کچھ مرصیکو خواب سے بیدار
 کرنے کی ضرورت نہیں ہے رات اور
 دن برابر تیار دار کو خبر گیری لازم ہے
 طریقہ استعمال کا یہ ہے کہ لٹ کی
 تین یا چار تکر کے بھگو کر زخم پر رکھ دیں
 اور ہر ۱۰ گھنٹہ بعد تکرگرتے رہیں اس کے
 استعمال سے جلد مقام کی غنید پر جاتی
 ہے - اپرین کے بعد چھ گھنٹہ سے بارہ
 گھنٹہ کے درمیان لٹ کو بھگو کر لٹکا
 چاہئے اور اس وقت سب پٹیاں بھول
 دینی چاہئیں اور تا دفتیکہ زخم بالکل تھپا
 نہ ہو جاوے یعنی وہ ہفتہ تک اس کے
 استعمال پر جاری رکھنا چاہئے اس سے
 مرصیکو لازم پہنچتا ہے اور نقصان
 نہیں ہوتا اگر اچھا تھا اس علاج میں

نقصان ظاہر ہو تو تیار دار کی غفلت
 سمجھنا چاہئے +

راز ترکیب سے یعنی تر رکھنے سے
 اور ٹشوین سید کا اثر ہونے سے سوزش
 نہیں ہوتی مین سے بھی برونی سوزش
 کے دور کرنے کے واسطے سید کے
 عرق کا بہت استعمال کیا ہے اور اس
 زخموں پر خراب طربت دور کرنے کے
 لکایا +

ایکویٹروما ٹیرم کا علاج

کاربوواک ایسڈ

ڈیپوٹ کاربوواک ایسڈ سلوشن
 مین کس کے ٹکڑے بھگو کر چوڑے در
 مقام پر باندھیں اسکے لگانے سے
 بہت فائدہ ظاہر ہوتا ہے ترکیب
 سلوشن بنانے کی یہ ہے کہ ایک
 اونس کاربوواک ایسڈ کو ایک ہائی گم
 پانی مین ملا لیں +

تادیندوں
کے طلاء

انٹارکٹیکا گیا سون
بھوکے کے بعض حصہ
نالیج جاربے غرض
پنکروئے ہیں کہ
نٹ (دڑنی) اعتد
بھگانا ہمارا کام
لاچا ہمارا لکھو حضرت
بابینا نشین
بن جو علت خفیفہ
شا کو با کے درگاہ
کوئی صاحبان
بن جوید کرنا چاہیں
بوکتا بہ کرین
ملک حرم سلطان خدیو
نہلم ناگپور

۲۰۹۱
نہلم ناگپور
لاکھٹ
۲۰۹۲
احمد شاہ دو دنگ
لیا
۱۸۲۳
جانب جہل
نہلم ناگپور
۱۸۲۳
نہلم ناگپور
لاکھٹ

پرورائیں و لو یعنی خارش
اندام نہانی کا علاج کلورل
ہیڈریٹ سے

ایک حصہ کلورل ہیڈریٹ میں
پانی ملا کر اس حصہ کو خوب ہونا چاہیے
اور روئی کا پھل تر کر کے بیٹا کے
سج میں کھنا چاہیے

اسے رفع سوزش شکم وغیرہ
کے پین ہوتی ہے

آر جو کو گودہ گھیکو ارین گوندہ کر
ایک قرص بنا دیں اور ایک پزہ کا فور
کا تخمینا ایک ماشہ کا ناف میں رکھ کر
پٹی باندھ دیں بالکل حرارت کو
جذب کر کے اور خشکی پیدا کر دیتا ہے
اور محسوس کو تسکین تمام ہو جاتی ہے
سگ گزیدہ کا علاج

ایک کب علاج بنگالے سگ گزیدہ

کا خوب علاج دریافت کیا۔ یہ عرق
اوندہ کا ہے جو بگلی درخت ہے اور
اسکا اودا پھول ہوتا ہے مرشد آباد
میں دروخص متبلا ہوئے تھے اُن کو
کابل گرم ہوا

طیاسیر یا ویدیر نسخہ بال صفا

سلفیورٹ آف سوڈیم .. ۳ ڈرام
کروٹیک لایم .. ۱۰ ڈرام
سٹارچ یعنی نشا مستہ .. ۱۰ ڈرام
سب کو ملا لیں بدن کے تمام حصوں کے

بال اس سے دُور ہو جاتے ہیں اگر بال
بہت لمبی ہوں تو قنچی سے کٹ کر چھوٹے
کر لیویں اور تھوڑے سے پائیکے تھما ملا کر
لیپ کر دیویں دو چار منٹ کے بعد
لکڑی کے اسیچولا سے اوتار ڈالیں بال
صاف ہو جا دیں گے۔ اور بدن
ایسا صاف نکل آوے گا کہ حجام کے
ہاتھوں کی بھی ایسا ہونا مشکل ہے

قوع اور زچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر ۱۲

جلد ۱۲

GUARDIAN OF



Health

Hygiene

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہیہ	پیشگی	شیخ قیمت
۱۲	۱۲	عام قیمت مع حصول
۱۲	۱۲	گرم درجہ والوں کے مع حصول

اشفاق میعاد پیشگی ایام قواعد

- (۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵ اور ۲۵ کو نکلتا ہے۔
- (۲) اس میں صحت کیلئے خوراک و پوشاک اور صواب دیا گیا
- (۳) اور شریعہ الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص و تجویز
- (۴) مائے یونانی و انگریزی اور ان تبدیلیاں ذکر کی گئی ہیں جو ہر ماہ ہوتے ہیں
- (۵) اور شریعہ الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص و تجویز
- (۶) مائے یونانی و انگریزی اور ان تبدیلیاں ذکر کی گئی ہیں جو ہر ماہ ہوتے ہیں
- (۷) اور شریعہ الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص و تجویز
- (۸) مائے یونانی و انگریزی اور ان تبدیلیاں ذکر کی گئی ہیں جو ہر ماہ ہوتے ہیں

رشد و نمو کے علم کے علامہ

جائزہ کیسے

تھوڑی سی نشاں فدا طوں باغ کٹر
لوٹ بڑا اصحاب

رواقت سے مراد وہ اجڑا لائی ہے آگے



اس بات پر بھی محققین کا اتفاق ہے
ہمیں ہے کہ قریبی عالم حیوانات میں
داخل ہوں یا عالم نباتات میں چونکہ
اونکے قد و قامت نہایت ہی فرا سے
ہوتے ہیں اس بات کا قطعی فیصلہ کرنا
سخت مشکل ہے مگر اس مشکل کے رفع کرنے
کے لئے ہیکل صاحب نے ایک نئی سیالی
عالم تجویز کیا ہے کہ عالم حیوانات اور
عالم نباتات میں اسکو بیج کی ٹری
نصو کرنا چاہئے اور اس میں مقربوں
کو داخل کیا ہے یہ درسیانی عالم عالم
نباتی حیوانات کے نام سے موسوم ہے
علم نباتات کے جاننے والے مقربوں

کو عموماً نباتات میں داخل کئے ہیں
مگر سب بچے کے درج کے درختوں میں
ہمیں شفیق و فانی ٹا کہتے ہیں چونکہ
یہ اکثر سوتے رہتے ہیں اور ان کے
قد و قامت بہت دراز سے ہوتے
ہیں اور اکثر قسوں کی نسبت اس بات
کا علم ہی بہ کم ہے کیونکہ یہاں ہوتے ہیں
اسی طرح شجاعت بندی صحیح سمجھ کرنی
سخت مشکل ہے۔ از روئے ساخت یہ
مقربوں مادہ نباتی کے دراز سے ٹہیر
ہوتے ہیں اور بڑی بڑی طاقت کی غریب
سے ہی انکے اعضا کا فرق نہیں بھائی
دیتا۔ گول بیضوی یا بیلن کی شکل کے
فردا فردا ہی مٹی ہوں اور مختلف ٹریوں
کی صورت میں بھی بعض وقت گول مل
ڈبیر بعض مرتبہ شاخ و شاخ حدود
ایسے دراز سے ہوتے ہیں کہ اگر بہت
بڑے بڑے پائو مقربوں کو ایک قطار
میں کھو تو ادکا طویل ایک بچہ کا کئی

ہزار دران حصہ ہوتا ہے، اگر چہ ہٹے
 چھوٹوں کو تو اس طبل کے اندر
 میں ۲۰ ہزار سے کم دیا گیا ہے پس یہ
 ظاہر ہے کہ اگر انہیں دیکھنا ہو تو ایسی
 سوز و دین اور جس سے کشتے مطلوب کیے
 جسامت پانسو گئے زیادہ ہوتی ہو
 بہت کم وزن میں حرکت کر کے
 طاقت ہے۔ مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جسم
 کے دھنوں طرف جو بال سے چھوڑ دیا
 انہی ہٹنے سے حرکت کرتے ہیں بعض
 وقت بہت تیزی سے بعض وقت بہت
 آہستہ آہستہ۔ ایک گلاس میں تیل ہے
 روز تک پانی بہا کر رکھو پھر تیل بہا کر
 اسکا ایک قطرہ لیکر خوردبین دیکھیں
 تو مقربلی حرکت کرتے ہوئے معلوم ہوتے
 ہیں بعض تو میدان بچھاہ میں اس
 سرخست ہو دڑتے ہوئے گذرتے ہیں
 کہ نظر نہیں جیتی بعض آہستہ آہستہ
 رینگتے پھرتے ہیں بعض کچھ حرکت

جاتے نظر آتے ہیں اور کسی ہی شکلات
 راہ میں کیوں نہ ہوں اور سیڑف جاتے
 ہوئے دکھائی دیتے ہیں یہ نظارہ
 بہت دلچسپ اور عجیب و غریب ہے
 اور ایک مرتبہ دیکھنے سے کبھی نہیں
 بھولتا اور دے کیسا مقربلی خست
 میں فیصدی ۸۸ حصہ پانی ہے اور
 حصہ نامیات اور دس حصہ غیر نامیات
 انکی ترکیب میں پانچا ہونا ضروریات
 سے ہے۔ اور ان کے نشوونما اور تولید کے
 لیے ہی پانی چاہئے اگر پانی نہ ملے تو مقربلی
 رجا سے مرید اور بھی اور جب کہ شوہر مقربلی
 سے جو امرض شلایہ مضہ وغیرہ نمودار
 ہوتے ہیں وہ موسم برسات کے اندر
 یا ان آیام میں جبکہ جو امرض ہوتی ہے
 دیکھنے میں آتے ہیں بعض بعض مقربلی
 سے ہیں کہ ہوا کے آزاد کیمجن میں ہی
 دم لینے سے زندہ رہتے ہیں مگر پانی کے
 بغیر بعض قسمیں درمیں اور بعض قسمیں

جلدی مرجائیے ہیں۔ اندک پانی بغیر
 زیادہ درناک رہ سکتا ہیں مگر جاندہ
 ہوتے ہی پانی کی ضرورت پڑ سکتی ہے
 اور جو ناسیات و عقیات انکی خدا
 مین اعلیٰ سطر ہی پر رہتے ہیں بعض اسیر
 ہیں کہ عقیات کی سطر کے نیچے جیتے
 ہوئے جانور دن مین اور رات ہی
 چیزوں مین لپکے جاتے ہیں غمور
 کے اندر کیڑے ناک کے اندر کیڑے زیادہ تر
 موسم برسات مین ہی دیکھنے مین آتے
 ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کیسے جو
 اونکو عقیات کے لئے ضروری ہے
 وہ انہیں چیزوں یا انہیں جانوروں
 سے حاصل ہوتی ہوگی +

صغرنی کی شادی

اور

قوم کا انحطاط

(حافظ صاحب مکتوبہ جولائی سے آگے)

صغرنی کی شادی طرفین کی صحت کو

مضر ہے

شہداء مین یا بکیشب چند سیرین رحم
 نے بیاہ کی عمر کی نسبت بعض لائق طبیب
 کی اسے جمع کی تھی ان مین سے چند
 انتخاب کیجاتی ہیں +

ڈاکٹر ڈیوڈ لی ہتھہ کی جو کچھ عرصہ
 کلکتہ میڈیکل کالج کے پرنسپل تھے وہ یہ کہ
 ہے کہ صغرنی کی شادی کا دستور
 نہایت برا ہے اس کو قومی طاقت تباہ
 ہو جاتی ہے میری اسے مین بھری شادی
 سے روحانی اور جسمانی دونوں فوٹین
 نایل ہو جاتی ہیں +
 ڈاکٹر ڈیوڈ مین کرشن بوس -

جمانی زوال کے حسب قدر اسباب ہیں
 ان مین سب سے بڑا سبب صغرنی کی شادی
 ہے جو دائمی ترقی و ترقی و ترقی کی ہی
 مانع ہے +

آزیز ہند نعل سرکار ایم ٹی -

میری اسے مین بھری کی شادی

ہی خراب رسم ہے اس و قومی زندگی
کی بہاریٹ جاتی ہے اور جسمانی ترقی کا
دروازہ بند ہو جاتا ہے یہ خیال بالکل
غلط ہے کہ جو عورتیں میدانِ شباب میں
قدم رکھتی ہیں ان کو کوئی صحیح اور تندرست
اولاد بھی ہو سکتی ہے یہ منکرانہ کہانت
ایسی ہے کہ ان کو قتل اور سخت عذاب
چاہی جائے لیکن بڑی افسوسناک
بات یہ کہ جب بچہ کے دانت کہانے
کے قابل ہو جائیں تو یہ بچہ لیا جائے
کہ وہ قتل غذا میں کہا کے زندہ ہی
رہ سکتا ہے +

ابنیں ڈاکٹر صاحب نے ایک عام جلسہ
میں بیان کیا تھا۔ میں تیس برس
کے تجربے کہہ سکتا ہوں کہ وہ فیصدی
ہندو عورتیں مغربی کی شادی کے سبب
مرتی ہیں اور وہ فیصدی ایس برائی
کی وجہ سے دائم الرض ہیں اور باقی
بہت سی عورتوں کی طبیعت خراب

ہوتی ہے +

اطباء کے نزدیک شادی کے لئے کم سو کم
عورتوں کی عمر سولہ برس ہونی چاہئے
لیکن اگر ۱۸ برس تک توقف کیا جائے
تو وضع حمل کے خطرے ہی دور ہو سکتے
ہیں اور اولاد بھی تندرست ہو سکتی ہے
تاہم شادی کے قانون میں شادی
کی عمر اقل مرتبہ چودہ سال متعین ہوئی
ہے بچپن کی شادی کی چند مضرتیں
یہ ہیں :-

۱۔ شوہر دن کی جسمانی تکلیف میں بہت
خارج نہایت ہی مزرعہ مان ہے +

”تخمِ زندگی ہے ایک حکیم کہتا ہے کہ
ابتداء سے عمر میں اسکا ضائع کرنا جسم کو
استعداد کمزور کرتا ہے عقیدہ، عقیدہ غلط
کا اخراج بھی نہیں کرتا ایک مان نے
بیٹے کو نصیحت کی تھی عورت کو اپنی
طاقت دے دے“

۲۔ بچپن کی شادی عورتوں کو باطنی

کر دیتی ہے ۔

ڈاکٹر ڈکٹرن کے عالمانہ رسالہ میں جو ایک لائٹ اور نامی طبیب تھو ظاہر کیا گیا ہے کہ جو عورتیں چھوٹے سن میں بیاہی جاتی ہیں اُن عورتوں کی نسبت جو جوانی میں بیاہی جاتی ہیں زیادہ تر بانجھ ہوتی ہیں ۔

ڈیابیطس کے لئے نو بچا دوائی

یہ دوائی (جو ہندوستان کے مشہور جتبل نامیہ سے بنی ہے اور جیٹبلی حکماء ہی ایک مشہور سیوہ جانتے ہیں) تھوڑے عرصہ میں ڈیابیطس بیماری کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے اور علم کیمیا سے معلوم ہوا ہے کہ دوائی مایہ کو شکر کے بننے سے روکتی ہے ۔ یہ نتیجہ تازہ بچھون کو جو کوشش سے خشک کیے گئے ہوں انکو استعمال کرنے سے معلوم ہوا ہے ۔ یہ دوائی

سالہا سال تک اس شرط کے نکلنے کی وجہ سے قد نہیں کی گئی ۔ نیز ایک دوائی جمع کرنیوالوں اور سوداگروں کی سخت غفلت کے باعث اس دوائی کی تازہ حاصل کی ہوئی شہرت کو صدمہ پہنچا ہے ۔ چھوٹی ہوشیاری سے ان بچھون کو خشک کر کے استعمال کیا ہے ۔ اور ہم سب ان کے ذمہ دار ہیں کہ اس دوائی میں اسکی اصلی خاصیت موجود ہے ۔ اس دوائی کا اثر جو کچھ کہ کر دوائی سے مادہ خارج ہوتا ہے انکو کم کرنے میں اور شکر کے بننے کو روکنے میں بہت جلد طور میں آتا ہے اور قائم رہتا ہے ۔

(خوراک ۔ نصف چار کا چھپتین مرتبہ دن میں پانی ملا کر کئی حالتوں میں دو مرتبہ کا استعمال بھی مفید ثابت ہوا ہے ۔)

نسخات مجرب
ذات اثر یعنی
مرض نیومونیا کا عجیب علاج

لائیکواریونی سے ٹےٹس۔ ۵ ڈرام
وانیم اپلی کاک .. ۵ اونڈ
ملٹیکو کفر کپسول .. ۱۰ پونڈ
انٹی فائبرین .. ۳ گرین
اسپیٹم .. ۵ پونڈ
انفیوژن لینڈ .. ایک اونس
ایسی ایک خوراک چار چار گھنٹہ بعد
برابر پلاتے رہیں۔ دس مریضوں کا
علاج اسی نسخہ سے کیا گیا اور سب کو
کامیابی سے شفیق ہوا۔ دو مریضوں میں
جرجوان اور طاقوڑ تھے اور شرمض
میں ہی زیر علاج آئے تھے البتہ فصد
لیگی تھی اور بعد لین فصد کے بار نسخہ
متذکرہ بالا کا استعمال کرتا رہا بعض
مریضوں میں جو کمزور معلوم ہوئے غیر
یعنی چار یا پھر روز تک استعمال کرنے کے

بعد جب بخار بالکل جاتا رہا
رقم ہی شامل کیا گیا تھا مضمی نہیں
کہ اس نسخہ کو استعمال کے ساتھ ہیکر
ہو کر استعمال کرنا چاہئے اسکا فائدہ
ہی جب ۵ سات روز تک برابر
پیا جاوے تب معلوم ہوتا ہے ایسا کر کے
کہ ایک دور وڑ کے بعد ہی نا اسید ہو کر
چھوڑ دیوں کہ دوائے کچھ فائدہ نہیں
دکھلایا اگر ضرورت ہو تو پیر وئی علاج
مثلاً سینکنا۔ پوٹس مائی ٹرک کر لگنا
ہی کر سکتے ہیں۔

گہون قیغی کو مانجی کا علاج

سلفر سپاٹمڈ ۵ گرین ایسی ایک پوڑ
دن میں ۳ دفعہ کھلا دیں۔ سر میں
شہد ملا کر اور گرامین شربت بنشے
اندر ملا کر کھلا دیں یا نسخہ۔
لاچکو اور پوٹاشی .. ۵ ڈرام
کاربونٹ آف سوڈا .. ۵ گرین

قواعد اور ریزچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر

جلد

GUARDIAN OF HEALTH



THE MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

ماہ	پیشگی	شرح قیمت
۴	۱۲	عام قیمت مع محصول
۸	۲۴	کم درجہ والوں کو مع محصول

اشتیاقاً میعاد پیشگی ایک ماہ قواعد

(۱) طریدار و دروغترین اور زہرناک حکیم غلام غنی

(۱) بہار سالہ ہر ماہ کے ۳۰ روپے کو نکلتا ہے

(۲) زندہ لکھاؤ سب کے پاس وصال فرامین +
(۳) ملا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
بہا جانے دے گا +
(۴) جو صاحب ملو سے چھٹا ملو آدہ آدہ لکٹ
ارسال فرامین +

(۲) اس میں ملو صحت کے لئے نواک پوشاک و خواب و بیداری
اور دیگر انواع امراض کے علامات و طرق تشخیص و تجربہ نامے
انگریزی و ہونانی اور ان تمام زبانوں کے جو سب تفسیر و ترجمہ بطور
ملاحظہ و تفہیم کے چھپائے ہوئے

زبدۃ الملک حکیم غلام غنی ایڈیٹر

پیرا پشیل پریس لاہور

جاندا کیسے

درم قومیہ فی نفس افلاطون مان ڈاکٹر

لوٹینڈر المصباح

دفعہ مطبوعہ ۳۱۔ اگست ۱۹۸۹ء سے آگے

ہیضہ کے دنوں میں ہم یہ عجیب و غریب
دیکھتے ہیں کہ بعض تو نا آدھیوں کو ہیضہ
ہوتا ہے اور کچھ تو بچہ رہتے ہیں اس کا
باعث شاید یہی ہوگا۔ ہیضہ کے
مقربوں ہاضمہ کے نالیوں اور جلیوں
پر ہونے والے ہین اور بڑھتے ہین پس
ہی طاقتور آدمی کیوں نہ ہو اگر اسے
دست آئے ہوں یا اور اس قسم کے
بیماری ہوئی ہو تو اس کا ہی حصہ کمزور
پڑ جاوے گا جیسے ہیضہ کے مقربوں
کا زور ہوتا ہے اس بات پر خیال
رکھیں تو یہ کہکاش ہیضہ کے دنوں میں
اس بات کی شد ضرورت فوراً معلوم

ہو جاوے گی کہ جہاں تک ممکن ہو
ہاضمہ کو درست رکھیں ہیضہ
کہ حرارت غریزی کے کم ہو جائے
کیا مراد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں
آنکھ کی معلومات پہنچتی ہیں ان کے
وزیہ سے بس اسکی یہی تفریق ہی جا
سکتی ہے کہ حرارت غریزی کی کمی ہو
کہ جس سے اجڑے جسم انسان کی عمومی
جسمانی وکیسائی ساخت میں فرق
آجاتا ہے یہ ماننے کے قابل ہے کہ اگر
اجڑا میں یہ طاقت کس قدر ہو کہ اگر
کسی چیز سے ان کے عمل میں فرق آئے
تو اسکو روک سکتی ہیں اس طاقت کا کم
ہو جانا حرارت غریزی کا کم ہو جانا
اگر یہ مان لیا جاوے کہ جسم صحیح میں
مقربوں مر جاتے ہیں تو اب سوال یہ
پیدا ہوتا ہے کہ وہ کس طریق سے اور کس
باعث مر جاتے ہیں جن میں صاحب
کی رائے ہے کہ مقربوں کے جسم

نکھانے اور مارنے میں شانہ بڑا کام
 دیتا ہے یہ بات گو تجربے سے پایہ
 ثبوت کہ یہ سچی ہے مگر مقربوں کی
 بعض ہی قسمیں شانہ کے عمل سے
 ہلاک ہوتی ہیں بعد کی تحقیقات سے
 ظاہر ہوتا ہے کہ مقربی جسم سے خارج
 نہیں ہوتے مثلاً اون مریضوں کے
 پیشاب دست - دوود - یت وغیرہ
 میں مقربی نہیں پائے جاتے جن کے
 خون میں بکثرت مٹی میں ان باتوں کے
 محقق ویسول ووح کی توہید رہے
 کہ جب مقربی جگر - طحال اور مغز تنخوا
 میں آجاتے ہیں تو سات سو لیکر ۴۲
 گھنٹہ میں مر جاتے ہیں لیکن اگر مقربوں
 کے ساتھ انڈے ہی ہوں تو طاقت
 میں کمی پہننے لگ جاتے ہیں یہ
 ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ مقربی اپنا
 مکان پسند کے موافق انتخاب کرتے ہیں
 بعض تو شیران جاذب میں چلتے

پہوتے ہیں بعض خون میں نشوونما
 پاتے ہیں بعض میو کس ممبرین کو پسند
 کرتے ہیں اور بعض اعضا سخت کے
 اجڑاؤ کو اسکے علاوہ خاص خاص حیوانات
 مقربوں کی خاص خاص قسموں کا اثر
 ہوتا اور بھی عجیبے قلم کی شکل کے
 مقربی خون گندہ کر نوالے انسان
 پر کچھ اثر نہیں کرتے اور برص و تشک
 کے مقربی اونے حیوانات کی جسم پر
 نشوونما نہیں پاتے اس طرح چوہیان
 (موش مادہ) اتھر کس کے مرض میں
 بہت مبتلا ہوتے ہیں اور چوہے
 موش نہ اس کی بالکل بچے ہتھو میں
 خون کے گندے ہونے کے نہ ہر
 خرگوش اور چوہیان مر جاتی ہیں لیکن
 گنی یگ اور چوہیوں پر اسکا اثر نہیں
 ہوتا مان کبوتر اور چڑیاں اس سے
 بہت مری ہیں مہاک بجا میں بیج
 کی شکل کے جو مقربی پیدا ہوتے ہیں

وہ انسان کے علاوہ صرف بندر
روز ملتے ہیں +

عمر ہی اس طرح اپنا اثر کرتی ہے کہ
کوچ صاحب کے قول کے مطابق
کم عمر کے انسان کیس مرض میں مبتلا
ہو جاتے ہیں اور بڑے کمزور یا اس
زہر کا مطلق اثر نہیں ہوتا یہ کتاب
یعنی خاص جانوروں میں خاص طور پر
کہا ہونا ایک ایسا سوال ہے کہ کچل
جواب اسکا ایسی صحت کے تھا نہیں

دیا جاسکتا جیسے کہ تجربات کا ثبوت ہم
پہنچنے کے بعد غالباً دیا جاسکتا بعض
اصحاب کا یہ قیاس ہے کہ اجڑے جسم میں
ایک کیمیائی شے کے موجود ہونے سے
یہ انتخاب مکان عمل میں آتا ہے۔ ہمارے
میں غالباً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن
جانوروں کے خون اور اجڑے جسم میں
وہ مرکبات کیمیائی بھی نہیں ہوتے
جو ان کی غذا میں اس سلسلہ کے ثبوت ہیں

دوا پریش کیے جاتے ہیں دل میں
صاحب نے نباتات کی ایک قسم یعنی
ایسپرگس نامی گری لینس پر تجربہ کیا
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب مدوح
نے جو عرق بنایا ہے اس میں بعض قسم
کے نمک موجود ہونے یا نہ ہونے کو
ہی ایسپرگس کے مقدار پر اثر ہوتا
ہے جو اسپرگس کو یا جاسکتا ہو مثلاً اس عرق
کی ایک مقدار میں سے اگر عموماً اسپرگس
کے ۲۵ تولہ حاصل ہوں تو پوٹاشیم
نمک نکال لیے جانے پر صرف ایک تولہ
حاصل ہوگا حیوانات کے خون اور اجڑے
جسم میں بھی مقربوں کا نمک پائنا شاید
اسی طرح ہے بعض جانوروں میں جو
مقرب پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض میں
جو نہیں پیدا ہوتے اس اختلاف کا
شاید خون کا اختلاف ہو۔ وہ علم اللہ اعلم
کے جاننے والوں کو معلوم ہے کہ مختلف
قسم کے جانوروں کی خون مختلف ہیں

کہ مزاج ایک شے نہیں ہے بلکہ دیگر
چیزوں سے ملکر بنا ہے اور یہ حالت
معمولی سے تباہ زمین مثلاً عصب و عروق
جذبات یا نقص غذا سے متاثر غیری
کم ہو جانا یا جسم کی کیمیائی ساخت ایسی
ہونا کہ خاص قسم کے مقربی اس میں خوب
مشو و نما پاسکین کسی اعضا کی پشتی
کم زنی یا خاص قسم کے مقربوں کے جلوان
کی طبعی قابلیت وغیرہ وغیرہ (پانی آئینہ)

طبیعیاتی و فطری

انہیں حسرت کا مقام ہو کہ ہماری قسم
کی سبب تھی اور عدم تکمیل کمال نے ہمارے
بعض علوم کو ایسا بنو قیہ کیا ہے کہ اگر کوئی
قوم آخر ان بعض علوم کی نسبت کوئی حرف
انفس و اعراض زبان پلائے تو اس کو ہم
تقصیب نہیں کہہ سکتے تبخیا ان کے ایک علم
طبیبی بن حلیل القدر عظیم الشان علم کی
تو قیہ و عظمیٰ کے وضع سے ظاہر اور

ہوتا بلکہ ایک ہی نوع کے افراد اور
حالتوں میں ایک ہی جانور یا شخص
کے خون میں بھی فرق پڑ جاتا ہے پیر
اگر ریلین صاحب کے تجربہ پر نظر کیجئے
تو گمان غالب ہے کہ بعض جانوروں
میں جو مقربی اپنا ہوتے ہیں اور بعض
میں نہیں ہوتے ان کا باعث تھا
خون ہے اگر اس بات پر لحاظ نہ کیا جاوے
کہ خاص مقربوں میں مرض پیدا کرنے
کی کثرت و طاقت ہو تو بھی چند شرائط
ایسی ہیں کہ ان کے پورا ہوتے ہی ہر ایک
شخص سے دوسرے شخص کو مرض
پہنچتا ہے اور مرض کی ترقی پانے یا
نہ پانے پر ہی ان شرائط کا بڑا اثر ہے
بمجملاً وہ یہ ہیں :-

اول مزاج یہ بتانا ناممکن ہے کہ مرض کے
بارے میں مزاج کے کیا مستحسنین اگر کسی
مریض کے پاس کھڑے ہو کر اس کی بیماری
کا حال سُنو تو فوراً معلوم ہو جاوے گا

روشن ہے اس کی برائیاں اور خوبیاں
بدیہات سے ہیں العلمہ علمان
علما الا دیان وعلما الابدان
اس کی شان بشوکت کا شاہد ہے
محتاج ہونا انسان اشرف المخلوقات
کو ہر زمان ثابت و تحقیق ہے اس علم
کی غرض کا ترتیب اور حاصل ہونا محنت
و قوت و روح و تن ہے جو ملاک امور دینی
و مادی امور دنیوی پر پس اس علم نے
ہماری قوم کے نیم اطبا و خطرہ جان کے
ہاتھ سے ایسی بے توقیری پائی کہ شای
علم طب یونانی طب کی کسر شان نقصان
اور یورپی طب کا کمال اہل یورپ کے ہماری
ہی قوم پر روشن آشکار ہو گیا اب اس
طب کی بے توقیری کی علت سنئے کہ
بعض ہماری قوم نے لڑکپن کا زمانہ
لاڈلپار میں گھوپا تحصیل علوم اور تحسین فنون
سے بالکل بے بہرہ رہے۔ عالم شباب
میں تڑپش غرض کشی و بازی اور گنگوئی

بٹیر بازی مرغ بازی وغیرہ نے ہر فن
سے محروم رکھا تو اسے سپہی کی پرورش
قوت مینرہ و مدد کہ کو ایسا مقہور کیا کہ
فساد و حال و مال کو سوچنے نہ دیا اب نتیجہ
سنئے کہ بے وقافت غریزہ تحسین فنون
کے سطل گذر گئے تب حالت مستی اور
سرسشاری سے ہوشیاری میں آئے
و غ سے وہ غار کہ جس نے ہوش بنا رکھا
تھا اترانٹہ چرن ہوا دیکھا تو اوقات
اضنیہ کہ حسین علم کا عمدہ موقع تھا کوئی
جزو باقی نہیں رہا وہ حصہ لای آبادی کا جسکی
تقابل میں اقبیہ حیات مستحارہ بہ اعتبار
کتیب فنون محض بیکار اور بے اثر ہے
قرقری غفلت میں گم گیا کہ علما اس کا
محالات اور منوعات ہی ادھر تہی لڑکپن
نے الجوع الطمع کہہ کر ہے جسے بیان نہ
حواس گم کر دیئے اب تہر و پیش جان
ور و پیش ہر گھوٹان مراقب بیچہ مرین
یا انداب کیا کہ مرین غت مذاب میں

جان پر کونسی ایسی صورت نکالیں کہ ہر
عذابِ نجات ملے آخر سوچتے سوچتے
سوچ کر لاؤ طبابت و علاج کا عام تذویر
یہیلا میں چالیس پچاس دوا سے توڑو
حکیم ہو جاتا ہے وہی دوا میں ہیں چوہر
پہیر کے ہر مرض میں کام آتی ہیں ہی
شفا اللہ کے اختیار ہے پھر کیا ہے
تین آنہ کی طباحتانی خرید کی بقراط
سقراط جالینوس کا دم بہرنے لگے اللہ
کی قدرت کو ملاحظہ فرمائیے کہ تین آنہ
کے صرف نے حکیم حافق بنا دیا پھر پھر
ٹینگ اللہ کی پناہ ہم ایسے ہم ایسے
ہمارے مثل کوئی تشخیص مرض میں
لگا نہیں کھتا ہے ہمارے ہاتھوں سے
ان لوگوں نے شفا پائی کہ منکبوڑے
بڑے حکماء حافق و طبائے اسطو
فطرت نے جواب دیدیا ہمارا وہ نسخہ
میں کہ جو بالخاصہ فالج دم بہر میں گدرد
کر دین ہم جذامی کو دم بہر میں اچا کر دین

غرض ان مقالات لا طائلہ سے عوام
کا لالہ نام نے انکو فدا طور پر بڑھ کر جانا
اطراف و جوانب میں حکیم صاحب مشہور
ہوئے حالانکہ حکیم صاحب کی ماہیت
اور بیان کی گئی ہے

اب دوا دان اور عطار صاحب کی کیفیت ہی
مجل سنی کر ادا تو ان دوا و نسخا میسر آنا جنکو
اطباء زمانہ ضعیف و اطفال کی صفت خاصہ
سے موصوفے تھے میں ہم سنجھا و شوازی
شفا قتل مصری کا وزیران گیلانی گل مغیشہ
کشمیری وغیرہم اگر بالفرض مل بھی گئی
تو سلوب القودہ پھر عطار صاحب کے
کارگزاری ملاحظہ فرمائیے کہ ایک قرآن
شیشے سے اقسام اقسام کے عرقیات اور
انواع انواع کے اشربت نکالتے چلو جاتے
ہیں شیشہ و قرابہ کیا ہے ڈبہ باز نیچا
ہے یا عطار صاحب صلیب کشف و کرامات ہیں
دوسرے ہجوم خرید اردن کی وجہ سے
اگر بجائے گل مغیشہ کے دہتورہ دیدیا

مغربی طبیعات

تسائپ کا علاج

جو ناگدھ کا ہٹیا دار کی ایک ٹپسری
کے پٹی اکثر نے پٹی کے ایک اختیار کو نکھا
ہو کہ اگر پلین فیصدی کا کوکومین سلیوشن
کی ۵ بونڈین جاضر پچھائی کے ذریعہ
کرین تسائپ نہ نہیں پڑتا۔

تندرست دماغ

مین ۸۰ فیصدی پانی سات فیصدی الیومن
رائڈ کی سفیدی سی چیز ساڑا ہے چا
فیصدی جبرلی ۱۰ فیصدی اسمازوم
۵۰ فیصدی جو ابل ہو گوشت کو بودا برافتی
ہی ۳۰ فیصدی فاسفورس ۵ فیصدی مختلف
قسم کے ریڈ ٹاک گندک تھوہرین بہت
پچسپا ہے کہ عمدہ عقل کے آدمی کے ذہنی
فیصدی ہٹا غور کھوہرین اور پاکل میں
ساڑا چار فیصدی تاک لاکہ پاکل سلیوشن
فقط ایک ڈیڑھ فیصدی تاک ہی یاد ہو کر

تو کچھ ہوا نہیں ہے یہ کیفیات مذکورہ
بالا باعث بے توقیری سے پیدا ہوتی
ہو گئی ہیں بخلاف دفع طب ڈاکٹری
کے اولاً تو جب تک پاس یا ٹیکٹ
علم و عمل کا حاصل نہیں ہوتا تک
سوالجہ بھی نہیں کر سکتا اور تحصیل
مطلوب کو جب تک عمدہ طور سے نہ
حاصل کرے گا پاس نہ پائے گا دوسرے
اہتمام ادویہ جیسا کہ ڈاکٹری علاج
میں کیا جاتا ہے وہ اظہر من الشمس
امین من الامس ہر پاس اگر نہ ہوں
افضایہ یعنی قوانین تحصیل علم طب
کا اور اہتمام ادویہ وغیرہ کا ہوتا تو
یونانی کی ایسی بے توقیری عوام کے
مزدیہ نہ ہوتی اور اس میں شک
نہیں کہ قوانین کلیہ اور اصول موضوعہ
علاج اس طب یونانی کے نہایت
عمدہ اور مستحسن ہیں *

قواعد اور رچزدہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر

جلد

GARDIAN OF



HIGHER

HIGHER

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہیہ	پیشگی	شرح قیمت
۴	۱۲	عام قیمت درمجموع
۱۰	۳۰	کم درجہ الیٰں کے درمجموع

اشتہاد میٹھا پیشگی ایکٹو قواعد

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ دن کو نکلتا ہے +

(۲) حفظہ صحت کے لئے عورتوں کو پیش آنکھ سے بیداری

(۳) ازیدہ لکھا میں سب کے پاس رسالہ فراہم ہیں +

اور کثیر القوم اراض کے علامات و طریق تشخیص و تجربہ سے

(۴) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں

انگریزی و ہندی اور ان نڈا پیر کا ذکر جو سب تفسیر و رسم

(۵) جو صاحب نوید کا پرچہ ملے گا میں آدہ آدہ کاٹٹ

انگریزی و ہندی میں لائے چاہئیں درج

(۶) رسالہ فراہم ہیں +

ہوتے ہیں +

زبدۃ الملک حکیم غلام نبی ایدہ

نیرا پیل بریل لکھنا

جاندار کی طرح

درمقوسہ جی انفس افلاطون فی مان کٹر لوطریل

(صاحب)

(فضیلت مطبوعہ ۱۵۰۰ء تا ۱۵۰۱ء سو اگے)

اس مقام پر سب بات کا بیان بھی خالی از
لطف نہیں ہوگا کہ وہانی امراض میں
جب ایک مرتبہ آدمی مبتلا ہو چکا ہے
تو پھر دوبارہ کیون ہوتا نہیں جاتا ہے
عموماً اس سے محفوظ ہو جاتا ہے مثلاً
جس شخص کے ایک مرتبہ چپک نکل جاتی
ہے وہ تمام عمر گویا اس سے محفوظ ہو جاتا
ہے اور بھی حال بعض اور بیمار یوں کا بھی
ہے اور کا باعث کیا ہے یہاں بھی ہو
اندھیرے میں ٹٹولنا پڑتا ہے اور تجربہ
کی روشنی تائی کی جہالت دور کرنے کے
لئے ملتی ہے یہ سب تین طرح سے حل
کیا گیا ہے اول پلا سٹر صاحب کی

راہی ہے کہ ان امراض میں مقروبہ کی خون
کا وہ بخرو با نکل چٹ کر جاتے ہیں جو بھی
خدا ہے اور اسلئے یہ مرض پھر دوبارہ نہیں
ہونے پاتے دوم ایک صلب کی پٹیا
ہو کہ مقروبہ کو کھلون سے خون کے اندر
اس قسم کی گولی کہیں یا کسی شے پیدا ہوتی
ہے جس سے یا تو مقروبہ مر جاتے ہیں یا
ایسے بے بس ہو جاتے ہیں کہ خون میں
وہ خلافت پیدا نہیں کر سکتے جس سے
مرض دوبارہ پیدا ہوتا ہے اور ایک کچھ
شے آہستہ آہستہ خون سے دور ہو جاتی
تو آدمی کو دوسرے تیسرے یہاں تک
کہ چوتھے مرتبہ تک بھی اس مرض کا ہی
دور ہو سکتا ہے۔ ایسے امراض کچھ بھی نہیں
میں آتے ہیں کہ مدت العمر کے
اندر دو مرتبہ بھی ایک ہی انسان کو
گویہ شاذ و نادر ہوتا ہے +

سوم ایک اور صاحب کی یہ ہے جو
کہ کسی کسی خیر ہے جسم میں مقروبہ کو

ہلاک کرنے یا اون کے حملوں کی روکنے
کی خاص طاقت پیدا ہو جاتی ہے یہی
بات کہ وہ بائی امراض ایک شخص کو
ایک مرتبہ ہو کر پہنچتے ہیں اس
سلسلہ کے بنیاد ہے کہ سواد رقیق کے
وسیلہ سے پٹکا لگایا جاوے سواد کے
رقیق کرنے سے یہ غرض ہے کہ مقررہ وزن
کے امراض پیدا کرنے کے طاقت کو
جاوے چونکہ مرض پیدا کرنے والے
اصلی مواد سے یہ مواد رقیق ہو جاتا ہے
جسم میں داخل ہوتی ہے مرض کے
خفیف سے علامات بھی ظاہر ہو جاتے
ہیں اور انسان کو پہلے وہ مرض نہیں
ہوتا مواد کو کئی طرح سے رقیق کیا جاتا ہے
لیکن اس کا بیان کرنے کی اس جگہ پسند
ضرورت نہیں ہے چونکہ آج کل
پہلے سطور صاحب کے علاج و بارہ مرض
ٹائیڈروفوبیا (دینے کے کاٹا ہوا
مرض) پر بہت توجہ ہوا ہے اس

مرض کے سواد رقیق کرنے کا طریق
بیان کیا جاتا ہے مرض خروگوشون کا
حرام مغز نکال کر اور اس کو بولون میں
بند کر کے خشک ہوا میں لٹکا دیتے
ہیں چند روز کے بعد اس کا زہر کم جاتا
ہے اور زیادہ عرصہ تک لٹکا رہے
تو بالکل جاتا رہتا ہے غرض مدت اوقات
پر رقیق ہونا مختصر ہے مثلاً ایک روز کے
لٹکنے کے بعد زہر زیادہ ہوتا ہے زیادہ
عرصہ تک لٹکنے کے بعد زہر کم ہو جاتا ہے
اس رقیق حرام مغز کے جسم کے اندر داخل
کرنے سے پلاسٹر صاحب نے انسان پر
حیوان کو مرض ٹائیڈروفوبیا سے نجات
دی ہے۔ ماہ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں نے سبھ
۱۹۵۷ء تک یعنی پندرہ ماہ ٹیٹویٹ
پیرس کی پورٹ وضع ہوتا ہے کہ اس
علاج میں محقق کا سیلابی ہوئی ہے
دو ہزار ایک سو چھ سو تھوڑے میں کوئی
جانور ورنے کاٹا تھا جنکو اطباء نے دیوانہ

بتایا ان مین سے صرف ۲۹-۳۰ آدمی بخیر
فیصدی ۳۵ دوا مرے اس علاج کے
جاری ہونے سے پہلے ۱۵ ماہ مین
فیصدی سولہ آدمی مرے تھے ہیضہ کے
مرض کا علاج بھی اسپتور سے سنا ہے
کہ اسپین بینی پچانیہ کے ملک کے
ڈاکٹر صاحبان نے میکا نکا کرنا شروع
کیا تھا لیکن افسوس کہ کاسیالی نظر نہ آئی
اس لیے جلدی شاید ترک کر دیا گیا مگر کیا
عجب ہے کہ سواد کی طاقت اور بھی زیادہ
ورکار ہوگی یا طاقت بنانے کے لیے
کوئی اور صورت اختیار کرنی پڑے گی
غالباً ایک دن وہ ضرور آوے گا کہ ہیضہ
کا علاج کامل بھی اسپتور سے کھل آوے
جسم مین قزو بون کے داخل ہونے کا
مقام بھی ایک ایسی چیز ہے کہ بیماری پر
بہت اثر رکھتا ہے ہیضہ اور ٹائی فائیڈ
سیوز کے قزو بی جب ہی کچھ اثر کرتے
ہیں کہ نالیوں جسیلون پر پیدا ہوئے

ہوں جانوروں مین تجربہ کر کے دیکھا
گیا ہے کہ اگر جس عضو پر کہ قزو بی اثر کرتے
ہیں اس کے سوائے کسی اور حصہ مین
سواد کو دخل کیا جاوے تو مرض خفیف
ہوتا ہے اور اگر اسی حصہ مین دخل کیا
جاوے تو شدید ہے
اگرچہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر اس کا ثبوت
ہم نہیں پہنچا ہے کہ مریضوں کے کمر مین
میں دم لینے سے یا مرض پیدا ہوجاتے
ہیں یہ حال اس مرض کا بھی ہے پچانیہ
ہیضہ کے مرض کے پاس جانے اور اس کی
ضروری خدمات کرنے سے بھی احمقین
ہیں اور ایسا یقین کتھی ہیں کہ ہیضہ کے
بیمار کو چھوٹے سے دوا شخص متلا و مرض
ہیضہ ہو جاتا ہے لیکن بھیضیال انکا تجربہ کی
روشنی نے بالکل رد کر دیا ہے لوگوں کو صرف
اتنا خیال ایک سنٹ کے یوئل مین
بچانا چاہیو کہ اگر یہ بات فی الحقیقت
ایسی ہی ہوتی تو کوئی ڈاکٹر یا حکیم مرض

سچ نہیں بکتا ہے کیونکہ حکمون کو ہمیشہ مرض کے جسم سے چھوٹا بنض پر ہاتھ رکھنا بلکہ بعض اوقات ادویات موہنہ کے اندر یا جسم اندر آلات کے ذریعہ داخل کرنا پڑتا ہے یہ امر بجز طبی ثابت ہر گیا ہے کہ ہضم کے مرض کے جسم میں بھی مقربی ہی پائے جاتے ہیں جب تک کہ یہ مقربی دوسرے کے جسم میں کی طور سے داخل نہ ہو جائے تب تک دوسرے شخص میں مبتلا نہیں ہوتا پس بلا خوف و اندیشہ ہضم کے بیمار کے پاس جانا اور اسکی ضروری خدمت بجالانا چاہئے البتہ مقربیوں سے پتھر کے لئے حتی الوسع حسب تجویز اطباء کے کوشش کرنا ہر انسان کا فرض اعلیٰ ہے جو کمینہ بنے جو تحقیقات مرض ہضم کے لئے مقرر ہوئی تھی اور جس نے کسی سال تک جابجا و خصوصاً ہندوستان میں رہ کر وہی

تحقیقات کی نتیجہ بھی نکالا تھا کہ ہضم کے مرض کے اندر بھی مرض کے دست و قے وغیرہ کے اندر مقربی پائے جاتے ہیں اس بات کا بھی مرض پر بہت اثر ہوتا ہے کہ جسم جسم میں اول کس قدر رسوا داخل کیا گیا اس بات میں جو کچھ حکم عالم ہے چین صاحب متعلقہ ننگس کا راج لڈن کی تحقیقات کا نتیجہ ہے صاحب صوف کے تجربات مختلفہ سے دو عام نتیجے حاصل ہوتے ہیں اول یہ کہ رسوا کے مرض پیدا کرنے والی مقدار مرض کی قابلیت سے اوٹنی نسبت رکھتی ہے دوسرا یہ کہ جن جاذبوں میں اس مرض کی قابلیت نہیں ہے ان میں بھی مقدار اس مقدار سے سیدھی نسبت رکھتی ہے جو جسم میں اول متبہ داخل کیجائے نتیجہ اول کے لحاظ سے اگر کسی میں کہ مرض اتہر کس کی نسبت ہے

پہاڑ میں ایک عجیب دستور بچوں کو

نالے دینے کا

ہم نے پہاڑ میں ایک عجیب دستور بچوں کو نالے دینے کا دیکھا ہے۔ یعنی گرم دنوں میں چھوٹے بچوں کے سر میں پانی ڈالتے ہیں اس طریقے سے کہ ایک چتر سے نالی نکال کر کچھ فاصلہ پہاڑ کا سایہ ہو یا خود سایہ کیا ہو لیجاتے ہیں اور ایک پنا یا کوئی اور شے مثل اس کے پانی کے سہ پہر لگا کر اس کی دھار بنالیتے ہیں اور بچے کو ایسی جگہ لٹا دیتے ہیں جہاں پانی کی دھار اُس کی چند یا میں پڑتی ہو بچہ سو جاتا ہے اور جب تک یہ عمل جاری رہی نہیں جا سکتا۔ ٹھنڈا وقت ہونے پر بچہ کو جگا کر لیجاتے ہیں۔ ہر سال نالے دیے جاتے ہیں اور ہر ایک لڑکے کو عموماً شیر خوار ہی کے ایام سے لے کر دس یا بارہ برس کی عمر تک لیا ہی کیا

جاتا ہے شیر خوار بچہ دودھ پیتے ہیں مگر بڑی عمر کے ان ایام میں مکی کے ستو کہاتے جاتے ہیں۔ بعض جگہ بیس ۱۵ برس کی عمر کی عورتیں بھی نالے لیتی دیکھی گئی ہیں *

پہاڑ میں تجارت چھپک بہت ہی کم ہوتا ہے جو ہنر نہ ہونے کے ہتے نکیر کسی کے نہیں پہنچتی۔ اور کہتے ہیں کہ دماغی امراض بہت کم ہوتے ہیں جہاں طبع سے اکثر لوگ اپنے بچوں کو نالے دینے کے لئے ان ایام میں پہاڑ پر بھیجتے ہیں ہم ان کو صاحب کے دل سے مشکور ہو گئے جو اس پر توجہ فرما کر اسکی مہلیت سمجھو میں ہمارے ماہرین کی مدد فرمائیں گے *

ایک مفید منجن

بڑی ہڈی۔ چھالیہ۔ کتہہ۔ الاچی خورد لوگ۔ سینہ تک۔ ہڈی اور چھالیہ کو جگا کر سو اکھوب چہ زرخا خوب باریک سوف کر کے بول میں رکھیں چھوٹین وقت ضرورت کام میں لائیں

قواعد اور زرخیز دہ کو غور سے مطالعہ کیجئے

19

THE LANCET



BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

شرح قیمت	پیشگی	باب
عام قیمت مہ محصول	۱۲	۸
کم درجہ والین سے مہ محصول	۱۲	۸

اشہاد میعاد پیشگی ایک ماہ قواعد

- (۱) یہ سالہ پراہ کیے ۱۵ و ۳۰ کو نکلتا ہے +
 (۲) اس میں صحت کیلئے نوٹک پریشاک و غما و مہیاری
 اور کثیرہ الوقع امراض کے علامات و طریق تخفیف و تخریب
 یونانی اور انگریزی اور ان تدابیر کا ذکر ہر حسب تغیر
 موسم بطور علاج و حفظ و تقدم علمین لائے چاہئین
 (۳) جو صاحب نمونہ کا پرچہ شکر ملین آدھ روپے کا
 (۴) اسٹ آرسل فرامین +
 (۵) ہر ہفتے ہین +

زبدۃ الملک ملکہ غلام نبی اسٹڈیٹ

نیو امپریل پریس لاہور

جاندار کیسے

مرقوبہ نفس افلاطون بنان ڈاکٹر

لوڈینڈا لمصاحب

(فطاحت مطبوعہ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۹ء سے آگے)

اس کو میان میں کہ مرقوبہ بی امراض کے باعث تھوہ میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کہ جب تک پتہ شریط پوری ہو جاوین اہل علم مرقوبہ بن کو کسی مرض کا باعث تصور نہیں کرتے تھوہ میں گو مرض کے جسم میں اس قسم کے مرقوبہ موجود ہوں اور وہ شریط یہ ہیں اول قسم کے مرقوبہ بی ہر غیہ عیہ عضو میں پائے جاوین خصوصاً آغاز مرض میں وچم یہ مرقوبہ جسم کے باہر دیکھنا ہی نہیں تو دیکھنے علامات مرض ظاہر ہوں جس سے کہ مرقوبہ لئے گئے یہ تجویز اگرچہ اکثر نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم اول کہہ چکے ہیں کہ انسان کے بعض امراض کے مرقوبہ بن کا جائزہ

پر کسی طرح کا اثر نہیں ہوتا چہاں ہم یہ بات ثابت کی جاوے کہ اس جانور کے جسم کے مرقوبہ بن کے تعداد اس تعداد سے زیادہ ہے جو مواد داخل کر دے جسم میں تھی *

جب کسی مرض میں یہ چاروں باتیں ثابت ہو جاوین اور کوئی شخص مرقوبہ بن کو اس مرض کا باعث ماننے سے انکار کرے تو یوں سمجھنا چاہئے کہ یا تو وہ شخص متعصب پرست اور جہل ہے یا کسی خاص فرقہ حکماء کا بے سوچ سمجھے مرید بن گیا ہے اور انہیں بند کر کے ان کے مان کے پیچھے بے تحاشہ دوڑ رہا ہے *

کیڑے جو ان کے اندر ہوتے ہیں ان میں سے اول کدو دانے ہیں یہ کیڑے چپٹے اور سلسل شکل بنجیر ہوتے ہیں اور ہر جڑ میں نر اور مادہ ہوتے ہیں چونکہ ان کے باہم ملنے سے ٹھیک

ایک فیتہ کی شکل بن جاتی ہے اسلئے
انھان نام ٹیپے رحم نامہ ذکر کرتے ہیں
انکی لمبائی کا کچھ ٹھکانہ ہی نہیں
آٹھ گز سے تو بچشم خود دیکھتے ہیں اور
۵ گز سے پندرہ گز تک لمبے ہوتے
ہیں نہایت کم چوڑا حصہ اسکا دل دین
چوڑا اور درمیانہ حصہ جو نہایت وسیع
ہوتا ہے ۴ یا ۵ لائن تک چوڑا ہوتا
ہے سر اسکا چوڑا اور چھوٹا ہوتا ہے
بعض دفعہ تو یہ کرم تنہا ہوتا ہے اور
بعض مرتبہ تین یا چار پائے جاتے
ہیں اور چھوٹے انٹریون میں بوجھ
کرتے ہیں۔ انکے انڈے ہر طرف پرتے
رہتے ہیں رتے نہیں پانی میں ہی
چلے جاتے ہیں ہندوستان میں
سور کے گوشت کے اندر یہ بہت
پائے جاتے ہیں اسلئے گوشت کو
پتے مکڑے کر کے دیکھنا چاہئے اگر
گوشت میں شمال خسرو کے داغ ہوا

کرتے ہیں اگر کوئی جانور منگلیا ہی
سور اپنی خوراک میں اس کیڑے کے
انڈے کہا لیوے تو وہ اس کے شکم
میں پہنچ کر اسکے ہضم سے یہ انڈے
مرتے نہیں غذا جو قوت جاذبہ کے
ساتھ جسم میں پسلیتی ہے یہ انڈے
بھی اسکے ساتھ خون میں پہنچتے
ہیں اور گردش خون میں ہو کر سور کے
عضلات میں یہ انڈے رہتے
ہیں چونکہ عضلات میں انہر ہو کا
اثر نہیں ہوتا تو ان انڈوں کے کال
نشو و نما نہیں ہوتے جب کہ یہ انسان
یا جانور سور کا گوشت کھاوے تو یہ
انڈے جو سور کے گوشت میں تھے
اونکے پیٹ میں پہنچ کر پوری کدو
بن جاتے ہیں اور اگر بالعکس یہ کدو
جن میں ہمیشہ کدو داغ ہوا کرتے ہیں
انسان سے خارج ہو جاوے اور کوئی
سونا و نگو کہا جاوے تو اسکو بھی ہم

کیڑے ہو جاتے ہیں اس طرح یہ یہہ پاک
 سے دوسرے کیہوتے رہتے ہیں
 اور اسلئے یہہ ہندوستان میں عموماً
 انسان کی ذات میں صرف اہنیر
 گوگون میں زیادہ تر دیکھے جاتے ہیں
 جو خراب قسم کا گوشت بڑی جانوروں
 کا اور غلامت کہانیوالی بھیڑ بکری
 وغیرہ کا سبب ارزان ہونے کے
 خرید کر کھاتے ہیں چنانچہ خاکروہوں
 چاروں اور نیچی ذات کے مسلمانوں
 مثلاً تیلے۔ قصاب۔ کتھڑوں اور
 ہٹیاروں میں یہہ اکثر دیکھے جاتے
 ہیں یہہ صرف ارزان گوشت کہی
 نہیں کھاتے بلکہ اسکو اچھی طرح
 سے پکا کر ہی استعمال نہیں کرتے کچا پکا
 جیسا ملے ویسا مارے ہو کہہ اور
 اخلاص کے کہا جاتے ہیں علاوہ
 ان گوگون کے یہاں شادی بیاہ کے
 میر قہ پر ایسا ہی گوشت کچا پکا لیا۔

ہوتا ہے جسکو کہ سب ملکر کھاتے ہیں
 نتیجہ جیسا کہ ہوتا ہے کہ کم و بیش سب
 سب ہی کچہ عرصہ کے بعد کرموں
 میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں ساگ
 پات سیب آڑ وغیرہ کھانے سے
 ہی انڈے جسکے اندر داخل ہوتے
 ہیں ان کیڑوں کی مثال ریشم کے کیڑوں
 کے موافق ہے کہ اس سے ہی انڈہ
 ہوتا ہے اور اس انڈے کو اگر اچھی
 جگہ ملے اور مناسب گہنی پہنچے تو
 اس سے چند روز میں کیڑہ ہو جاتا
 ہے اور آخر کو یہہ کیڑہ ایک ریشم کا خول
 بنا کر اوس میں رہتا ہے اور چند روز بعد
 اس خول سے نکل آتا ہے اور کامل کیڑہ بن
 جاتا ہے ایسے ہی کہ وہ دانہ کے کیڑے
 انڈے دیتے ہیں اور انکو بھی جب
 محفوظ جگہ ملتی ہے تو وہ بھی کیڑے
 ہو جاتے ہیں مثلاً غنمات وغیرہ
 میں پہنچکر اور جب یہ کیڑے انسان

کے ہاضمہ کی نالی میں پہنچتے ہیں تو پورے کدو دانہ بن جاتے ہیں ان کیٹرون کی شکل میں اختلاف ہوتا ہے بعض چوڑے بعض چھوٹے انکے اندے جو کوئی جانور کھا جاوے مثلاً مرغ - بچہ - کبوتر - بھینس - بکری اور گائے وغیرہ اس کے عضلات میں اس کے اندے اور اس کے بعض اعضا میں کیڑے پائے جاتے ہیں اور نثر انسان اور دیگر حیوانات کو اس طرح سے پہنچتے ہیں جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ تاکہ ابلی سینیا کے باشندوں کو جو عموماً کچا گوشت کھاتے ہیں اس قسم کے کیڑے اکثر تاتے ہیں لیکن ادھن میں کے مجتہد من اور پیر من کو جو گوشت بالکل نہیں کھاتی یہ کیڑے بالکل نہیں تاتے۔ دوسری قسم کے کیڑے جو چھٹے اور گول ہوتے ہیں پہرے زرد اور نرم اور ان میں

کوئی جوڑ نہیں ہوتا، انکو دوسرے ہوتے ہیں اوپر کے سرے سے ایک نالی چلتی ہے جو انکے ہاضمہ کی نالی میں پہنچ کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے ان کیٹرون میں مقعد نہیں ہوتی اور نہ نیچے کے سرے میں جو پیٹ کی طرف ہوتا ہے کوئی سوراخ ہوتا ہے یہ کیڑے زور زیادہ ہوتے ہیں اور انسان کے بعض میں پائے جاتے ہیں تاکہ مضر میں ایک وضع مرض سحیش کا زور ہوتا اور اس کے ساتھ مریضوں کو پیشاب کے راہ خون آنا ہی شروع ہو جاتا ہوتا ایسے مریضوں کی نقش کا بعد وفات جو امتحان کیا گیا یہ کیڑے جہاں خون آتا تھا پائے گئے اور جانور کے اندر جہاں زخم تھے یہی کیڑے ملے یہ کیڑے کبھی جگر میں اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ رگوں کے دبنے کے باعث مرض استسقا ہو جاتا ہے یہ کیڑے اکثر غلاف

میں رہا کرتے ہیں اور جب ان کے
بچے ہوتے ہیں تو وہ غلاف پھٹ
جاتا ہے اور بچہ اپنی چسکی سے اعضا
کو پکڑے رہتے ہیں اور نسلا بعد نسل
پیدا ہوتے رہتے ہیں جب تک کہ
آدمی مر جاتا ہے ان کیڑوں کے بڑے
بہت چھوٹے ہوتے ہیں تو خون
کی گردش میں چلے جاتے ہیں اور اعضا
میں پہنچ کر اپنی چسکی کے ذریعہ سے
رہتے ہیں یا ٹمنہ کی نالی میں چل جاتے
ہیں اور وہاں رہتے ہیں جیسا کہ اوپر
کہہ آئے ہیں +

تیسری قسم کے کیڑے جو لمبے اور پتے
اور گول شکل ڈنڈی کے ہوتے ہیں
ان میں ٹمنہ کی نالی اور مقعد اور ٹمنہ
ہوتا ہے اور یہ کیڑے نرا واد و جد
ہوتے ہیں انسان کے ٹمنہ کی نالی
پہلے پیٹ سے اور ریشہ مارچیلیوں میں
پائے جاتے ہیں اور جاناور دن میں

بھی علیٰ ہذا القیاس ہو جایا کرتے ہیں
بچے ان کیڑوں کے اندھ سے پیدا
ہوتے ہیں۔ یہ کیڑے کئی طرح کے
ہوتے ہیں +

پاسٹیکو صیفہ میں

صاحب من رہیں آپکے پرچہ میں لکھا
کہ ایک اور شخص کہتے کے کاغذ سے باور آتا
ہے کہ تھوڑا زمانہ ہوا کہ اپنے طلوع دی تھی کہ
تعلیق میں ایک شخص نے لکھا کہ
مرض سر قضا کی تھی۔ املاک میں بہت سے
جانور کتون کی قسم کے آوارہ یا کچھ پاؤں
حیرت ہر کہ اور بہت لوگ کیوں نہیں باور
ہو کر تھیں میں تو یوں ہیں کا ذکر کرتا ہوں
کیونکہ ہندوستان میں کاغذ نہیں ممکن ہے
کہ وہ ان باورے جانور کے کاغذ سے کس قدر
موتے ہیں زمین نقشوں کی دیکھ کر ذکر نہیں
کرتا ہوں بلکہ صرف ذاتی تجربہ سے کہتا ہوں
اس خوفناک صنف پر ضرور خیال جموع

ہونا پتا ہی سنجیدہ تمام امراض کے جو انسان
 کو پیش آئے ہیں یہ کہو گا با ولاہین سب سے
 بدتر ہے کوئی شخص فراخور کرے گا اگر اسکو
 کتا کائے اور یہ گمان ہو کہ وہ با ولاہ کر
 تو کیا حال ہوگا اسکو ہینین بلکہ ہومن
 خوف رہے گا کہ باولسے پن کی علامتیں
 نہ شروع ہو جائیں اور جب علامتیں پیدا
 ہوتی ہیں تو نہایت ناگوار موت ہوتی
 ہے لیکن شکر کا مقام ہے کہ ایم پاسٹیور کی
 محنتیں کے سبب سے گا با ولاہین بھی ان
 امراض میں داخل ہوا جتنا علاج ہو سکتا ہے
 یہ خیالی بات نہیں ہے بلکہ ان حالات
 سے ہے جو ایم پاسٹیور کے محکمہ پیرس
 اور دیگر مقامات دنیا سے معلوم ہوئے
 ہیں اور یہ اس کئی علماء کی رائے ہے جو
 پیرس کو تحقیقات کے لئے بھیجے گئے
 تھے اور ایم پاسٹیور نے تحقیقات کا
 ہر ایک موقع دیا ہے۔ ان باتوں پر
 یہ بات تسلیم کی جائے گی کہ اس کوشش

کا وقت آگیا ہے کہ ہندوستان میں
 بھی پاسٹیور کا صیغہ قایم ہو۔ میں نے
 آپ کے اخبار میں سول سرجن ڈاکٹر الی چٹھی
 خوشی سے پڑھی حسین اس امر کی ضرورت
 ظاہر کی تھی اور بیان کیا تھا کہ انگلستان
 پیرس کے قریب اور ایم پاسٹیور اور
 فرانسیسی قوم کی فیاضی سے فائدہ
 اٹھا سکتا ہے اور وہ نہایت ہی
 ذلیل ہے اور اسکو اپنی غربت کا خیال
 نہیں ہے جو اُسے اُس صیغہ میں ایک
 حبیہ بھی دینے سے انکار کیا ہے اگر
 انگلستان بھی وہی طریقہ کرے تو جغزیہ
 کی حالت سے ہینین کر سکتا ہے بعض
 مرتبہ یہ مرض بہت جلد یعنی کاٹنے کے
 ایک ہی ہفتہ بعد نمود ہوتا ہے اور صحیح
 علاج کی غرض سے ہفتہ کے اندر ہی
 علاج شروع ہونا چاہئے ۔

انگلستان اور ہندوستان بہت
 کچھ علوم کامنوں ہے مگر اسکی ترقی

منشی خیرون استعمال

دنیا میں عموماً منشی اور خواب آور
چیزیں عادتاً استعمال کیے جاتے
ہیں تاکہ سپرد یا میں ایک قسم
کے گھاس جبکہ فنگس بہتر ہیں۔
استعمال ہوتی ہے دوم ہندوستان
چین میں افیون استعمال کرتے ہیں۔
گائے اور شیش فارس ہندوستان
ٹوکی اور کوم از قید ملک ہوازیل میں
ہے ہندوستان چین اور شرتی مجمع الجزائر
میں لوگ پان تبا کو کھاتے ہیں اور چاند
اور چرس بھی ہندوستان میں رائج ہے
پیترو اور بیٹوبا میں گو کو استعمال کرتے ہیں
اور جزائر برلینڈ شیا میں آوا اور نیوگرانڈ
اور ہالیک کے آبا و جہو میں حجر بنیاسپاتی
اور فلورایدین ہولی نامی ایک دوا شامی اور لپے کیہ
میں لیم اور گیل فوش اور سپر میں لپٹوس
ایکٹو اور جبرین میں پان تبا میں استعمال کیا

کے لئے کچھ بھی کوشش نہیں کرتا
اور اسی پر اکتفا کرتا ہے کہ ہمارے بڑے
کی دولت سے فائدہ اٹھائے یہ بت
ہنایت بذامی کی ہے کہ انگلستان اور
ہندوستان میں ایسا ایک بھی صیفہ
نہیں ہے چین عام نے جدید تحقیقات
کے نام سے عطیہ دیا ہو۔ بہتر ہے کہ
ہندوستان ہی پہلے اس دہیہ بذامی
کو دور کرے اسکو لازم ہے کہ پاسٹیورکا
صیفہ اپنے یہاں جاری کریں اسپر
جدید باتوں کی تحقیقات کام ہی
صیفہ ہندوستان ضرور ہے۔ ہم اسکا انتظار
نہ کریں کہ ایک آدھ دلیس لے لے لے
گورنر باد لے لے لے لے لے لے لے
گورنر باد لے لے لے لے لے لے لے لے
فرض ہے اور عام پر واجب ہے کہ
جب تک یہ صیفہ جاری نہ ہو برابر
کوشش میں ہیں

قواعد اور رچندہ کو غور سے لکھیے

نمبر

جلد

GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

ماہ بعد	پیشی	شرح قیمت
۸	۱۲	عام قیمت موصول
۱۸	۶	کہ درجہ الدین سے موصول

اشقہا میعاد پیشی ایک ماہ قواعد

(۱) حریدار در درختین اور زمینیت حکیم غلام نبی
(۲) درجہ الکما (میں کس اس ارسال فراوین
(۳) بلا وصول قیمت پیشی کسی صاحب کس پاس
نہیں پہنچا جاو گیا
(۴) جو صاحب نمونہ کار پر چنگا زمین آدہ آدہ کا
گٹ ارسال فراوین

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۳۰/۱۵ کو نکلتا ہے
(۲) اس جہت کے لئے نوک پر شاکن ہوا ہے
(۳) اور کثیر الوقوع امراض کے علل و طریق التخصیص و تجربہ ہا سے
بہائی و انگریزی ادیان و تہذیب کا ذکر حسب تغیر موسم
لیکھ کر علاج حفظا تقدم ہمیں لائے جاہیں درج
ہوتے ہیں

رشد الملک علیہ غلام نبی

نیل پریل پریل

اسٹیمپٹی

عقر

مرقومہ ڈاکٹر جبرین سنگھ صاحب
اصل میں جو عورت کسی لائٹ ڈاکٹر
یا حکیم کے پاس سے جماع یا تولید کے
قابلیت نہ رکھتی ہو اسکو عقر سمجھنا چاہئے
ایسا نہ ہونا کہ خواہ وہ علاج پذیر ہونے
پر بھی ایس کی یاد سے عورت کیو اسٹے
یہ بیماری عیب ہے۔ اسلئے اس کے
لاحقون کو بغیر کامل تشخیص کے الزام
نہ لگانا چاہئے۔ لکھی ایک باعث علاج
پذیر بھی ہو اگر کچھ عین یہ ہم نہیں کہتے
کہ قصور عورت کا ہی ہوتا ہے نہیں مرد
بھی لکھی ایک بیماریوں باعث ناقابل
ہو جاتا ہے جن کا ذکر اس بیان میں نہیں ہے
پر کیا چاہیگا۔ مثلاً۔ ایک شخص اپنی
عورت کو الزام دیتا تھا کہ جب خوب غم
کی تو خود قصور وار نکلا اپنے جریان منی میں
میتا تھا جو دو ماہ کے علاج سے صحت یاب

ہو کر بعد ازاں صاحب اولاد ہی ہو گیا
ورنہ پہلے جب عورت ایس کی لکھی تھی
تو وہ تولید وٹا کر نہ کرانے میں صرف
ہی اور مرد و سہری شادی کے فکر میں لگا ہوا
اسلئے جب تک پورا حال دریافت نہ ہو جو
نہ دوسرے کو نا امید کرنا چاہئے۔ البتہ
چند بدعت کا ذکر کرتا ہوں جنکو خاص و
عام پڑھ کر تدارک کر لیں اور علاج کیے
کوشش کریں کیونکہ پر وہ نشین یا دوسری
سبب باعث بریب شرم و عیا کے نہ ہو جو
ظاہر کرتی ہیں اور نہ انکے لوج جس کا
نتیجہ بڑھ جانے سے یہ ہوتا ہے کہ پہلی
ایک طرح کے آن بن ہو جاتی ہے۔ زندگی
دوال ہو جاتی ہے۔ میں اسید کرتا ہوں کہ یہ
مختصر تقریر مفید مطلب ہو۔ چند بدعت میں
جریان کرتا ہوں *

عجب خلقت ہوئے ہے بخت ایسی
ہو سکتی ہے خواہ مرد ہو یا عورت جن کے
بہین و سر باغ ناگمل ہونے سے بہت

شنگ ہو خصیتہ الرحمہ یا رحم کا پیدائشی نہ
 ہونا کچھ علامات عورتوں کے دیکھ کر دون
 کے پاسی جانے ایسی حالتوں کا تذکرہ کرنا
 ہوتا ہے۔ بلکہ بعض حالتیں ایسی ہوتی ہیں
 کہ جن کا زندگی میں کچھ پتہ نہیں لگتا۔ جو
 مرگ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ میں نے
 ایک عورت ناقابل جماع کو دیکھا جسکی
 عمر ۴۰ سال کی تھی جس کے پستان ابھرے
 ہوئے چہرہ روشن اور ب علامات
 عورتوں کے مگر فرج کے جگہ ایک نیشا
 بار ایک سو ناخ جسمین نکلتا شکل
 جاتی تھی لب چھوٹی و بڑی فرج کے
 نذر و حیض بھی نہیں آتا تھا اور نہ خواہر
 جماع تھی جس سے ثابت ہوا کہ خصیتہ الرحمہ
 و رحم ہی نہیں ہیں سینے اسکو ناقابل
 سمجھا بلکہ ایک اپا تھا گری ڈاکٹر نے
 یہی کہا یہاں ہی ایک سال لڑکی کو دیکھا
 جس کے فرج کے باہر خیمہ مردوں کے مانند
 نکلتے ہوئے تھا اور وہ مردوں کی مانند گفتگو

کرتی تھی۔ ایک عورت ۴۰ سالہ کو دیکھا
 جو جماع کرتی تھی مگر اوسے کچھ خطا آتا تھا اور
 نہ وہ حاملہ بھی ملاحظہ سی خصیتہ الرحمہ و
 رحم نہ پائے گئے ایسی باتوں کا علاج
 کبھی نہیں ہو سکتا اور بہت ڈاکٹر
 نے اس بارہ میں مایہ فیت کیا ہے اور
 ہے ایسی حالتوں میں حکیم لوگ ناقابلیت
 کا خطاب دے سکتے ہیں بعض عورتیں ایک
 مرد سے یا بچہ دو دوسرے حاملہ ہو جاتی ہیں
 اس امر کے بابت نہایت نازک خیالات
 ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ شاید قصور مرد
 ہو یا اس میں کوئی ایسی عیبت ہو کہ جس سے
 عورت کو نفرت ہو یا کوئی اور بیماری ہو
 تو وہ جب کہ بیمار ہی کلی علاج کرے اور عادت
 نازیبا کو چھوڑ دے جیسا ایک شخص شالی
 کو عادت تھی کہ وہ جب عورت کے پاس آتا
 اسکو گالی و مار پیٹ و حرکات ناشائستہ
 کرتا تھا جب اس نے ہدایت شراب چھوڑ
 دی تو صاحب اولاد ہو گیا۔ اگر ہم یہ

مناسب چاہیں کہ عورت برائے اسید
 محل دوسرے مرد کے پاس آباد ہو گئی ہے
 میں روائین میں اور نہ کوئی نہ ہی آدمی اسکو
 پسند ہی کرتا ہے خواہ عورت چھوڑ دینی
 پڑے یا وہ خود درپردہ کہیں جایا کرے
 اور حاملہ بھی ہو جاوے تو تعجب نہیں کر
 وید و دانستہ کوئی زہ نہیں کہتا
 اور دنیا میں ایسا شخص ہوگا کہ جس سے
 خوش اولاد نہ ہو نہ وہ نکلے نہ ہی کتاب
 جاگواگ سمرتی کرشت و مخم شلوک
 میں لکھا ہے جسکی ابت و اکثر غلام حسین
 صاحب نے ہی اپنی کتاب میں حوالہ دیا کہ
 کہ جب عورت کو اپنے شوہر سے اولاد
 نہ ہو اور نہ آگے ہونے کی امید ہو تو اپنی
 بزرگوں کے اجازت سے اپنے دیوہ یا اور کسی
 رشتہ دار کے ہدن میں بھی ملو اگر حاملہ
 ہونے تک نزدیک کر سکتی ہے مگر ایسے
 کی اجازت کوئی نہیں دیتا بلکہ بعض
 لوگ تو اپنی عورت کا ایسا تعلق رکھتے

ہارنے ماریکولیہ ہو جا سکتے ہیں
 اپنی عورت کا دوسرے کے ہاتھ دینا
 تو دکرنا رہا اگر مرد میں ناقابلیت عورت
 میں بائی جاوے تو بے اولاد رہنا ہی
 پڑتا ہے گو کہ پورنی اجازت کے اولاد
 رہنا اچھا نہیں کہ دنیا میں نام باقی ہے
 مگر ایسا نام ہی بعض دفعہ بدنام کر دیتا ہے
 جو باعث شہ آبرو کی بیخبری کا ہوتا ہو
 اور غیرت گھر کا زندہ رہنا ہی ممکن نہ
 ہے اکثر بہت لوگ ایسی بے مائس
 ہیں جن کو اپنی عورتوں کو چھوڑ کر بازار
 رنڈیوں یا لونڈیوں کے مصروفیت دیکھتے
 ہیں اپنے گھر کا خواب میں بھی کبھی کھو
 خیال نہیں آتا جن کو کئی ایک ہلک
 باریوں میں مبتلا ہو کر من دنیا کے
 کاموں سے محروم ہو جاتے ہیں پھر کیا
 ہو سکتا ہے مثال
 جھکنا تھا سو کیونین بڑیولو بہر کے پسند
 ناٹک سپارم گیا اب کیونین موت زندہ

یہہ کیا ہوتا ہے قوت باہ و طلا پٹی کے
 متلاشی مصفیٰ غنم عرق کی جستجو و انگیر
 ہو جاتی ہے اگر مرض نیا ہو تو علاج
 پتھر پر گرے اور اگر حد سے بڑھ گیا تو کف
 افسوس ملتے ہوئے دنیا سے گزرتے
 ایک اور باعث مجرے رواج و نکاح جاری
 ہے یعنی لڑکی، سالکی اور لڑکا، سالک
 یا لڑکی، سالکی اور لڑکا، سالک بہر حال
 ایسی حالت میں نہ تو عیب و ثواب ہے
 ایک دوسرے کے ظاہر ہوتے ہیں اور نہ
 آپس میں محبت پڑتی ہے جب عورت غنم
 شباب میں پہنچے تو خاوند صاحب ملک
 عدم چاہو پونچے یا عورت چھوٹے خاوند
 والی اگر صاحب عصمت ہوئی تو کچھ
 عرصہ گزر گیا ورنہ کسی اور سے رشتہ محبت
 لگا کر مٹی اڑاتی ہے اگر آپس میں دونوں
 ہم عمر و روز سال ہوئے اور طلب ہو ہی
 گیا تو بے سود نہ تواریک یا عام ہی قابل
 زیست و طاقتور ہوتی ہے اور خود

طاقت کو حاصل کر سکتے ہیں بلکہ جلد
 ازکار رفتہ و دونوں ہو کر دنیا سنیاتوں
 چلے جاتے ہیں مگر یہ سب باتیں
 پیچھے معلوم ہوتی ہیں قبل شادی کے
 کوئی نہیں کوشش کرتا یا کوئی
 سورتی یا ماری ہو تو پہلے پوشیدہ
 رہتی ہے جس کی بابت پھر مذاکرہ کرنا
 بھی ناممکن ہو جاتا ہے ایک اور باعث
 ان بن کا ہی ہوتا ہے حواء اپنی
 ساس یا خاوند وغیرہ سے نہ بنتی ہو
 اور وہ ہمیشہ گالی گوج و ہار پست و غیر
 میں مصروف رہتے ہوں یا یا شیب
 ہوں یا فاقہ کشی کراتی ہو تو اکثر عورت
 طاقت و کمزور ہو جاتی ہے اور اگر
 ایک یا دین میں بھی مبتلا ہو گئی ہے
 غم خواہ مرد ہو یا عورت و دونوں کا
 بُری بلا ہے جس سے کل قویٰ جسکے
 طاقت ہو جاتے ہیں *
 پھیلی باتوں یا بزرگوں یا مردی ہو

فرزند دن کو یاد کرنا بھی جسم میں طاقت
 نہیں آنے دیتا۔ اگر عورت جوان ۱۱
 سال کی یا ۱۲ سال کی عمر کے ہو اور حین
 باقاعدہ آتا ہو تو اسید حمل بچہ ہوتی ہے
 یا ہر طرح سے خوشی ہو کسی کا غم نہ ہو۔
 آلات تناسل کے کوئی بیماری نہ ہو تو
 حاملہ ہونے میں کوئی شک نہیں
 رہتا۔ حمل قرار پانے کا درست قاعدہ
 کوئی نہیں۔ مگر جب صحیح و سالم عورت
 ہو تو ۹ سال کی عمر سے لیکر ساٹھ سال
 تک اُمیدوار بچہ بنا پا ہے جن میں
 کو آب و ہوا عمدہ و غذا ملتی ہو امیڑ
 تہذیب خوشدل عورت زیادہ عمر
 تک بچہ کے ماہ ہو سکتی ہے۔ نازک
 مزاج خراب آب و ہوا غریب تہذیب
 عورتیں جلد بوس ہو جاتے ہیں۔
 بعض عورتیں ۴۰ برس تک بچہ کو
 دودھ پلاتی ہیں جو باعث نقاہت
 ہے چاہئے کہ ایک برس سے زیادہ

دودھ نہ پلاوین اگر کوئی مرض سنگین
 ہو تو اپنے خاوند یا بزرگ کو نکی معرفت
 حکیم کے درپردہ سے لیوین۔
 بعض پوشیدہ بیماریاں ایسی ہوتی
 ہیں کہ جلد صحت میں فرق ڈالتی
 ہیں اندرونی بواسیر یا مقعد و فرج
 پر ناسور ہونے سے مباشرت میں
 وقت ہوتے ہے جس سے مرد و
 عورت دونوں کو نفرت ہونے لگی
 عارضی طور پر حمل ترار نہیں پاتا۔ مرنے
 کا علاج کرالین اور غذا معمولی سے
 جسم کے ناطق کو دور کریں۔
 جلق یا کثرت جماعت سے حاملہ
 نہ ہوندا۔ اس سے فرج و رحم میں ناپاکی
 جس کے باعث سوزش یا کثرت حین
 نقاہت وغیرہ ہو جاتی ہے عورت
 حاملہ ہونے کی قابلیت نہیں رکھتی
 عورت کو یا مرد کو جلق کے عادت ہو
 تو دور کرالین۔ نہ ہی خوف یا نصیحت

ایک ضروری تحقیق

ہم نہ اپنے ناظرین کی خاص توقع کے واسطے
سٹرپیوم کے ایک خط کا ترجمہ چاہتے ہیں
اور ساتھ ہی اسید کرتے ہیں اگر گوشت
سے پرین کر نیوالے ناظرین مقصود تحقیق
کے پورا کرنے میں حتی القدر اپنی طاقتوں
کو بھی صرف کرینگے۔

”انجمن محبت ہسٹنگز کے جلسہ میں
ڈاکٹر چرٹون پریزیڈنٹ نے خیال
ظاہر کیا کہ انسان کے دانتوں کی موجودہ
ساخت مدت سے گوشت کھانے کی
عادی ہونے کی وجہ سے اپنی اصلی ساخت
سے غیر ہے اور اس انجمن کے ممبروں نے
مجھے تحقیق کرنے کے لئے کہا ہے کہ آیا
ہندوستان کے زامش بھوجی رگوشت سے
پرین کر نیوالے دانت اس خیال کے کچھ
تائید کرتے ہیں۔“

میں یقین ہے کہ دانتوں کی ساخت سے

کرین اور کثرت جماع کرنے ہوں تو
بند کر لین بلکہ اگر مکانون میں
سکامین۔ اور اگر رحم یا فرج میں سوزش
ہو تو علاج سے دور کرین یا پردہ
بجارت کے خرابی ہو تو یقیناً سخت
یا دبیز ہو جس میں جماع نہ ہو سکتا ہو تو
گمان بے اولادی ہو سکتا ہے۔ مگر
جب جماع ہو جاوے تو حمل قرار پاتا
ہے ڈاکٹر دن نے معلوم کیا ہے کہ اگر
تغصیب دونوں لبوں کے اندر نہی نکال دے
تو یہی حمل ہو جاتا ہے۔ بعض عورتوں
کا بچہ جننے کے وقت پردہ پھٹتا
ہے۔ اگر ایسا ہی دبیز ہو تو اوزار
سے کشا وہ کر دین۔ اور باقی علاج
مہم پٹی سے کرین۔ پہرہ جماع کا کام
ہے۔ اس سے کسی طرح کی شکایت
نہیں ہوتی۔

(باقی آئندہ)

اس قسم کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور تمام
 جنگلی بند روکن سوئی (چار تیز دانت)
 آدمی بڑھ کر لے اور تیز سوئے میں جانک
 یہ ثابت ہو کہ بند سواے نباتات اور پھ
 نہیں کہاتے (لیکن یہاں ایوں کی
 ضرورت نہیں۔ بلکہ واقعات چاہیں
 اور اسوے میں تمام اکثر اور انسان یوں
 خصوصاً ہندوستان یوں کینڈت میں
 انماں تر یوں کہ وہ بیان کریں کیا آہو
 نہ ہونے کے انتوں کو یوں یوں یوں
 اور انسانوں کے فائونڈ گٹر پچھا ہو
 بینی ہونے کی بات اس کا کھاس کہ لیتنا
 یہی قوم جو کہ گزشتہ ایک ہزار سالین
 بعد سلا کوئی قابل گفت مقدار گشت
 کی نہیں کہائی
 تمام حوایات کہ جن میں شکوہ فرمایا جا
 نور انھت مان کی مچی پیریں سوسانی
 کے پاس بھیجے جایا کریں

اسے اور ہریم

رسید زمرہ شکر یہ

عالمی نواب حبیب بہادر بہادر پور ۵۰
 صاحب ڈپٹی کمنر بہادر بہادر پور ۵۰
 سر وائشیش سنگھ صاحب ۵۰
 صاحب ڈپٹی کمنر بہادر حبیلیم ۵۰
 صاحب سکرٹری کٹی کٹیہل ۵۰
 صاحب ڈپٹی کمنر بہادر بکرات ۵۰
 صاحب سکرٹری کٹی کٹیہل ۵۰
 مولوی عبدالرحمن صاحب سر نشہ ۵۰
 ڈاکٹر بہادر صاحب اننگنگی ۵۰
 عالمہ الرحیم صاحب ۵۰
 مولوی محمد علی صاحب پٹا آباد ۵۰
 سید حیدر حسین صاحب پٹا آباد ۵۰
 ڈاکٹر بہادر صاحب پٹا آباد ۵۰
 حکیم گوپال داس صاحب فندری ۵۰
 محمد رفیع صاحب فکیل انڈرا آباد ۵۰
 میرزا غلام اسعد خان صاحب تحصیلدار ۵۰
 جناب اجاڈو زین سنگھ صاحب ۵۰
 احمد علی خان صاحب ۵۰
 میر نسل ۵۰

اقوام و زچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر

جلد

GUARDIAN OF



of

Health

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شرح قیمت	پیشگی	امداد
عام قیمت درمختص	۱۲	۸
کم درجہ مالکین کو درمختص	۶	۴

اشقہ میعاد پیشگی ایک ماہ قواعد

(۱) ہر سال ہر ماہ کے ۵ اور ۳ کو نکلتا ہے +

(۲) اس میں حفظ صحت کے لہذا کثرت پوشاک و غذائے بیداری

اور کثیر الوقوع امراض کے علل اور طریق تشخیص و بھڑ بھڑے

یونانی و انگریزی اور ان تبدیلیوں کو درجہ بہ درجہ مسموم بطور علاج

حفظ و تقدم عمل میں لانے چاہئیں درج ہوتے

(۳) جو صاحب نمبر کا پرچہ منگوائیں آدھ آدھ کٹ کر سال

زادین +

ہین +

زادین +

ہین +

ہین +

میزبندہ الحکماء حکیم غلام نعایدی

میزبندہ الحکماء حکیم غلام نعایدی

تندرستی و فراغت

ای صاحبزادہ اگر اس لیے بہا دولت کے تمام
کہنا چاہے تو ان مشیر عام مضمونوں پر
چلنے کے کوشش کر دو اور اگر اس عبارت
طبی کو سلسلہ وار ملاحظہ کرنا چاہو تو سالہ
حافظ صحت کو رنگاؤ۔ اپنا کلی مفید
پورا ہو جاوے گا۔ اول مضمون خوب
پر بطور سوال و جواب ہوگا۔

سوال خواب۔ نیند کیوں آتی ہے
بیداری کی حالت میں ہر عضو کی خست
میں سے کچھ حصہ طاقت کا باعث
خاص فعل کے پرخ ہو جاتا ہے جسے علم
شہو ہے کہ آج میں فلاں کچھ کیا گئیں
کہلایا یا گھوڑا دوڑایا یا فلان چیز کو
تمام دن بناتا رہا اور تھک گیا گویا
ہر عضو کے طاقت کے کچھ حصہ صرف ہو گیا
اب وہ آرام کرنا چاہتا ہے کہ جس سے

تھکان دور ہو کر پرخ شدہ طاقت پھر
عود کر اوسے اسی کا نام نیند ہے اب
جس قدر حرکت زیادہ ہوگا اسی قدر نیند
بھی زیادہ آوے گی۔

سوال بچہ کیوں زیادہ سو کر ہضم میں
پسند جو انون بڑھوں کے۔

جواب۔ اگر کمین میں بسبب ترقی
ہر عضو و قوت طاقت کے پرخ زیادہ رہتا ہے
اس واسطے ان کا تمام کھانے پینے و سو میں صرف
ہو جاتا ہے خاص معمولی وقت پر بچہ بیدار
ہو کر اپنی غذا کے کشائی ہو کر تھیں جب
انکو میسر ہو جاوے ہر سو جاتے ہیں پس ثابت ہوا
کہ ہر عضو اپنے بڑھنے کے فعل میں مصروف ہے
جیوں جیوں اعضا و عمر زیادہ ہوتی جاوے گی
تین تین سو تا کم مڑتا جاوے گا۔

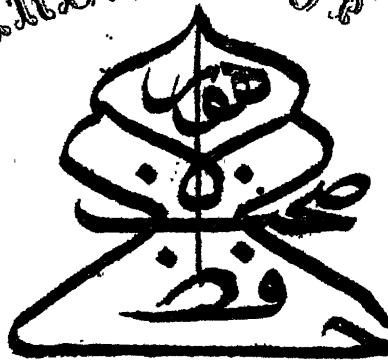
سوال۔ جوان آدمی کیوں کم سویا کرتے ہیں
جواب۔ بسبب پرخ و آمدنی برابر ہونے کے
یہ جو قدر طاقت پرخ ہوتی ہو اسی قدر
پیدا بھی ہوتی رہتی ہے۔ انکو چاہیہ یا آہٹ

قواعد در چندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر

جلد

GUARDIAN OF



Health

Health

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شخصیت	پیشگی	باب
نام و نسبت	عنوان	مرکز
کم و بیش	مقام	لنگر

میعاد پیشگی ایک ماہ

قواعد

اشتہار

- (۱) یہ رسالہ ہر ماہ کیے ۱۵ روپے کو بھجوتا ہے۔
- (۲) اس میں حفظ صحت کے اور خوراک پر نشان و خواب و بیداری اور کثیر الرقعہ امراض کے علاوہ طریق تشخیص و علاج کے
- (۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں بھیجا جاتا ہے۔
- (۴) اگر نیری و یونانی اور ان تداویع کا ذکر جو حسب تفسیر نظام علاج حفظہ تقدم علمین لائے چاہئیں وجہ ہوتی ہے۔
- (۵) تجربہ دار و عزمین اور زرقیت حکیم غلام نجی (زبدہ لکھنا) میجر کے پاس ارسال فرما دیں۔
- (۶) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں بھیجا جاتا ہے۔
- (۷) جو صاحب کوئی کام چاہیں وہ آدہ کا ٹکٹ ارسال فرما دیں۔

زبدۃ الحاکم حکیم غلام نجی

نمایندہ لکھنا

گہنٹہ سو زیادہ سونا دیا ہے ورنہ ماطہ فنی
وہ بیوقوفی چہرہ ہوگی اور کئی ایک بیلوں
میں مبتلا ہوئے اندیشہ ہے۔ خواب
کی حالت میں اچانک اٹھیں اور کوئی
دوسرا آدمی اسکو اس طرح اٹھاوے
کیونکہ امراض دماغی و نیز غصہ پیدا ہوتا
ہو جو باعث فتنہ و فساد ہو سکتا ہو چاکر
جب مزاج بھی اُسکا ناقص ہو۔
سوال۔ بڑے بچے کی حالت میں نیند
کیونکر کم آتی ہے؟
جواب۔ ضعیفی کچال میں خنجر کم ہوتا
ہے و نیز کئی ایک تفکرات پیدا ہو جاتے
ہیں کئی ایک گزشتہ باتوں کا آرام
یا تکلیف سوچ کر کف افوس ملتا ہے۔
ایسی کئی ایک باتوں سے نیند کم آتی
ہے نیند ہمیشہ آرام و بیفکری میں زیادہ
آتی ہے جو شخص تفکرات دنیاوی میں
پہنسا ہوا ہے او سے نیند کہاں یا
جسکو اپنے حاکم یا تذکری کا خوف ہے

وہ بھی کم سوتا ہو۔
مثلاً۔ پر آدمین چھینے سکھنا ماہ۔
یا اُسے کوئی مہلک بیماری پہنچے
وہ جان پر ہونا نہیں سکتا ایسی
کئی ایک امور مانعہ خواب ہیں۔
سوال۔ سونے کے بعد ہر عضو ہر
پیر و تازہ کیونکر ہو جاتے ہیں؟
جواب۔ سونے کے بعد قوت جاذبہ
و خارجہ اصلی حالت پر آ جاتی ہیں قوت
جاذبہ وہ ہے جس کے وسیلے سے پشور
خون زیادہ ہو کر کل اعضا و کو خوراک
خاطر خواہ و دلوری مقدار پر پہنچتی ہے
یہی باعث تندرستی و قوت خارجہ
ہے کہ جس کے ذریعہ سے خون میں سے
خراب فضل میں خلل انداز ہو کر
اجزاء و مبعوث بیماری میں اٹھو باہر
نکال دیوے یہ قوتیں ہوائی شد و زہی
میں قوت جاذبہ میں صاف ہوا کا
ہونا ضرور ہے جو ہر پشور میں ہر

خون کو طاقت دے یہ ہوں مختلف
زہروں سے پاک ہونی چاہئے جو
اکیسجن کو نباتات سے حاصل کرتی
ہے بہن براہ تفسر اپنے غل میں
پہنچنا ضروریات سے ہے +

سوال - کس وقت وقوعہ کی ہوا اسی
عمدہ وغیرہ طلب ہوتی ہے +

جواب - علی الصبح کے ہوا قریب
قریب کئی ایک زہروں سے پاک
ہوتی ہے بد طلوع آفتاب کے گرمی
پاک زہر پر شامل ہو جاتے بہن پس
چاہئے کہ علی الصبح بیدار ہو کر سستی
کے باہر یا خون کے سیر کرنا بہت
ہی فائدہ مند ہے پاک صاف ہوا
پہنچڑوں میں گزر کر غل میں چین
گیں جبکہ وسیلہ سے خون میں گرمی و
طاقت آتی ہے پہنچتی ہے جس سے
کھال کے واسطے غل میں غل
عاجد بول دراز کا فضل درستی سے انجام

پاتا ہے تمام غللات میں طاقت
آتی ہے کام کج کو جی چاہتا ہے سیا
ہی شام کے وقت ہی اگر صفائی
عمدہ ہو تو فائدہ ہے +

سوال - کیسے معلوم ہو کہ یہ ہوا عمدہ ہے
والا قیچہ پھر پھرنے کے ہے یا نہیں؟
جواب - یہ معلوم کرنا کہ جگہ عمدہ ہے
آپ دیکھ لیں کہ وہاں کوئی چیز متغیر
ہو نہ ہو الیٰ نہ لیٹے کوئی مردار کی بو نہ
پھیلی ہو نہ ہی ہوا یا سیکہ پڑا ہو نہ بارش کا
پانی بہت دیر کا کھڑا ہو نہ ہوا یا آئین
درختوں کے پتے اگر خراب نہ ہو گئی ہوا
جو لوگ بڑے شہروں گنجائش اور
میں رہتے ہیں انکو اکثر خراب ہوا
زیادہ ملتی ہے کیونکہ اگر دروازے شہر کے
اکثر گندگیوں کے ٹھہرے رکھتے ہیں
ہوئے شے بہن بگاڑنے کے لوگ
طاقتور اور سوسے طازہ اسوا طر ہے
میں کر ایک ٹراڈ کو کہیتوں میں پاک

وصاف ہوا زیادہ ملتی ہے دوسرا اسکا
کام کثرت بدن سے ہے غرضکہ صفائی
کا ہونا اشد ضروری ہے۔

سوال۔ موسم سرما و گرما میں کس وقت سونا
اور کس وقت جاگنا چاہئے۔

جواب۔ موسم سرما میں رات بہ نسبت
دن کے زیادہ ہوتی ہے اور دن چھوٹ
وسلئے رات کو گھنٹہ یا گھنٹہ سونے
کو کافی مہین سونا عادت پر بھی منحصر ہے
عام ۹ یا ۱۰ بجے رات لیکر ۵ یا ۶ بجے
صبح تک سونا چاہئے مگر قبل طلوع آفتاب
کے بیدار ہونا ضروری ہے اور موسم
گرما میں امین چھوٹی اور دن بڑے
ہوتے ہیں چار گھنٹہ رات کو سونے کا
آرام ملتا ہے باقی دو گھنٹہ دن کو دوپہر
کے وقت سوکتے ہیں مگر زیادہ سونا
ہر موسم میں ناقص و تندرستی میں
خلل افراز ہوتا ہے۔

دویمہ سواک کرنا

سوال سواک کی کیا کیا فوائد حاصل ہوتے
ہیں؟ کس کس چیز کی سواک مفید ہے؟
جواب۔ جس طرح ہکو قوت جاذبہ کی
ضرورتی دیکھی جارہی ہے اور اضافیل وغیرہ صفا
رکھنا ہی ضروریات ہے جب علی الصبح
خواب سے بیدار ہوتے ہیں تو ایک
خارجی طوبت سفید و لیسدار وغیرہ
جسکو پہ پہلے امداد و موزنہ کی مختلف
گھٹیوں سے تمام رات رسکرے سڑوان
و دانٹوں کے جڑوں میں خارج ہو کر
جم جاتی ہے یہ ہر حالت میں خارج
ہوتی رہتی ہے گریز یا رسی مٹی یا گلابانی
فل جگر کے یا بوجھنی کچال میں
یا دایمی قبض میں زیادہ برآمد ہوتی ہے
اگر یہ رطوبت موزنہ میں کچھ عرصہ ٹھہرا
قبل اسے اور صفائی کی طرف خیال
نہ کیا جائے تو مٹر کر یعنی مردار ہو کر
دانٹوں کے آب تاب و تیزی طرد
کی مضبوطی سڑوان کی طاقت نیز

پر دس زبان و قوت و لائقہ وغیرہ وغیرہ
 میں فرق آجاتا ہے آدمی گندہ میں
 اگر یہی طوبت پہر عمرہ غذا شامل ہو کر اگر
 سعدہ میں چلی جاوے تو سعدہ کی طاقت
 و فضل مضہم میں خرابی واقع ہوگی اور کئی
 ایک قسم کے خراب متعفن طوکرا برآمد ہوگا
 و کثرت طث - بھنی جلن سینہ نفخ شکم -
 قویج - رومر عیش ہمال کئی خراب
 بیماریوں میں انسان مبتلا ہو سکتا ہے
 اسلئے وجہ سے کہ ہر زوجہ و انتون کو
 صاف کرنا چاہیے اہل سلام تو سو کبچ متناظر
 دن وغیرہ کی کرتے ہیں مگر اہل منہ و کئی
 ایک اسلام کے دانون کہتے ہیں مگر مفید
 وہ مسواک ہی جہین ماز و کاست یعنی
 ٹانہ ایک ایسٹہ موجود ہو ہوکل یعنی کیکر -
 جاسن - آنا پہنچلا - انبہ کی نازی شاخ
 کجور - قنبرہ یعنی درخت پہاڑ دن میں
 رہتا ہے اگر حالت بیماری ہو تو تم کے
 دانون کر دین جب تک کہ میں کہ دانت

صاف ہو گئے ہیں تو دیریاں سے نکلن
 کو چیر کر ٹیڑھا کر کے زبان کو بھی صاف
 کریں تاکہ جو فروغیرہ جمی ہوئی ہے بھی
 صاف ہو جاوے *

سو غسل

سوال غسل کر کیا کیا فوائد ہیں نہ کرنے سے
 کیا نقصان بجالا ہر موسم ظاہر کر دے
 جواب - یہی مانند و کسر ضروری کاموں کے
 اور وہ علم فرما لوجی اہم ہے کہ فی ربیعہ پچیس
 تین ہزار بہت ہی باریک باریک گٹھیاں اس
 قسم سے ہیں کہ جنہر ہمیشہ ایک معنی طوبت خراج
 ہوتی تھی جو ۴۴ گھنٹہ کے اندر قریب ۳۰
 اور اس کے خراج ہوتا ہے جیسو مارک ایسٹہ -
 یورک ایسٹہ - یورک ایسٹہ نہ خون باہر
 کرتی ہیں اسلئے یہ بہت اول جلد کر سونو کو
 ملائم دیکھنا کرتی ہے تاکہ بالاد ایسٹہ غلطی وقت
 کو خراش جلد پر پیدا نہ کریں اکثر یہ طوبت سخت
 وقت کچھ باریک گٹھیاں کچھ سینہ میں جاتی
 ہی جو باہر کے ہو خشک کر انکو سوزن کو

بند کرتی ہیں جو جن پر پسینہ بند ہو کر زہر دار
اجزاء اندر بند ہو کر چالتے ہیں جتنی امراض
جلدی پہ پڑے وہ خارش پہنچتے ہیں وغیرہ
وغیرہ پسینہ کو قوت مدبرہ جسم پر امراض
پیدا کر کے طوبت کو خارج کرتی ہیں کئی
طرح حکموں کی اجزاء جو باریک بین کے بغیر
دیکھ کر نہیں جانتے ہو وہ پانچین میں سے ہوتے ہیں
وہ برابر سمات جلد کے بدن انسان نفوذ
کر جاتے ہیں انکا دفعیہ براہ پسینہ ہی اگر
فضل جلد عمدہ طریقہ پر کرنا چاہو تو ہم
کہنٹہ کے اندر ایک دفعہ ضرور جسم
گرم یا سرد پانی نہاؤ۔ آب گرم سو جبکہ جسم
کے عضلاتی بناوٹوں کا تناؤ کم ہو جائے
جب تک آب گرم کا اثر بدن پر رہے
حرارت زیادہ معلوم دیتی ہے مگر جب غور
کر و گے تب خشک ہو شکے دوران خون
ست ہو جائے حرارت جسم گرم ہو جائیگی
قدرتی خون کے دباؤ میں کمی آجائیگی دماغ کا
فضل ست اکثر دیکھا گیا ہے کہ زیادہ تر ایک

گرم پانی میں ٹہرنے سے غشی آگئی شہر لڑوں
کے عضلاتی طبقات دھیسے دھیرے خون
کی جو ایک دوسری گئے کو دیا فی ہوی
جاری ہیں کہ ہو جانے سے دماغ کو خون
ہنیں پہنچتا۔ بلکہ جو گیا ہوا وہی بعد
دیر لٹ آیا۔ یہی ایک باعث ضعیفی دماغ
ہے۔ پس سرد پانی افضل ہو اس سرد پانی
سے سرد پانی سے شیرانون کے عضلاتی
ریشوں میں کچا وٹے پیدا ہو کر متبک
ٹھنڈا پانی بدن پر رہتا ہے۔ خون
اندرونی اعضا کے طرف رجوع لاتا
ہے جو تھوڑے عرصہ میں جسم پر گرم
آنکھیں مسنے بلکہ تھوڑا پسینہ بھی آجاتا ہے
مگر یہاں نا طاقت یا بیمار لوگوں کا ذکر
ہنیں انکو گرم پانی مفید ہوتا ہے۔ پانی
کی صفائی کے طرف خیال ضرور ہو اگر
بدبو واپس تھیں جو تو وہ ان سے کنارہ
کرنا چاہئے خواہ تالاب ہو یا نالہ ہو یا
کنواں ہو پاک دھاف سے غرض

ہے۔ نہ کہ اس کے دابیات پانی سے جو خصل انداز ہو۔ اور حرارت آب بھی موافق طبع ہو اس کی اسطے مقیاس الحر ہونا چاہئے۔ چند تقسام حرارت پانی کے یہہ بین کو لڈ باتہ سے ٹھنڈا کر مین پانی کے حرارت ۶۰ سے ۵۰، تک جو اکثر موسم ہر مین کنوون کا پانی ہوتا ہے جو تازہ برآمد ہو۔ ٹیڈ باتہ یعنی قدرے گرم اس مین ۸۵ سے ۹۰ درجہ تک گرمی ہوتی ہے۔ وارم یعنی گرم پانی جو ۹۰ سے ۱۰۰ تک حرارت ہو، ٹ باتہ یعنی اچھا گرم اس مین ۱۰۰ سے ۱۱۰ تک ہو۔ عام ان مین سے پہلے تین تک پسند کرتے ہیں۔ بچوں کو ۵۰ وارم باتہ ہو کیونکہ بچہ کیے حرارت بحالت جنین مطابن جسم مادر کے ہوتی ہے جو بعد پیدائش سے جب تک مکمل ہونے افعال اعضا کے حرارت بیرونی کے ضرورت ہوتی ہے جو زچہ غائب بھی گرم

ہو ۹۰ سے کم حرارت نہ ہو۔ نہ اسنے سے خون کے نخل کو حرارت قائم رکھنے کی بھی مدد ملتی ہے کیونکہ جب خون کا آبی حصہ کم یا زیادہ صرف ہوتا ہے تو پیاس و طبیعت کے گہا برٹ معلوم ہوتی ہے رطوبات معمولی جس ہو جاتے ہیں۔ بخار و ہیضہ مین پیاس آب سرد و زیادہ اسیلے ہوا کرتی ہے جو لوگ تمام دن پانی پیوین برت یا روزہ سے تو شام کو جب غسل آب سرد کریں تو پیاس دفع ہو جاتے ہے۔ باعث یہی ہے کہ حرارت و رقت مین جو فرق واقع ہوا تھا اس کو قوت جذبہ نے بہد جذبہ درست کر لیا۔ موسم سرما مین گرم پانی و گرمی میں سرد پانی مفید ہوتا ہے۔
(باقی آئندہ)

قواعد اور زرچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

جلد نمبر ۲۲

GARDIAN OF

Health

فطاح صحت لاہور

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

ش قیمت	پیشگی	مالعہ
عام قیمت و محصول	۱۲	۸
کم درجہ لون سے حاصل	۶	لکھور

استعداد میعاد پیشگی ایک ماہ قواعد

(۱) یہ سالہ ہر ماہ کی ۱۵ روپے کو نکلتا ہے۔
 (۲) اس میں حفظ صحت کے لئے خوراک پوشاک و خواب بیداری اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و اذیت تشخیص تجربہ رائے انگریزی یونانی اور ان تداویر کا ذکر جو حسب تہم و رسم بطور علاج حفظ و تقدم علمین لئے چاہئین میں ہوتے ہیں۔
 (۳) اخباری اور روزنویسین اور زر قیمت حکیم غلام نبی (زبدۃ الحکماء) نیچر کے پاس ارسال فرماویں۔
 (۴) بلا وصول قیمت پیشگی کوئی صاحب کے پاس نہیں بھیجا جاوے گا۔
 (۵) جو صاحب نمونہ کار پر چنگوائیں آدہ آنہ کا کٹ ارسال فرماویں۔

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

نیو امین پریس لاہور

جاندار کیسے

(مرقومہ سیاحات نفس افلاطون زمان)

ڈاکٹر لطیفہ طاعل صاحب

(رسالہ فصاحت و عبقورہ ۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

سے آگے

پہلے آلف جنکو ایکس برہم کی کاٹس
 کہتے ہیں انگریزی میں بوج راؤڈ ورلم
 ہندوستانی میں ملہپ کہتے ہیں ان
 کیڑوں کی شکل مٹی کیے کچوے کی سی ہوتی
 ہے طول استین ۶ سے ۱۲ یا ۱۴۔ انچ تک
 اور رنگ انکا ہلکا زرد ہوتا ہے اگرچہ بھرت
 انکی چوٹی انٹرنٹین میں گرتا ہم اوپر کی
 طرف مدد تک اور پھر کی طرف قولون
 تک پائے گئے ہیں اسلئے بعض بہتہ تو
 کے ساتھ منہ کے بہتہ اور بعض وقت
 پنچر کے راہ سے دستوں کے ہمراہ خارج
 ہوتے ہیں یہ کیڑے ہمارے کبھی
 تب کی مٹی کے راہ سے جگہ میں پہنچ

جائے ہیں اور انکے باعث جگہ میں
 داخل ہو جاتا ہے کبھی ابعاد کے اوپر کے
 غلاف میں چلے جاتے ہیں مادہ کی مٹ
 سیدھی اور مٹی ہوتی ہے اور ترکی ذرا
 ٹیڑھی مادہ میں جہان پر اوس میں
 اوپر اور دویان کا حصہ آسین مٹی میں
 تنگ ہوتا ہے اور اوس کی جگہ اسکی اندام
 نہانی بھی ہوتی ہے اور زود مادہ و فوٹو
 کے منہ پر ارد گرد میں چھوٹے چھوٹے
 دانہ ہوا کرتے ہیں بعض نفعیہ کرنام
 کے شکم میں نہایت کثرت سے ہوتے
 ہیں *

دوسری قسم تب یہ کیڑے جنکو اکارس
 شاکس کہتے ہیں یہ اکثر پھونکو ہوتے ہیں
 لمبائی انکے ایک انچ سے ۳۔ انچ تک
 ہوتی ہے اور سر انکے مثل نیرہ کے
 ہر تے ہیں حیوانوں میں بھی اس قسم کے
 کیڑے دیکھے گئے ہیں *
 تیسری قسم ت ان کیڑوں کو ٹرائی گو

سفلس کی سپار کے نام سے منسوب کرتے ہیں
انکے رہنے کا مقام سیکم یعنی بڑی اعلیٰ
کا شروع حصہ ہے اور قولون میں بھی
پائے جاتے ہیں یہ کیرے ڈیڑھ سے
دو اونچے تک لمبے اور انکھا سر بہت باریک
اور لمبا بدار جھلی میں چھپا رہتا ہے اور
بدن پھیدہ ہوتا ہے نرا وارہ ہوتے
ہیں مادہ بہ نسبت زر کے لمبی اور نرم مٹی
رکتی ہے جو لوگ ٹائیفائیڈ فیوریا
بیمہ سے رتے ہیں انکے شکم میں اکثر
یہ کیرے پائے گئے ہیں کہتے ہیں کہ
تندرست آدمیوں کے شکم میں بھی
یہ کرم پائے جاتے ہیں +
چوتھی قسم ٹانگو اگری تو ریں مری
کیو لرس اور ہندی میں چینی کہتے ہیں
یہ کیرے اکثر بچوں میں پائے جاتے ہیں
کھائے گا ہے بڑی عمر کے آدمی بھی اس
لک میں ان کیروں میں مبتلا دیکھے
جاتے ہیں رہنے کا مقام ان کا سیکم

یعنی سیکم تقسیم ہے جو اخیر حصہ انٹرٹون
کا ہے اور ہیک مقعد سے ملا ہوا ہوتا
ہے اسلئے ان کیروں کو بچوں کی مقعد کے
انداز لکھی داخل کر کے یا مقعد کو کھول کر
انکھوں کے کھال لپیرو میں کبھی کبھی نامیزہ
اور عورتوں کے اندام نہانی میں چلے
جاتے ہیں اور شدت کی خواہش پیدا کرتے
ہیں اور سفید مٹیوں سے
خارج ہونے لگتی ہے علیٰ ہذا القیاس
مقعد کے کنارے میں خصوصاً بچوں کو
اس مقعد خواہش ہوتی ہے کہ بچرات کو سو
ہنہیں کتے اگر سو بھی با دی تو چونک
چونک پڑتا ہے بعض دفعہ یہ کرم اوپر
کی طرف کل بڑی آنتوں میں پائے جاتے
ہیں شکم کے سب کونوں میں کرم چھوٹے
ہوتے ہیں چنانچہ چوتھائی انچ سے
زیادہ لمبی نہیں دیکھے گئے یہ ایک دم
ہوتے ہیں بلکہ سیکڑوں کا گول سا ہونا
ہے +

ہاچھوین قسم کے درجہ انکو ٹریکھا جھین
سپائی میں کہتے ہیں یہ کیڑے آدمی
کے عضلات میں ہوا کرتے ہیں جیسے
کہ کدو دانہ سور کے عضلات میں لیسو
رضیون کی آغش بعد مرنے کے چاک
کرنے سے جو اس قسم کے کیڑوں میں
متبلا تہے گوشت میں شامل خسر کے
واغ ہوا کرتے ہیں اگر کسی شخص میں ان
کیڑوں کے ہونیکا شک ہو تو زبان
کے نیچے لگام جو لگی ہے وہاں سے ایک
ٹکڑہ گوشت کا ٹلیوین تب نیچو خسر
کی مانند داغ پائے جاوینگے جس سے
کہ کامل تشخیص ہو جتی ہے *

چھٹی قسم در، انکو اسکے اس ٹونا
ڈیڑی نی پئی یہ کیڑے چھوٹی آنتوں
اور اونکی کیوٹریون میں پائے جاتے
ہیں جن لوگوں کو اس قسم کے کیڑے
ہوتے ہیں ان میں ہر جہ تہا ہی حقتہ
لوگ مرض انہیا یعنی کمی خون کی بیماری

یا بھس میں مبتلا ہوتے ہیں لمبائی
ان کیڑوں کی تہائی سے نصف انچ
تک ہوتی ہے سر گول اور ڈکلم ٹو دا
ہوتی ہے اور یہ تراوا وہ ہوا کر لیسو
عاضہ کی مالی روتہز او موقود رکھتے ہیں
انکے کاٹنے سے خون جاری ہو جاتا ہے
اور اسی سبب مرض کی خون گجے جاری
میں مبتلا ہو جاتا ہے *

ساتویں قسم در، انکو اٹھریوٹس برائی
میں کہتے ہیں گاسٹک انکسٹا ہوا اور
قد سے شفاف ہوتا ہے تہائی نصف
انچ تک لمبا اور ذرا گول ہوتے ہیں اسٹک
بہ نسبت جسم کے پتلا ہوتا ہے ہوا کی
نالیوں کی گلیٹیون میں لاغز آدیون میں
اکثر پائے جاتے ہیں *

آٹھویں قسم در، انکو اٹھریوٹس
جائیگس کہتے ہیں یہ کیڑے انسان
میں اکثر نہیں ہوتے لیکن جانوروں میں
جیسے نیولا چوہا بلی وغیرہ ہوا کرتے

مین یک کڑے گروہ مین رہتے مین
اور انکے بہن و بھائی گروہ کا ممبر
سہجایا کرتا ہے +

نوہن قسم (ص) فائیلیر یا سیڈ ٹی ٹیسر
 جسکو انگریزی میں گنی ورم کہتے ہیں
 یہ کیڑا جانور اور انسان کے اکثر عضلات
 کے خانہ جہلی میں ہوا کرتا ہے۔ یہ سعید
 لمبی ڈوہی کے مانند ہوتا ہے۔ ہین انسان
 کے بدن میں اکثر پایا لیکن کبھی پندرہ
 سے پچاس تک ہوتے ہیں یہ اکثر
 گرم ملک میں بہت ہوتے ہیں۔ مٹی
 بنگالہ۔ مدراس اور حبش اور مصر کے ملک
 میں اکثر پایا جاتا ہے انسان کے بچے
 کے دھڑ میں بنیت اور بچے کے زیادہ
 نکلا کرتے ہیں فیصدی ۹۸ بچہ دھڑ
 میں دیکھے گئے ہیں کبھی کیڑا ٹخنوں
 کے وقت بہت نقصان اور تکلیف
 پہونچاتے ہیں خاصکر جب آگے زبان
 میں نکلتے ہیں بہشتی مالی اور وہ

جربانی میں زیادہ کام کرنے والے
ہوتے ہیں انہیں لوگوں میں کیم
زیادہ پائے جاتے ہیں علم و انسان
کے جانوروں میں مثلاً گھوڑے
کے یہ کٹرے پیدا ہو کر تمام خانہ و اپلی
میں پھیل جاتے ہیں سپہ گار و مہم
بوت کی مانند کبھی پٹے کبھی سڑے اور
دوسے چہرے تک اس پر جلد کے پت
معلوم ہو کر تے ہیں جو لوگ جیل یا
ملا ب کا پانی پیتے ہیں یا اس کے
اندکھڑے ہو کر کام کرتے ہیں وہی اکثر
ان میں گرفتار ہوتے ہیں جب یہ کٹرا
بہت چرنا ہوتا ہے تب جلد کو چسید
داخل ہو جاتا ہے اور سیلو اور ٹیشنو میں
بارہ ہوا ٹھہارہ مہینے تک بدوں کسی نقصان
کے ٹھہر رہتا ہے لیکن جب اسکے اندر بچے
پیدا ہو جاتے ہیں تو یہ دن بدن بڑھتا
جاتا ہے آخر کار رونی یا سی کی مانند جلد
کے بچے بندی پیدا کرتا ہے توڑی

مدت کے بعد وہاں پر ایک ذیل یا
چھال پیدا ہو جاتا ہے اور کرم کا سر مثل
سفید سوت کے باہر نکل آتا ہے
اور پھر خارج ہو جاتے ہیں اگر کھنکھوت
ٹوٹ جاوے تو سخت تکلیف دینا ہوتا ہے
بعض دفعہ ایک قسم کی طوبت مثل دودھ
کے اخراج پاتی ہے جسکو آجھان کرنے سے
اوس میں بچو نظر آتے ہیں *

دوسرے قسم (ط) انکو اسی کیونو کا کس
نامی سے یا ٹائی ٹی ٹی ٹی کہتے ہیں یہ
اکثر جگر میں مگر عضلات اور استخوان میں
پائے جاتے ہیں۔ باریک کرم کیسہ دار
خانون کے اندر جن میں آبی طوبت بہری
رہتی ہے پائے جاتے ہیں یہ کیسہ طوبت
ہوتے ہیں انکی اندرونی سطح پر ریت کے
دانوں کی مانند باریک اجزاء پائے جاتے
ہیں اور ہر ایک دائرہ میں چلی کی تیلی
پاشی جاتی ہے اور اس تیلی میں کرم مذکور
لگے ہوئے ہوتے ہیں غور دین سے

انکی سطح پر بشمار باریک کرم پائے جاتے
ہیں اور سرے پر دائرہ باریک دانت یا
کانٹوں کا پایا جاتا ہے یہ تیلیاں گاہے
چھوٹی سوئی کے سرے کی مانند اور گاہے
کئی انچ تک طویل ہوتی ہیں کبھی ایک
اور کبھی زیادہ مختلف عضوں کے اندر
پائے جاتے ہیں جگر کے اندر داخل ہو کر
تیلی کی شکل کی سولیاں پیدا کرتے ہیں
ان تیلیوں کا نام ٹائی ٹی ٹی ٹی ہے
یہ شاذ و نادر دیکھنے میں آتے ہیں *

(باقی آئندہ)

ورخون اور پودوں پر ہوا کا اثر
تجربہ اول

(۱) فلائین کا ایک ٹکڑہ کسی کالی میز
پر چھاکر اوپر تھوڑا سا پانی ڈال دو کہ جس سے
وہ ٹکڑہ بہیگا رہے پھر اس پر سرسبز بوہو
تھوڑے عرصہ میں وہ سرسبز کے دانے
پھوٹ نکلیں گے اگر وہ کالی وٹنی میں
رکھی جاوے گی تو جلدی طرح کر پوری ہو

ہو جائیں گے اب یہ دیکھنا چاہئے
کہ یہ پودے سرسوں کے جو روز بروز بڑھتے
جاتے ہیں انکے مثل اور پودوں کے لئے
مادہ کہاں سے آیا۔ کیونکہ فلائین سے
نواد کو مادہ حاصل نہیں ہوا کس لئے
کہ فلائین کا گڑھا سطح جو کھاتوں کہا
ہوا ہے اور نہ بیج سے یہ مادہ ملا کس لئے
کہ اگر بیج پودوں کو وزن کیا جاوے
تو پودے کے مقابلہ میں بیج کچھ حقیقت
نہیں کہتا اور پانی سے بھی ان کو غذا
نہیں پہنچا سکتی اس لئے کہ پودوں کے
مثل پتے جو روز بروز بڑھتے جاتے ہیں
ان میں کاربن ضرور ہوتی ہے اور پانی
میں کاربن نہیں ہوتی پس پودوں کے
جو کاربن ضروری ہے وہ پہلے سے پہنچی
کیونکہ پہلے تجربہ سے دریافت ہو چکا ہے
کہ انسان اور حیوان سب جانداروں کے
سائنس کے ساتھ ہمیشہ کاربانک ایسڈ
محاسن نکلتی ہے۔ پس انہیں کچھ نہیں کہ

تجربہ دوم

(۴) ایک رکابی صاف ایسی لو کہ جو گہری
نہ ہو اور اس میں چرنہ کا صاف پانی
ڈال کر تھوڑی دیر کسی گہرے پائیدہ ان
میں رکھ دو کہ وہ پٹنے نہ پاوے۔ پھر
پلا کر اسکو ایک گلاس میں ڈالو
اس چرنے کے پانی پر ایک پتلی سی
سفید چھلی جم گئی ہو گی۔ یہ چھلی کھڑیا
یا کاربونٹ آف لایم کی ہے۔ اور
کاربونٹ آف لایم ہوا کے کاربانک
ایسڈ اور چرنہ سے ملکر پیدا ہوئی۔ مگر
بہت عرصہ میں اور بہت پتلی
جھلی

چائے کا نشہ

یہ جو طلاع دی گئی ہے کہ چائے بھی
نشیلی ہے اسکو تو وہ لوگ سُن کر
حیرت کریں گے جو اس کو غیر نشی
جان کر پیتے تھے اور بیشتر آدمیان
کو جو یقین کرتے تھے کہ یہ مفرج ہے
اور نشیلی نہیں ہے وہ خود نکاح
رہیں گے لیکن حیرت ایک ہے
کہ جو لوگ چائے کو چباتے ہیں ان کو
نشہ ہوتا ہے اور جو پیتے ہیں اُس
کو نشہ نہیں ہوتا امریکہ والوں نے
چائے چبانے شروع کیا ہے اس کو
وہ دن خوب ترقی ہے چائے چبانا
شراب سے بھی زیادہ
مضر رسان ہے جو شخص اسکا عادی
ہوتا ہے اُس سے ہر چھوٹا ہنسن
سکتی جب بہت سے بڑے بڑے
پتے چائے نوشل اور نشیلی چیزوں

کے خوشگوار کیفیت ہوتی ہے اور ایسا
نشہ ہوتا ہے کہ اسقدر نشہ بڑی تیز شراب
پینے والے کو بھی نہیں ہوتا ہے ڈیڑھی
کلکٹر یا دو ہییم چند اسکے اثر کی نسبت تو
ہیں کہ گانجہ بھنگ سے بھی بڑا ہوا ہے
جو شخص عادی نہ ہو خوب شہو نے
کے لئے ایک تو کہ کافی ہے وہ برابر
ہنسنے لگتا ہے یہ درست تشنگی ہوتی ہے
حلق خشک ہوتا ہے ہر شہو اور ہر علم ہوتی
ہی اور تیرک سے یا کرتا ہی جو لوگ عادی شراب کے
ہیں کوئی نہیں کہ وہ عام مکرین بن جاتے
ہیں بڑی خوف کی بات ہے کہ چائے کو اتنا بے ہنر
سمجھے تو ادب سا کہ گانجہ سے زیادہ
ضرر رسان ہے اگر کبھی بات ہو تو گورنٹ ہند کی
تدبیر کر کے ہندوستان کے لوگ بھی اسے محفوظ
ہیں کہ میں ایسا نہ ہو کہ ہندو لوگ بھی ہر یکہ
والوں کی سی گت بنائیں کہ میں بے مکرین نہ ہو
ساتھی کیا کہیں گے شاید لوگ پیر کے کیا
کہ باغات بڑے جاتیں کہ ہند کو لوگ کوئی

جاندار کیڑے

در قومی نفس افلاطون بن مان ڈاکٹر
لوڈینڈ امل صاحب

(فطرت مطبوعہ، فیڈریشن کے آگے)

علامہ اقسام مذکورہ بالا حال کے
تحقیقات سے جیسا کہ اوپر ایک جگہ
ہم اشارتاً ذکر کر آئے ہیں کہ زخم
کے اندر پیپ مین کرم پائے جاتے
ہیں اور یہ کہ زخم اور امراض اندونی
جن میں کہ زخم ہو جاتا ہے اس زخم
کی پیپ یا ایم مین کرم دیکھے گئے
ہیں چنانچہ ایک صاحب کان کی
بیاریوں کا ذکر کرتے وقت یوں تحریر
فرماتے ہیں۔ کان میں درد ہونیکے
بعد نقصان دہ دوقین یوم رطوبت
می اسی شل سے بعد اسٹیرائوئیل
میں تیلی بعد کاٹھی لیسڈ اسٹیل

پیپ اخراج باقی ہے جسمین بذریعہ
خوردن دیکھنے سے کرم مایکروکائی
پائے جاتے ہیں جو فی زمانہ باعث
صلبت سوزش تصور کئے جاتے ہیں
پہلک جگہ پر وہی صاحب تحریر فرماتے
ہیں کہ بک قسم کی کائی سپر گیٹس
باقی ہے جسکی پیدائش نشیب وار اور
پر جگہوں میں ہوتی ہے کہ جب کٹر نل
حقہ پر سوزش ہونے کے باعث اسی
تہائیم کیسے جو جاوین تو یہ کائی مذریعہ
ہو باقی یا دوا خصوصاً جسمین مین
اشیا و شامل ہو دین ساریت کرتی
ہے اور کان کے اندر جا کر بڑا گرنولی
نظر آتی ہے اسوجہ سے اسکو فنگس
گروٹھ یا فنگس گرنولی شن کہتے ہیں
یعنی جیسے کہ پوٹے میں گرنولی شن
سوزش کیوجہ سے ہوتے ہیں علی ہذا
اس میں بھی یہ گرنولی شن تصور کئے
جاتے ہیں اور دونوں کی صلیت میز

فرق ہے یہ امراض نصف عمر میں
 ترشیب دار ملک کے باشندوں کو ہوتے
 ہیں مثلاً ذونا و بڑبھون اور بھون کو
 بھی اکسٹنل می ایٹس سے شروع
 ہو کر ممبر نیا ٹپنا می تاک پہنچ جاتے
 ہیں گاہے گاہے ممبر نیا ٹپنا می
 پر سولج ہو کر دیرپائی حصہ گزشتہ
 بھی کائی مذکورہ پہنچ جاتی ہے علاوہ
 دیگر درزناک علامتوں کے کان کے
 اندر سے خن آئیر طوبت نکلتی ہے
 اگر طربت کو غور و بین سے ملاحظہ کریں
 تو خاص شکل کائی کی معلوم ہوگی اور اگر
 کان صاف کے دیکھیں تو می ایٹس
 اور ممبر نیا ٹپنا می کی سطح پر سیاہ نقاط
 کے اوہارہ نظر آویں گے اگر نذر پور پور
 چسبوئین تو سیلان غم ہو جاتا ہے
 اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کائی شکل
 کوٹے کے ریزوں کے کان کے اندر
 موجود ہیں جو ایک تشخیصی علامت ہے

دویم اپنی رونا
 یہ کیڑے چڑے یا بالوں
 ہیں انھی تین قسم ہیں
 کیولائی ڈی سیٹے جو سین جو پے پر
 ہوتی ہیں اور اور نہیں سکتی ہیں جن
 یہ جو سین عمر رسیدہ ہوتی ہیں انکا
 چڑہ کئی دفعہ کرتا ہے۔ یہ قسم کے
 حیوانات پر بھی ہوتی ہیں
 دوسری قسم مائیٹس یا ٹکس یا
 اکا ری ڈی سیٹے یعنی وہ جو سین جو کڑی
 کی قوم سے ہیں بعض تو ان میں سے
 اپنے برون پر چلتی ہیں اور بعض کے
 سونہ میں چسکی ہوتی ہے جیسے چڑی
 یا گھن کا کیرا ہے اپنی چسکی کے ذریعہ
 سے چڑے میں گھسی رہتی ہیں اور
 جب تک چڑہ کٹ نہ جاوے اسکو
 چھوڑتی نہیں ہیں انہیں کیڑوں کی
 ایک قسم گھاس میں ہوا کرتی ہے اور
 گھاس پر چلنے والے آدمیوں کو کجائی

آپ نے اوپر چٹہ میں پہنچ کر غارتش پیدا
کر لی تھیں *

نہم کے فوائد

یہ دہری درخت بجز ہندوستان کے
اور کہیں ہندین ہوتا بلکہ پنجاب میں
بھی کم ہوتا ہے یہ درخت کثیر الخواص ہے
اگرچہ اسکے منافع کتب طلب میں بہت
نکھے ہیں مگر مختصر طور پر جو فوائد اکثر تجویز
میں آئے ہیں تحریر کئے جاتے ہیں
اول۔ درخت گوش کسے لئے اس کے
اوراق کا ہینارہ بہت مفید ہے جسکی
ترکیب یہ ہے کہ ایک کوزہ گلی میں بسکو
اور اوراق کو جوش دیو میں اور پھر اتار کر گوز
کے سنہ پر ایک دبیر کپڑے کی گدی
بنا کر کھین اور اس میں اتنا سولخ رہنے
دیں کہ جس سے کان میں ذرا ذرا بخا
پٹنے پہاٹناک کہ سرد ہو جائے اور گاہ
طو ملیا پیسہ کہ وہ قدامت نہم کے منبر شہنشاہ

سحق کر کے قرص بنا کر اوہ پاؤرخن
کنجد جو شداہ میں ڈالتے ہیں تاکہ قرص
سیاہ ہو جاوے اور سوقت روشن کو
صاف کر کے کھین اور گوش تودم اور
دروناک میں ڈال دین تو بہت جلد آلام
ہو جاتا ہے *

دوہ (مد چشم۔ صفراوی کے لئے
اسکے نرم پتوں کا عصارہ اگر مخالف
گوش میں بہ تکرار ڈالیں تو درد سوارام
ہو جاتا ہے اگر دونوں آنکھیں نیکھتی ہیں
تو دونوں کانوں میں ایک دین بہت
تسہیل حفظ را قہ نے اسکو نظم کیا ہے
پیر اکھن در مد باشد گرفتار
بگوش لینک آپ بگوشیلم

چو آب آرد چکان گوش سکوں
اگر باشد کیگہ مار مدانوس
وگر نہ ہر دو گوش کشش پانچکانی
کہ ہر دو چشم راحت رسانی
رود و ردت مجرب شد تکرار
پہاٹناک و نوری یاد کن یا نہ

سیوہ اور ام غبیثہ و قروح عسیرہ
الانزال کے لئے اسکو بہت مفید پایا
گیا ہے مگر اسکے استعمال کے طریق مختلف
ہیں کبھی اسکے پتوں کو سوخ کر کے اور ام
و بشور پر باندھتے ہیں جس سے یا تو مسخر
ہو جاتی ہیں اور باہر نہیں آتی یا بہت
جلد پختہ ہو کر سفیر ہو جاتے ہیں اور جلد
آرام ہو جاتا ہے اور کبھی اسکے پانی میں
ادویہ محلول کو پختہ کر کے اور ام پر باندھا
جاتا ہے اور کبھی اسکے چھلکے کو خالص
پانی یا اوکسی بوٹی دیشل پیوٹن کیوا
وغیرہ کے پانی میں گھسکر اور ام پٹلا
کرتے ہیں اور کبھی اسکے پتے کو سینہا ل
یا پیوٹن یا پیل یا جوڑا مثل وغیرہ کے
پتے ملا کر استعمال کرتے ہیں قروح
بخیشہ کو اسکے پتوں کے جوڑا زہ
سے صاف کرتے ہیں تو بہت مفید
پڑتا ہے اور اسکے خشک پتوں کا
مسخوف قروح و نواسیر پر چھرکنا بہت

نافع ہوتا ہے اور کبھی خشک
پتوں کے مسخوف کے
نورہ آب ناویدہ کا
پانی میں گوندہ کر
جاتا ہے تو عفونت اور فاسد لحم کو دور
کر کے انکو صلاح پڑاتا ہے چنانچہ شاج
قانون نے لکھا ہے - فزین باسور کے
لئے اگر چینی کو باریک مسخوف کر کے
شیرہ اوراق نیم سے تر کر کے دو چار دفعہ
اسطرح خشک کریں اور پھر حسن ناسورین
بہرین بہت جلد سنبھل جاتا ہے
چھارہ - اسکی مدد فساد خون اور فساد
بدن و جذام و بشور صفراویہ وغیرہ کو مفید
ہے اگر مد کو مجذوم بدن پر ملے تو بہت
جلد سنبھلاوے عرق نیم فساد خون
و گرم پتے وغیرہ کو بہت نافع ہے صفت
گل نیم اتورہ گونیکوفتہ ۴ تولہ - برگ شکر
۴ تولہ سندی ۴ تولہ تخم کاہو ۴ تولہ
تخم کاسنی اتورہ خمس ہندی ۴ تولہ

نفل نیو فراتولہ حسب دستور عرق کھینچیں

اس میں عرق تر پہلہ بھی اضافہ

خراک آدہ پاؤڈر تولہ

شرت سب ساتھ ایک شقال

خوب کٹان چمک کر پین *

پنجمہ - اگر پتون کا جلا ہوا خاکستر

آب لیمن میں حل کر کے خوب کھل

کرین اور جب سر مر سا ہو جاوے

تو آنکھوں میں لگا دیں تو غارش و

بیاض چشم زایل ہو *

ششم - اگر چند عدد نفل نیم کے

پیشہ میں سولخ کر کے چھ ماہ تک اس میں

رکھیں اور پھر آب لیمن میں پکیر کر لیا

بنا کر آنکھوں میں لگائیں تو بیاض

چشم فرم کو وغیرہ چشم کو دابتدائے

نزول کو بہت مفید ہے *

ہفتم - زیادتی گرشت پاک جسکو

پنجابی زبان میں ٹکڑہ کہتے ہیں اُس کے

لئے اگر ب نیم تازہ اور زرد چوب و

بیلہ حق کر کے پتھر انک سنگ ملا کر

تین دفعہ آنکھوں میں لگائیں تو بہت

آرام ہو جاتا ہے *

ہشتم - اگر اُس کے پتون کا صفا پانی

مغزو یا شہد سے مرکب کر کے آنکھوں

میں لگائیں تو شبکوری کو آرام ہو جاتا ہے

نہم - یہ کہ اگر اُس کی باریک شاخوں

کو پتون سمیت گرم خاکستر میں کھین

اور نکال کر پانی میں اسکا شیرہ کشید کر کے

پلا میں تو در پہلہ دفعہ ہو جاتا ہے *

دہم - اگر دو تولہ پوست درخت نیم

اور چار ماشہ بخمیل اور دو تولہ ہنگ

سیاہ کو سلیخ بنا کر پلا میں تو اور حش

بخوبی کرتا ہے اگر اس حق کو غوف نیم

یا معجون نیم کے ہمراہ مقدر مناسب

کے پلا میں بھی نفع دے *

نارو - کے کا علاج

ایک صائب قطر انہیں کہ میرے پلے

میں دو نار و سنگ مرستہ ٹوٹ گیا
 ہتا اور تمام پاؤں پر دم ہو گیا تھا۔
 اس قدر تکلیف تھی کہ قدم زمین پر نہیں
 رکھ سکتا تھا ایک عطائی آدمی نے
 محکمو و استمالی اور کہا کہ سیکڑن آدمی۔
 اس سے اچھے ہوئے ہیں اگر ایک
 دن میں فائدہ نہ معلوم ہو تو میرے
 کان کاٹ لینا۔ میں نے اُس دکانو
 نار و پربانڈا دہی گھنٹہ میں اس قدر
 اُسکا فائدہ معلوم ہونا شروع ہوا کہ
 سوزش اور درد مطلقاً جاتا رہا اور میں
 اپنے پاؤں زمین پر بیٹھنے لگا پانچ
 چار روز کے استمال میں تمام دم جاتا
 رہا اور خون پس بکھل کر زخم چھا ہو گیا
 اور جو نار نارو کا اندر رہ گیا تھا وہ
 خود بخود نکل گیا۔ چونکہ نہایت عمدہ نسخہ
 کا تھا لگتا ہے اور اس ملک میں نارو کے
 بہت کثرت ہے لہذا نظر فائدہ عام
 کے مناسبت ہے کہ چند اخبارات

یہ نسخہ اخبار میں چھاپ دیا جائے
 تاکہ خلق اللہ کو فایده اور آ
 ہو میری رائے تو یہ۔
 صاحبان علی اگر کیسہ
 یا تیل کھالک تجربہ کریں تو جیسے بخارے
 واسطے کنین مفید ثابت ہوئی ہے
 اُس سے زیادہ نارو کے واسطے یہ
 وہ مفید ہوگی۔

اور وہ دوا یہ ہے

جنگلی جن نگے کے پتون کا کا بجی کے
 پانی میں پکا کر صبح و شام نار و پربانڈا
 درم ہو بانڈہ دیا جائے کا بجی ہسکو
 کہتے ہیں کہ جو دیہاتی لوگ چاول کی
 پیچ کو ایک برتن میں جمع رکھا کرتے ہیں
 اور اُسکو کہانے میں ملا کر کھایا کرتے ہیں
 پانی کیونکر اور کب پینا چاہئے
 ایک ایجن بھتا ہے کہ ڈاکٹر لوف کی
 تحقیقات کے بموجب اگر عدہ میں

نڈا ہے یا غذا سے پُر ہو اور پانی
 غذا سے نہیں ملتا اور
 بننا ہا کیا جاتا ہے وہ
 فوراً غذا سے ہو کر آنتوں میں چلا جاتا
 ہے۔ آنتوں کے اندر جہلی کا خلاف
 ہے اس میں سے لُجِ رطوبت یا بلغم پر
 نکلتا اور جمع ہوتا رہتا ہے علیٰ غصہ
 شب کو یہ زیادہ مقدار میں نکلتا اور جمع
 ہوتا ہے اسکا رقیق حصہ تو جذب ہو جاتا
 ہے۔ جو جہلی جہلی کے گرد باقی رہتا ہے
 وہ سکا ٹھنڈا اور لُجِ ہوتا ہے جب بعدہ
 اور آنتیں ایسی حالت میں ہوں اور پھر
 غذا کھائی جائے تو اس غذا پر یہ بلغم
 لپٹ جاتا ہے اس سبب بعدہ میں جو
 ترشی ہوتی ہے اسکا فعل بخوبی غذا پر تیز
 ہوتا چاہتا ہے قبل کھانا کھانے کے
 تھوڑا پانی پینا تاکہ یہ لُجِ رطوبت ہو جا
 اور آنتیں اور بعدہ صاف ہو جائے
 کیا مفید ہے کمزور اور کم طاقت آدمیوں

کو سرد پانی نہ پینا چاہیے بلکہ لگوسقہ
 گرم بلکہ زیادہ گرم پانی پینا مفید ہے
 اسوجتے تاکہ یہ لُجِ رطوبت ہو جائے
 اگر زنگ کھانے کے پیشتر بخوبی پینا
 پینا میں تو اسی غرض سے ہے تو یہ ہے
 کہ سوائے علم حکمت کے انسان انسان
 نہیں ہو لانا سستی رست لکھ ہے
 پیر شوبیا سوز

علاج

بحری علالت کی وجہ سے جو کبھی
 جدید جہاز پر سوار ہوتا ہے تو ضرور دورانِ سفر
 ہوا دھلی ہوتی ہے اس کے بہت علاج اور نسخے
 تیار ہوئے ہیں جالین ڈاکٹر فریڈرک ویٹ
 تجویز کیا ہے کہ اگر جہاز کی حرکت کی وقت گھٹنا
 جھکا دین تو کوئی بجا رہو گا یعنی جہاز دائرہ
 طرف جھکے تو گھٹنا بھی جھکا دین اور اگر جہاز
 بائیں طرف جھکے تو بائیں گھٹنا جھکا دین اس علاج
 کی عمل پر تو ہم متعین ہیں مگر جو کبھی مرد
 جہاز پر اس طرح گھٹنا جھکا کر کہ کسی بھی عورت

جسٹس



100-443886-100

شرح قیمت	پیشگی	تا بعد
عام قیمت موجود	۱۴	۵
کم درجه والون موجود	۵	لکھنؤ

میعاد پیشہ ایلم ۵

قواعد

اشتقا

۱۵ سالہ لڑکے کے ۱۵ سالہ کو نکلتا ہے +

(۲) اس میں حفظِ صحت کے لیے خوراک پریشاک و خواب (زبدۂ کھما) میخمر کے پاس ارسال فرمادین۔

ویدادی اور کثیر الوقوع الرض کے علاوہ طریق تشخیص (۲) بواسطہ قیمت پیشگی کمی صاحب کے پاس نہیں

و تجربہ نامی یونانی و انگریزی اور اُن تذایر کا ذکر حسبِ تفسیر پہنچا جاوے گا۔

۱۰۳۔ جو صاحب نمونہ کا چرچہ منگوا میں آدھ آدھ کاٹ

ہوتے ہیں * اور سال فرما دین *

نزهة الحكماء حكيم غلام نبی اسد پٹا

عبدالله بن محمد بن احمد بن محمد

سانپ کا ٹے کا نیا علاج

در قوم جن اطفال و نوجوان ٹاکر کند چند کرجی جابا
اسٹنٹ سرجن

ڈیر ایڈیٹر صاحب! بعد تسلیم کے ماضی
ہو کہ ہر روز نئی قسموں کے دوائیاں سانپ
کھٹے کی سختی ہیں۔ مگر افسوس کہ سیکوفائیڈ
کلی نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر اور حکیموں کو ہقدر
خیال نہیں آتا کہ سانپ کا زہر ایک کٹ
میں تمام بدن میں ودیجاتا ہے اور
دوا کا اثر کہیں آدھ گھنٹے میں جا کر ہوتا
ہے۔ بہر قیاس کرنے کی جگہ ہے کہ کچھ نکر
فائدہ ہو سکتا ہے۔

میں دو چار دن ہٹے کا ایک نئی
کتب بڑھ رہا تھا جب میں پڑھ چکا
تو جب کو خیال آیا کہ اگر یہ طریقہ ہمارے
ہائیڈاکسما ماباں استعمال میں لادیں
تو کبھی کوئی شخص سانپ کے زہر سے

نہ مرے۔ اسلئے میں نے خیال کیا کہ
جو اشخاص زبان بنگالی اور انگریزی سے
ناواقف ہیں اس سے محروم نہ رہیں اور
یہ چند کلمے پڑھ کر اور لوگوں کو فائین
پہنچاویں۔

جاننا چاہئے کہ سانپ کا کاٹا ہوا زخم
تین طرح کا ہوتا ہے اول خراش دوم
چھل جانا اور سوم دانتوں کا بدن پر
چھب جانا۔

خراش جبکہ سانپ کسی شخص کی کٹا
ہے تو اس کے دانت جسم پر اگر لگ
جاتے ہیں اگر انسان اپنا جسم فوراً ہٹالے
تو صرف خراش سا زخم بن جاتا ہے اور
زہر باہر زمین پر یا جسم پر گر پڑتا ہے اور
کوئی ضرر نہیں پہنچتا لیکن دانت
ایسا ہوتا ہے کہ انسان گہرا ہٹ
کی وجہ سے اس سے علیحدہ ہونے
میں تھوڑی دیر ہو جاتی ہے ایسی
حالتوں میں زخم چھل جاتا ہے اور کبھی

نقصان نہیں ہو چکا۔ سبب یہ ہے کہ زہر کی تپسی سے دانت کے اندر ایک سولخ ہر وہ دانت کے ادھون آدہ اگر ختم ہو جاتی ہے اس لیے جب تک سانس اپنا پورا دانت نہ بدن پر جا سکے کوئی زہر اندر جسم کے داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ خراش اور چرچا نیکی زخم میں یہ فرق ہے کہ خراش اور زخم سے خون نہیں نکلتا۔ مگر جب سانس اپنا پورا دانت بدن پر جا دیتا ہے اس وقت دوا بخا بجائے بین۔ یہ نہایت مضر ہے اور بچہ کا بچہ بچل معلوم ہوتا ہے کسی حالت میں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ دوا زخم کے نیچے سانس کے میل دانتوں کی نشانی موجود ہیں یہ مریض حالت میں اپنے جاتے ہیں جبکہ کسی شخص کو اگر ایٹ سانپ کا ٹتا ہے۔

علامت - (۱) زخم فوراً سوج جاتا ہے۔ چند منٹ کے بعد سوجن تحلیل ہو جاتی ہے۔ (۲) آدہ گھٹنے کے بعد ہر سوجن زخم پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ سوجن سبب زخم کے ہونا

ہے اور اول سوجن سبب زہر کے ہوتا ہے جب سوجن بند ہوا تحلیل ہو جاتا ہے تو پھر سوجن چاہے کہ اب زہر بدن میں چڑھ گیا یا نہیں شروع ہوا جب تک کہ سوجن بند نہ ہو زخم پر قائم رہتا ہے تب تک زہر بھی بہہ رہتا ہے۔ بات خوب نہیں نشین ہونی چاہئے۔ (۳) دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے جبکہ زہر ونیس کے ذریعہ دل تک پہنچ جاتا ہے سانپ کا زہر ہمیشہ ونیس کے ذریعہ چڑھتا ہے۔

ونیس	ونیس	ونیس
ریڈیل	سیڈیل	المنر
زخم	زخم	زخم

یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ زہر ہمیشہ نزدیک کے ونیس میں داخل ہوتا ہے اگر دوا غن میں تو زہر علیحدہ علیحدہ ونیس کے ذریعہ چڑھتا ہے۔

(۴) جس جس راستی سے زہر چڑھ گیا اس جگہ کو بال جسم پر لیٹ

جائیں گی اور نہ ہوا اس مقام سے آگے
بڑھیکا پھر بال بدستور سابق گھوٹی
ہو جاوینگے۔

(۵) وہ عضو جہین زہر ہوگا بہاری اور
سُن معلوم ہوگا۔

(۶) سُرخ آنکھیں۔

(۷) پتلی پھیل جائے گی۔

(۸) بیمار کو نمک اور مینہ میں کچھ فرق
نہ معلوم ہوگا۔

(۹) بدن ٹھنڈا ہوتا ہے البتہ تاہر

(۱۰) تشخّص بھی واقعہ ہوتا ہے۔

(۱۱) کراٹ کے کاٹے ہوئے انسان

کا بدن سوج جاتا ہے۔

(۱۲) خوں کا پاخانہ آتا ہے۔

تشخیص بعض اوقات ایسا موقع ہوتا

ہے کہ انسان کو سانپ نیند میں کاٹ لیتا ہو

ایسے وقت یہ دریافت کرنا مشکل ہوتا

ہے کہ یہ زخم سانپ کا ہی یا بچہ ہو یا کنکھجور

کا ہے۔ واضح ہو کہ بچہ کو کاٹنے بہت

دور کرتا ہے اور صرف ایک ٹاف دکھائی

دیتا ہے اور کنکھجور کا مثل سانپ

کے داغ ہو جاتا ہے کنکھجور سے کا زخم

سانپ کے زخم سے چھوٹا ہوتا ہے اور جلد

غائب ہو جاتا ہے۔ اور کنکھجور دے کا زخم

سُرخ ہوتا ہے اور سانپ کا کالا سیا

نیلی رنگ کا ہوتا ہے۔ علاوہ انکے سانپ

کے زخم سے خون بہتا ہے۔ سانپ کا زخم چھنا

اور چمکا رہتا ہے صرف کو کھرواد کر رات

کے زخم میں درشل بھجھو کے ہوتا ہے۔

علاج۔ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ اول فصد

کہولن۔ دوم نمک لگانا۔ سوم می پھونچانا۔

اور چہارم جگہ کو گرم کو بیٹے یا لوہے سے

جلادینا۔

جب کہ شخص کو سانپ کاٹے تو فوراً ایک

مضبوط ڈور سے زخم کو پانچ چھ پانچ اوپر

خوب کسکر باندھ دو تاکہ زہر نہ چڑھنے پاوے

یہ دوڑا تین تین انچ کے فاصلہ سے تین جگہ

باندھنا چاہئے تاکہ اگر پہلے ڈور سے زہر

پاؤں پر جاوے تو دوسرا اوپر نہ پڑے دے
 دماغ کا کبھی ایک گھٹنہ سے زیادہ بند
 نہ رہنے دینا چاہئے کیونکہ اگر زیادہ دیر بیٹھا
 تو بیچ کا عضو خراب اور دسوکھ کو سسڑ
 حیا دیگا۔ بعد ازاں اگر سوجن زخم ہو چوہ
 ہو تو فوراً لوہے یا گرم کوئلے سے جلا دو۔
 اگر دھرا دھرا دوڑ گیا ہو تو یہ کہو کہ کہنا
 پور نہ رہا اوس جگہ شگاف چھوٹا سا دو اگر
 زہر موجود ہو گا تو خون کا لافنگ
 کا نکلن شروع ہو گا اس طریقہ سے زہر خون
 کے ساتھ بالکل نکل جاوے گا جب خون نکلنا
 بند ہو جاوے گرم پانی سے غون غیرہ مٹا
 کر ڈالو بعض لوگ گرم پانی کے عوض گرم
 روی وغیرہ سے سینک دیتے ہیں یا ایک
 پوٹلی گرم بالو کی بنا کر گرم رکھتے ہیں جب
 گرم پانی سے دیر چکین تو چکیوں کو چھانچو
 کہ پہرا وسیط سے خون نکالیں۔ اگر
 خون سُرخ آیا تو چکین کو اب زہر کا
 اثر جاتا رہا۔ پہرہ باندھ کر تھام لینے میں اگر گرم

بالو کی پوٹلی لگاتے ہیں۔ پہرہ خون نکالنے
 دیکھیں کہ کس قسم کا غن نکلتا ہے۔ پہرہ جبکہ
 پاؤں چھ دفعہ بعد خون نکلنے کے جب
 خون صاف نکلے تو دوسرا شگاف دماغ
 اوپر بازو لگنا چاہئے تاکہ معلوم ہو کہ غن
 دماغ کے کچھ پڑ کر اوس پاؤں چلا گیا یا نہیں
 اگر غن صاف نکلے تو سمجھنا چاہئے کہ انسان
 اب بخیر ہے اور دماغ کا کھول دینا
 چاہئے جبکہ لیگے چر کے ذریعہ سے دہر
 کا چڑھنا بند نہ ہو تب گرم لوہے سے چارون
 طرف عضو کے جلا دینا چاہئے یعنی
 کاٹرا کر کرنا چاہئے *
 علاج بلا لگچہ بعض اوقات ایسا
 ہوتا ہے کہ سانپ ایسی جگہ کاٹتا ہے
 کہ جھان لگچہ لگا کر ناممکن نہیں ایسی
 حالتوں میں بیمار کا جلا نا مشکل امر ہے
 ایسی حالتوں میں ڈاکٹر ون کو فوراً زہر
 مٹے سے چس کر نکال دینا چاہئے اور پہرہ گرم
 کوئلے سے جلا دینا چاہئے روزانہ زہر

لگا کر رہا ہوتا ہے، اگر چہ سنا ممکن
 نہ ہو تو نوٹ کپنگ کو ناچاھئے
 یہ طریقہ اسوقت تک عمدہ ہے جب تک
 زہر جسم میں نہ دوڑنے پاوے۔ جب
 جسم میں زہر دوڑ جاوے پھر تو شکل
 امر ہے۔ خیر پھر بھی کچھ نہ کچھ ہو سکتی ہے
 زخم کی ارد گرد شگاف دو اور ایک
 چھرک دو اور بعد ازان گرم بالکی لٹلی
 سے سینک دیتے رہو۔ اس طریقہ سے
 زہر کا اثر کم ہو جاوے گا پھر املی
 او دلیون کا عرق پلاؤ۔ نسخہ۔

املی کا پانی ایک اونس

سٹر وائل ۱۰ ڈرام

سلف آف کاپر ۵ گرین

دس دس منٹ کے بعد دینا چاہئے۔

علاوہ ان کے دوسری دو چھلی کا

پانی ہے۔ چند چھلیاں لو اور اون کو

دو یا تین سیر پانی میں خوب رگڑو اور ان

کسی کپڑے سے چھان لو اور وہ پانی

بیمار کو پینے کے لئے دو۔ چھلی کا پانی
 اور تھر مہندی کے دینے کا فائدہ یہ ہے
 کہ اس سے بیمار کو قے آتی ہیں۔ یہہ
 یقین کیا جاتا ہے کہ جب کہ زہر غل
 میں دوڑ جاتا ہے تو عمدہ میں گاج
 پیدا ہوتا ہے جو کہ منہ سے شل پینے
 کے نکلتا ہے۔ اس سے دم رگ
 جاتا ہے اور آدنی مر جاتا ہے۔ اسلئے
 ہمیشہ طبیب کو چاہئے کہ اپنی بیمار کو
 قے کو انکی کوشش کرے اگر چارہ
 مرتبہ بیمار کرتے آجائے تو پھر خدا کے
 حکم سے وہ نہ مرے گا۔ اگر ان دویات
 کے دینے کے بعد بھی قے نہ آوے۔
 تو شک پرپ لگانا ضروری امر ہے
 تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ایک کٹے
 سے بیمار کا حلق صاف کروینا چاہئے
 اور گرم پانی پلانا چاہئے یا گرم پانی کا
 سینگ اس کے گتے پر لگانا چاہئے
 جبکہ بیمار کے منہ سے گاج یا پھینا نکلتا

شرع ہوتا ہے تو اسی شدت ہی
 پیاس معلوم ہوتی ہے اس کو
 ایسی حالت میں بجائے ٹھنڈے
 پانی کی گرم پانی یا پھلی کا پانی
 یا تر مندھی اور تیل دینا چاہئے۔ مرنے
 وقت بیمار بالکل بدحواس ہو جاتا ہے
 اور آواز صاف نہیں نکلتی بلکہ ناک
 کی آواز آتی ہے آنکھیں بھی سرخ ہو جاتی
 ہیں۔ ایسی حالت میں بیمار کو
 سو فیصد دینا چاہیے اس کا دل سہانا
 چاہئے اور اسے شفا کی سید لانی چاہئے
 ایک اور طریقہ جو کہ بیمار کے لئے
 کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بیمار کے اوپر
 گرم پانی کچھ اور بچے سے لگ بھگ تھک
 چھوڑتے ہیں۔ یہ طریقہ تب استعمال
 کیا جاتا ہے جب بیمار میں جس و حرکت
 کی مطلق طاقت نہیں ہوتی اور بالکل
 مردہ معلوم ہوتا ہے *

(باقی آئندہ)

حافظ صحت۔ قوم کو ایسے تجربہ کار
 ہمدرد ڈاکٹر کا شکی گناہ ہونا چاہئے کہ
 ایسی عام ضرورت کے دفع کے لئے
 عمدہ علاج و تدابیر عوام کی بہبودی
 کے لئے باوجود کثرت کا رشل نے کی
 ہے۔ یقین ہے کہ ڈاکٹر صاحب ہمدرد
 ہمیشہ عمدہ عمدہ نکات طبی و تجربات
 جدیدہ سے عوام کو مستفید فرمایا کریں گے
علاج

ایک تجربہ کار نے ظاہر کیا ہے کہ دبا
 کی فصل میں ناک کا زیا و کا احتمال
 کرنا بہت ہی مفید ہے یہ تو ایک سیٹی
 بات ہے کہ شیرینی سے صفر ادیت
 ترقی کرتی ہے۔ اور یہ مرض زیادتی صفر
 ہی سے پیدا ہوتا ہے *

بیضی یعنی اندے کا مختصر حال

بیضہ عموماً مرغی۔ بطن یا کبوتر کا کہنے
 میں آتا ہے عام طور پر مرغی کا انا کہنا

جاتا ہے *

انڈے کی اہمیت ہیں۔ روغن۔ پانی۔

رطوبت بعضی (البیرون) گندہاک ٹیڑھ

یعنی پرورششی اجزاء جو ہر مہین *

انڈے کا واسطو زن ایک چھٹا تک

ہوتا ہے *

اسکے ساتھ مین مندرجہ ذیل اجزاء پائے

جاتے ہیں :-

چھلکا ۳۰ زردی چھ سپیدی چھ

بعض مین مقابلہ گوشت بڑے نکین

اجزاء کے شکافاتی دیگر پرورششی اجزاء زیادہ

میں خاص کر روغن زیادہ ہونے کی وجہ سے

بعض بعض اشخاص کو یہ سوانق نہیں پڑتا

ہمارے ویسی اطباء کو کوسرے مضمع مرقوی

بھی خیال کرتے ہیں اور اطباء کے لیے

معاذ اللہ اور تفصیل پیش جانتے ہیں سپیدی

اسکی کچھور کے زہر کا فائدہ ہر ہے *

روٹی

روٹی عموماً گہوہ کی اتھال میں تیار کی جاتی ہے اس کے

دو پلو صاف اور عمدہ گہوہ ہونا چاہئے *

۱۔ آرد گندم کہنہ کستور کی بوسیدہ اور کہنہ نہ

ہونا چاہئے *

۲۔ آرد گندم سحر روٹی پکائی جاتی ہے اور مین

بہوشی۔ رواشل پنچو کے سب سے اوسکا رنگ

بدای ہوتا ہے اور اس قسم کی روٹی جو مین

پرورش بخوبی ہوتی ہے عموماً سوجھتی ہے اس قسم

کی روٹی ملین ہوتی ہے *

۳۔ سوجی یا روٹی تھنہ پنچش اور دیگر مضمع

ہو سیدہ کی جاتی مضمع سدا کی ہے اس

بمقابلہ آرد گندم کے قوت پرورش کئے کی

کم ہے *

۵۔ خمیری روٹی یا ابی یا ذیل روٹی سدا

پنچیکو جیسی دودھ مضمع ہوتی ہے *

۶۔ چپاتی بمقابلہ خمیری دودھ مضمع قبول ہوتی ہے

اور روٹی جو اس کے اور بین کو دیکھ کر کھائی جاتی ہے *

نا دھند خریدار

جن کو کر رہے کہ حساب کچھ کہ بھاگ وہ

جلد روپیہ بھین *

قواعد اور زچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

ماہ	پیشگی	شرح قیمت
۲	۱	عام نمونہ مع حصول
۳	۲	ادارہ مالکین سے مع حصول

اشتہا میعاد پیشگی ایک ماہ قواعد

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۰ء کو نکلتا ہے +

(۲) اس میں حفظ صحت کے لئے غور سے پیش کی

خواہش بیداری اور تندرستی اور قلعہ و مراض کے علامات طریق

تشخیص و تفریق کے انگریزی و اردو نامی اور ان تملیہ کا

تکرار حسب تفسیر و بطور علاج حفظ و تقدم علمین نے

(۳) جو صاحب نمونہ کا پرچہ منگوائیں آدھ ایک ماہ کا رسالہ

فرما دیں +

نوبتہ الحکمہ حکیم غلام نبی ایدر

پتہ پورہ لاہور

جاندار کیسے

دور قورسیا نفس ناطون مان ڈاکٹر لوٹیل
(صاحب)

(رسالہ فصاحت مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۹۸۹ء سواگے)

اول پنڈی گولڈی یعنی جوڈن بیا
جوین جوڈمی کے بدن میں ہتی ہیں تیز
قسم کاہین ایکٹ بالون کی دوسری
جسم کی تیسری موئے زمانہ کی یہ مرض کثر
ایسوی آدمی کو ہوتا ہے جو سیکے کچیلے
رہتے ہیں بعض دفعہ اس کثرت سے
جوین پڑ جاتی ہیں کہ انکے لیکھون سے
بال سفید ہوجاتے ہیں اور جوین بہک
یا رنگ گراگردن اور شانوں کا تعاقب
ہیں جوڈن کے باعث سخت غارش
ادبہار بدن پر ہوجاتے ہیں یہ جوین
ادن لوگون کو اکثر زیادہ ہوتی ہیں جن کو
مرض اگر نیا جو ایک جلدی مرض ہے

لاحق ہوا کرتا ہے۔ انکے نام ہی مختلف
ہیں چنانچہ جو بدن پر رہتی ہیں اون کو
پیڈمی کولس کارپورس کہتے ہیں جو
سر میں ہوتے ہیں اونکو پیڈمی کیوسر
کہتے ہیں اور جو موئے زمانہ میں ہوتی
ہیں اونکو پیڈمی کیوسر پوسل بولتے
ہیں سر کی جوین یہ چھوٹی ہوتی ہیں لیکن
انکے پیرلبے ہوتے ہیں اور ان کے
شکم پر سات آٹے خط دکھائی دیتے
ہیں اور انکے کاٹنے اور کھلانے سے
مرض اگر نیا پیدا ہوجاتا ہے اور میں
پانی نکل کر کہڑنڈ جم جاتے ہیں اور بال
سر کے جکٹ جاتے ہیں۔ بدن کی
جوین پہننے کے سیدے کٹرون میں
ہو اگر تی ہیں اور رنگ انکا سفید ہوتا
ہے لبائی میں پاحصہ انچہ کا شکم
چڑا اور ادس کے کنارہ پر بال اور
چھاتی پر تین تین ٹانگ ہوتی ہیں یہ
اون پر بال اور پنجہ پیرون کی مانند

قواعد اور زحمت کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر

جلد

GUARDIAN

OF

Hygiene

OF



A BI MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شرح قیمت	پیشگی	ماہانہ
عام قیمت ہر محصول	۱۰ روپے	۱۰ روپے
کم درجہ مالوں پر محصول	۵ روپے	۵ روپے

اشتہاد میعاد پیشگی ادیکہ قواعد

- (۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵، ۱۶، ۱۷ کو نکلتا ہے
- (۲) اس میں حفظ صحت کے اہم قواعد پر روشنی ڈالی گئی ہے
- (۳) اس میں مختلف امراض کے علامات و طریق تشخیص و علاج بیان کیے گئے ہیں
- (۴) اس میں مختلف بیماریوں کے علاج و نمونہ کے ساتھ ساتھ ان کے پیشگیری کے طریق بھی بیان کیے گئے ہیں
- (۵) اس میں مختلف بیماریوں کے علاج و نمونہ کے ساتھ ساتھ ان کے پیشگیری کے طریق بھی بیان کیے گئے ہیں
- (۶) اس میں مختلف بیماریوں کے علاج و نمونہ کے ساتھ ساتھ ان کے پیشگیری کے طریق بھی بیان کیے گئے ہیں
- (۷) اس میں مختلف بیماریوں کے علاج و نمونہ کے ساتھ ساتھ ان کے پیشگیری کے طریق بھی بیان کیے گئے ہیں
- (۸) اس میں مختلف بیماریوں کے علاج و نمونہ کے ساتھ ساتھ ان کے پیشگیری کے طریق بھی بیان کیے گئے ہیں
- (۹) اس میں مختلف بیماریوں کے علاج و نمونہ کے ساتھ ساتھ ان کے پیشگیری کے طریق بھی بیان کیے گئے ہیں
- (۱۰) اس میں مختلف بیماریوں کے علاج و نمونہ کے ساتھ ساتھ ان کے پیشگیری کے طریق بھی بیان کیے گئے ہیں

نبدۃ الحاکم حکیم غلام نبی امڈیٹ

بنو امیہ سٹریٹ لاہور

سے اٹھ دے دیتی ہیں جو بالوں میں ہر
مرض اگر پیدا کرتی ہیں اور کبھی ہیٹ
پہن سیاں ہی ہو جاتی ہیں اور جن
میں تین سپر ہوتے ہیں جیسا کہ اعلیٰ فکر
کر چکے ہیں غارش کی شدت کو باعث
جب مرض اپنے جسم کو نوچتا ہے تب
جا بجا زخم پڑ جایا کرتے ہیں ۔

جو مین پانچو قسم کی مختلف ملکوں میں
ہوتی ہیں لیکن ہیشہ جسم کے ان تین حصوں
میں ہی پائی جاتی ہیں جو سر میں ہیں
بدن میں اور بدن والی سر میں نہیں
جاتیں ۔

قسم دوم کے کیڑے جو مگڑی کی قوم سے
ہیں ان میں سے ایک وہ جو مرض
بھجلی کے اندر پایا جاتا ہے اس کیڑے
کو انگریزی میں ایکارٹس سکلینی جوتے
ہیں ان کیڑوں کے باعث ایک لکڑی
اوہا جمین بہت غارش ہوتی ہے
پیدا ہو جاتا ہے یہ کیڑے سفید زردی

چٹخی کے ہوتے ہیں یہ جو مین اکثر ان
سقامات جسم پر زیادہ ہوتی ہیں جہاں
پر کیڑے پہننے کی شکین ہو کرتی ہیں
چنانچہ کمر پیٹھ رشانہ گردن یا ایسے
مقام پر جو پینہ سے تر رہتے ہیں جیسو
کہ نسل جب یہ چمڑہ کو کاٹتی ہیں یا
انکے پاخانہ کے ہونے سے چمڑہ پر
بہت غارش ہوتی ہے جسکو آدمی
نوچتا ہے اور اس نوچنے سے بدن پر
جودانے انکے باعث ہو جاتے ہیں
چھلک پیپ دار ہو جایا کرتے ہیں ۔

تیسری قسم کے زمار کی جو مین
نہایت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں جسکو
چم جو ٹوان بھی کہتے ہیں یہ ڈال کی
شکل کی ہوتی ہیں ان کے پیٹ اور
چھاتی سے کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا ہے
اکثر تو پیٹ پر مگر کبھی اور جگہوں پر بھی پائی
ہیں اور بہرہی مین مگر یہ جو مین بالوں کو
بکڑے رہتی ہیں اپنے آگے کے پیرن

اور اکھمہ یا خور وین سے بخوبی دکھائی
 دیتے ہیں یہ حصہ انچہ لمبائی اور
 بلکہ حصہ چڑائی میں ہوتے ہیں جھوٹ
 میں بھینا دی اور آگے کی طرف نکلا وہ
 چوڑے ہوتے ہیں بہ نسبت پنجو کے آگے
 کے ٹکڑے پر ایک سر اور چار ٹانگیں دونوں
 طرف سر کے ہوتے ہیں اور یہ سر بدن
 سے ذرا ٹیڑھا ہوتا ہے شکل سر کی گول اور
 اُس کے درمیان ایک بکیر مہوتی ہے
 پچھلی حصہ پر بھی چار ٹانگیں ہوتی ہیں اور ہر
 ٹانگہ میں کئی جوڑے ہوتے ہیں اگلی ٹانگوں
 میں ڈنڈہ دار جھیر بال ہوتے ہیں چکی
 ہوا کرتی ہے ہر پچھلی ٹانگہ کے بغیر ٹھوٹے
 پر ایک لمبا ٹیڑھا بال اور چند دندانہ دار
 آڑ سے خط ہوتے ہیں پیٹھ ان کی شکل
 پچھلی کے پشت کے ہوتی ہے اور پھر
 چھوٹے چھوٹے خار ہو کرتے ہیں اسکے
 بدن کے نیچے چار بال اور دو ٹونگن رکھ
 رہے ہوتے ہیں زنا وہ سے چھوٹا ہوتا ہے

اور اوس کے اندر کے دو پچھاڑی کے
 پیر اور چار اگلے پیر ڈنڈی دار چکر کرتے
 ہیں یہ کیڑے چڑے پر ہر کرتے ہیں
 اندر نہیں جلتے زنا وہ چھڑنے پر ہا
 ہم محبت ہوتے ہیں جب مادہ اندر
 سینے پر آتی ہے تو کوئی محفوظ جگہ اندر
 رکھنے کے لئے تلاش کرتی ہے پس
 چڑھ کو کہا کر اوس کے اندر پہونچ کر روز
 ایک اندہ دیتی ہے جن جن چڑھ گرا
 اور پھیتا جاتا ہے اندھے ہی اوپر کو
 آتے اور کیڑے ہر جلتے ہیں بہرہ ہی
 باہم مجامعت کرتے ہیں اور انڈے
 دیتے اور انڈوں سے بچے ہوتے
 رہتے ہیں اندہ سے بچہ چودہ روز میں بن
 جاتا ہے جس جگہ سے یہ کیڑے چڑھ کے
 اندر جاتے ہیں اس جگہ کو صاف
 کر کے بغور دیکھیں تو انکے اندر سفید
 شفاف اور اسکا پاخانہ دکھائی دیتا ہے
 ہر مادہ اندر ہی گویا پردہ میں رہتی اور

انڈے دیا کرتی ہے باہر نہیں آتی
 باعث خاں دار ہونے اپنی پشت کے
 اور اندہی مر جاتی ہے جب ان کا بچہ
 پیدا ہوتا ہے تو دو پچھاڑی کے پیر ہوتے
 ہیں مگر مین چاہے ہو جاتے ہیں
 اکثر جہان پتلا چڑھ ہوا کرتا ہے یہ کڑے
 وہاں بہتے ہیں جیسے کھلیوں کی گھاٹوں
 کلائی اور قصبہ ناف اور غیل اور
 کوہنی اور پستان اور فوج میں عورتوں کے
 بھی ہوا کرتے ہیں انکے باعث خاں
 رات کی وقت زیادہ ہوتی ہے ادھی کھچا تا کر
 اور مرض روز بروز بڑھتا جاتا ہے دانے جو
 انکے باعث کھلی ہیں کبھی بے طوبت اور
 کبھی ادن میں طوبت ہوتی ہے اور کبھی
 کبھی ادن والوں کے اندر پیپ بھی
 ہو جاتی ہے یہ دانے ساعدہ اور ران کے
 مفاہون پر پڑے ہوتے ہیں *

دو پیم ہناتی ہکی اول قسم ان ہونا بیٹہ نہ
 جو جسکے اندر رہتے ہیں اسکی مثال مرض

تہرش یا افہامین بخوبی دیکھا سکتی ہے
 یا وہ کائی کا اسکا باعث ہوتا ہے جسکو
 فنگس یا فنگلی برتے ہیں چنانچہ تہرش کے
 فنگلی کا نام آوی کم البیس کے نس ہے
 اس کائی کے جسم کے اندر داخل ہونے
 سے خواہ پنیر کے پانی کے ذریعہ یا نباتات
 کے کہانے کے ذریعہ خود بخود تمام علما
 جہلی پر چھوٹے چھوٹے داغ جیروسی کے
 پٹکیاں ہوتی ہیں پیدا ہو جاتے ہیں
 اخیر کو زبان اور مونہ میں ہوا رہ جاتے
 ہیں اسوقت لعا بدرا جہلی کی سوزش کا
 تپ بھی میرا کو لاحق ہو جاتا ہے اور
 اون دغون سے طوبت کھل کر چھوٹے
 چھوٹے زخم ہو جاتے ہیں جسکو گارڈ
 اونچا اور سخی ہوا کرتا ہے اگر مرض دودھ
 پیسے تو مرض نہیں ہوتا پیتے ہی دست
 لگ جاتے ہیں اور مونہ سے لیکر نعد
 تک لعا بدرا جہلی میں خارش ہو جاتی ہے
 بیتک کائی ہلاک نہ کیجا وے بتک

مرض رخ نہیں ہوتا اگر عرصہ تک کائی
 کا مادہ موجود رہے اور علاج نہ کیا جاوے
 یا علاج سے فائدہ نہ ہو ورنہ تو لاحقہ
 جہلی میں سوزش ہو جاتی ہے اس وقت
 پیٹ میں درد ہوتا ہے جسکی زیادتی
 دبانے سے ہوتی ہے زبان کارنگ
 شل کچے گوشت کے ہو جایا کرتا ہے
 بچوں میں یہ مرض عموماً دیکھا جاتا ہے
 بچہ روتا اور گھٹنیں سکڑے ہوئے پیٹ
 کو مارے رکھتا ہے اور وہ نہیں پی
 سکتا ہے۔ دوسری قسم اپی فایٹینو
 وہ جو باہر جسم کے ہو یہ مادہ نباتی شل
 خُنب کے قسم کے اور ذات کے ہیسو
 جلد خُنب بڑھتے اور پیدا ہوتی ہیں اسکو
 ہسی اس کائی کے مادہ می آدمی میں امراض
 پیدا ہوتے ہیں لیکن یہ مادہ بغیر خورد
 کے نظر نہیں آسکتا انسان حیوانات
 اور نباتات پر بھی یہ پیدا ہوتا ہے۔
 گندم گھاس۔ چاول و سرسین وغیرہ پر جو

کائی ہو جاتی ہے وہ اسی کے باعث
 ہوا کرتے ہیں زمیندار کاشتکار لوگ
 یا باغبان جن کو نباتات کے دیکھنے کا
 اکثر موقعہ رہتا ہے کائی سے خوب
 واقفیت رکھتے ہیں یہ تو عموماً شکایت
 سننے میں آیا کرتی ہے کہ فصل کو ایک
 قسم کے سڑدی کہا گئی تیلیا کڑا لگ
 گیا وہ ہی مادہ نباتی کائی کا ہوتا ہے
 کبھی کبھی گندم کو اور چاولوں کو اتنا
 لگ جاتا ہے کہ قحط ہو جایا کرتا ہے
 یعنی وہ قحط کو بالکل غنیت دیا کرتا ہے
 ہے جب گندم و گھاس وغیرہ امراض
 کے باعث کالے ہو جاتے ہیں تو اگر
 مرض کو تنگس بولتے ہیں یہ نباتی مادہ
 چمڑے یا لاحقہ ابرا جہلی پر جہان تیرا
 ہوتا ہے اور گاہے گاہے دار جگہ پر ہی
 ہو جایا کرتا ہے ایک سے دوسرے کو
 چھوٹ لگ جاتی ہے یہ بہت قسم کا
 ہوتا ہے لیکن جہان یہ ہوتا ہے نماو

ایسی لیشن بہر دیتا ہے اور بالوں کا خور
اگر قریب ہو دین تو وہ بھی خراب ہو جاتے
ہیں اس مادہ کے بیج یا ہم ملکر شاخ
ور شاخ ہو جاتا کرتے ہیں اور جہاں پر
ہو وہاں ادھار ہو جاتا ہے جبکہ کچی
خاصیت بغیر خور دہین کے معنوم
ہو نہیں سکتے لیکن تبسم ایک ہی
قسم کے مادہ سے ہوتی ہے اور جیسے
جگہ ویسی ہی فرق اسکی پیدائش میں
ہوتا ہے اور اسکے بڑھنے کے وقت
ہمیشہ خمیر ہو کر کبھی تلخ اور کبھی بد بو دار
تیز آبی اشیاء اسکے ساتھ پیدا ہو جاتا
ہیں اسکے ایک انڈہ سے ایک ہی
قسم کی شے موسم گرام و سرما میں پیدا ہوتی
ہے بحساب اختلاف اس مادہ کے
بیماریوں کے نام بھی جو اسکے باعث
ہوتے ہیں مختلف ہو کرتے ہیں جو
امراض بناتی وہ بیضے کا می سے پیدا
ہوتے ہیں انکو ٹے نیا کہتے ہیں

یہ ٹے نیا کچی قسم کا ہوتا ہے چنانچہ
ٹے نیا فی دسا۔ ٹے نیا سر سے نے نیا
ٹے نیا ٹان ٹیورنس ٹے نیا سائی
کو سس
اول فی دس لیض گنج جبکو پورائی گو
بھی کہتے ہیں یہ مرض متعدی ہے اور
ایک سے دوسرے کو ہو جایا کرتا ہے
اسکے کہنڈ دبے ہوئے متفرق یا متصل
گول گول پیالے کی شکل زردی یا نیل
بہر بہری ہو کر کہتے ہیں اور انکے اندر
بالوں کے سوراخ ہو کر کہتے ہیں جن کے
اندر سے بال نکل رہتے ہیں خارش
اس میں بکثرت ہوتی ہے ریش اپنے
ناخنوں سے نوچتا رہتا ہے اور ناخن
بھی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیض
بالوں کی جڑوں یا جلد کے اوپر کے
فرد میں پیدا ہو سکتا ہے مگر بعض دفعہ
ان کل مقامات میں ایک ہی دفعہ
ظاہر ہو جاتا ہے اگرچہ یہ مرض کہنڈ ہون

بازوؤں کی قفس بے فوٹون اور راتوں
پر پی پیدا ہو سکتا ہے پر پی خاص کر
کی جلد ہی پر پی بیماری اکثر پیدا ہو جاتی
ہے جس مقام پر یہ مرض ہو تو الایہتا
ہے وہ پہلے قدرے سرخ ہو جاتا ہے
اور پھر خفیف سا انفلا میشن ہو جاتا ہے
اور سیوسہ چہرے لگتے ہیں بعد ازاں
وجہ پر بالوں کی جڑوں چھوٹے
زردی مائل چمک پیدا ہونے لگتے
ہیں ہفتہ عشرہ پہلے بڑے بڑے
ہو جاتی ہیں اور تب پیالین کی شکل
بن جاتے ہیں یہ بالیاں محدود و گول
گول شکل کی ہوتی ہیں اور جلد کی سطح ایک
یا کئی لائن اونچی ہوتی ہیں پیدا ان کا
گہر جس کے اندر سے ایک یا کئی بال
پھوٹ نکلتے ہیں انگلیوں سے دبائے تو
لیسی بھر بھر ہوتے ہیں کہ بالکل جوڑ
ہو جاتے ہیں پھر پہل تو تنگ ان کا
زرد ہو جاتا ہے مگر کچھ عرصہ بعد سبیل

میں ہر جگہ کے رنگ پیدا زرد ہو جاتا
ہے جب یہ مرض پُرانا ہو جاتا ہے تب ان
پیالین کے کناروں پر چھوٹی چھوٹی پٹیاں
پیدا ہو کر ان میں سپ پڑ جاتی ہے
تو دان پیالین کی مختلف ہوتی ہے
یعنی بعض دفعہ ٹو کھین کھین کوئی پالی
ہوتی ہے اور بعض اوقات دو چار ٹکڑے
چٹ سی بن جاتی ہے اور یہ چٹ خانہ زرد
کی طرح سوخا دار ہوتی ہے جب سر میں یہ
بیماری ہوتی ہے تو کثرت سے جوڑیں جاتی
ہیں اور گلو کی گٹھیاں پھول جاتی ہیں
اور بعض دفعہ سر پر نبل ہو جاتے ہیں
جب یہ بیماری ناخون میں ہوتی ہے
تو ناخن موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کا جلد
جاتا رہتا ہے اور رنگ اور کٹا گہر درازو
ہو جاتا کہ تب اس بیماری میں ایک خاص
خاص قسم کی بوسیدہ ہو جاتی ہے جیسے تلی کے
پیشاب اور چھینکینوں کی یا پیگ ہوئے
ہوئے کسی خارش اس بیماری میں شروع ہو کر

قواعد اور زرخندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شیرینیت	پیشگی	بالند
عالمیت مد حصول	ہا	ہم
کم درجہ والین سے مد حصول	تا	لہور

اشقہا میٹائشیل ایکٹ قواعد

(۱) طریقہ اور خوراک شین اور شینیت حکیم غلام علی

(۲) یہ سالہ ہوا کے ۱۵۰۰ گریڈ ہے

وزنہ و لکھا (۱) ہونے کے پاس ہر سال فراویں

(۲) اس میں صحت کے لئے خوراک و خراب بیداری

(۳) ہا واصل تیرت پیشگی کسے صحت کے پاس ہنیں

اوکٹر اور قوم زمرہ کے علامات و طریق تشخیص و تجویز

سیجا جادے گا

کسے یونانی و انگریزی اور گن تطبیق کا ذکر چرب تیر

(۳) جو صحت مند ماہر چھو گویا میں آدہ آدہ کا کٹا کٹا

موسم بطور علاج حفظ و تقدم عملین اسے چھاپیں

فراویں

میں ہوتے ہیں

زینہ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

جاندار کی طے

(مرقومہ نفس افلاطون فی اکثر لونیڈا)
 رسک کے لئے طاعت مقررہ ۱۵ جنوری ۱۹۹۰ء
 (ملاحظہ ہو)

بالکلی چمک جاتی ہستی ہر بعض دفعہ لبائی سحر
 چرچہ ہی جاتے ہیں جب عرصہ بیماری کو گذر جاتا
 ہر تب یا تو خود بخود چمک جاتے ہیں یا کرکل
 آتی ہیں اور سرگنہ ہو جاتے ہیں یہ بیماری ہمیشہ مزمن
 ہوتی ہے اور برسوں کی بلکہ ساری عمر تک کیفیتی
 ہے یہ مرض غریبوں کو اکثر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ عموماً
 سیکر کھیلے رہتے ہیں غذائی افلیکٹیف ہوتے ہیں
 وہ ہم نے نیا سری نے ٹائیفوس کا وائرس پکڑ
 سرخی نال چھوٹے چھوٹے نقطہ پیدا ہوتے ہیں ہنڈے
 ہی عرصہ میں بڑے بڑے گول جگر ورن کی غل مل کر تیز
 کچھ اور عرصہ بعد جلد اس مقام کے سرخ ہو جاتی ہے
 اور سرچھوٹی چھوٹی پسندیاں پیدا ہو جاتی ہیں
 اور جب یہ پھوٹ جاتی ہیں تب کہ بڑے بڑے
 کے چمک جاتے ہیں جب چکر بڑھ کر کامل ہو جاتا ہے

تب شکل انکی گول شکل میں بدل کر ہو جاتی ہے
 اور کنارے اور گول کی مقدار انہی ہندی ہوتے ہیں
 ورنہ یہ حصہ ان چکر ورن کی شکل میں تب تب
 ہوتا ہے بعض دفعہ چھوٹے ایک یا دو علیحدہ علیحدہ
 ہیں مگر جب کبھی بہت گنجان ہوتے ہیں تب
 آپس میں ملا کر پٹین بن جاتی ہیں اور وہیں غارش
 نہایت شدت کی ہوتی ہے اور بالکل کڑکے
 ہو جاتے ہیں اور طرے ٹوٹ کر تپیر غارش اور ٹوٹر
 چڑھ کر سو جن کے ساتھ وہ نہایت پیدا ہو جاتا ہے
 پتھر اور موٹے پتھر کے پتھر پر کھینچ کر پیدا ہو جاتے ہیں
 رنگ ان کا سفید و زعفرانی سا چمڑا اور بون
 مین پہنچ جاتا ہے

سومٹے نیا نیا شوٹس یہ بیماری اس طور پر
 ہوتی ہے کہ سر کی جلد پر ایک لٹل سرخی نال
 وہ پیدا ہوتا ہے جس پر ایک چکر چھوٹی چھوٹی
 پسندیاں کا ظاہر ہو جاتا ہے جب پسندیاں بڑھ
 جاتی ہیں تب ان کے پسندیاں بڑھ کر اور جاتا ہے
 یہ بیماری بہت جلد بڑھ کر گتی ہے تب ایک کچی
 گول گول کچرین پیدا ہو جاتی ہیں رنگ ان کا

سرخ مالک، نیلگون ہوتا ہے اور اونپر نہایت
باریکہ باریکہ سبوسہ لگی ہوتی ہیں اور مقام
کوبالٹ کر چھوڑ جاتی ہیں اور موٹے ہو کر
بال کہا جاتے ہیں جون جون بیماری بڑھتی جاتی ہے
بال بڑھنے لگتی ہیں اور بعض کاساں سر گھبرا جاتا
ہے یہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے دو تین گول داغ چاند
پر غراش ہو کر رہ جاتا ہیں اور عین طبت بھی
ہے سوزش سلوم ہو کر چوڑی ہو جاتی ہیں بال سخت
اور آپس میں الجھ جاتا ہے میں غید خوف سا ہوتا ہے
اور بال پر ہوتا ہے اور بال کے بڑھنے اور کالک غلاف
ہوتا ہے یہ غلاف سیاہ فام لوگوں پر زیادہ
گورے بدن لون پر ذرا زرد اور لال ہوا کرتے ہیں
اور پھر کھڑکے بدن میں پیپ پٹ جاتی ہے
اور بیج اور کالک شکل کہا جاتی ہے جب تک بیج
مرگیا سوزش ہوتی ہے اور بال گر جاتی ہیں اور چاند
چھوٹا ہو جاتا ہے *
چہارم ٹی نیسائی کو سس یہ مرض اکثر مرد کی
شہوی میں ہوا کرتا ہے سلیسا ہوتا ہے کہ اٹھتی
یا چونی بلر گول گول سرخی بال دیو پیدا ہوتے

میں جن پر سبوسہ لگی ہوتے ہیں چند روز بعد
سرخ زیادہ ہونے لگتی ہے اور سبوسہ بھی کثرت سے
بڑھنے لگتی ہیں اور مرض کے مقام کی جلد پہونکر
سخت ہو جاتی ہے بال شک ہو کر ٹوٹنے لگتے
ہیں یا تین روز روز زیادہ ہوتی جاتی ہیں
حتی کہ بالوں کی جڑوں میں پھنسیاں پیدا
ہو جاتی ہیں اور جلد کا مکی مٹی ہو جاتی ہے۔
پھنسیاں مٹی کی ڈال برابر اوپر ہی بیگی ہوتی
ہیں اور رفتہ رفتہ ان کی آپس میں پچاس ایک پٹ
ہو جاتی ہے اور ان پر پیپ جیسی ہو کر کھڑکے جاتا ہے اور
کھڑکے نیچے زخم ہوتا ہے جس سے زردی مکی پیدا
طوبت جاری ہوتی ہے بعض دفعہ پھنسیاں سخت
اور کبھی کم پیدا ہوتی ہیں یہ مرض اکثر نیچے کے
جڑوں میں ہوا کرتا ہے مگر بعض دفعہ گلو اور غل بھی
اس میں شامل ہو جاتا ہے عورتوں کی اغلا اور انسانی
کے بالوں پر ہوتا ہے بال گر جاتا ہے میں اور طول
میں پیپ جاتا ہے میں ایسا ہو کر اندر دیکھ کر
ہوا کرتے ہیں کبھی غش اور پیپ زیادہ ہوتی ہے
اور وقت یہ بیج بمثل نظر آتے ہیں *

پنجم ٹیٹا دای کلر جہاں پر یہ بیماری شروع
ہوئی تو بالی مہتی ہے وہاں پر یہ بیماری نہایت چھوٹ
چھوٹا داغ رنگ جہاں زردی مل ہو تا ہی مہلک ہو جاتا
ہے چھوٹا ہفت یا مہینہ کو بعد بیماری خوب طرح
ملا ہوا ہوتا ہے اور داغ ہی اس کی طرح کہ اس میں
بچا ہوا ہے اور اس کے سینہ پر چھا جاتی ہیں پہلو تھیر
داغ گول ہو میں مگر کچھ عرصہ بعد پسلیکے ٹیٹا
بننے کے بعد جلتے ہیں علی الخصوص یہ داغ جلد کو کھینچتے
اور پھرتے ہیں مگر یہ اونچائی اس قدر خفیف ہوتی
ہو کہ استیلا کرنا مشکل ہوتا ہے اور دیر چور خود
سب سے کم کی شکل کے سب سے بھی لگ کر ہوتے ہیں یہ بھی
اگرچہ کچھ کم ہو سکتی ہیں لیکن خشک سیدھے دھکم
واندام نہ ہائی بلکہ اور بازوؤں پر اکثر پڑتی
ہے لیکن سر چہرہ ہاتھ اور پاؤں پر کبھی ملتا ہے
نہیں ہوتی اس میں غارش کبھی کم اور کبھی
زیادہ ہوتی ہے اور یہ مرض بٹیل ہوتا ہے
ششم ٹیٹا دای کلر لانس۔ یہ بھی ایک
قسم کا گول یا بیضاوی گتے کی جویا کی مانند
جگہ میں اور اکثر سر کے چند یا ہوتا ہے

کبھی ٹیٹا ہی اور پیٹروکے بالوں پر ہی
ہو جاتا ہے اس کا بیج سے چھوٹا اور شاخین
و نہانہ دار ہوتی ہیں یہ بیج بال کے باہر ہوتا
ہے بال کے چمک اور نرم ہوتا ہے اور پیٹ
جایا کرتے ہیں چہرہ کبھی سفید کبھی سرنگھٹ
لال اور سرخ جایا کرتا ہے اور غارش ہوتی ہے
مادہ سفید سا بال اور چہرہ پر ہو جاتا ہے
کبھی ناخن کے پاس ہی یہ مرض دیکھا
گیا ہے *
ہفتم کلوازماء۔ یہ مرض اکثر اون لوگوں کو ہوتا
ہے جو کھانسی اور کھانسی ہو یا کھانسی رنگ
کا داغ جو کھانسی اور معلوم ہو پیدا ہو جاتا ہے
اور اس پر باریک چوکر کے موافق اور داغ ہوا
کرتے ہیں شروع ہونے کے وقت وہ داغ
چھوٹا مثل الپین کے سر کے ہوتا ہے
اور چند ایسی چھوٹے چھوٹے ٹیٹا شامل ہو کر
اور کئی طرح کے داغ بدن پر ہو جاتے ہیں جب
مرض مزمن ہوتا ہے تو رنگ ان ناخن کا
ہو رہا زرد ہوا کرتا ہے بیج سے بھیدی

یا گول ہمیشہ خوشہ کی مانند مجتمع رہتے
ہیں اور شاخیں ان کی چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں
بہشتیہ فنگس فٹ۔ یہ مرض بھی نباتی
مادہ کا ہے جو پیر یا ٹخنہ پر کے ہوتو سی یا
پنڈلی کی ٹیڈیوں میں ہوا کرتا ہے لیکن
اکثر ٹخنہ سے اونچا نہیں جاتا اسکی عیث
گول سولخ ہوتے ہیں اور یہ سوراخ اندر سے
کھلے اور ٹٹر کے دانے سے لیکر بند ہونے
کی گولی تاک بڑے ہوا کرتے ہیں مدلی
سی بدبو بہت آتی ہے اور نیم شفاف گوشت
کے پانی کی طرح آلائش ان میں سے نکلا
کرتی ہے اور اسکا رنگ کبھی زرد بھی ہوتا
ہے اور جب تک کہ عضلات پختہ
نہیں ہونچے یہ حال برابر رہتا ہے چمڑے
کے اوپر ذرا گلابی سے داغ ہوتے ہیں اور
اونکے نیچے مادہ نباتی کا بیج ہوتا ہے
رنگ اور کثرت کا غذی لیون کے
اور شاخدار ہوتا ہے اور ایسا جلد بڑھتا
ہے جیسے آؤر نباتی مادہ ایسے مریضوں کی

جب ہڈی کافی جاوے تو اس پر لپے
نشان ملتے ہیں جو طرح مال پر چھڑکی
ہوئی ہو یہ حال اس بیج کی ہڈی میں
چلے جانے سے ہوتا ہے اب تک بخوبی
یہ معلوم نہیں ہوا یہ مادہ کہاں سے پیدا
ہوتا ہے اندر سے یا باہر سے بعض کہتی ہیں
کہ دونوں طرح سے ہوتا ہے یہ مادہ کبھی
اخر وٹ میں ہی دیکھا گیا ہے مدراس
اور مدرا میں یہ مرض بہت ہوا کرتا ہے
اور اس جگہ میں اسکو مدرا کا کیریز پوٹر
ہیں تلوار زرد بیضاوی ہوتا ہے اور ٹخنہ
سوج جایا کرتا ہے اور تلوے میں اور ٹخنہ
کے پاس چھوٹی نرم رسولی پیدا ہو کر اس میں
ناسور ہوتا ہے اور یہ ناسور پیدا کو
جاتا ہے اور ویسا ہی آلائش جیسی اور کبھی
ہے اس میں سے نکلا کرتی ہے چمڑہ ذرا بڑھتا
ہوتا ہے انکو ٹھپا کچ جاتا ہے اور پنڈلی کے
عضلات جذب ہو جاتے ہیں اور یہ حال
برابر چلا جاتا ہے جب تک کہ ہڈی خراب

نہ ہو جاوے اور سوائے کاٹ ڈالنے
 پڑی کے اسکا کوئی علاج نہیں ہے
 اس ملک میں بھی شاذ و نادر دیکھنے
 میں آتا ہے۔ اگرچہ کرم اور کائی کے امراض
 جبقہ کہ تاہنوز معلوم ہوئے ہیں اوپر
 لکھے گئے ہیں لیکن روز بروز تحقیقات کا
 دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے اور معلوم نہیں
 کہ بہت سے امراض کی بنیاد یہ کرم کائی
 کسی روز کو ثابت ہو جاوے۔ فقط
 بہت کسک کر باندھنی کا عادی
 ہونا مندرجہ ذیل بد نتائج
 پیدا کرتا ہے
 - اعصاب جگر - معدہ - پیپسٹرون اور گولڈ
 کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے *
 ناک کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے
 تنفس اور دوران خون میں بہت کچھ
 تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں آنتوں سے
 تراش کی آواز آتی ہے اور رحم ہٹ سکتا ہے
 جو عورتیں اس بلاوت کی عادی ہیں وہ

بہت کمزور و دائم المرض ہوتی ہیں اور نئی
 نئی قسم کے درد شدید میں مبتلا ہو جاتی ہیں
 اور کہانی آنے لگتی ہے آخر کار کافی مقدار
 خوراک جسم میں نہیں پہنچ سکتی ہے اور
 رفتہ رفتہ مرضی سہی ملک بقا ہو جاتا ہے

ڈاڑھی کھنے کا فائدہ

علاوہ مذہبی ممانعت کے بہت سے
 امراض سے بچنے کے واسطے مرد کو ڈاڑھی
 مونڈنا یا کتر وانا ہرگز مناسب نہیں ہے
 کیونکہ ڈاڑھی کی وجہ سے چہرہ اور گردن
 کی بہت سی بیماریاں ہونے نہیں پاتی ہیں
 بقابلہ عورتوں کے مردوں کی جلد کے
 نیچے موٹی تہ چربی کی نہیں ہوتی ہے کہ
 جس سے وہ مانند عورتوں کے زیادہ
 سردی صحت سے مقابلہ کر سکیں *

تشخیص امراض میں زبان کا دیکھنا

امراض میں زبان کو دیکھنے سے کئی امراض کی

تخصیص ہو جاتی ہے چنانچہ جب زبان
چکنی زردی ٹائل سبخی نرم اور چکیلی ہو تو
علامات صحت کے مین اگر خلاف اس کے
اوپر کوئی چیز جمی ہوئی ہو یا بہا ہی مفید
رنگ تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا تو
خود زبان میں کوئی بیماری ہے یا اسکے
اعضاء مسئلہ میں کچھ نسا ہو کر سطح
اگر زبان پر سفید تہ جمی ہوئی ہو تو اس سے
ثابت ہوتا ہے کہ زبان نے باعث اثر
سندرجہ ذیل حرکت میں کمی لینے یا تو اس کو
سکان میں سوزش یا کر دپ ملائیموٹیا یا
شہرہ کی بیماری ہے *

دویم۔ زردی ٹائل اگر تہ جمی ہو تو اس سے
امراض کچھ اور بجا ثابت ہوتا ہے *

سوم۔ سرخ لہنی اور نوکدار زبان کو معلوم
ہوتا ہے کہ معدہ اور پیٹ میں انفلامیشن
وغیرہ ہے یا بیمار کو ہمال وغیرہ تہ میر
بہت ہی سرخ سرخ بجا میں سبخی ٹائل
برسیا ہی یگنی رنگ اسہال میں *

چھارم۔ صاف اور قدرے میلہ ہے
بیمار کو یا لوفیو رہتا ہے *

پنجم۔ خشک پہٹی ہوئی اور چمکدار اور
زردا غیر درجہ ہمالک بجا میں ہوتی ہے اور
بعض وقت کہانے کی اشیاء دن کی تاثیر سے
سیاہ بھی ہو جاتی ہے *

ششم۔ لکیر دار اور چیری ہوئی زبان
طیریس بجا میں ہوتی ہے اور اس کے
کنارے بھی چیرے ہوئے ہوں تو
امراض گردہ ساتھ ہوتی ہیں *

ہفتم۔ سرخ نوکدار اور خشک زبان عہا
کی تراش فاق ہوتی ہے اور تیز اور بھری
ہوئی خون کی کمی اور کمزوری میں ہوتی
ہے لہنی اور اسفنج کے موافق سرخ عضلون
کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے جب جسم میں
حرارت بہت ہو اور اس وقت زبان
خشک ہو تو اس سے اسہال یا اور
زندگی منقطع کرنیوالی علامات ہوتی ہیں

کتاب طہارت

چونکہ رعبہ نقد قیمت یا ویلیو پے اہل زراعت

ہو سکتی ہیں

یہ سالہ واقعہ اشک و سوزاک

طبع ثانی

سعالیٰ تہ بوسیر۔ ڈاکٹر محمد یونس

دہنڈی ادویہ سے

ریاست مفیدہ طبع ثالث

الحذرات من السكرات۔

شربت - افیون ہنگ چرس

کے مضرت و غم ہی حکام و بارہ

ملت و حرمت

امراض کی کامیت و صاب پیش

مستیر پامیدیکا۔ مولف ڈاکٹر

المشقة

حکیم غلام نبی منیر سراجا صاحب

لاہور۔ منوخی وروازہ

سید زمر مکہ

صاحب دینی کتب و بیاد و گزافانہ - ص

عبد الغنی صاحب ازنگون ..

پیشانی صاحب از پدیده آید و ...

ما معلوم الاسم صاحب -

جو اہل صاحب مدرس " " ع

ملک و مملکت کی ساری حالتیں اور
ملک و مملکت کی ساری حالتیں اور

حسرت کی قفس

عبدالحق صاحب انوار الہدیٰ

ما جو قدرت المد صاحب ..

مولوی کریم بخش صاحب از رام پور

سید غلام قادر شاہ صاحب

سید عبد الرحمن صاحب ..

الاجرا لبر صواب

بیگم محمد دلاور خان صاحب نالپور

محمد رفیع الدین صاحب تعلقہ دار

میران

قواعد اور راز چنڈہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

GUARDIAN OF



OF HEALTH

A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

بعد	پیشگی	شیخ منیت
پیش	پیشگی	علاجیت و حصول
پیش	پیشگی	کم درجہ والین سے حصول

اشھاد میثاقینہ ایکٹ قولد

(۱) یہ کتاب کے ۵۰ روپے کو ملتا ہے
(۲) اس میں جو کچھ لکھا ہے وہاں پر کتب خانہ بیداری
اور دیگر اقسام کے کتب خانوں میں بطور تحفہ
لکھے ہوئے ہیں اور ان میں سے جو کچھ چاہیں
وہ سب بطور علاج حفظ و تقدم علمین کے چاہئیں
میں ہوتے ہیں

(۱) طرہ اور دو خواتین اور دو خواتین کے حکم غلام خانی
(۲) دوزخہ لکھا ہے جو کہ پاس ہر سال فراویں
(۳) ہر سال تین پیشگی کتب خانہ کے پاس ہنیں
میں ہر سال کے
(۴) جو صاحب نامہ ہر سال کے دو روپے کو ملتا ہے
فراویں

زینہ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

میں ہر سال کے

یورپ میں کم و بیش چوں کی پرورش کرتے ہیں

اکثر کثرتہ نازش یہ سمجھتے ہیں کہ حساب
وہ تو انگریزوں کی تقلید پر اودھا کر کہا ہے
بیٹھے ہیں ہر بات میں اپنے بہائیوں کو
ترغیب دیتے ہیں کہ انگریزوں کی تقلید
کو وہ ہم کیا کریں کئی سچ اپنے کو ہند
ہی بنائیں یا نہیں۔ ہر فرد کل میں ہے
کبھی نہیں کہا جائے گا کہ ہم ان کے
مقلد نہیں بلکہ اکثر اور میں انکی تقلید کرنا
ضروری نہیں بلکہ فرض عین ہے۔ کیونکہ
یہ ہم کو یکہنا چاہئے کہ انہیں کن باتوں نے
مہذب بنا دیا ایسے کون سے ان میں
جو ہر پرستید میں کہ جن سے ان کے
انور پہلے معلوم ہوتے ہیں وہ ہی انگریز
ہیں کہ جو ۱۵ صدی میں دشی کے قہم عالم
میں شمار کئے جاتے تھے اور اب وہ ہی

تو م ہے کہ جو علم و ہندیب میں اپنی تانی
آپ ہے۔ ان کی تحریر میں تقریر میں حال
میں ڈال میں کہانے پینے میں وہ
ہندیب کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی ہے
کہ بے ہتیار ہی چاہتا ہے کہ اپنے مان بھی
یہ بات رائج ہو یا یہ کچھ عقلا یا نقلاً منع ہو
کہ اگر کسی میں کوئی عمدہ بات دیکھو تو اسکو
ہرگز نہ سیکھو یہ تو بہت بڑی جہالت ہے
کہ تمام عمر ایک ہی لکیر کو پیٹے جائیں اور
کبھی اپنی وضع و بدین شگلا کپڑوں ہی کو
لو پہل جلمے پہنے جاتے تھے جن کو اب
صرف چند آدمی کہیں پہنتے ہیں جب
اپنی وضع پٹنی عیب خیال کرتے ہو ہر کیا
وجہ ہے کہ جامع نہیں پہنتے اور انگر کے
اور کوٹ زیب تن کرتے ہو جب وہی
آباد ہتی روزنی نئی وضع قلعہ میں سے
کھلتی مٹی جہان وہ دو ایک برس ہی
اور اس وقت سے پٹا کہا یا ایک صدی
میں اگر خیال کہ وہ تو صدی وضعین کھلیں

پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ بچہ کچھ
 ہی نہیں مگر اخوس تو یہ ہے کہ وہ بچوں
 کو اسکا استعمال کرنا نہیں جانتے اور
 ڈاکٹر سے دریافت سے دریافت کرتے
 ہوئے ایسے ڈرتے ہیں کہ گویا وہ انکو
 ہوا بنکر کاٹ کہا میں گے پہلے تو یہ
 پروا کہ جب ان کو گرن کو بہت کچھ صغیر
 دودھ کے فائدے بتائے گئے تو انکو
 ہوش آیا اور ساتھ ہی اس کے آجتک ان
 بچاروں نے یہ دریافت نہیں کیا کہ
 اسکا استعمال کیونکر کریں اناب نہ پ
 بچوں کو پلانا شروع کیا اور کچھ تاخیر مقرر
 نہیں کی کہ اتنی دیر کے بعد ایک ڈونڈ
 رخوارک (دیجائیگی اور اسکے بعد فلان
 دوا پلائی جائیگی جب بے ترکیب نہیں
 پلا یا گیا تو ان کو نقصان کیا نقصان
 کرنا تھا کہ ایک سخت عتوف کر دیا اب
 ہم بتاتے ہیں سنو۔ دودھ جب تک کہ
 اسکے ماہ تہ ڈاکٹر کی واکلی انیشز نہ ہو

تب تک کہ ہی بچہ کو نہیں پلانا چاہئے
 اور ساتھ ہی اسکے اگرچہ قوی ہو تو چارچا
 گھنٹے کے بعد ایک ایک خوراک نہی چاہئے
 اور جو بچہ کچھ ضعیف ہو تو دودھ گھنٹے کے
 بعد پلانا چاہئے مگر کم کم۔ اس شان میں اگر
 بچہ رود سے تو اسکا ہرگز خیال کیا جائے
 حاملہ فن کا یہ قاعدہ ہے کہ جہاں بچہ دیا
 اور انہوں نے اس وقت دودھ پلانا شروع
 کر دیا چاہے پہلے کانہ بچا ہو اب بچہ دودھ
 پی رہا ہے کہ میں تے کرتا ہے کہ میں بچہ
 لیتا ہے لیکن یہو ہرمان کو دلشائیں نہیں
 اسکو تہ ملائے چلے جانا یہ کچھ صغیر دودھ
 پر موقوف نہیں ہے اگر بچہ مان کا دودھ
 پئے تو اسکی طاقت کے موافق ضرورت
 مقرر کرنا چاہئے جسکو سب سے اسکے معدہ
 میں خلل نہ آئے اور وہ مزے میں نہ رہے
 رہے۔ یہو ہرمان یہ کرتی ہیں کہ جابڑو
 میں بچوں کا پلانا نہایت عیب خیال
 کرتی ہیں انکو تمام جاڑے ہرگز نہیں

ان مظلوموں کے جسم پر پانی نہیں پڑتا انکو
مردن کئے یہ ضرور ہو گا اگر انہیں
امید نے ناقص التفاس پیدا کیا ہے تو انکو
تو عقل سلیم غایت کی ہے یہ نہ کہ غضب
جاڑا پڑ رہا ہے اور برابر دانستہ سچ رہے
ہاں مگر ہر ہی کو ٹھہری میں پر دھڑالین
الکھٹی میں آگ روشن کریں پھر
ہے کہ پسینہ نہ آئے اسوقت تجھ کو اگر درد
نہ ہو سکے تو آٹھویں من ہی ہٹا دیں
کھانی سے یہی سچ بہت قوی ہوتا ہے۔
انگریز دن کا دستور ہے کہ اگر سچا ایسا بیچارہ
اور بیچارہ سکے تو وہ رومال ہنگو کر اسکا جسم
ہر روز صاف کرتے رہتے ہیں دوسرا ہات
بڑا عجیب ہے کہ امین اپنے بچوں کو ساتھ
لیکھ سوتی ہیں بس یہ ہی تندرستی کے لئے
بہت ظلم ہے جسم کی اگر ایسی نہیں ہوتی
کہ وہ بچوں کو تندرست کہنے دے
اور انکے ملائم چہرہ دن کو گھنار کرے
تو ہوا میں جہان ڈھلے گی

مخالف ہوا اور کھلاے۔ جیسے خرم
پہول کو خشک کر دیتی ہے اس طرح
ان کی گرمی مردہ بنا دیتی ہے اگر بچوں
کو علحدہ رکھا جائے تو وہ بہت نمو
پکڑیں اور ایسے طاقتور ہوں کہ خیال میں
ہی نہیں تھا۔ بہلا وہ ساتھ کیوں نہ
سلا میں۔ اگر اگر سٹائیگی تو میں ہوت
قبضہ کر لیں گے بس انہیں خیالوں
بنا کر رکھا ہے اور کریں گے جب
ہمارے بچے بڑے ہوتے ہیں بخیر
برس کی عمر ہوتی ہے تو ہم انہیں خوشی
سے اجازت دیتے ہیں کہ جاؤ ٹی میز
کھیلو۔ ہندوستانیوں کے اکثر بچوں کو
دیکھا گیا ہے کہ دو دو انگلی جسم پس
ہر اہوا ہے اور وہ یوں ہی خاک اٹاتے
پہرتے ہیں نہ انکے والدین کچھ کہتے
ہیں اور نہ ملائم بقول شخص کہ
دیر سے چنیں شہر یا سے چنان
(باقی پرچہ آئندہ)

بارش کا کم ہونا

دکھتی افریقہ کی بارش کے بارہ میں بہت لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں۔ کچینا کا دور کی نسبت بہت دلچسپ حال لکھا ہے اُس میں اُسات کا بیان ہے کہ کبھی کبھی بہت سے بادل کے ڈھریانی سے بہرے نظر آتے ہیں اور تھوڑی دیر میں بغیر ایک بوند پر سے ادھر اُدھر جا کر نظر سے غائب ہو جاتے ہیں۔ اسکا باعث یہ معلوم دیتا ہے کہ زمین کے نزدیک کی ہری کے سبب بادلوں کی فنی جذب ہو جاتی ہے۔

ایک شخص کا وہ میں ایسے ایام میں تھا جب کہ بارش کچھ عرصہ سے نہ ہوئی تھی اسکا بیان یہ ہے کہ ہر ایک گھاس کی پتی سوکھ گئی اور یہی حال ہر ایک چٹاری کی پتیوں اور ٹہنیوں کا بھی ہو گیا۔ چھاٹیلوں کے چھال کو بہو بھی بکھریا

چبا گئی تھیں۔ مجھو اچھی طرح سے یہ بات یاد ہے کہ ہم لوگ شورنگر مکان کے باہر نکلتے اور لوگوں کو یہ بتلاتے سنتے کہ دیکھو ہندو سے ایک چھوٹا سا بادل کا ٹکڑا آ رہا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد یہ ٹکڑا ہم لوگوں کے سر کے اوپر آ گیا۔ سب کو یہی کمان ہوا کہ نہایت زور سے پانی برسے گا کیونکہ اوپر آ کر اُس کے حرکت رک گئی۔ مگر افسوس کہ اُسی جگہ پر بادل کل غائب ہو گیا اور سر کی زمین کے کسی حصہ پر ایک قطرہ بھی پانی کا نہ گرا معلوم ہوا کہ صرف بادل ہی میں بارش ہوئی اور بادل پانی ہوا کو نم کرنے میں شرج ہو گیا۔ اس بارہ میں دیشو صاحب نے یہ لکھا ہے کہ اٹلی کے اندرونی میدانوں میں اکثر خشک سالی کے بعد بارش ہونے کے کئی ہفتے بیشتر آسمان بادل سے گہرا رہتا ہے اسوقت میں بادلوں سے فنی نکلتا ہوا کہ نم کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ مدد دے

کوئی سامان موجود نہیں ہوتا *
 اوپر کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جب
 زمین پرستی ہوتے ہیں اور ہر درخت
 پر رہتے ہیں اور جنگل ہی ضائع ہونے
 کے بعد ہر تبتے جاتے ہیں تو ان کے
 باعث جب بادل نزدیک آتے ہیں
 تب بارش ضرور ہوتی ہے کیونکہ پچھلے
 ہوا کو نمی کی کچھ زیادہ ضرورت نہیں
 رہتے *۔

بچوں کی ذہنی اور جسمانی قوا

سٹرلیم ڈبلیو برون نے پروفیسر پرا
 کے تجربے کے حواس عقل اور طاقت ارادہ
 کی ترقی کے بارہ میں تجویزوں کا ذکر "سٹرلیم"
 کے اخیر جلد میں کیا ہے۔ اس سے معلوم
 ہوتا ہے کہ بچہ میں روشنی کا علم گرمی
 سردی کے پہچاننے چھوٹے سے بچہ
 اور چھوٹے کی طاقت پہلے ہی روز موجود
 ہوتی ہے۔ اس طرح ہر نقطہ سننے کی حس

کی بھی حاصل کر لیتی ہے اور تب زمین
 پر بارش آتی ہے۔ اگر درخت اور جنگل
 موجود ہوں تو ہوا بالکل خشک نہ رہے گی
 بلکہ رطوبت میں سے جو بخارات اُٹھیں گی
 اور ان کے باعث جو نمی زمین میں موجود
 رہے گی اس سے ہوا میں بھی بڑھتی جاوے گی
 ایسی حالت میں جب بادل آدین گے
 تو اودن کی بھی اور ہوا کی بھی کے طرح سے
 فوراً بارش شروع ہو جاوے گی۔ اسی بارش
 سے کہنی افریقہ میں یہ دیکھنے میں آیا ہے
 کہ خشک سالی کے بعد نہایت شدت سے
 بارش ہوتی ہے جہاں تک کہ دیا بہت
 زیادہ بڑھ جاتے ہیں اور ان کے بار جانا
 کئی دن تک دشوار ہوتا ہے۔ زمین کے
 نزدیک کی ہوا میں پانی موجود رہتا ہے
 اور جب بادل کی بھی سے بھی پچھلے
 ہوا نم ہو جاتی ہے تب خوب پانی برتا
 ہے مگر یہ پانی دریا کے باعث جلد مند
 میں جا رہا ہے کیونکہ اسے روکے گا

ہی ہے کہ جو اس وقت کام نہیں کرتے
 جس تیسرے یا چوتھے روز سے اپنا
 عمل شروع کرتی ہے اول اول میں لے
 لینے اور سوچنے کی طاقتیں ہی بہت
 زوردار ہوتی ہیں۔ اور آئندہ ہی یہ
 طاقتیں کمزور نہیں ہوتیں عام جسمانی
 صحت اور تندرستی کا علم پہلے ہی سیکھ
 سے ہونے لگ جاتا ہے۔ مگر ذہنی طور پر
 ربح و تکلیف کا علم قریباً دوسرے مہینہ
 میں ہونا شروع ہوتا ہے دوسرے مہینہ
 کے اخیر میں گفتگو کی طاقت بھی کچھ کچھ
 ظہور پانے لگتی ہے اور وہ حروف
 صحیح بولنے شروع کرتا ہے اور عموماً یہ
 حروف م۔ گ۔ ر۔ یا ت ہوتے ہیں
 د۔ ب۔ پ۔ ج۔ ک۔ ٹ وغیرہ الفاظ
 کی بابت ہی کہہ سکتے ہیں (انکھون کی
 یا بھی حرکت چوتھی ہونے سے ہونے لگتی
 ہے اور اس وقت سے وہ اپنی ہستی کا
 علم رکھتا شروع کرتا ہے لیکن وہ اپنے

ناہتہ وغیرہ کو دیکھنے لگتا ہے اور شیشہ
 میں اپنے چہرہ کو بھی دیکھنا شروع کرتا ہے
 اگرچہ کے ذہن کا غور سے مطالعہ کریں تو معلوم
 ہوتا ہے کہ پہلے ہی سال سے دلیل اور ذہن کے
 حقائق اور قواعد نشو و نما پانے لگی تو میں اگرچہ
 اس وقت الفاظ اور زبان کا کوئی علم نہیں
 ہوتا۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ ناہتہ
 ناک بہوون وغیرہ کے اشاروں کو سمجھتا ہے
 سال کے اخیر میں کچھ کچھ الفاظ بولنے لگتا ہے
 اول اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگتا ہے
 گویا ابھی بولنا شروع کرتا ہے اور جو جن
 فہمی طاقتیں ترقی پاتی ہیں توں توں بولنے
 کی قوت بھی ترقی کرتی جاتی ہے۔ دوسرے سال
 کے اخیر میں عملی طور پر طاقت گفتار حاصل ہوتی ہے
 حسن بول کی واسطے مفید نسخہ
 جب پیشاب ریت کو آئینہ ہر تیرہ تہایت اکثر
 مفید پڑتا ہے سو پیکر۔ نوسا اور شورہ ملے۔ خاک
 منہ ختم کردہ۔ تخم خبازی۔ سبکو ملا خوب باریک
 کرین خاک کٹ ماش ہر ماہ آب گرم کے دیوین

قواعد اور زچہ پرندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

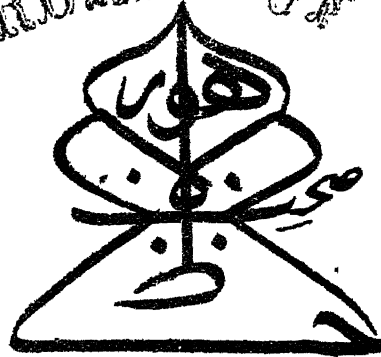
نمبر

جلد ۱۳

GUJARATI

OF

THE



THE

A B) MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہ بعد	پیشگی	شرح قیمت
۶	۱۲	عام قیمت سے محصول
۱۲	۲۴	کم درجہ والوں سے محصول

میعاد پیشگی ایک مہینہ

قواعد

اشتہا

(۱) خریدار اور فروغ بین اور قیمت سے حکیم غلام نبی
(۲) دوسرے حکماء، مہینے کے پاس ارسال فرمادین +
(۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
بھیجا جائے گا +
(۴) جو صاحب نوڈ کا پرچہ پسند گو این آدہ آرٹ گارنٹ
ارسال فرمادین +

(۱) یہ سال کی ۱۵ اور ۲۰ کر گھٹا ہے +
(۲) اس میں صحت کے لئے خواہش پشاک خواب بیداری
اور تیز رفتاری کے علامات بطریق تشخیص و تجربہ
کے ذریعہ روزانہ مانی و مانع ہونا چاہئے کہ جو یہ قیوم بطور علاج
حفظاً و تغذیہ عمل میں لانے چاہئیں درج
ہوتے ہیں +

نزدیک حکیم غلام نبی

پیشگی ارسال فرمادین

اور جاتی رہیں بس اب یہی شکل ہے۔ کہ
 لکھو چوڑے اور کھنٹ پیار کرے
 اب بے اختیار یہی کہنا پڑے گا کہ
 جو زمانہ کے موافق ہو اور ساتھ ہی اسکے
 دل بھی پسند کرے تو ہمیں حیران ہونا
 کہ جاہل مآد اور کندہ نثارش بہن کیوں
 فوجوانوں کی ہنسی اڑاتے ہیں غریب
 اسلام میں یکہمین نہیں آیا کہ یہ کپڑے
 پہننا اور یہ نہ پہننا وہاں تو ان بیہودہ
 جزئیات سے بحث ہی نہیں تھی وہاں
 تہہ رقت تعلیم روحانی دی جاتی تھی تو
 سب عاقبت کی باتیں ہیں کہ یوں نہ
 کہاؤ اور یوں کہاؤ چنانچہ شاہ ولی اللہ
 صاحب محدث دہلوی رحم اچھی طرح
 کہانے اور کپڑے کی بابت لکھ گئے
 کہ ہمیں خست پیار ہے جیسا جی چاہے کپڑا
 پہنین اور جو جی میں آئے کہا دیں مگر
 حرام نہ ہو۔ اسی طرح سے بہت سی باتیں
 ہیں کہ جب تک ہم دوسروں ہی نہیں سیکھیں

نہیں آسکتیں اب یہاں ہم اپنی آنکھوں
 کی سرخی کی عایت کر کے بچوں کی پرورش
 کا حال کچھ بیان کرتے ہیں اور جس کی
 ہمارے ہندوستانی بہائیوں کو تقلید
 کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے۔ جو وقت بچہ
 پیدا ہوتا ہے تو دو مومن میں سے ایک
 موسم ضرور ہونا چاہئے گرمی یا سردی مضر
 کیجئے کہ گرمی ہے اور بچہ امیر کے ہاں پیدا
 ہوا ہے۔ تو پیدا ہونے سے پہلے اُس کا
 مکان کو یہ چاہئے کہ ایک انا ضرور تلاش
 کر رکھے اور جہاں تک سکودہ آنا قوی اور

نیک خصلت ہو دے۔ جو وقت نہچہ
 چھٹی ٹہا کر فارغ ہو اُس وقت بچہ کہ آنا کا
 دودھ دیا جائے۔ مگر ہمارے بہائی بھی
 خیال کہیں کہ بچہ کو جیسا مصنوعی یو پیڑ
 دودھ جو ہر ڈاکٹر کے ہاں مل سکتا ہے فائدہ
 کرتا ہے اُس قدر آنا کا نہیں کیگا ہمارے
 بہائیوں نے اُس دودھ کا استعمال
 کیا اور اُسکو ترک کر دیا اور جو سبب

زندگی کے لئے لوہے کی ضرورت

شاید اکثر لوگوں کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ زندگی کے قایم رکھنے کی کارروائی میں کس قدر زیادہ ضرورت لوہے کی پڑتی ہے۔

بغیر اسکے انتظام بدن کا چلنا غیر ممکن ہے یہی لوگوں کو نہ معلوم ہوگا کہ نباتات کی زندگی کے لئے بھی یہ ویسا ہی ضروری ہے کہ جیسے انسان کی زندگی کے واسطے ہے علمی تحقیقات سے اب لوہے کی ضرورت جانور اور نباتات دونوں کے لئے صاف ثابت ہو گئی ہے تحقیقات میں خوب میں سے بہت مدد ملی ہے تاکہ یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجائے کہ کتنے لوہے کو جانور دن کی زندگی اور جسمانی قوت کے قایم رکھنے سے متعلق ہے بدن کی اندرونی اور بیرونی کارروائیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دینا اس مقام

پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

کس قدر کام ایک آدمی کر سکتا ہے جسکے بچپن کے لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ایک معمولی آدمی برابر ۴۴ گنتیوں کا کام کرے تو بقدر محنت اور قوت اسکی صرف ہوگی وہ برابر ہوگی اسقدر محنت اور قوت کے کہ جو ۲۸ من بوجہ کو ۱۰ فیٹ اونچائی پر لے جانے کے واسطے چاہی ہوئی ہے۔ یہ امر اب بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ ہر قسم قوت کی بنیاد گرمی ہے جسمانی قوت قایم رہنے کے لئے بھی گرمی کی نہایت ضرورت ہے جانور اور مین گرمی کی سی طور کی طاقت ہو کہ جیسی بخن میں ہمارے جسموں میں اسقدر گرمی کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہو کہ ہلوگوں کے کہانے کے چیزوں میں اور بدن کے حصوں میں جسقدر کہ کاربن کے جزو ہوتی ہیں وہ ہمیشہ اسی طور پر جلا کرتے ہیں کہ جیسے بخن میں کو ملا جلا کرتا ہے۔ جانور دن کے

بدن میں کاربن کے چلنے کی کارروائی
آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہے اور یہ اُن ب
حصوں میں ہوتا ہے کہ جہاں خون
جاتا ہو اور اسی سے خون میں گرمی قائم
ہوتی ہے۔ یہ گرمی اُس ہول کے اکیجن سے
آتی ہے جس سے جانور سانس لیتے ہیں اور
کھانے اور بدن کے فضول حصوں کے
کاربن اور ٹائیڈروجن سے دم لیتے ہیں
ہر وقت کیمیاوی اتسراج ہونے سے
پیدا ہوتے رہتے ہیں یہ عام قاعدہ ہے
کہ کیمیاوی اتسراج سے گرمی پیدا ہوتی
ہے۔ یہی کارروائی ہڈیاں انجن کے
طور پر ہے کیونکہ انجن میں ایندھن کے
کوئلہ اور ٹائیڈروجن سے اُس اکیجن کا
کیمیاوی اتسراج ہوتا ہے جو ہوا میں موجود
ہوتے ہیں ایسے اتسراج میں گرمی
پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ کمپریڈ
اتسراج ہونیوالی چیزوں کے ذروں
میں دھکا لگتا ہے جبکہ ان میں نئے

کی کشش ہوتی ہے اور اُس دھکے کے
زور سے گرمی پیدا ہوتی ہے کبھی کبھی
یہ اتسراج اعتدال کے ساتھ ہوتا ہے
کہ جو گرمی پیدا ہوتی ہے اُس کا احساس
ہمیں ہوتا ہے کہ گرمی کی زیادتی کے
باعث شعلہ نظر آنے لگتے ہیں *
دم لیتے ہیں ہر بار پیپٹرون میں ہوا ہوتا
ہے اس ہوا کا ایک حصہ اکیجن ہے جسکی
وجہ سے زندگی قائم رہتی ہے پیپٹرون
کی جو چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں ہوا ہوتی
ہے اُنکے چاروں طرف باریک باریک
خون کی رگیں رہتی ہیں ان میں ہول کے
حصوں کے تبدیلات ہوتے ہیں جو
کی تھیلیوں سے اکیجن کا ایک بڑا حصہ
خون میں جاملتا ہے اور پانی کی تھاپ
کے ساتھ زہریلے کاربنک گیس
خون سے جدا ہو کر اُن ہوا کی تھیلیوں
میں چلی آتی ہے اور ہر دم لینے میں
بدن کے اندر سے نکل کی ہے پانی

کی بہا پکسین اور دیکھو روغن کو استرلج سے بنتی ہے اور کاربونک ایسڈ کا بڑا اور کسجن کے استرلج سے بنتا ہی یہ بات دریافت ہوئی ہے کہ اکسجن پانی میں بہت کم گہل کر لیتی ہے تو اب یہ ایک سوال ہو سکتا ہے دم لینے کی کارروائی میں کس وجہ سے اتنی زیادہ کسجن خون میں مل جاتی ہے خردہ میں کے ذریعہ سے اگر خون کا ایک قطرہ دیکھیں تو یہ معلوم ہوگا کہ ایک بیرنگ رقیق چیز میں جو سیرم کہتے ہیں بہت سے رنگین گول اور چھٹے اشباع چاروں طرف تیر رہے ہیں +

یہ سرخ گولیاں ہیں جن کے باعث سرخون میں سرخی ہوتی ہے اور انکا خاص کام یہ ہے کہ ہول سے اکسجن کو جذب کر کے خون کی گردش کی وجہ سے اس طرح کے محل حصوں میں پہنچا دیتی ہیں اگر کسی سفید سطح پر خون سے پتلی لکیر کھینچی جائے تو

اس چھوٹی گولیوں کا رنگ کھرا نارنجی معلوم ہوگا اور حساب کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ جتنا خون نہایت باہکی سے ایک مربع انچہ شیشہ پر پھیلا یا جا سکتا ہے اس میں کررون سرخ گولیاں ہوتی ہیں اس گولیوں کے رنگین اجزاء کو کہتے ہیں سے علیحدہ کر سکتے ہیں اگر انہیں کھٹا کر کے جلا دیں تو قریب بارہ فیصدی کے حساب سے لوہے کا رنگ حاصل ہو سکتا ہے اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ ان میں جو کچھ لوہے کا حصہ رہتا ہے وہ ان کی سرخ گولیوں میں ہوتا ہے یہ بات بھی دریافت ہو چکی ہے کہ مورچہ کے وجود سے چند قسم کے زہنوں میں ایک خاص بڑا سرخ رنگ آ جاتا ہے جسکی وجہ سے زمین کو ایسی طاقت حاصل ہوتی ہے کہ کھاری چیز میں کو ہوا کی صورت میں جن سے زہن خیزی اسکی بڑھتی ہے بہت جلد جذب کر سکتی ہے اور اس کا نشانہ زمین

یہی اسکے جذب کرنے کی قوت نظر آتی ہے *

اس میں ایک یہ بھی وصف ہے کہ چھ لٹروں میں ہوا کو جذب کرنے کے بعد بہت جلد پھر اسے باہر نکال دیتی ہے *

اوپر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ غن کی سرخ گولیوں میں لوہے کی اس قدر ضرورت ہے اسی لوہے کی وجہ سے یہ گولیاں فوراً کیچن کو ہوا سے جذب کر لیتی ہیں اور جبکہ یہ پیپٹرون کے غن کی باریک رگوں میں گزرتی ہیں تو اس ضروری ہوا کو بدن کے کل

حصوں میں پھیلا دیتی ہیں اور ضرورت سے زیادہ کیچن کو باہر نکال دیتی ہیں پس تعجب کی بات نہیں ہے کہ گزرتی ہوئی اس حالت میں جو غن کی طاقتی کے باعث ہوتی ہے (دوا) بطور دوا کے استعمال کرنے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ ناری ہوا میں کثرت کرنا ہی

حالت میں مفید ہوتا ہے جبکہ غن کی گولیوں میں لوہے کے حصہ زیادہ سے زیادہ ہوں۔ ناری ہوا میں سانس لینے سے ہی مراد ہے کہ کیچن جلد جلد غن میں جذب ہو۔ پھر یہ دیکھنا چاہئے کہ جو وقت صفا ہونے کی غرض سے غن دل سے پیپٹرون میں آتا ہے اسکا رنگ سیاہی پائل ہوتا ہے مگر کیچن کے منہ سے سرخ رنگ حاصل کرتا ہے اور نہایت سرخ ہو کر بہر دل کو لوٹ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کسی جانور کے بدن سے کالے خون کا ایک قطرہ نکال کر ہڈیوں کیچن تو کیچا رنگی سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے جنہو لوہے کیچن کے مرکبات ہوتے ہیں ان میں ایک خاص طو سکی ہوئی ریشہ سرخی ہوتی ہے علاوہ اسکے یہ بات بھی دریافت ہوئی ہے کہ نہر کا ہڈی کا کھسکا جو دم لینے میں پیپٹرون کے باہر نکلتا ہے غن کے پانی کے حصہ

رہتی ہے * (باقی آئندہ)

افیون کا بیان *

آجکل ہمارے ہندوستان میں جہاں
اور یاتین میں وہاں افیون کا رواج بہت
ہو رہا ہے بیشمار آدمی اسکو ہتھال کرتے
ہیں اور اس سے نفع و نقصان اٹھاتے
ہیں اسلئے اس بارہ میں لکھنا غالباً کچھ بچا
نہ ہوگا جس سے پہلے اس بات کے جاننے
کی ضرورت ہو کہ افیون ایک مشہور پھڑپھڑ
اسکو انگریزی میں آپیم کہتے ہیں مگر انگریزی
میں بھی نام یونانی سے لیا گیا ہے۔
اور عرب والوں نے بھی اسی نام کو
تھوڑا سا بدل کر افیون بنا لیا ہے عربی
میں اسکو لبن الخشخاش یعنی خشخاش کا دودھ
بھی کہتے ہیں بہرہ بری زبان میں اسکا
نام تریاق اور فارسی میں تریاک ہے
یہ پوسٹ کی بولڈی کا دودھ ہے۔
شخص اس کی بولڈی کو ہاتھ میں تو اس

نہایت آسانی سے کھل جاتا ہے جون
ہی خون کی گولیوں کے لوہے سے
ایکجن عیوہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو اسکا
ہر ایک حصہ اس خراب کاربوزنگاس
سے بچتا ہے اور دم لینے میں بہرہ کاربوزنگ
اس سے پیچھے ہٹوں سے باہر نکل آتی ہے
اسکا ثبوت یہ ہے کہ اگر خون کو پہلی کچھن
کے ساتھ خوب ملا دیں اور پہرہ کاربوزنگ
ایسٹ کے ساتھ تو یہ پہلے سرخ ہو جائیگا
اور دوسری بار کالا۔ اگر لوہے کی کاڈلی
بدن میں دیسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ بیان
ہوا ہے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ
یہ نہایت ضروری چیز ہے کیونکہ اسکے
ذریعہ سے ایکجن جذب ہو کر بدن کے
حصوں میں جاتی ہے اور اس کی میاوی
اشتراک کو قائم رکھتی ہے کہ جس کے اندر
کری غبی رہتی ہے جسکی قوت سے دم
لیا جاتا ہے خون کو گردش ہوتی ہے اور
ہر طرح کی زندگی کی کارروائی قائم

میں سے رطوبت نکال کر جم جاتی ہے
اسکو پور پنہ کر جمع کر لیتے ہیں اور پھر ہوا
میں سے کہنے سے خشک ہو جاتی ہے
تازی افیون ملایم اور بہ ہوسے رنگ
کی ہوتی ہے۔ زیادہ دلتون میں سیاہ
ہو جاتی ہے۔ بچھو سے اس کا ذائقہ کڑوا
اور تیلی ٹانیو الا معلوم ہوتا ہے۔ بتر کر اور تیل
میں حل ہو جاتی ہے ترکستان میں
بہت عمدہ ہوتی ہے اور ہند میں بھی
خاص کر کے پٹنہ کی طرف بہت اچھی
ہوتی ہے اور ہندوستان ہی سے
بہت کثرت کے ساتھ چین کو جاتی ہے
قدیم زمانہ میں اسکا پہول فقط سفید پایا
گیا تھا اسی کے دانوں کو سیاہ خشخاش
یعنے ڈلا پرست کہتے تھے اور یہ درخت
جنگلی ہوا کرتا تھا جسے اسکی زراعت
ہونے لگی تب سے معلوم ہوا کہ اسکا پہول
سرخ بھی ہوتا ہے اور اسکو سفید خشخاش کہتے
ہیں۔ سب اچھی افیون وہ ہے جو سیاہ

پرست سے نکالی جاتی ہے اور جو سرخ
پہول وہ خشخاش سے نکالی جاتی ہے
وہ ایسی اچھی نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ باز
لوگوں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ جو کا آٹا۔
اور کہہ اس میں ملا دیتے ہیں اور اصلی
افیون کے دھام پہنچا دیتے ہیں اسکے
پہچاننے کے ترکیب یونانی قاعدہ کے
مطابق یہ ہے کہ بوتیز ہو اور ذائقہ کڑوا
اور پانی میں جلد حل ہو جائے اور جب
حل ہو جائے تب اس کے اجزا لینے
ٹکڑے سب ایک ہی طرح کے ہوں اور
پتھرت بہت کم ہو۔ دھوپ میں بکھو
سے نرم ہو جائے اور چراغ کی گوبر
جلانے سے جلد شعلہ کی طرح جلنے لگے
اور اسکی روشنی صاف ہو اور جب اسکو
شعلہ یعنی گوگل کر دین تب بڑی تیز
بل معلوم ہو اور ڈاکٹر رن نے یہ تحقیق
کیا ہے کہ اگر گرین افیون کے بدلنے
پر ساکھہ گرین سے زیادہ ہو تو بھینا

چاہی کہ انیون مین اینٹرنش ہے۔ اکثر لوگ اس مین نشاستہ ملا دیتے ہیں اس کے پچھلنے کی یہ ترکیب ہے کہ انیون کو پانی مین حل کر کے ٹنکچر آئیوڈین ملا دیں اگر رنگت ٹیلی ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ اس مین نشاستہ یا اسی قسم کی اور کوئی چیز ملی ہے۔

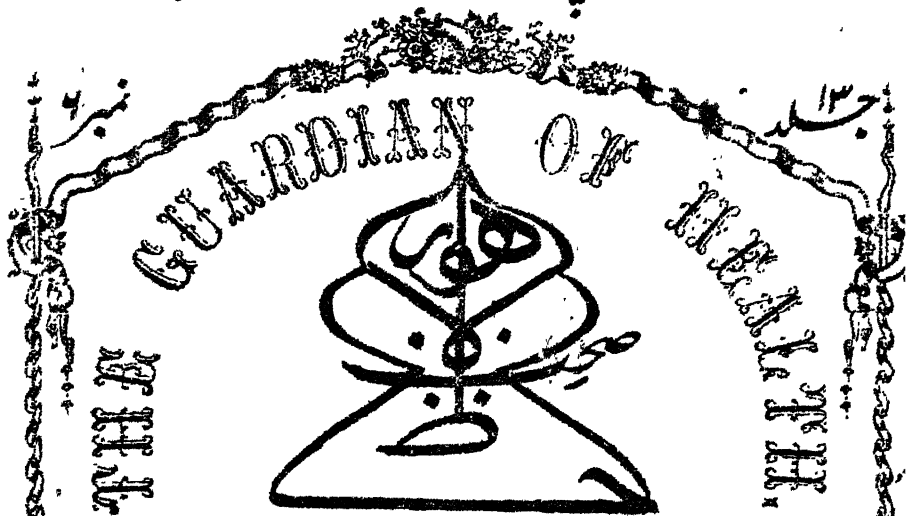
تنبا کو مینا طلبا کو کس قدر مضر ہے
ڈاکٹر سکاوسٹن نے فرانس کے قائمہ تعلیمی وسطی اور اعلیٰ مدارس مین جن مین ہنرمند کے مدارس میں تعلیم حروفت۔ کان کنی۔ فوجی علمی وغیرہ کے تہہ تحقیقات کو نتیجہ سنا لیا ہے کہ جب قدر طالعلم زیادہ تنبا کو پیتے ہیں وہ اپنی اپنی جماعتوں مین زیادہ ناقص ہیں۔ جو کم پیڑ پیرز وہ متوسط ہیں۔ اور بالکل نہ پینے والے بڑے ہوشیار مین چنانچہ بریٹ کے بحری جنگی اندر سے بطور مثال وہ

ہم حال سمجھتے ہیں۔ آئندہ تنبا کو پیروالے طلباء جب مدرسہ مین داخل ہوئے ہتھی تو جماعت مین ان کے علاج بہ ترتیب ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ ہتھے مگر ایک سال کی تعلیم کے بعد ان کے علاج گھٹ کر ۱۰-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ ہو گئے یعنی کل انہوں نے ۱۲۴ درجہ کھوئے اس طرح چار طلباء جو بالکل تنبا کو نہیں پیتے تھے مدرسہ مین داخل ہونے کے وقت ان کے علاج بہ ترتیب ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ ہتھے مگر ایک سال کی تعلیم کے بعد ان کے علاج گھٹ کر ۱۰-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ ہو گئے یعنی چار دن نے ۲۵ درجہ ترقی کی۔ یہ حالات قابل غور ہیں۔

مادہ الحکم انگریزی دوا
صفحہ مولد غن و اف صنف قوا و قوی و اولیٰ و ثانی و طالع کزوری لاغری یعنی معصوم حاصل در فکر و در سر سرفہ کہ نہ نیان جلا و خن کہ در کرتار و نکاسی بناتہا و قیرتجہ تریل مانتین تریل کہ نہیں مانتا۔ یہی دوا ایک جن سے مفصل خبرت اور پیر الیہ و غیرہ

المشہور مخبر غلام غنی از بدہا و تریار و شفا صحت الامور

قواعد اور زحیم زدہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شہر قیمت	پیشگی	البعد
عام قیمت موصول	۱۲	۸
کم درجہ والوں پر موصول	۶	۴

میں عادی پیشگی ایک ماہ

اشتہا

قواعد

(۱) مزید اور دروغ ترین اور زحیم زدہ حکیم غلام نبی

زبدۃ الحکماء (۲) خبر کے پاس ارسال فرمادین۔

(۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں

سیجا جائے گا۔

(۴) جو صاحب نوڈ کا پرچہ گواہین آدہ اور کاٹ

ارسال فرمادین +

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کی ۱۵ و ۲۰ کو نکلتا ہے۔

(۲) اس میں حفظ صحت کے لائق خوراک و پوشاک و خواب

و بیماری اور دیگر اقسام کے علامات و تشخیص

و تجربہ نمائندگی و طبی اور ان تدریس کا ذکر حسب تفریع

موسم بطور علاج و حفظ و تقدم علمین اسے چاہئیں

بج ہر تین +

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

میں عادی پیشگی ایک ماہ

زندگی کے لیے لوہے کی ضرورت

دستہ کے لفظ صحت مطبوعہ ۱۸۹۹ء پانچویں پیکو



اب اس بات کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ نباتات کے قیام رہنے اور بڑھنے میں لوہے کی بہت ضرورت پڑتی ہے مگر اگر بات اچھی طرح سے سمجھنے کے لئے چاہنا نہایت ضرور ہے کہ درخت کے بڑھنے میں کون کون کا رد اچان ہوتی ہیں اور خامکر کے پتوں کا کیا کام ہے اور تو یہ سمجھنا اور یاد رکھنا چاہئے کہ جانوروں کے پیپہٹرون میں اور درختوں کے پتوں میں بہت زیادہ مشابہت ہوتی ہے پیپہٹرون کے ذریعہ سے جن کے چند قسم کی ہوا بدن میں پہنچاتی ہے اور چند قسم کی ہوا ہر عمل آتی ہے اس بطور پر درخت کے بڑھنے اور قیام رہنے کے لئے چند قسم کی آب ہوا میں پتوں میں جذب ہوتی

ہیں وہ مختلف ہیں اور جس غرض سے جذب ہوتی ہیں وہ بھی مختلف ہیں۔ جانوروں میں اندرونی گرمی قائم رکھنے کے لئے کسیجن جذب ہوتی ہے آفتاب کی گرمی اور روشنی کے اثر سے نباتات بھی فہر بلا کار بونک گاس جو جانور بالکل مخالفیت ہیں پتوں میں جا کر درخت میں جذب ہو جاتا ہے اُسکے ہونے پر صرف یہی ایک فائدہ نہیں ہے کہ یہ نباتات میں خود اک کے جاننے کے کارروائی میں مدد دے بلکہ زیادہ تر ایک اسکا ایک یہ بھی بہت بڑا فائدہ ہے کہ نباتات میں داخل ہو کر بطور غذا کے اُنکے صرف میں آتا ہے اور قریب صفت کے وہ چیز بن جاتا ہے کہ جب کو عرف میں کو کہہ جاتے ہیں اور یہ کو کہہ اسی کار بونک گاس سے حاصل ہوتا ہے جو پتوں جذب ہوتی ہے درختوں سے اس کارروائی میں کسیجن علیحدہ ہو کر جانوروں کے کام کے

لئے باہر نکل آتی ہے۔ یہاں پر قدرت کی ایک عجب کارروائی نظر آتی ہے یعنی جو چیزیں جانوروں کے لئے فضول اور مختصر ہیں وہ درختوں کے غذا ہیں۔ درختوں سے ہوا صاف ہو کر جانوروں کے کام میں آنے کے لئے موجود رہتی ہے ہر اسی ذہریلی ہوا سے درختوں میں ایسی چیزیں تیار ہو جاتی ہیں جو جانوروں کے خوراک میں آتی ہیں۔

سوج کی گرمی کے باعث ایسی کہانے کی چیزیں یا ایندھن تیار ہوتے ہیں جن سے جانوروں کے جسم کے اندر ذخیرہ قائم رہتا ہے۔ پتوں کے سولخ سے فاصکے پانی کی بہا پ ہوا کی صورت میں نکلتی ہے اور اس کی مقدار خاص کر گرمی کے موسم میں بہت زیادہ ہوتی ہے اس کی سبب سے قدر اور پر کے پتوں میں پانی کی

بہا پ نکلتی جاتی ہے اس قدر کہ شتر سے درختوں کا رس اور چڑھتا جاتا ہے کہ صلیح تیل چلنے جی کے ذریعہ سے اور چڑھتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے پتوں میں خاص کر کاربوئیٹک گاس جذب ہوتی ہے گرمی ایسی حالت میں جذب ہو سکتی ہے جبکہ سوج کی روشنی کا اثر ہو اور دوشے جس کے باعث پتوں کا سنہرناگ بنا رہتا ہے موجود ہے۔ اگر ہری چیز کا نام کلوروفل ہے اور اس کے چھوٹے چھوٹے دانے پتوں کے برعکس باریک حصوں میں بہتے ہیں ان حصوں میں جنہیں ٹیل کہتے ہیں کسی طور پر اس کا کاربوئیٹک گاس کے حصے پتوں میں حاصل کرتے ہیں علیحدہ ہو جاتے ہیں کاربن اس پانی میں بجاتے ہیں جو درختوں میں زمین سے اور کوٹا ہے پہلے شکر بنتی ہے اور آخر میں کمیادوی اترج اور ان چیزوں کے ملاوٹ سے جو

زمین سے پانی کے ساتھ درختوں
میں پہیلی رہتی ہے یہ سب چیزیں
تیار ہوتی ہیں۔ نشاستہ لکڑی کے
ریشہ تیل اور فیٹر جس سے
درختوں کے وہ حصے جن کے کھانے
سے جانوروں کے بدن میں گوشت
بنتا ہے +

جی اور چند دوسرے درختوں پر
طور سے تجربے لئے گئے ہیں کہ تول
میں پانی بہ کر اور اس میں درخت کی
زندگی کی پوری چیزیں گھو گھو درخت
کا بیج رکھا گیا اور اچھے طور سے اودھا
اور پک گیا پانی میں جو چیزیں ڈالی گئیں
ان میں لوبہ بھی تھا اگر سب ضروری
چیزیں ملا کر پانی میں ڈالیں تو کیا عجیب
وغریب بات نظر آتی ہے جیسے ہتون
کے سبز رنگت گھٹنے لگتی ہے اور خرمیز
پستیان سفید ہو جاتی ہیں انکا بڑھن
موقوف ہو جاتا ہے اور تھوڑے عرصہ

کے بعد درخت مرجاتا ہے کیونکہ اس
میں اپنی غذا یعنی کاربن (کربن) کا
جذب کرنے کی طاقت باقی نہیں رہتی
ہے۔ درخت کے بالکل مرجانے کے
تھوڑے ہی پیشتر اگر تول کے پانی میں
لوبہ کے کسی نمک کو چھڑو دین تو
تو قریب ۴۸ گھنٹے کے عرصہ میں تول
میں پہر سبزی آجاتی ہے اور درخت
معدلی طور پر بڑھنے لگتا ہے اس تجربہ
سے یہ صاف ظاہر ہے کہ کلوروفیل
بننے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے
کہ کچھ حصہ لوبہ کا موجود رہے۔ یہ بہت
کم مقدار میں بھی کافی ہوتا ہے بغیر
لوبہ کے اگر سب چیزیں موجود رہی
ہوں تو بھی کچھ کارروائی نہیں کی جکتی
لیکن ذرا سا ہی لوبہ شامل ہو جانے سے
سب انتظام درست ہو جاتا ہے۔ مگر
عجب کی بات ہے کہ کلوروفیل میں
لوبہ پایا نہیں جاتا ہے۔ شاید یہی مقدار

اتنی کم ہے کہ اب تک دریافت نہیں ہو سکتی ہے کلوروفل کے پیدائش کے لئے لوہے کی موجودگی نہایت ضرور ہے یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ جسے چند لوہے کے مرکبات مریضی لئے ہوئے بہور سے رنگ کے ہوتے ہیں اسی طور پر چند اور مرکبات ایسے ہیں کہ جو ہرے رنگ کے ہوتے ہیں ان میں لیکریس ہے کہ جو لوہے اور کڈھک کے تیزاب کا مرکب ہے المخصر یہ اب اچھی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ لوہا ہی صرف ایک ایسی چیز ہے کہ سر کی وجہ سے جانور و درخت دونوں پتھر اور قایم رہنے کے لئے ہوا میں سے ضروری چیزیں ماصل کر سکتے ہیں اور ہاؤزوں کے خون کی مریضی اور درختوں کے پتوں کے ہری رنگت کا خام باعث لوہا ہی ہے ۶

نقطہ

دھوپ میٹھ اور سردی

اگرچہ اس ملک کے لوگ گرمی کی بابت کے عادی ہیں تاہم کبھی کبھی دھوپ اور سردی کو اس قدر سستی ہے کہ غش اور سکند اور سرسام اور جنون ہو جاتا ہے پس انہیں اس خطرہ سے محفوظ رکھنا چاہئے جب کام یا سفر میں یا اور کیسے تیز دھوپ لگاتے ہے تو اس وقت نہایت تکلیف اور کمزوری ہو جاتی ہے اور غش کی ہی صورت اور چارٹا سا لگتا ہے ایسی حالت میں سرسام ہونے کا اندیشہ ہے ایسی وقت دھوپ کے سایہ میں چلا جانا اور سر پر ٹھنڈی پانی ڈالنا چاہئے جب بہت گرمی پڑتی ہے تو دن میں تیز دھوپ سے محفوظ رہنا اس خطرہ کو باز رکھتا ہے اس موسم میں لکڑی یا پتھری یا کمر میں دوپٹہ باندھنا مفید ہے اور ٹھنڈے ٹھنڈے مین کام کرنا اور سفر کرنا چاہئے

سینہ میں رہنے سے ہی اکثر بیماری پیدا ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص پانی میں بیٹھنے کے بعد چلتا پھرتا رہے تو کچھ نقص نہیں ہوتا مگر اگر کپڑے پہنے ہوئے بیٹھ جانا یا سو رہنا مضر ہے کیونکہ اس سے اکثر بخار زکام اور گتھیا ہو جاتا ہے اگر کپڑوں کو بدل نہیں سکتے تو اونچیز چل پہر کے خشک کر لینا چاہئے جب کوئی شخص پانی میں بیٹھ جاوے تو چاہئے کہ نہا کے کپڑے بدل ڈالے پہر کچھ اندیشہ نہیں سماک میں پہاڑوں کے سوا اور کسی جگہ ایسا جاڑا نہیں پڑتا جس سے بہت خطرہ پیدا ہوتا ہے لوگوں کے لاپرواہی سے اتنا خطرہ

میں اکثر بیماری پیدا ہو جاتی ہے موسم سرما میں متعلقہ درکار فی کپڑے پہنا چاہئے چون سے بدن گرم اور آرام سے رہے جب سردی سے کچھ تکلیف معلوم ہو یا جاڑا لگے تو بیٹھنا یا سونا نہ چاہئے

بلکہ چلتا پھرتا بہتر ہے تاکہ جسم میں گرمی پیدا ہو رات کو سونے کے وقت کھل یا آؤر کوئی ادھر رہنے کا کپڑا تو مختص ہر ایک شخص کو مل سکتا ہے جس سے آدمی گرم رہے دن میں جب کیسے سردی میں رہنے کا اتفاق پڑے تو وہ کام اور محنت کرنے سے جسم کو گرم رکھ سکتا ہے اگر ان دور اندیشیوں پر بخوبی لحاظ کیا جاوے تو بہت بیماریاں مثلاً زکام اور پیپہر سے کی بیماریاں سہل وغیرہ کے رہتے ہیں جن غریب لوگوں کو زمین پر سونا پڑتا ہے وہ پیال اور کوہی گھاس اور چوڑی یا اس قسم کے اور چیزوں سے اپنے جسم رکھ سکتے ہیں بیماریوں سے بچانے والا صرف خدا ہے مگر انسان کو اپنی عقل کے ذریعے سے احتیاط واجب ہے

۱۲	مولوی حکیم سید قیام علی صاحب ..	۱۲	دن گرین کرزب انٹی فاسبرین کپا لی جبر
۱۲	ڈاکٹر عبد الغفار خان صاحب ..	۱۲	سوامی ہر دور اور ننگنی من جو تکلیف تھی
۱۲	سید منظور الدین صاحب ..	۱۲	گہنٹھ میں انجیل ہو گئی - لیکن دوسرے دن اس
۱۲	نیزان ..	۱۲	پر قدرے دور دورہ جو کہ دوائی مذکورہ بالائی ایک
۱۲	اشترہا کتب	۱۲	خوراک فرجیہ تارہ غرضیکہ یہ علاج دوران مرض
۱۲	جمہوریہ نقدیت یا سیکو ایبل ٹی ہوسکتی ہیں	۱۲	کام پر بار بار جس درمطلق نہ رہے غرض کہ اس بیماری
۱۲	رسالہ دفع تشکات سزاگ (طبع ۲)	۱۲	میں جو درد بہت ہمارے اس کے علاج کر لئے اس سے بہتر کوئی
۱۲	ساجی دہر ڈاکٹر سی دیو نانی مندی	۱۲	دوائی نہیں ہو سکتی اس چارہ پر بار بار کھا کر مریض
۱۲	ادویہ سے علاج ..	۱۲	یہ علاج کیا جو کہ سب کو فائدہ ہوا علاوہ اس کے ایک اور
۱۲	رسالہ سفید طبع شفا	۱۲	ڈاکٹر گھنٹا ہی کہ اس کا طبع فیور اور دقت پر کے درمیان
۱۲	الحذرات من الحکرات شراب ایندین	۱۲	ہی یہ دوائی فائدہ کرتی ہے کہ ڈاکٹر مریض کو بہتر
۱۲	بہنگ چرس کے مسخرات مذہبی حکام	۱۲	کہ جب تک عہدہ پتہ لایا ہی ہو ثابت نہ ہو جاوے
۱۲	دربارہ حلت و حرمت ..	۱۲	تب تک یقین کرنا واجب نہیں ہے (در انتخاب)
۱۲	امراض کی اہمیت و سبب پیدائش	۱۲	رسید ز شکر
۱۲	مطیر یا سیدیکا - ملفہ ڈاکٹر	۱۲	ڈاکٹر اسل خان صاحب ..
۱۲	حسین خان صاحب خان بہادر	۱۲	ڈاکٹر سید محمد نور صاحب ..
۱۲	طبع ہستم ..	۱۲	نجات حسین صاحب کپوٹہ ..
۱۲	المشہر	۱۲	مزدعطار احمد خان صاحب ..
۱۲	حکیم غلام نبی خیر ناطح صحت لاہور پوچی دروازہ	۱۲	امام الدین صاحب رکیل ..

قواعد اور نوچندہ کو غور سے مطالعہ کیجئے

نمبر

جلد

GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

قیمت	پیشگی	مابعد
عام قیمت مع محصول	۱۲	۸
کم درجہ بالون سر مع محصول	۶	۴

استھلا میعاد پیشگی ایک ما قواعد

(۱) چوبیس ماہ کے ۱۵ روپے کو منگلتا ہے +

(۲) اس میں حفظ صحت کے نو غور اک پرشاک و خواب

و بیماری اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص

و تجزیہ نمائے انگریزی و یورپائی اور ان تعلیم کا ذکر جو جب

تعلیم کے بطور ملاحج حفظ و تقدم معین لائے جائیں

مراجہ ہوتے ہیں +

ار سال فرما دیں +

نمبر۱۱ الحاکم حکیم غلام نبی ایڈیٹر

پتہ پستل پریس لاہور

بائین سپر کی طاقت

ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایف سیلی نے مختلف طریق سے پیمائش اور تجربہ کر کے یہ بات دریافت کی ہے کہ آدمی کے دونوں پاؤں برابر نہیں ہوتے اور نسبت مردوں کے عورتوں کی ٹانگیں کم چھوٹی ہوتی ہیں قریب و س برس کے زمانہ گزارا کہ پہلے پہل اس نامہواری کا خیال پیدا ہوا تھا کیونکہ اس وقت ایک جرمن ڈاکٹر نے یہ بیان کیا تھا کہ اگر کوئی شخص ایک وسیع میدان میں دوڑتا ہو تو وہ نادانستہ بائیں طرف اسطرح پڑتا جائیگا کہ آخر کار اس کی رفتار سے ایک دائرہ کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اگر ایک معمولی پانی پینے کا گلاس جو اکثر پیچے سے پتلا اور اوپر سے چوڑا ہوتا ہے سطح زمین پر رکھا جائے گا تو دونوں سروں کی نامہواری کی وجہ سے وہ بجائے اس کے کہ کچھ دُور آگے بڑھے ایک دائرہ کی صورت میں گھوم کر رہ جاتا ہے چنانچہ

اُس جرمن ڈاکٹر کی اسے مین اس طرح کی کیفیت آدمی کی رفتار میں بھی ٹانگوں کی نامہواری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ٹانگیں تو چھوٹی ہوتی ہیں ضرور ہوتی ہیں مگر اب اس اختلاف کی وجہ دریافت کرنی چاہئے ڈاکٹر سٹی کی اسے مین دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے فرق میں مناسبت اور تعلق ہے ظاہر دونوں ٹانگیں برابر معلوم ہوتی ہیں اور اسطرح پر دونوں ٹانگے بھی اگر آدمی کو برابر کھڑا چیرنے سے یہ بات معلوم ہوگی کہ یہ دونوں دائیں اور بائیں ٹانگے ایک سے نہیں ہیں کیونکہ بائیں ٹانگے میں دل ہے جبکہ کچھ بھی حصہ دائیں ٹانگے میں نہیں ہے۔ اب سمجھنا چاہئے کہ شروع زمانہ میں آدمی کو اپنی زندگی میں ایک خاصے جگہ پر حیوان کے برسر کرنی پڑی۔ تیز حاصل ہوتی ہے اُسے معلوم ہوا کہ غیر فرقہ کے آدمیوں سے اُسے لڑنا ہے اسلئے اسطرح براہِ ریزہ مردم خوری کی عادات کیونکہ جسے شروع

میں ہی آدمی اپنے اندرونی اعضا کے
سوتھون سے بخوبی واقف ہو گیا اور سمجھ
گیا کہ بہ نسبت دائیں بازو کے بائیں جانب
بے چسپے یا تیر کا غم کہنا زیادہ خطرناک
ہے اور اس علم سے لادری امر پیدا ہوا کہ اگر
بائیں ہاتھ میں ٹیٹال کی اور دائیں میں
پرچہ یا تیر یا تلوار۔ ب حقیقت تو یہ ہے
کہ وار روکنے والے یعنی بائیں اور وار
کرنے والے یعنی دائیں ہاتھ کو ساوی
درجہ میں یکساں سمجھنا چاہئے تاکہ گرفت
انسانی کے سامنے یہ دلیل پیش نہ کی
اس لئے حفاظت کرنے والے ہاتھ کی
تعریف کم ہوئی اور جس ہاتھ نے مخالف کا
کام تمام کیا وہ بہت ہی قابل تعریف و
تحسین سمجھا گیا۔ اس طرح بہادر و دین
دوست ہاتھ کی قدر بڑھی اور وہ اسکو جنگی
ہاتھ یعنی قابل تحسین سمجھنے لگے۔ جب
دائیں ہاتھ کو تیار کرنے کے لئے اس
کام زیادہ دیا جانے لگا اور اس کے رکنے

بچھون کی قوت میں کمی ہوئی تو
بہ نسبت دائیں کے بائیں پیر بھی زیادہ
کام میں آنے لگا کیونکہ جس وقت دائیں ہاتھ
سے تلوار یا اور کسی دہنی چیز کا وار کیا جاتا
ہے تو بائیں پیر اس وار کا ٹکڑا زیادہ
پرہیز کرتا ہے اسی طرح سے بائیں ہاتھ و لون
کے دھنے پالون پر زیادہ زور پڑتا ہے
اب عورتوں اور مردوں کے کام کا مقابلہ
کرنا چاہئے بہ نسبت مردوں کے عورتوں کے
کام عموماً ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں دونوں
ہاتھوں سے برابر کام لیا جاتا ہے۔ کہنا
چکانا سینا پرونا اور لٹا گون کو گود میں لینا
یہہ کام ایسے نہیں ہیں کہ ان کی وجہ سے
دونوں ہاتھوں کے تھکن میں ویسا ہی
فرق ہو جیسا کہ تلوار کی کثرت و بڑی کے
کام یا اونچت جہانی ورزش سے ہوتا ہے
چنانچہ اسی وجہ سے جیسا کہ اکثر سبھی نے دیکھا
کیا ہے بہ نسبت مردوں کے عورتوں کی
ٹانگوں میں کم چھوٹائی بڑائی ہوتی ہے

جب ذرہ بکتر کا زمانہ آیا یا جب بار بار وہ
 توپ کی ایجاد ہوئی تب سپاہیوں کو تلوار
 کے لئے ہتھ تیار کرنے کی ضرورت کم
 ہو گئی مگر اس زمانہ کے قبل ایک عرصہ
 دراز سے دائیں ہتھ کا زیادہ استعمال
 بطور ایک دستور کے ہو چکا تھا چنانچہ
 اس دستور کا اثر بہ نسبت انگریز اور دیگر
 آدمی و یورپیوں کے ہندوؤں پر زیادہ
 پایا جاتا ہے۔ یہہ لوگ دونوں ہاتھوں
 میں زیادہ فرق کرتے ہیں۔ لڑکوں کو شروع
 ہی سے والدین بائیں ہتھ کے استعمال
 سے اکثر باز رکھتے ہیں اور اسوجہ سے شروع
 ہی سے لڑکوں کے دائیں کی قوت بڑھتی
 جاتی ہے۔

افریقہ میں بچہ کے تیر

مشہور سیاح آئینلی نے افریقہ کے سفر
 کے حالات میں فنان کے زہر بلو تیرن
 کا کچھ عجیب بیان کیا ہے چنگلی لکڑی کے

ایسے تیرن سے اسٹیلی صاحب کے
 ہمراہیوں کو بہت کچھ نقصان پہونچا۔
 بہت دنوں تک پھر نہ معلوم ہوا کہ تیرن
 میں کیسا زہر چنگلی لوگ لکھا تے ہیں مگر
 ایک روز اوہنہ میں ایک گاؤں میں چند
 پٹریان بلین جن میں سوکھائی ہوئی مرغ
 چوٹیوں کھینچتے اور اوہنہ میں یہاں
 دریافت ہوئی کہ انہیں سے زہر بنایا جاتا
 ہے چنگلی لوگوں میں یہہ دستور ہے۔ کہ
 چوٹیوں کو مار کر سوکھاتے ہیں اور تب
 اوہنہ میں پسیرا یا ایک کجی بناتے ہیں اسے
 خجور کے تیل میں خوب پکاتے ہیں اور پھر
 اسکو تیرن کے سر پر لگا دیتے ہیں
 یہہ بات عاملوں کو چھٹی سے معلوم ہے
 کہ چوٹی کے بدن میں اور چند اور کیرن
 کے بدن کے بدن میں فارماک تیرن
 موجود ہوتا ہے جس کا اثر بطور زہر کے ہوتا ہے
 صاف حالت میں یہ تیرن نہایت
 تیز ہوتا ہے اور اگر بدن پر سے والدین تو

یہ پڑے کو کہا جاتا ہے اور ایسے پھپھوے
پڑ جلتے ہیں کہ وہ جلد چمچ نہ بنیں بہتے
اُن لوگوں پر ایسے زہرے تڑون سے
زیادہ اثر ہوا جو بہوک اور زیادہ محنت
کرنے کے باعث سفر کرتے کرتے نہایت
کمزور ہو گئے تھے۔

فارک تیزاب بنانے کے بہت سے
طریقے ہیں باوجودیکہ سُنچ چوٹیوں میں
یہ بنانا تیار رہتا ہے۔ اسی لئے شکر
یا گوند سے بھی بن سکتے ہیں مگر عموماً اس کے
بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر کسی تیزاب
اور کلیسرین میں چونے کا پانی ملا کر گرم
کرتے ہیں۔ فارک تیزاب ایک حصہ بن
دو کیک، دو حصہ پیڈروجن اور دو حصہ
آکسیجن کے امتزج سے بنتا ہے
اسکو اسطرح سے پختہ ہیں کہ (۱۱) ۲
یا ۲۰ ۲۰ - اس تیزاب میں نہ گچے
ہنیں ہوتا یہ خود جلنے لگتا ہے اور یہ
پیڑون کو آسانی سے کاٹ ڈالتا ہے

اس میں بڑی تیز تہتی ہے اور ہر
میں یہ پانی میں لعل جاتا ہے۔ بہت
سودی دینے سے یہ جم جاتا ہے۔
کے لیے محکمہ خورشید صاحب شاپوری
جرب نسخہ

جب زکام پہنچا ہے جس سے مگر گھونٹ لگے
اور چھاتی بہا سی ہو وغیرہ۔ اس وقت صرف
گرم پانی کا شوق کرانے سے مادہ جاری
ہو جاتا ہے اور درود وغیرہ سے الغور جاتا
رہتا ہے۔

انسیون

منشی اشیا وجن کا روزمرہ استعمال نشہ باز
لوگ کرتے ہیں اُن میں سوا فیون یا ایک
شے ہے جو علاوہ منشی اور معمولی نشہ ہونے
کے ایک قسم کا سم قاتل ہے جو معدت دال سے
متجاوز ہو کر زہر ملا اثر دکھلاتی ہے۔ فیون
کی خرابیاں جو اس کے استعمال کے نیولے کی فائ
میں ہوتی ہیں وہ منہج بیان نہیں ہیں

اسکا استعمال کرنا لازماً محمول اور کاہل الوجہ
ہو کر کچھ ہو جاتا ہے صفائی حجم جو حفظان
صحت کا ایک اعلیٰ جزو ہے اس کے خلاف
افیونیوں کا عمل درآمد ہوتا ہے جس کا اثر زندگی
کے ضروریات رساں باب پیدا کرتا ہے
افیون کو ایک اجمعی خاصی پہنک شے ہے
مگر قلیل مقدار سے استعمال ہونے کی حالت میں
یہ نہ ہر کی حد تک ہنن پہنچتی ہے کما
وہیل سے یہ صیفہ استثنائے زمین پر قرار دیا
تخلیف مثل دیگر نشیلی چیزوں کے فروخت
ہوتی ہے نہ اس طرح حرقِ عہد سے کہ نہ ہر
چیزین بختی میں گویا وہ مقدار افیون کی
کسی کے پاس موجود رہتا قانوناً جرم ہے اور
از روئے قانون ایک متساو معین سے
زیادہ کوئی اصل نہیں لے سکتا اگر فطرتی
طبیعتوں سے جو جو غراب تجربے علمین کے
میں ادنیٰ درجہ پر کر افیون کا طرز فروخت غرار
قابل ترمیم ہے *

افیون کا منشی اشیاء کے مدین شامل

ہو کر فروخت ہوتا دور اندیش خیال کے
نزدیک نہایت پرہیز سیکھنے کی جرأت
کرنا کوئی عیب نہیں سمجھتے ہیں کہ افیون
بھی ایسی قلعہ سے فروخت ہونا چاہیے
جس طرح کہ کھیا یا ہر بدل فروخت ہوتا ہے
اس صورت میں افیونیوں کو تکلیف تو
ضرور ہوگی مگر اس تکلیف کی بروشت کرنے
کا نتیجہ جہان تک خیال کیا جاتا ہے برا
نہ ہوگا نئے افیونی یا قلیل مقدار کے کہنا
والے ضرور اس فضول تکلیف و مصبت کو
جو افیون کے مقید طرز سے فروخت ہونے
میں اون کو گوارا کرنا ہوگی پسند کریں گے
اور انجام کار اس کالی بلا کے ترک کرنے
پر مجبور ہونگے، منظر سے پہلے کے
واسطے ایک قسم کی اصلاح تصور ہے، نئی وہ
مقدار سے افیون کہاتے ہیں وہ اپنی بچی
کے بغیر میں جملہ قیود کو گوارا کریں گے،
افیون کے طرز فروخت کو مقید اور محدود
کرنے سے ہر سی غرض وہی ہے جو گورنمنٹ

نے لکھا۔ غیر اسکے فروخت میں تصور
 کی ہے اب ہم اس کی ضرورت کرنا چاہتے
 ہیں جاہل اور عاقبت اندیش جاہلین اکثر
 افیون ہی کے تلف ہوتی ہیں بد یہی طور
 پر دیکھنے سے فرد انسان زیادہ جاہل اور
 ناواقف اندیش معلوم ہوتا ہے یہ فرقہ
 تہوڑی سی نارنگی اور تکلیف کہہ ہی زیادہ
 سے زیادہ تصور کر لیتا ہے یہ کچھ فی الجہت
 عورتوں میں ہوتی ہے مگر جو کہ زیادہ شیریں
 طبع اور کم فہم ہوتی ہیں وہ اپنے خاطر خواہ
 سامان کی عدم دستیابی سے چہنچہلا کر خود
 پر آمادہ ہو جاتی ہیں اس ارادہ میں کیا ب
 ہونے کے واسطے اذکو کوئی ہلکا
 شے ایسی آسانی سے نہیں دستیاب ہوتی
 ہے جس طرح کہ افیون کیونکہ یہ بے تکلیف
 معمولی طور پر فروخت ہوتی ہے اور ہر شخص
 بے کسی پابندی کے مقدار میں تاک
 لاسکتا ہے جان دینے والی طبیعت رفتہ
 رفتہ تہوڑی تہوڑی منگو کر افیون کا ذخیرہ

اپنے پاس محفوظ طور سے جمع کر لیتی ہیں
 کہ ایک روز کہا کر پی خان غریز اس کے اندر
 کر دیتی ہیں جب اقسام کے سہاگے ہر طرح نظر
 اسکے کہ وہ کسی ضروری دوا کا جزو قرار دے
 جائیں عام طور سے جان لینے کا ایک آسان
 ذریعہ ہیں مگر افیون عام طور پر ایک مستعمل
 ہے اور بر خلاف دیگر ہلکا نہ ہر رنگ
 ایک خاص طور پر جان لینے والا وسیع ہے
 یہی سبب ہے کہ افیون ہلکا نہ ہر رنگ کے
 شمول میں اسی قاعدہ سے فروخت نہیں
 ہوتی ہے پولیس کے تھانوں کی پولٹین یا
 ڈاکٹری ملاحظہ کی کیفیتیں ضرور اس معاملہ کی بنا
 ثبوت تاکہ یہ ہونے لگی کہ فرقہ انسان میں
 خود کشی کا اقدام زیادہ تر افیون ہی سے
 ہوتا ہے جس کے وہی نتیجہ ہوتے ہیں کہ
 اس کا ترکیب یا جان سوجاتا ہے یا زہر بھرن
 اور پردہ فاش ہو کی صورت میں سزا پاب
 ہوتا ہے افیون خوردہ کی تحقیقات اس بار
 میں نکل ہے کہ آیا اسے افیون کسی شخص سے

پیش کشی

پیش روئی نظر نہ کر
کی ایک طرح کی
کتاب ہے اس پر
ایک نکتہ نظر رکھنا
غرضی کو چھوڑ کر
مفصل فیوض
ہفتاد بیوض
کے لئے ہی کورس
میں داخل ہے
اہل اس کے
مطلوبہ غرضی
مباحثہ فیوض
موجودہ غرضی
مفوض غرضی
حال ان کے
نہا رب تو
نحواتی ہیں
نکات چارہ
میں چھوڑ کر
دیکھو یہ
جلدی بنائیں
راقہ
ظیفہ
حویلی تہران
آپر موطی

سلووانی زور کر کے ان سے آجی گراؤ نہ کرنا
کی تحقیقات خاص اسی لئے کی گئی کہ ان
سے ہو سکتی ہے جو کہ نہر فروخت کرنا ہے
کیونکہ وہ ان کے تمام دولت و کثرت
باعث مزید بکھائے ہوئے ہے زیر کا ملنا
غیر ممکن ہے مگر انیوں کا ملنا ان وقتوں
سستی ہے پس ان میں نظم کو نہ لے کر فروخت
کے طرز فروخت میں کوئی ایسی تدبیر کرے
جو نہ ہر کے فروخت کے ہم نشا ہو نہ ہا
نسب ہو گا اور ناقصیت انیوں کی
بازین کم لغت ہو گئی

نما وہ اس فایده کے انیوں کا رواج
ہسانی سے بدل بدقت ہو جائے
کچھ شے جا رہا جس کے نتیجہ میں ہونا بہتر
اس کے ہتھال سے مختصر میں گی اگر کو نہ
کامیابہ اسان انیوں کی سلون کی گردن سے
قیامت تک نہیں آئے گا

علاج استسقا
استسقا ایک متنع الطلاج عارضہ ہے لیکن

اخبار فرنگ ایران میں ایک سستی کا
حال درج ہوا ہے جس کے معانی سے طباو
عاجز ہو کر جا پڑتا تھا اخبار مذکور کا موقیع
لکھتا ہے کہ جب مرصی کو اپنی زندگی
ایک قسم کی ایوی ہوئی تو اس نے کہا ہے میں
میں پر پیڑی شروع کر دی وہ روزائے
ستوار تہوڑا تہوڑا اسٹہ ہد کہا یا اور
اوکی حالت کیقد رسی کی دیکھو نہ ہر
گوشت کہا جس وہی میں نہ لاف کی حکمت
شاہد ہوئی حتی کہ وہ باکل دھا گیا چنیدیتا
مرقا معلوم نہیں ہوئی کہ شہد گاہ کی کسی باری
رہ ہوئی ایرک گوشت فایو نہ لاف کی
چیزیں عقین جاتو کار اسباب ہو ہیں

بناتی خوراک

اخبار مذکور میں ایک شے لکھی ہے کہ ان میں
کے اتھال سے انگریزوں کی زندگی بہت کمزور
ہوئی ہے کیونکہ ہندوستان کی آب و ہوا کے
نہانات کا استعمال یورپ میں کیے جاتے
نفید اور ہندو ہے

قواعد اور زچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شہ قیمت	پیشگی	مابعد
عام قیمت سے محصول	۱۲	۸
کم درجہ فالون سے محصول	۱۰	۷

میشا پیشگی ایک ماہ

(۱) یہ رسالہ کے ۵۵ روپے کو کھلتا ہے +
 (۲) اس میں حفظہ صحت کے لئے خوراک و پوشاک و غلبہ و
 بیماری اور دیگر افرقہ المرض کے علامات و طریق تشخیص تحریر ہے
 انگریزی دیونیا نے دُن تدابیر کا ذکر جو سبقت ہو سکے
 بطور سوانح حفظہ و تقدم عمین نے چاہئیں
 (۳) جو صاحب نمونہ کا پرچہ من گزشتہ آدہ آید کاٹٹ
 (۴) خریدار در خواستیں اور قیمت حکیم غلام نبی
 (۵) زبدہ انکماہ سینگر کے پاس ارسال فرماویں +
 (۶) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں
 (۷) بھیجا جاوے گا +
 (۸) ارسال فرماویں +

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی ایڈیٹر

نیو ایمپریئل پریس لاہور

اگر تم بڑی آدمی بننا چاہتے ہو تو تم کو

تندرست ہونا چاہئے

عنوان مندرجہ بالا ایک پراسے پتھر کا کار
فلاسفر کا متوال ہے جو تھوڑے غور کرنے

سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بہت ہی صحیح
اور درست ہے۔ فلاسفر نے اپنے طلب

کو مختصر الفاظ میں ظاہر کیا ہے جسکو ہم
نہایت توفیق کے ساتھ قلمبند کرتے

ہیں *

دنیا میں بڑے آدمی ہونے کے لئے
بڑے بڑے کام کی ضرورت ہے کیونکہ

مہربان ان کاموں کی تکمیل نہ ہوگی
جس سے انسانی جوہر ظاہر ہوتے ہیں

تو کیونکہ اگر امید کو جاسکتی ہے کہ ان کا
شکار دنیا کے بڑے آدمیوں میں ہو

پس ہر انسان کی یہ خواہش ہے
کہ اس کا نام دنیا میں روشن ہو۔ فرقہ

بین فرقت کے ساتھ پیدا جاوے

دنیا کے بڑے بڑے کام منظور ہونے
ہوں تو اسکو تحصیل علم کرنا چاہئے اور

ظاہر ہے کہ تحصیل علم میں کس کس قسم
کی دشمنیں اٹھانی پڑتی ہیں جب وہ

تحصیل علم کی جانب متوجہ ہو گا تو اگر
کو محنت کا عادی ہو گا ہو گا کیونکہ کل

انسانی کارروائی کا نتیجہ محنت پر
پس ان سب دنیا کے بڑے کاموں

کے لئے جس سے انسان بڑا آدمی بنال
کیا جاسکتا ہے تندرست ہونے

کی ضرورت ہے کیونکہ صحیح المزاج
انسان ہر کام کو کر سکتا ہے اگر مقدار

کے ساتھ کام کرنے کا ارادہ کرے
اور جب اس کی صحت میں فرق ہے

تو وہ کچھ نہیں کر سکتا تحصیل علم
کی جانب متوجہ ہو سکتا ہے تندرست

کتب وغیرہ کی طرف فرسکو دنیا کا
کوئی بڑا کام جس سے وہ بڑا آدمی بنال

کیا جائے نہیں کر سکتا کسی نے

چاہئے۔ غلا سفر کا کہنا بہت صحیح ہے
 کہ اگر تندرستی رکھنا ہو تو اخلاقی حالت
 درست کرو۔

مذکورہ بالا امور سے ثابت ہے کہ
 کہ ان امور فطن میں نہ تندرستی رہتی ہے
 نہ اخلاق ان دونوں باتوں کا کلی نشان
 سے مفقود ہوتا اسکے وجود اور عدم کو
 یکساں ثابت کرتا ہے *

ذات الجنب کا علاج دبانے سے

ڈاکٹر اوٹو پاسٹور نے اس
 قاعدہ کو بموجب خیال ڈاکٹر لوپل اور
 مارٹس کے استعمال کے نہایت
 ہی معینہ پایا ہے چنانچہ وہ ایک پٹی
 تین انچ کے قریب چوڑی اور سقدرد
 لبنی لیکر جاے در دس شروع کر کے
 گردا گرد دھاتی کے کس لڑکھاتے ہیں
 اور کئی دفع پٹی کے پیریتے ہیں
 اور بعض سطح کرتے ہیں کہ جانب صحت

تندرستی ہے *
 ہر شخص جھیڑے وقف ہر کرمیانی
 بُرنی چیز سے اس سے صد مائے قسم کے
 امراض پیدا ہوتے ہیں اور وہ اس
 قسم کے مرض ہیں جو ہمیشہ کے نیلے
 انسانی صحت کو خراب کر دیتے ہیں
 جس طرح لکڑی کو گھٹن خراب دیکھا
 کر دیتا ہے۔ تیس برس کے بعد عیاشی
 کی وجہ سے نام بسم میں کمزوری۔
 ہر وقت پڑا رہنا۔ کمالی اور سستی سے
 محبت۔ محنت اور جفا کشی سے نفرت
 دماغ کا موقوف ہونا۔ یہ سب تغیر سبانی
 صحت میں واقع ہو جاتا ہے۔ اور بھی
 اس سے زیادہ برائیاں ہیں جن سے
 ہر شخص واقف ہے۔ بخیر کی کوئی ضرورت
 نہیں۔ قمار بازی بھی بُری چیز ہے
 اس سے انسان میں چوری کی عادت
 پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ہر حالت میں
 انسان کو ان بُری باتوں سے بچنا

کے بغل سے شروع کر کے اور چند فٹ
چھاتی کے گرد پہر کر دوسری جانب
کو سوئی سے لگا دیتے ہیں جس سے
بہار پناہ پہنچا اچھی طرح سے پھیلا سکتا
ہے۔ تاکہ نکلستان میں یہ ستور
ہے کہ جس کی پٹی ٹوٹ جاتی ہے
یا ذات لجنب کا درد ہوتا ہے تو ایک
خاص قسم کی پٹی استعمال کرتے ہیں
جس سے انکے درد کو تخفیف دیتی ہے
چنانچہ وہ پٹی اس قسم کی بنی ہوئی ہوتی
ہے کہ معمولی چٹڑہ درفٹ لہنا اور ڈیڑھ
فٹ چوڑا لیکر اسکی دونوں طرف ہنری
کے بکھرے لگے ہوئے ہیں جب
کیسے درد ہوتا ہے تو وہ چھاتی کے گرد
لگا کر اسی سے بزرگ کرتے ہیں جس سے
درد بند ہو جاتا ہے۔ چنانچہ راقم نے
ایک بار ذات لجنب کا دیکھا
کہ جس نے بالابٹی لگائی ہوئی تھی وہ
صلح کے لئے میرے پاس آیا جب

میں نے اسکو اس کے کھولنے
کے واسطے کہا تو وہ جواب دہ ہوا۔ کہ
اس کے کھولنے سے مجھے سخت
پہرگا۔ آخر میں کھول کر دیکھا گیا تو ہنری
کو پہنے حالات پلویری نمودار ہوئے
چنانچہ اس پٹی کو ہنریس یا اور معمولی
دو اکیلول اور نیم بلوہ و گھنٹہ کے بعد
دیا گیا جس سے اسکو آرام ہو گیا اور
ذات لجنب میں جو سخت درد ہوتا تھا
اس سے وہ بیمار تاحصت ڈالی دیتا ہے
تو پس اس میں کچھ شک نہیں ہے
کہ کس سے درد کو آرام دیتا ہے اور یہ
کی خواہش بھی یہی ہوتی ہے کہ کھولنے
کے بعد اس سے چنانچہ جب ایسے دردوں
میں گھاس باسنگی لگائی جاتی ہے تو
جب تاک وہ درد سے اس جگہ کے
جلد کو نہ کھچے یا کہ کہیں نہیں آتا تو ہنری
اس میں کچھ شک نہیں کہ کھولنے سے درد کو آرام
دیتا ہے + درتھاب

بہت ٹھیک کہا ہے۔ تندرستی
ہزار فٹ ہے پس جس انسان کی
تندرستی کافی نہیں ہے اس سے
برگزا امید نہیں کرنی چاہئے کہ وہ دنیا
کا کوئی کام کر سکے۔ پس بڑے آدمی
ہونے کے لئے بڑے بڑے
کاموں کی ضرورت ہو اور بڑے
کام اس وقت ہو سکتے ہیں جب
انسان تندرست ہے۔ آگے چلک
تلا سفر پر نکلتا ہے کہ اگر تم تندرست
ہونا چاہتے ہو تو تم کو اپنی حالت
درست کرنی چاہیو۔

اب دیکھنا چاہئے کہ تندرستی کو بچو
قائم رہ سکتی ہے اور وہ کن سے
اسباب ہیں جن سے تندرستی
میں فرق نہیں آتا بہت کم لوگ
ہندوستان میں ایسے عین کے
جن کو اپنی تندرستی قائم رکھنے کا
خیال ہوتا ہوگا۔

جوانی کی حالت ایک جنون کی سی
ہوتی ہے اس وقت آنکھوں کے نیچے
انہی پیرا رہتا ہے یہ نہیں معلوم ہوتا
کہ کیا کر رہے ہیں اور اس کا کام انجام
کیا ہوگا تو جوان لوگ جن میں شعاع
کو کرتے ہیں جو تمام تر تندرستی ہیز
جب تک جوانی قائم رہتی ہے اگر
وقت تک کچھ بغلیوں کا بڑا اثر
ظاہر نہیں ہوتا لیکن تھوڑے فاصلے
کے بعد طبع طبع کے بیماریوں میں
متلا ہو جاتا ہے اور بہر تندرستی
اصلی حالت پر آنا ناممکن ہے۔

سب زیادہ بڑا اثر تندرستی پر
شراب جو ریاضی بازی اور عیشی
کا پڑتا ہے۔ حامی لوگوں کا اکثر خیال
ہے کہ شراب نہایت عمدہ چیز ہے
اسکے استعمال سے دماغ کو تقویت
ہو بخوبی ہے تو کل اعضا و ریسہ سم
امتیازات رہتے ہیں حالانکہ یہ

خیال باکمل غلط ہے شراب کا زیادہ اثر قلب پہ پھوٹے اور دماغ پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے انسان جلد مرنا ہے اور دماغ کمزور ہو جاتا ہے اور جب دماغ مادون ہو جاوے گا تو کل اعضا اور میسہ کمزور ہو جاوین گے۔ پس اس وقت سے اس کی جسمانی قوتوں میں ایک قسم کا انحطاط شروع ہو گا جس کی وجہ سے بڑا کام تو کیا وہ کوئی چھوٹا کام بھی نہیں کر سکتا بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ شراب اگر قرینہ کے ساتھ دوا اور استعمال کیا جائے تو بہت مفید ہے۔ ہمارے خیال میں یہ بھی کھنا ان لوگوں کا صحیح اور درست نہیں ہے۔ کثرت استعمال سے جلد بڑا اثر ظاہر ہو گا اور کمی سے بدیر

جس حالت میں فی نفسہ کوئی چیز

بڑی ہے تو اس سے فائدہ کی امید کیونکر کی جا سکتی ہے۔ اکثر ڈاکٹروں نے تجربہ کے بعد لکھا ہے کہ شراب بہت زیادہ مغل دماغ ہے پہلے ڈاکٹروں کا خیال اس کے برعکس تھا لیکن حال کے تجربہ کے بعد ثابت ہوا کہ شراب بہت ہی مضر اور ہلاک ہے اسی خیال سے اب انگریزوں میں بھی اسکا استعمال بہت کم ہوتا جاتا ہے اور غالباً تھوڑے دنوں کے بعد باکمل سوقوف ہو گیا پس ہر انسان کو ایسی بری چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے جس سے تندرستی پر خراب اثر پڑے افینین چانڈو۔ دگ۔ یہ بھی کوئی اچھی چیز نہیں ہے اس سے بھی طبع کے نقصان صحت میں واقع ہوتے ہیں۔ چانڈو جو ہندوین رائج ہے نہایت ہی خراب اور مضر

دایمی قبض کا علاج

ڈاکٹر ایٹکن صاحب دایمی قبض کے لئے ادویات کا استعمال منع فرماتے ہیں تاوقتیکہ تداویر ذیل سے کام نہ لے۔

(۱) غذا اس عین وقت پر کھانی جائے اور رفع حاجت کے لئے سترہ وقت پر ریاض جاری کرے (خواہ اجابت ہو یا نہ ہو)۔ ایسا کرنے سے حادث ہوگی۔

(۲) علی الصبح ریاض آب سرد کا پیالہ پی لیا کرے۔

(۳) آب گرم سے گاہ بگاہ حقنہ کریں۔

(۴) اگر وہ ایسے حاجت ہو تو شحم منفل اور ریوند کی گولی بوقت خواب استعمال کیا کریں۔

بو اسیر کا موما پاتھ کا علاج

جب بو اسیر کا باعث عمدہ غذاؤں

عدم ریاضت ہو تو موما پاتھ ڈاکٹر ایک وقت گندہاک اور ایک وقت کھلا کھلاتے ہیں۔

(۲) اگر بو اسیر بادی ہوا و رسولین میں سخت مدد و سزیش ہو تو آب گرم کا پہاڑہ دین اور ٹیگرم پانی کی پکڑ کرین جن لیضون کے سے ڈھیلے ہوں اور ان کو آب سرد سے پکڑی کرنی مناسب ہے۔

(۳) اجابت سے فروغت پانے کے بعد صابن لکڑی پانی جو آیت کریں۔ لیکن اگر ستون میں سخت مدد ہوا و روہ تھے ہوئے ہوں تو ٹیگرم پانی بہتر ہے۔

(۴) ریاض شراب و قہوہ نہ پئے پرج اور گرم مصالحہ نہ کھائے گھشت اور زود و خیم ٹکریاں بلا شکستہ (۵) قبض دور کرنے کے لئے

ایلوہ۔ ریوہ اور سناٹ کھائیں۔

اور ان ادویات سے مریض پر کمر
کو سہل مین +

۱۶) مریض کا بستر دیا وہ نرم و گرم
نہ ہوا اور مریض ایسے کر دٹ پر لیٹے
کو سستے اپنی حالت پر ہمین +

مارگریت کا نی علاج

سنا کرتے تھے کہ سانپ کے
کاٹے کو چوزہ مرغ فادر ہرے حال
کے تجربے سے دیکھ گیا کہ واقعی اس
مرض الموت کے لئے یہہ جانور
اکیر ہے اور بے نظیر +

ترکیب استعمال ہے کہ جب
کوئی شخص اس صدمہ جاننا ویز
بتلا ہو۔ فوراً دو تین سچے مرغ منگو کر
سو جو کھسین اور جس جگہ سانپ
نے کاٹا ہے اوس کے اطراف پر
کناروں پر بچھنا دیوین اور مرغ
کے رتھ کے نزدیک کے بال

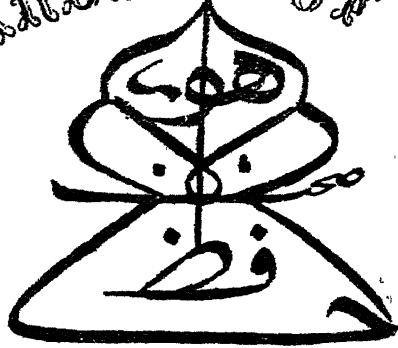
ادکھا کر اگر سکون نہ ہو
کر دین۔ تھوڑی سی دیر میں مرغ
نرخسم ایسا چسپان ہو جائے گا
کہ اوس کے پچڑے رہنے کے
ضرورت نہ رہے گی۔ مگر فوراً ہی
طائر روح مرغ پروان بھی کہ جائیگی
تب اس کو جدا کر کے دوسرا
بچہ مرغ لگا دین۔ اگر پھر ضرورت ہو
تو تیسویں۔ تا وقتیکہ مرغ زندہ رخم
سے جدا نہ ہو۔ حیات و موت
کے بات دو سک رہے۔ ورنہ
اس علاج کے بے مثال پونین
کوئی کلام نہیں۔ جو صاحب اس
تجربہ کریں براہ مہربانی نتیجہ سے ضرور
مطلع فرما دیں +

دافع زہر فسیون

ہندی بقدر کھنڈا دھاپا پانی میں پیکر پلا دین
زہر فسیون فوراً دفع ہو جاتا ہے +

قواعد اور زرخندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

قیمت	پیشگی	مابعد
عام قیمت موصول	۱۲	۸
کم درجہ والوں سے موصول	۶	۴

اشتہاد میعاد پیشگی ایک ماہ قواعد

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۵ اور ۲۰ کو نکلتا ہے +

(۲) اس میں حفظ صحت کے لئے خوراک و پریشانی وغیرہ کی

زبردہ لکھاوا (۱) منجر کے پاس ارسال فرمادین +

(۲) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں

بھیجا جاوے گا +

(۳) جو صاحب نو ذیہ کا پرچہ سنگو گاہ میں آدھ اندازہ لکٹ

ارسال فرمادین +

اور کثیر التوقع امراض کے علاوہ است و طریق تشخیص و تقریر

میں انگریزی و ہندی اور ان تداریک کو ذکر حسب تغیر

موسم بطور علاج حفظ و تقدم عملین لے جانے

درج ہوتے ہیں +

زینہ الحاکم حکیمہ ہندی ایڈیٹر

(میں نے اپنے لئے ہر ماہ کے ۵ اور ۲۰ کو نکلتا ہے)

حفاظت چشم

فی زمانہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے اشخاص کی آنکھیں بیاہٹ نرس گئے حفاظت چشم تعلیم سے فرغ ہونے کے بعد یا اول ہی ایسی خراب ہو جاتی ہیں جس سے وہ ساری عمر کے لئے ضعف بصارت یا مختلف امراض میں مبتلا رہتے ہیں جس کے باعث ادن کی کام امیدیں آئندہ زندگی کی برباد ہو جاتی ہیں لہذا ذیل میں ان خرابیوں کے روکنے کے واسطے چند ہدایات بتاتے ہیں جن پر عمل کرنے سے اونچی آنکھیں محفوظ رہیں گی اور خراب نہ ہوگی اور یہ ہے کہ ہدایات مفصل ذیل عوام میں مفید ثابت ہونگی۔

- (۱) - کم روشنی میں نہ پڑھیں۔
- (۲) - ایک دم سے دیر تک گت بینی نہ کریں بلکہ ذرا ٹھہری جایا کریں (۱۳)

چشم و دماغ کے طاقت کو زایل نہ ہونے دین بلکہ اس کے بڑھانے میں سعی رہیں (۲) - جسم اور دماغ کے طاقت کو جو کام میں نہیں لاتے اونچی بینائی خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ (۵) - صبح اٹھتے ہی بغیر کچھ کھانے آنکھوں پر زیاوہ زور ڈالیں (۶) - پاؤں کا گرم اور سر کا سرد رکھنا عیالہ حفظ صحت کا حکم قوت بصارت کے لئے نہایت ہی مفید اور بہتر ہے۔ (۷) - جس جگہ کافی روشنی نہ ہو وہاں پر نہیں پڑھنا چاہئے (۸) - وہ جگہ ایسی ہو کہ روشنی سب اطراف کو آدے (۹) - جب جسم میں نقاہت ہو کسی بہک بیماری سے رو صحت لارٹا ہو تو ایسی صورت میں نہ پڑھیں (۱۰) - لیٹے لیٹے پڑھنا وجہ بینہ سے (۱۱) - بہت عرصہ تک ستوا تر کچھ کو کتاب وغیرہ پڑھیں بلکہ بیچ میں تھوڑا

تھوڑا اور سکوا آرام بھی دیتے ہیں (۱۲)
 پڑھنا اور مطالعہ کرنا باری باری ہونا
 چاہئے یعنی فرضاً اگر ایک یا دو گھنٹہ
 پڑھنے میں صرف ہوں تو چند منٹ آرام
 کر کے پھر مطالعہ کرنا چاہئے اسطرح اور
 کام متعلقہ تعلیم کریں (۱۳) مطالعہ کرتے
 کرتے وقتاً اوجھ کھڑا ہونا نہ چاہئے کیونکہ
 اس سے بعض دفعہ خونِ کلیتہت راور
 چہرہ کی طرف رجوع ہو کر باعث مختلف
 امراض کا ہوتا ہے (۱۴) عمدہ چہا پکی
 کتاب استعمال کرنا چاہیو کیونکہ خراب چہا پ
 پر اکثر نظر چکر جاتی ہے (۱۵) انکس
 روشنی میں کچھ فرق ہو تو حسب رہے
 ڈاکٹر یا حکیم عینک لگائے (۱۶) گندی
 اور بدبو دار جگہ میں تپہرین شراب
 سطلق چھوڑ دین اگر ہو سکے تو قبا کو سر
 ہی پھیر کرین (۱۷) روزش بہانے
 میدان میں روزہ کرنی چاہئے (۱۸)
 جب کبھی بیاری ہی چشم بہا دے تو لکھنا

اور پڑھنا کھنت بند کر کے علاج
 کرنا چاہئے جب معالج اجازت دین
 پڑھنا چاہئے (۱۹) صبح کو بستر سے اٹھنے
 کے بعد اگر آنکھ کو سرد پانی سے بھی طرح
 دھویا جاوے تو کسی مریضوں کا حفظ
 مانع قدم علاج ہے اور جن دنوں
 میں خاک و ہول ہوا کے ساتھ ملتی
 ہے موسم بہت گرم ہوتا ہے تو اس
 موسم میں بستر پر جانے سے پہلے ٹھنڈا
 پانی سے آنکھ دھونی چاہئے تو اس سے
 سوزش نہیں ہو سکتی۔ (۲۰) ہمارے
 ملک کا دستور ہے کہ اکثر نوجوان طلباء روزہ
 سر مر لگاتے ہیں یا بلا ضرورت سبز
 سیاہ عینک لگا کر خواہ مخواہ غرابی لگاتے
 کیے خواہش کرتے ہیں یہ دونوں چیزیں
 از روئے حکمت ناجائز ہیں ان سے
 آنکھیں کمزور اور غراب حالت کی آگیا
 ہو جاتی ہیں *

گوشت خوب

قدرتی بناوٹ حیوانی پر جب غور کیجاوے تو فوراً معلوم ہو سکتا ہے کہ قدرتی طور پر گوشت خور صرف متعدد قسم میں اُنکے دانت و تونہ پوچھنے ایک خاص قسم کی ہوتی ہیں مثلاً شیر بچھہ بہیر یا کیسے ترچھے دانت رکھتے ہیں بیل چاتوش گدھا وغیرہ ایسے دانت نہیں رکھتے۔ بسطیح چیل بازہ شکر ایک خاص قسم کی چوچ اور ناخن رکھتے ہیں کہ طوطا و مرغ بطیر وغیرہ جو پہل پھول بیوہ جات سے گذارہ تے ہیں اون سے بالکل مختلف ہے اگرچہ گوشت خور اور چیرین بھی کہا لیتے ہیں مگر جو قدرتی طور پر گوشت خور نہیں ہیں وہ کچا گوشت تو ہرگز نہیں کھاتے ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو کچا ہو کھاتے

ہیں *

آدمی کے بناوٹ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی قدرتی طور پر گوشت خور نہیں ہے اور بلا پکائے تو کسی جانور کا گوشت نہیں کھا سکتا۔ اس سوال کا جواب دینا ناممکن یا بہت ہے کہ آدمیوں میں کب سے اور کیوں ایسا رواج پیدا ہو گیا اہل منہو کی قدیمی کتابوں میں جانوروں کا شکار کرنا اور قربانی سینے کا تذکرہ پایا جاتا ہے اسی طرح اہل اسلام اور عیسائی لوگوں کی کتابوں سے اسکا پتہ چلتا ہے چنانچہ حضرت محمد صاحب کے زمانہ میں قریباً جانوروں کا تجزیہ ہو چکا تھا کہ اسوقت حلال اور حرام کی باتیں خط تئیں پہنچا گیا گو اس کی ابتدا ثابت کرنا مشکل ہے مگر یہ صاف ہے کہ اسکا استعمال ابتداً بوجہ کسی ضرورت کے اختیار کیا گیا تھا اور وہ ضرورت فائیکہ یا لذت کی غرض سے نہ تھی کیونکہ انسان کا خاصہ طبعیت ہے کہ حیوانیت سے انکار نہ ہو خواہ شیار نہیں کرتا پس

کہ یہ قوم منتشر و ماری ہے۔ بعد ازاں جب سکھ قوم نے زور پکڑا تو انہوں نے واسطے شجاعت بجائے اس دستور کے کہ دیہی کی بل دیا جاتی ہے جھٹکا کرینا رواج پیدا کر دیا۔ کہ جس سے گوشت خوردی بڑھ گئی۔

جیسے سلطنت انگریزی اس ملک میں قائم ہوئی چونکہ مذہبی قیود کمزور ہو گئے ہیں۔ ہندوؤں میں گوشت کا استعمال دیہی کے بل اور جھٹکے کے علاوہ قصا بون کا فوج کیا ہو بھی مروج عام ہو گیا۔

بنسبت دیگر قوموں کے ہندو جو اپنے میں بڑی فضیلت جیو نہیا نہ کرنا اور نیر اور مدرہ کا نہ استعمال کرتے ہیں سمجھتے تھے وہ فضیلت ان کی اچکل ٹھون ٹھٹھ لٹ ہی ہے۔ ہندوستان میں بہت سے بنسبت اہل اسلام جو متول تھو اوس کی بڑی وجہ یہی ہے۔ چنانچہ اب یہی قوم ہندو مذہب سے دور ہو چکا ہے۔

غالب قیاس یہ ہے کہ ابتدا دیکھوں نے کمزوروں اور بیچاروں کو طاقت دلانے کے واسطے اسکا استعمال کر لیا اور بعد ازاں مصالحہ وغیرہ ڈال کر لوگوں نے کئی طرح سے واسطے حصول لذت کے بھی ختم کیا کر لیا اور بعض سرور ملکوں میں جہاں بنسبت اندج اور بیہوش کے شکار زیادہ ملتا ہے۔ یا جن ملکوں میں مچھلی افراط سے ملتی ہے بطور غذا کے اسکا استعمال صحت سمجھا گیا۔

اور ملکوں کو جانے دو ہندوستان میں جب ہندو لوگ اہل ہی اول آباد ہوئے تاہی باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں جنگلات کی وجہ سے دو وہ دہندہ جانوروں کی پرورش آسان تھی اس واسطے دو وہ زیادہ بنسبت اندج کے استعمال کرتے تھے۔ پس تو ابی کا دستور کم ہو گیا اور شکار کرنا اور کھانا صرف چھتری قوم سے مخصوص ہو گیا

استعمال سے نفرت ہے خوب اللہ مین
 پسنت بکرا قوام کے کوبن مین گوشت
 خورنی حبیب ہنہین بچھا جاتا ۔
 گوشت خوری سے جیسا کہ ہندوؤں کے
 بزرگون کا قول ہے ۔ پیچھے ۔ اسر بدھ ۔
 بڑھ جاتی ہے طاقت رحم زائل ہو کر بدتی
 پیدا ہوتی ہے ۔ ایک عورت پر آدمی
 قناعت ہنہین کر سکتا ۔ واسطے ہضم کرنے
 گوشت کے اکثر شراب کا استعمال کرتے
 زمین ۔ گو بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک
 استعمال سے طاقت پیدا ہوتی ہے
 اگر جب ان کا مقابلہ ان قوموں سے کیا
 جادوے جو جائے اس کے دودھ استعمال
 کرتی ہیں تو فوراً تسلیم کرنا پڑے گا کہ انکی
 عمر و طاقت و زندگی مستقل ہوتی ہے
 باقی یہی لذت سویا ور ہے کہ گوشت
 کی لذت بہت کچھ گوشت کے حصے
 ہونے اور عمدہ پکانے پر منحصر رکھتی ہے
 ہندو کہ یہ ہر دھار میں حبیب ہنہین ہوتے

بوجہ اس کے کہ قصاب لوگ مسلمان
 ہوتے ہیں اس واسطے وہ ہندوؤں کو
 عموماً اچھا گوشت ہنہین دیتے اور چونکہ
 عبرت ہندو و خود گوشت ہنہین کما تین
 اس واسطے کہ ہنہین پکا سکتین اگر کسی
 صاحب کے ملازم رکھنے کی توفیق بھی ہے
 یا خود پکاتا ہے تاہم کم مقدار میں
 چونکہ پکا یا جانا ہی چھپا ہنہین بنتا ۔ سیر
 و دسیر سے کم عموماً خراب ہو جاتا ہے
 لذیذ و مقوی اجزاء و کچھ مین ہی تلف ہوتا
 ہر گاہ کہ نمک و مرچ مصالح کی کمی بیشی
 ہو جاتی ہے مالک و ملازم کے درمیان
 اسوجھ سے ہر روز کھانا رہتی ہے حالانکہ
 اس بچا پکے کا آئین کچھ بھی قصہ ہنہین
 ہوتا ۔ پس پسنت گوشت کے دودھ کا
 استعمال بہت آسان اور مفید ہے ۔
 اس قیمت پر جو گوشت کے واسطے خرچہ
 کرنی پڑتی ہے دودھ کافی مقدار میں
 ہر گچھ سکھتا ہے ۔ دودھ سے مانی کھین

دسی پہ چاچھ۔ وغیرہ عمدہ سے عمدہ
چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں ہندوؤں
کے بزرگوں نے دودھ کو ایک رتن اور
بیشمل و ما قرار دیا ہوا تھا جیسا کہ اس قول
سے ثابت ہوتا ہے۔ پے سان تریلوک
بن اوشد نہیں کوئی نہ غور گزیر بکھلا
اسلام سنلہ کے قابل ہیں انگریزی
کا کلام۔ ویسی طبیب بھی مایہ کھتے ہیں۔
پہر نہیں معلوم کہ ہندو روز بروز کیوں
گوشت خوری میں ترقی کرتے جاتے
ہیں۔ حالانکہ حسب شرح صدر اسین
کچھ ہی فایده نہیں ہے۔ راقم نے
بعض نوکری پیشہ جو تحریر وغیرہ کا کام
کرتے ہیں ان سے تذکرہ کیا جن کا
جواب تھا کہ اس طرح کا تقویت دیتی
ہے گریس خیال میں وہ غلطی پر ہیں
دودھ ببادام گوشت سے پورے جہاں
کے واسطے مفید و لذیذ چیزیں ہیں ان
فوجی ملازمان کے واسطے گوشت خوری

بعض مہجرات کے لحاظ سے راستہ
بھی عیب میں داخل نہیں کرتا بلکہ
میں جو تو میں دیگر نکات سے آگاہ ہیں
جو عمدہ سال سے گوشت خوری
کی عادی ہیں جبکہ ان میں کوئی نسبت
گوشت خوری سے نہیں ہے تو عجب
ہے کہ ان کی تعلیم خستہ یا رکیں خصوصاً
اسوجہ سے کہ اسکے ساتھ شراب اور
کثرت جماع لازم و ملزوم ہے۔ اور ان
تینوں کی نسبت یہ کہ ایک ہندی مقولہ
ہے۔ "ماس شراب زہمی تیندن ماس
ماس" جس فعل سے دولت تلف
ہوئی تو عقل کہاں اور عزت کہاں اور
تندرستی کہاں ؟

دفعہ تہذیب کا ترجمہ

پیسل کے درخت سے ایک ساکھ اترتا
جناوین اور اسکا پوست دو پرکین اور
باری کے بخار آنے سے تین سنت

پیشتر اس دانتن یا سواک استعمال
کریں اور بارہ منٹ تک اسی طریق
سے عمل کرتے رہیں اور بعدہ مٹھو
دھو ڈالیں بخار نہ آئے گا۔

مچھلی کے کھانے سے مضر
کوڑھ کا نمود آہونا

سرمال گھنری جو شہنشاہ جرسن متوفی
کے معالج تھے اور جو گلستان مین
ایک مشہور اور عاذق ڈاکٹر مین مضمون
کے بارے مین لکھتے ہیں کہ ممکن ہے
کہ یہ مرض ایک قسم کی مچھلی کھانے سے
پیدا ہو۔ زمانہ قدیم مین لگوں کا خیال تھا
کہ اگر کوئی شخص دودھ اور مچھلی کھتی کھاؤ
تو غلبے کے یہہ جاری پیدا ہو۔ اس قسم
کا باعث یہ ہے کہ مچھلی کھانے سے
انسان کی صلد مین بہت سی بیماریاں پیدا
ہوتی ہیں اور یہ امر قابل تسلیم ہے کہ قوم
ماریس کو ایک قسم کا مرض جس ایک قسم

کی مچھلی کھا نیسے پیدا ہو جاتا ہے جسکو کہ
وہ لوگ چور یا کاپور کے نام سے نامزد
کرتے ہیں اور وہ تانڈو نام تالاب یا مالا
مین پیدا ہوتی ہے۔

اشتہار کتب طب

جو بذریعہ نقدیت یا ٹیکسٹو ایل روانہ ہو سکتی ہیں۔

۲۰	۳	رسالہ افق اشک سوزاک (طبع ۲)
۱۸	۸	معالجات بواسیر کٹری یونانی و ہندی دودیر سے
۱۸	۹	رسالہ مبیضہ (طبع ۱۸۸۵)
۱۸	۸	المحذرات من الکرات شریفیون بہنگ پس کے عظمت دہلی احکام دربارہ صلت و حرمت ..
		المرض کی اہیت و باب پالیس
		مٹیر یا ٹیکسٹو - مولفہ محمد طر
		رحیم خان صاحب خان بہادر
۱۸	۸	طبع ہفتم

المشہر

حکیم غلام نبی چیمبرز افطحت لاہور بیروچی دودھ

قواعد اور زرچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

نمبر ۱۲

بند

GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شیخ قیامت	پیشگی	بابعد
عام قیمت سے وصول	۱۰	۱۰
کم درجہ والین سے وصول	۵	۵

اشفاق میعاد پیشگی الکیما قواعد

- (۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ روپے کو بخشتا ہے +
- (۲) اس میں حفظ صحت کے لئے خوراک پوشاک خواب (زبردہ لکھا) وغیرہ کے پاس ارسال فرماویں +
- (۳) وبیماری اور کثیر الوقوع امراض کے علاوہ شہر میں تشخیص و تجویز لئے اگر نری ویزانی اور مان تداریک و فکر جو سب بھیجا جاوے گا +
- (۴) قلم و رسم بطور علاج حفظ افتدیم عہد میں نے چاہئیں (۵) جو صاحبان نے ماہ پرچہ سنگو میں آئندہ آکر لکھنے میں جرتے ہیں +
- (۶) ارسال فرماویں +

نزد الکیما حکیم فلاذی ایڈیٹر

محمد بن ابی بکر

حفاظت بنیائی چشم میں

نیک استن

ایک نیک سیرت حکیم نے اپنے کامل
تجربہ سے منہ جو ذیل باتیں کی ہیں
تا کہ ہر شخص اسکا پابند ہو۔ اور ہمیشہ
جوانی اور بڑھاپے میں اسکی بصارت
قائم رہے +

(۱) اور وہ یہہ ہیں :

(۱) کم دیکھنی میں نہ پڑھو +

(۲) ایک دم سے دیر تک کتاب بینی

نہ کریں بلکہ فوراً ٹھہری جائیں +

(۳) جسم میں بے قوت کو ذیل نہ ہونے

دین بلکہ اسکے بڑھانے میں سعی

رہیں +

(۴) جسم و دماغ کے طاقت جو بالکل

کامی میں نہیں لانے روکی بنیائی

غریب ہونے کا اندیشہ ہے +

دھما صبح اور شام ہی بغیر کچھ کہا ہے

آنکھ دن پر زور نہ ڈالیں +

(۵) پاؤں کا گرم اور سرد کا سرد کھانا

حفظ صحت تمام جسم قوت بصارت

کے لئے نہایت ہی مفید ہے +

(۶) جس جگہ کافی روشنی نہ ہو وہاں

نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ وہ جگہ ایسی

ہو کہ جس میں روشنی اطراف سے

آوے +

(۷) جب جسم میں نقاہت ہو یا کوئی

مہلک بیماری سے حکیم راجحت لارہ

ہو تو ایسی صورت میں نہ پڑھے +

(۸) لیٹے لیٹے کتاب پڑھنا واجب

نہیں ہے +

(۹) بہت عرصہ تک سوارانگھ کو کتاب

وغیرہ پر نہ لگائے کہیں بلکہ بچھین

تھوڑا تھوڑا اسکو آرام دیں +

(۱۰) پڑھنا اور مطالعہ کرنا باری باری سے

ہونا چاہئے مثلاً اگر ایک یا دو گھنٹے پڑھنے

میں صرف ہوئے ہیں تو چند نشتا لزم
کرنا چاہئے اس طرح اور کام شیعہ تعلیم
کرین +

(۱۲) مطالعہ کرتے کرتے ایک نختا اٹھ
کھڑا ہونا چاہئے کیونکہ اس سے بعض دفعہ
خون یک نختا سر اور چہرہ کی طرف
رجوع ہو کر باعث مختلف امراض کا
ہوتا ہے +

(۱۳) عمدہ چھاپہ کی کتاب استعمال کرنی
چاہئے کیونکہ غراب چھاپے پر اکثر نظر
چکر اجاتی ہے +

(۱۴) انگلیس و فنی میں کچھ فرق ہوتا
ہے پائے ڈاکٹر یا حکیم صلیک لکائی
چاؤے +

(۱۵) گندی اور بولہ دار بگڑی میں پیچھے
بیز رہنا چاہئے شرب کا پینا مطلق
چھوڑ دیں اگر ہر سکے تو ٹھکانے سے بھی
پہن کرین +

(۱۶) ورزش جیانی ٹھیک میدان میں

ہر روز کرنی چاہئے کہ علاوہ امراض چشم
زایل کرنے کے جسم کو بہت قوت بخشی
ہے اور ریلج بالکل پیدا نہیں ہوتے
(۱۷) جب کبھی ہاڑی چشم لاتی ہووے
تو کھینا پڑھنا یا یک نختا بند کر کے
علیٰ ج کرنا چاہئے جب علیٰ اجازت
مطالعہ کیے دیوے تب پڑھنا چاہئے +
(۱۸) صبح کو بستر سے اڑھنے کے بعد اگر کچھ

کو سرد پانی سے چھٹی دھو کر یا جلانے
تو کئی ایک امراض کا حفظا تقدم علاج
ہے اور جن دنوں میں خاک ہو کر
ہو کے ساتھ اڑتی ہے یا موسم بہار
گرم ہوتا ہے تو اس موسم میں بستر سرت
پر جانے سے پہلے چھٹی سوجھیں
ٹھنڈے پانی سے دھوئی جائیں تو
اس سے سوزش نہیں ہوتی +

(۱۹) ہمارے ملک کا دستور ہے کہ اکثر جوان
طالب علم، دفترہ سرورہ و بصورتی کے
دستے لگاتے ہیں۔ یہ بلا ضرورت جنر

سیاہ عینک لگا کر خواہ مخواہ نابینا ہونے
کی خواہش کرتے ہیں جو کہ دو نوچیزیں
از روئے قاعدہ حکمت ناجائز ہیں انکو
الکھ کر روا رکھنی عادت کی عادی ہوتی
ہے *

ریاضت

صحت بدنی کے اسباب میں ایک
بڑا سبب ریاضت ہے جسکو مشقت
و محنت کہتے ہیں اور ہر ایک عضوی
ریاضت علیحدہ علیحدہ ہے مثلاً
الکھنے کے ریاضت زیادہ دیکھنا دماغ
کی ریاضت فکری و خیالی کام زیادہ کرنا
فکر سے زیادہ کام لینا۔ دھڑکے
ریاضت کسی چیز کو پکڑنا تھہر کی طاقت
کرنا۔ پاؤں کی ریاضت زیادہ چلنا
اسی طرح آواز اعضا کی ریاضت۔ ہر ایک
عضو کی ریاضت ریاضت خاصہ
کہلاتی ہے اور ایسی ریاضت جسمین
تمام یا اکثر اعضا کو ریاضت ہو رہا

عامہ کی جاتی ہے *
حکمانے لکھا ہے کہ گھٹورے کی داری
میں انسان کو ریاضت عامہ ہوتی ہے
اسی طرح پیادہ پا چلنے میں بھی اکثر اعضا
کو ریاضت ہوتی ہے۔ عامہ ریاضت کا
فائدہ بدن کے تمام اعضا سے ظاہری
و باطنی کو پہونچتا ہے اور ریاضت تک
کرنے سے نقصان ہوتا ہے *

حکمانے لکھا ہے کہ غذا و نہضت نے
جس عضو کو جس کام کے لئے مقرر فرمایا
اگر وہ کام اس عضو سے نہ لیا جائے
تو وہ عضو بیکار ہو جاتا ہے بیکار ہونے
کی یہی وجہ ہے کہ اس عضو کی ریاضت
ترک ہو گئی *

ریاضت ترک ہونے کی مضرت منفہ
منفہ یہاں تک پہونچی کہ اس عضو میں
اوپر قوت خاصہ ہی نہیں *
و کچھ بعضے جوگی فقیر جو اپنا دھندہ
ہر وقت اوپر رکھتے ہیں اون کا دھندہ

خشک ہو جاتا ہے اور پھر تپتی طاقت
اوس میں نہیں رہتی کہ اوس سے کوئی
کام کر سکیں یا اوس سے حرکت ہے
سکین اسی طرح جو دریش یا جوگی لوگ
عورت کے پاس جانے سے ہمیشہ
احتراز رکھتے ہیں اور نہیں قوت باہ
نہیں ہتی اور جب اوسکا دعا و منظور
ہوتا ہے اگر استعداد باقی ہے تو رفتہ
رفتہ بند رنج اوسی یا صنت خاصہ سے
پہیر جاتی ہے +

اسی طرح جو لوگ زیادہ چلن کی عادت
نہیں کرتے جب کبھی اؤ کو چننا پڑتا ہو
تو نہایت تھک جاتے۔ اور جو لوگ
شغل کا عدا و ن کے اکثر بیٹھے رہتے
ہیں وہ تھڑی دور چلنے میں بھی تکلیف
پاتے ہیں +

مشی نہ کرنے سے بدن کی رطوبات
تخلیل نہیں ہو تین غم بڑھ جاتا ہے
کسی کی تو نہ نکل آتی ہے کسی میں پھیل

جاتا ہے تھڑی دور چلنے میں دم اؤ تھرتا
ہے کوئی ضروری محنت کا کام پہلے
سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ بلغم
اور زلہ کے بیماریاں بہت پیما ہوتی
ہیں جن سے صحت و آرام میں ہمیشہ
خلل رہتا ہے۔ کہنا نا بھی اچھی طرح مضم
نہیں ہوتا اور کہنا نا مضم نہ ہونے سے
بہت بیماریاں فتور مضم کے پیدا
ہو جاتی ہیں۔ آدمی نحیف و کس
ہو جاتا ہے۔ بدن میں طاقت نہیں
ہوتی۔ اور ہر چیز مخالف سے بہت
ضرر پہنچتا ہے۔ اسلئے اطباء نے رضیت
کو صحت ہدی کی تدابیر میں لکھا ہے
اور حقیقت میں جو لوگ ہمیشہ ریاضت
کرتے رہتے ہیں وہ بہت توانا رہتے
ہیں۔ لہذا نل اور فتور مضم کی بیماریوں
سے محفوظ رہتے ہیں +

دیہاتی آدمی جو ہمیشہ کھیت کھوہنے
پہل جاتے کی محنت کرتے رہتے ہیں

کیسے توانا اور طاقتور ہوتے ہیں شہر
 کے لوگ جس قدر غذا کھاتے ہیں اُس
 سے سچند و چار چند وہ لوگ کھانا
 کھا جاتے ہیں اور ڈو کا رنگ نہیں
 لیتے اور حضرت شہر پاؤں بھی غدا
 نہیں کھاتے اور ہمیشہ دیان و نفخ و درد
 وغیرہ کی شکایتیں کرتے ہیں اور وہ
 علاج کے حیشہ محتاج رہتے
 ہیں لطف یہ ہے کہ وہ اور غیرہ کے
 ساتھ بھی شکایت نہیں چھوٹی۔
 اور محنت کرنے والوں کو غیر وہ اسے
 غضم اور بغیر جو بدن وغیرہ کے ثقیل
 سے ثقیل چیزیں بیرون غضم ہو جاتی
 ہیں۔ وہ لوگ یہ نہیں سمجھتے ہی نہیں
 جانتے کہ ثقیل غذا کسے کہتے ہیں اور
 خفیف کسے کہنا کھانے سے کبھی
 یہ نہیں اور وہ غضم یا نفخ شکایتیں
 کی یہی شکایت نہیں ہوتی ہے محض
 ریاضت کے سبب ہے جو لوگ

ایسی ریاضت نہ کر سکیں اور نہیں اپنی
 حفظ صحت کے لئے ضرور ہے کہ کبھی
 کیا کریں یعنی کسی قدر ہٹلا کریں یا
 کہیں سیر کو جایا کریں یا ورزش یا ڈو
 کد کیا کریں لیکن اس قدر کثرت نہ کریں کہ
 موجب بضررت ہو۔ ریاضت کا جو طرح
 نہ کرنا بضرر ہے ویسا ہی اسکی زیادتی
 بھی نقصان کرتی ہے زیادہ محنت کرنے
 سے عجب زیادہ عرق بدن سے نکلتا
 ہے تو اس سے جفاف اور خشکی پیدا
 ہوتی ہے وہ بھی نقصان کرتی ہے۔
 اس سبب اطباء نے لکھا ہے کہ مرتبہ
 اور ط کی ریاضت کر جائے اور پیشہ ریاضت
 میں قسط کا لحاظ ہے اور کبھی ترک نہ
 کیجائے۔

پرسیرات و احتیاطات جو ہمیشہ

کے فنون میں ضروری ہیں

بار بار اور دیر غضم و ثقیل میل کی بنی ہوئی

بازر اس کی کچی چیزیں اور کل میوہ جات تر
 و خام اور زیادہ گھی بھی معطر ہے غم الم
 اور کثرت جماع کا بھی طبیعت پر بڑا اثر
 ہوتا ہے اور سخت معطر ہے کہ ڈرتے
 کہا نا چھوڑ دینا جو پخت کمر دی ہوتا
 ہے اوشنگلی و گرسنگلی پر صبر کریں
 اور زیادہ پھرین خرلوزہ اور شغلاو
 نہ کہائیں اور نہ زیادہ ریاضت کریں
 طاگر برگ صاحب کا بیان ہے کہ خرلوزہ
 میں وہ اجزاء ہیں جو نہایت باریک
 ذروں میں پائے جاتے ہیں جو مضیغہ
 کے محرک اور پیک کنندہ ہیں۔ دوسرے
 صاحب کی تحقیق کا نتیجہ ہے کہ خرلوزہ
 ذرات خرلوزہ میں بیان کئے گئے
 ہیں وہ بچون میں ہیں اسلیے کہاتے
 وقت خوب خرلوزہ کو ان سے صاف
 کر لینا چاہیے *

غذا جب باہر جانا چاہیں تو خالی
 پیٹ دجائیں بلکہ چارپلی کر جانا چاہیے

انار دانه ترش کی چٹنی زرشک و آچار
 و آتیہ کا مٹا و لیون کہانے کے ساتھ
 استعمال کریں *
 آیام و یا وین غذا کا انتظام شد
 ضروریات سے ہے اکثر بعضی اور تخم
 غذا و دی کیفیت اور و دی کیفیت
 سے ہوتا ہے اور غذا غیر معتاد کہانا
 اور خراب گندی ہو اسونگھنا میلا
 پانی پینا اور او یہ سہلہ یا مٹی کہانا
 کثرت جماع بھی نہایت متفرق و ضعف
 معدہ ہیں *

ہو میو پتھک ڈاکٹر بطور علاج
 حفظا تقدم و بار کے دنوں میں لیون
 کو جن کو ضعف اسی یا مرض سہماں
 کی عادت ہو۔ دبے پٹے ہوں دن
 میں دو تین مرتبہ کیو۔ پر م اور ویش
 رم دیا کرتے ہیں *

بسیضہ کے دنوں میں کیا کرنا چاہیے

کہ دبا و ترقی نہ کرنے پائے

سب سے پہلے ہوا کے اصلاح کریں
اگر کہیں نجاست وغیرہ پڑی ہو تو
اُسے دُور کریں اور جب گہکہ کو خوب
صاف ستھرا کریں اگر فرش پختہ
ہو تو ہر روز دھولا دیا کریں اگر نجاست
کا ڈھیر ہو جیسا اردوڑی جیسے
اُس کو مٹی سے جو قریب ۲-۲-۲
چڑھ جائے دبا دین اگر گہر کے
قریب پانی جمع ہو تو اُس کو دُور
کریں اور اگر بڑا گڑھا ہو تو تبدیل مکان
کرنا چاہئے اور نہ سب مال پھر لیکر
مریض کے ارد گرد جمع ہوں گہر
مکان میں جس کے کسی طرف سے
ہوا بند نہ ہو یہ مین اور پاخانہ گہر کی
تالیوں کو ہر روز دھولا دیا کریں اور
گہر کے قریب کوئی بد بو دار چیز نہ رہنے
دین +

طویلہ اسپ - وغیرہ سولیشن کے
رٹائش کیے جگہ سے علیحدہ ہونا چاہئے
تاکہ ہوا کثیف نہ ہونے پائے اُن
چامات کا پانی جو شارع عام میں
ہوں بہان لوگ بے روک ٹوک
کپڑے دھوتے ہوں یا غسل کرتے
ہوں یا اندھیری جگہ یا بد روڑ
یا گہرے گڑھے کے قریب یا گھر
کنارے بے سنڈل ہوں یا اُن میں
کوئی کثافت حیوانی و نباتی پائی جائے
یا دُرنی ہو استمال کریں +
جو چاہ گہلی نین میں مائع ہوا اُن میں
آفتاب کی روشنی کی کرنیں پڑتی
ہوں اور قبوعات بالا سے کوئی قریب نہ ہو
اور اُن کی من سلم زمین سے ڈھائی فٹ سما
طو اپنی ہونا کہ جو پانی گڑے نوڈیا جاسے
کسٹن میں اپن جائے اور ضیاعا پانیکو چوش
دیکر سوکھ کے یا قطرہ ربیعہ کو ملد وغیرہ
کے چھان کہ فرش کیا کریں +

قواعد اور زچہ کو غور سے مطالعہ کیجئے

GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES

قیمت	پیشگی	بالبد
عام قیمت ہر محصول	۱۲	۸
۱۲ درجہ مالون ہر محصول	۶	۴

اشہد میعاد پیشگی ایک ماہ قواعد

(۱) عزیزدار و خوشترام ز قیمت حکیم غلام نبی

ز ریزہ ایک لکھا ہجرت کے پاس سال فرما دین +

(۲) بلا وصول قیمت پیشگی کو لکھا کے پاس دین

ہیجا جاوے گا +

(۳) جو صاحب نمونہ کا پرچہ نکلے اور فائدہ مالک

اور سال فرما دین +

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۲۵، ۳ کو نکلتا ہے +

(۲) اس خطبہات کے لئے خاک و خاک و خواب +

بیلبری اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و پیشگی

و غیر بے انگیزی و زانی اور ان تالیف کا ذکر چھپ

تغیر سے ہر علاج خطبات اقدم لئے جاہلین

بیج ہونے میں +

زیادہ حکیم غلام نبی

پیشگی

مغربات حکیم اسلامی مولوی محمد بشیر خان کنڈوی لنگری سابق معالج

فہرست ادویات مغربات
جدیدہ ضلع هزارہ

خداوند کریم کی قدرت کاملہ سے ہر ملک
میں ہر قسم کے نباتات و جان کے باشندوں
کے ذہنیہ امراض کے لئے پیالے میں
جن کے افعال و خواص اکثر ان کو تجربات
سے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے محاصر
بعض طبباء جن کا مدار اکثرے بھلن پر ہے
جو ایک کتاب یا دو پڑھ کر طبیب حکیم ہو کر
ہمیں۔ ایسا ادویات کو نادرث سمجھ کر اپنے
صدر میں بھل کے پردہ سے ڈھانپ رہے
ہیں اور ترقی و رشاعت ادویہ معارف
کے ہرگز خواندہ نہیں ہیں انہیں سہ
کہ اگر نیندہ کا مغربات جدیدہ جو طبیانی

کے منجہجات مطولات۔ اور نادرث
مغربات ڈاکٹری سے بدرجہا مفید نبات
ہوتے ہیں۔ سلسلہ وار و مع رسائل
طبہ ہوئے ثواب تک ایک طب
جدید طیارہ دشا لے ہو جاتی۔

اگرچہ ادویات مطولات جو بندہ کے
میں سال مغربات مغربات ہوئے شیشہ مار
ہیں مگر فی الحال صرف وہی ادویات مزج
ذیل ہوئے جو کثیر الاستعمال اور مکرر تجربہ
کو ہو پختہ ہیں۔

اول۔ مایجری جسکو کھینڈہ۔ اور
سید خان لایہ۔ اور بصل الجیہ بھی کھتہ ہیں
مایست۔ چنانچہ بقدر پیادریا شلغم۔
زنگ سفید بلا پوست یک شاخ برگ
شش پارہ کلان۔ پھل و ج کے قریب
جو خوشہ جوار کی طرح مدور دانہ دار پختہ
ہوتا ہے۔ زنگ تخم سفید پختہ۔
نسبت بگنک کہ قربان ملک سے
ملک گنگر مقام ہر کوٹ میں بخت

اس قسم کی خرابیاں نہیں ہونے پائیں
 بخار کی حالت میں جب بعض دفعہ
 کوئی بھی دوا کارگر نہیں ہوتی تو چار
 لوگ گرم گرم اور تھوڑی تھوڑی مقدار
 میں ستوا تر پلانے سے پسینہ اور پیشاب
 دیا وہ اگر فوراً بخار دور جاتا ہے۔ پھر
 بخار اپنا حملہ نہیں کر سکتا ہے غرضکہ
 یہ نایاب شے زندگی کے لئے ایک بڑا عظیم
 اور نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں جو
 لوگ ہمیشہ آب و ہوا کی شکایت کرتے
 ہیں ان کے لئے تو گویا اس سے
 بڑھ کر اور کوئی مفید شے نہیں غشیان
 اور قے کرنے کے واسطے بھی بعض
 موقعہ پر یہ عمدہ اثر دکھاتی ہے کازہ
 اور انفلو انسرہ کے وبائی بیماریوں
 میں جب جسم سر و پسینہ سے مفرق ہو کر
 حالت رومی مردے کے پہنچ جاتا
 ہے اس حالت میں چار پلاننا تھیلی
 پر ہنسون جانے کی خاصیت رکھتا ہے

جس سے حرارت غریزی اپنی اصلی حالت
 پر ہو کر مرض کے تلف ہو جانے کی
 امید کم ہو جایا کرتی ہے کیونکہ اسی حالت
 میں چار عمدہ اور مفرح القلوب گنجائی
 ہے چار میں ایک قسم کا قدرتی نشہ
 بھی ہے جو پینے کے تھوڑی دیر بعد
 میں ایک طرح کا سرور پیدا کرتا ہے جس سے
 سبب بدن میں جستی اور چالاک معلوم
 ہوتی ہو دماغ خزانہ میں تیزی کے
 ساتھ دورہ کرتا ہے چہرہ کی رنگت
 سرخی نائل ہو جاتی ہے وہ لوگ جو کسی
 قسم کے نشہ کے عادی ہو گئے ہیں تو
 اس کے ترک کرنے واسطے چار کی
 رغبت کریں اور تھوڑی تھوڑی مقدار
 میں اس کو ایک صد روز تک جاری
 رکھیں تاکہ ان کا دلنگیز نشہ ہمیشہ کے
 واسطے جاتا رہے درجہ بلا ایک روز کی
 جان و مال کا وبال ہو جائے۔ ہر سال
 دفعہ ہر شخص چھٹا۔ ٹیما یا یہ اور ڈنٹری

وقت سب جگہ اُت دن برابر ہو جاتا
ہین جس سے نقطہ اعتدال ربیعہ اور
خریفہ کہتے ہین اور یہ برابر ہی برز
مین و دبار ہو تی ہے اس گردش کے
سبب گرمی سردی زیادتی کمی بارش
اور ہوا کی ہوتی سہتی ہے زمین کے
حرکت سے اور کا قطب شمالی سورج
کے مقابل آتا ہے اور نصف سے زیادہ
حصہ زمین کا کچھ عرضہ تک سورج کے
سامنے رہتا ہے جس کے باعث شمالی
دالوں کی رات چھوٹی اور دن بڑا
ہو جاتا ہے اور نتیجہ زمین اور سورج کے
ایسے مقابلہ کا یہہ مختلف ہے کہ سورج
کی کرن زمین پر سیدھی پڑنے لگتی
ہے جس کے سبب سخت گرمی ہوتی
ہے کیونکہ سیدھی روشنی مین تبھی
روشنی کی بہت گرمی پائی جاتی ہے
مثلاً ہم اگر ایک چراغ کی لکی بالائی حد پر
ماخہ کھین تو بہت اوس سے چمک

کی روشنی کے ہمارے ماخہ مین
اوس سے لکی حصہ زیادہ گرمی معلوم ہوگی
پس ثابت ہوا کہ جب زمین کا مقابلہ
سورج سے ہوتا ہے اور قباب کی
سیدھی شعاع مین زمین پر پڑتی ہین
تب گرمی کی شدت بہت ہو جاتی ہے
بعض مکہ سے فلاسفہ کے نزدیک سورج
ذات خود سرد ہے اور گرمی جو اسکی
روشنی سے ہین معلوم ہوتی ہے
وہ حقیقت مین روشنی اوس کے
ہین بلکہ اسکو بھی کسی شے سے مستعار
روشنی پہنچتی ہے اسلئے سورج اپنی
فات سے ٹھنڈا ہے اور شال اوس کی
یہہ سمجھنا چاہئے کہ جب ایک آفتابی شیشہ
کے نیچے کا کا لاکڑا رکھا جائے اور وہ
شیشہ کپڑے سمیت سورج کے مقابل کیا
جائے تو ضرور ہے کہ اجتماع شعاع
آفتاب سے کپڑے مین گرمی پہنچ کر
اگ لگ جائے گی حالانکہ شیشہ بہت

خود سردھے اسے طرح قیاس کرنا
چاہئے کہ سورج بذاتہ سرد ہے گرمی
نہیں پہونچاتا۔ بلکہ گرمی پہونچانے
والی وہ روشنی ہے کہ جو کسی اور
شے سے جواب تک نہیں تحقیق ہوئی
سورج میں مکس گن ہے اور شدت
اگر اُنکی چھ بھی ایک دلیل بدیہی ہے کہ
گرمیوں میں رات چھوٹی اور دن بڑا
ہوے۔ پس رات کو جو اوس پڑتی ہے
اوسکو تازت آفتاب کے بالکل عذب
کر لیتی ہے یہاں تک کہ کسی اراضی شے
میں شبنم کی فنی باقی نہیں رہتی ہے۔
اسلئے روشنی شعاع آفتاب اور خشکی
ایزائے زمین سے ہم پر گرمی کی نہایت
شدت ہوتی ہے۔

چھ پیٹ مین

لندن کے ایک اجنبی نے لکھا ہے کہ وہی
سرجن نے یہ کارروائی کی جنور گزشتہ
میں ایک شخص مجنون چائے کا چھچ

کھل گیا۔ ۱۸ دن کے بعد ہسپتال
کو گیا اور دروشکم کی شکایت کی جب
اوپر پیٹ کو دیکھا معلوم نہ ہوا شک تھا
کہ کچھ بھی نہیں نکلا ہے لیکن پیٹے بانسے
درود ہوتا تھا ڈاکٹر نے اور تحقیقات کرنا چاہا
بدین غرض اوس نے ایک کھربائی آلہ کا
استعمال کیا جس سے پیٹ کی سب
پتیریں معلوم ہوتی تھیں جب یہ
آلہ پیٹ میں پہونچا کھربائی گھنٹے
کی جھٹکا سے معلوم ہوا کہ دھات کی
کوئی پتیر ہے تب جراحی علاج کیا
پانچ گھنٹہ کا درد ہینے میں یہ بیمار اچھا
چنگا ہو کر اپنے گھر گیا۔

تجربہ

جرمن کا ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ
گلے گھنڈہ کی کسار لگانے سے کھجور
کی روشنی میں فتور ہوتا ہے۔

دست لیرون دست پلو ورنہ نصف نصف

ہزو ملا کر رتی دیا کرین *

آتشک میں تو یہ دوا اکسیر حکم کھتی ہے

کہ ہر وجہ میں فایده بلکہ استیصال بخیر

نصف نصف لے کریت ہے *

تخم کاشیرہ نکال کر ادویہ ذیل کے ساتھ

کبرل کرین جب ۵ تولہ ہر عرق یا شیرہ

جذب ہو جاوے تب ابخرا کو یا جہر

نکالین یا عرق یا تیراب - اور یا یک

سلی مرغیں کو صبح و شام ۳ روز میں تو

مرض جو ہمدہ سہال مصل جاتا ہے -

غذا - شوربا عمدہ مرغ یا بکرے کا -

اخراج پھین - دال چکن - رس کھجور -

شکر - سارہ - محرقہ کا *

۵ ۵

بیخ اسکا - ایک گٹھہ - ایک اسکوا دل

ہوں لین بعدہ اسکو چیر کر دوا بکرے

اور وسط خالی کر کے ایک تولہ - رس کھجور

خنجر ف ایک تولہ - دال بچھا ایک تولہ - محرقہ کا

مقام ہے *

وقت فصل خریف طبعیت -

حاریانہ درجہ چارم - قدر خرداک

یک تنی یا دودنی *

جس کا ذکر گزشتہ رسالوں میں بھی کیا تھا

مگر اس کا پتہ باب ۲۵۲ بارہ روز نوادہ ہو گیا

ہے *

افعال و خواص - تخم بختہ - کو فتم بختہ

اس کا شیرہ گارین بختہ کرین جب شیرہ خشک

ہو جاوے سائین خشک کر کے ابخرا

ذیل کے ساتھ ملا کر ذیل پتہ بلا غندہ میں

محفوظ رکھیں اور مرض ذیل میں استعمال

کرین - عیش نفس بلغمی میں ساتھ کھجور

نوشادہ یک ہزو وغورہ دیکھ دیکھ

دو دیرہ محرقہ کا کے ملا کر پیکر میں

صبح و شام بقدر رسنی کہلا کرین روز

میں مدت کے مرض بفضلہ تعالیٰ شفا

کامل پاتا ہے - تجربہ ۲۵ بار *

محالی میں پتہ ابخرا دیکھ کر زیادت ستقلی

ہاٹھ بیچ ۶ ہاٹھ ۶ کنبوہ ۶ ہاٹھ ۶ کوٹ
پہان کر ملا کہ ہر وہ پارون کو تو کپڑی
اگر کنگل حکمت کی کے خشاک کریں پہر
اسکو ایک دیگ مٹی ریگت پہر کر اس
میں کہیں اور اسکو سر پوش کریں اور
تین دن نرم آئینہ پر کہیں پہر سو کر کے
نکال کر شراب دو آٹھ عرق و محکم
انگور سی بقدر ضرورت ملا کر کہل کریں
دور یا ایک پیکر شیشہ میں

خوارک ایک رتی - جذام میں ۵ روز
آتشک میں ۱۲ روز - وج مفاصل
۱۲ روز سرگی میں ۹ روز کہلایا کریں
و معالجہ کے سب ۱۲ کو مد نظر

فالج یا لقوہ وغیرہ امراض میں تبرکب
اجزاء ذیل کے بہت مجرب ہے عقر قرا
نوش در - شیردار - غار یقین سورجیان
ایا بچ اجزاء کے ساتھ ملا کر خورد خورد
کہ زبان بنا کر ایک گولی شیر گاؤ کے
ساتھ یا عقر قرا یا گاؤ زبان کے ساتھ

دس روز تک دیا کریں - خوراک غذا
بچہ مرغ و گوشت بکری و مال و خد و شیر
وغیرہ *

دوم - عشر غارے خرک - ہندی میز
مدار و اک پشتو میں
ماہیت شہور ہے جو ہر ملک میں بکثرت
ہوتا ہے طبیعت گرم خشاک - سرد
جگر زیادہ کھانے سے بصلع شیر بڑھتا
خوراک شیر سستی - جرم کا ۳۳ ماٹ -

افعال اس کے نام الما مجیدین
مفردات مذکور ہیں - مگر وہ خواص جو
خاص میرے تجربہ میں آئے ہیں میں
عرق خالص اسکا صنیق لنفس اور واسطے
خشاک کرنے ہر قسم شور و تب بلغمی و ہمال
بلغمی کے مجرب ثابت ہوا - تیز عرق
اسکا ساتھ پارہ - ریکہور سنگرف
یا خالص ایک ایک گولی یا عرق مذکور کے
ساتھ ۵ تولہ صبح و شام دنیا مرض
آتشک کے درجہ و اول کا ہتھمال

منیر	عربی فارسی	اردو ہندی	ماہیت	مضر	مصلح	بلایت	قد خورک	افعال و خواص
								صفراوی یرقان کو محبوب ہے۔
۳	۲	پلوس	درخت کلاں	۰	۰	ب	تولہ	اسکی چہال در و مدہ کو محبوب ہوتا ہے امراض جگر بہت
۴		پہلائی	جگو	۰	۰	ی		بجرب پایا گیا ہے
۵	۳	ہنب کنندہ	خار دہرے	۰	۱	بی	ہش	خاکستر سوختہ اس کا جس میں ہم لطف کیا در دماغ حاصل کہتے ہیں
۶	۰		بوجھل غرض مین کو سوز	زیادہ	شیر کلک	۰	ہوشاں	ساتھ دھن ڈرو ملا کر مالش یا صاف کرنا بہت محبوب ہے۔
۷			در علم کو زینت کو معلوم ہے	۰	۰	۰	۹ تولہ	سفوف کھاسا تھہر سفید استقا کو محبوب ہے +
۸	مانہ	گنگیرے	خار دہرے سیاہ رنگ	روح	بی	۵ تولہ	تھم اسکا دس سالہ در زمین پیچھا سفید یرقان ہے۔	
۹	کھیاڑ	ساک ہر	تقبض	شیر	بی	۰		ساک ۱۵ قابض سہاں افزون جو کیطج بند نہ ہو۔

12

13

CP

11
 12
 13
 14
 15
 16
 17
 18
 19
 20
 21
 22
 23
 24
 25
 26
 27
 28
 29
 30
 31
 32
 33
 34
 35
 36
 37
 38
 39
 40
 41
 42
 43
 44
 45
 46
 47
 48
 49
 50
 51
 52
 53
 54
 55
 56
 57
 58
 59
 60
 61
 62
 63
 64
 65
 66
 67
 68
 69
 70
 71
 72
 73
 74
 75
 76
 77
 78
 79
 80
 81
 82
 83
 84
 85
 86
 87
 88
 89
 90
 91
 92
 93
 94
 95
 96
 97
 98
 99
 100
 101
 102
 103
 104
 105
 106
 107
 108
 109
 110
 111
 112
 113
 114
 115
 116
 117
 118
 119
 120
 121
 122
 123
 124
 125
 126
 127
 128
 129
 130
 131
 132
 133
 134
 135
 136
 137
 138
 139
 140
 141
 142
 143
 144
 145
 146
 147
 148
 149
 150
 151
 152
 153
 154
 155
 156
 157
 158
 159
 160
 161
 162
 163
 164
 165
 166
 167
 168
 169
 170
 171
 172
 173
 174
 175
 176
 177
 178
 179
 180
 181
 182
 183
 184
 185
 186
 187
 188
 189
 190
 191
 192
 193
 194
 195
 196
 197
 198
 199
 200
 201
 202
 203
 204
 205
 206
 207
 208
 209
 210
 211
 212
 213
 214
 215
 216
 217
 218
 219
 220
 221
 222
 223
 224
 225
 226
 227
 228
 229
 230
 231
 232
 233
 234
 235
 236
 237
 238
 239
 240
 241
 242
 243
 244
 245
 246
 247
 248
 249
 250
 251
 252
 253
 254
 255
 256
 257
 258
 259
 260
 261
 262
 263
 264
 265
 266
 267
 268
 269
 270
 271
 272
 273
 274
 275
 276
 277
 278
 279
 280
 281
 282
 283
 284
 285
 286
 287
 288
 289
 290
 291
 292
 293
 294
 295
 296
 297
 298
 299
 300
 301
 302
 303
 304
 305
 306
 307
 308
 309
 310
 311
 312
 313
 314
 315
 316
 317
 318
 319
 320
 321
 322
 323
 324
 325
 326
 327
 328
 329
 330
 331
 332
 333
 334
 335
 336
 337
 338
 339
 340
 341
 342
 343
 344
 345
 346
 347
 348
 349
 350
 351
 352
 353
 354
 355
 356
 357
 358
 359
 360
 361
 362
 363
 364
 365
 366
 367
 368
 369
 370
 371
 372
 373
 374
 375
 376
 377
 378
 379
 380
 381
 382
 383
 384
 385
 386
 387
 388
 389
 390
 391
 392
 393
 394
 395
 396
 397
 398
 399
 400
 401
 402
 403
 404
 405
 406
 407
 408
 409
 410
 411
 412
 413
 414
 415
 416
 417
 418
 419
 420
 421
 422
 423
 424
 425
 426
 427
 428
 429
 430
 431
 432
 433
 434
 435
 436
 437
 438
 439
 440
 441
 442
 443
 444
 445
 446
 447
 448
 449
 450
 451
 452
 453
 454
 455
 456
 457
 458
 459
 460
 461
 462
 463
 464
 465
 466
 467
 468
 469
 470
 471
 472
 473
 474
 475
 476
 477
 478
 479
 480
 481
 482
 483
 484
 485
 486
 487
 488
 489
 490
 491
 492
 493
 494
 495
 496
 497
 498
 499
 500
 501
 502
 503
 504
 505
 506
 507
 508
 509
 510
 511
 512
 513
 514
 515
 516
 517
 518
 519
 520
 521
 522
 523
 524
 525
 526
 527
 528
 529
 530
 531
 532
 533



III

ما بعد	پیشگی	شرح منت
ص	پہا	علم منت ہو محمول
لحمہ سر	پہا	اگر درجہ نا اوج ہو محمول

قواعد

میں نے اس کی ایک کاپی

انتقد

۱۱) فریب آورده خواستین از زرقیت حکیم غلامی

۱۵۰۰ کو ٹکٹا ہے۔

درجہ: (۱) بیٹھ کر پڑھنا یا سنا یا سننا

(۲) اس میں خطِ نصیحت کے لئے نو ایک پوشاکِ خواب

۱۰۰ جملہ قیمتیں لکھی گئی ہیں

وہی دارہ اور کثیر الوقوع مراض کے علامات و طریق

۱۰۰۰

[illegible]

سید احمد رضا خان صاحب

مکتبہ خیرہ کتب خانہ برقی کونامی اور نامیہ میسرور

(۱) ایک خاص سب سے زیادہ

حسب خبر موسیٰ بن جعفر علیہ السلام عن الصادق علیه السلام قال من شرب ماء من حوض کربلا فمات بعد ان یومئذ لم یکن فی النار

نزهة الملوك الحكيم غلام جوايد

مفتی محمد امجد علی صاحب

چاؤ کا استعمال اور اوس کے خواص

وفائید

چاؤ اور کافی جو فائید میں ایک دوسرے سے شبابہت کھتی ہیں وہ ہماری زندگی کے لئے گویا ایک جزو عظیم خیال کی گئی ہیں چنانچہ وہ چاؤ بھی روزمرہ استعمال میں آتی ہے صرف وہی قسم کی ہوتی ہے ویسی اور ولایتی گر یا دہے کہ ویسی چار نسبت انگریزی چاؤ کے بدرجہا معینہ ہوتی ہے کیونکہ اوس کی چھوٹی سیاہ لک کی خمدار پتیاں نہایت ہی نفیس اور خوش ذوالیقہ ہوتی ہیں اور انگریزی چاؤ اس کے برعکس ہے چاؤ کی پیدائش اگرچہ یون تو وینا کے سب حصوں میں پائی جاتی ہے مگر تاہم ہمارے ملک کے پہاڑی اضلاع مثلاً ساگر گڑھ پہاگتو اور دہرم سالہریز ہے اور گلینڈ کے عموماً شہروں میں اسکی زیادہ کثرت ہے چاؤ کی تہی بہت قسم

کی دیکھی گئی ہیں اور پیدائش کے وقت جو اول دفعہ باریک اور ملائم کو پیدائش میں وہ سب کے بعد اول درجہ کی گئی جاتی ہے دوبارہ سہ بارہ جو موٹے موٹے پتے نکلتے ہیں وہ سب ارزان اور فائدہ میں برابر ہیں بلکہ بہت کم تاثیر رکھتے ہیں اصل چاؤ اور پتوں کی شناخت اوس کے رنگ ٹھنک سے یہ آسانی پہچانی جاتی ہے اور جو سب کے بعد پیش قیمت ہوتی ہے اوس کے پتے سے نازک خمدار اور پیچ پیچ ہوتے ہیں جو چاؤ بھوری اور گہرے رنگ کی ہوتی ہے وہ خالص نہیں بلکہ استعمال کے بعد وہو کے سے ملائی جاتی ہے جس کی گرفت مشکل ہے۔ زمانہ سابق میں ہمارے ملک کے لوگ چاؤ کے استعمال سے محض واقف تھے فی زمانہ انگریزوں کی دیکھا دیکھی اور نہیں چاؤ سے استقدر میدان ہو گیا ہے کہ اوس کے بغیر کیم

برداشت نہیں کر سکتے۔ گرم ملکوں کی
پسینیت سرد ملکوں میں اسکا استعمال
بکثرت اور ہر موسم میں یکساں ہوتا ہے
چنانچہ کشمیر میں اور کابل کے پٹھانوں
کی تو یہ ایسی جنم گھٹی ہو گئی ہے کہ ذرت
کا شغل بس چاہی پر منحصر ہے اور اس کے
شغل بغیر وہ تندرست نہیں رہ سکتے
کافی کے بیج گول گول اور سخت ہوتے
ہیں جو ارنڈ کے بیجوں سے شبہت
رکھتے ہیں املن کو اول لگ سے ہونا
چاہیے بعد میں کپانی میں پکانے
سے جو سرخ رنگ کا عرق نکلتا ہے اس
میں دودھ اور چینی ملا کر استعمال کرتے
ہیں جس کے پینے سے بڑا فائدہ ہوتا
ہے چاہے کئی طرح سے استعمال کرتے ہیں
بعض تو انگلیں سے تربت رکھتے ہیں اور
بعض شیریں پسند کرتے ہیں گو گھاری
دانت میں پختہ تکین کے
سیٹھی چاہ جس میں ایک حصہ چاہ کا

عرق اور سہ حصہ خالص دودھ ملا کر ہر
فائدہ مند ہے کیونکہ دودھ ملائے سے
چاؤ کی بیہوشی اور بساند بالکل دور
ہو جاتی ہے اور ہر کوئی نقصان نہیں
کرتی۔ چاہ واسو اخذ ہونے کے بہت
سے امراض کے لئے بمنزلہ تریاق کے
ہے جیسے بخار کہانسی ریش فراسٹ لیب
روزمرہ استعمال کرنے سے اس قسم کی
بیماریاں بالکل نیست و نابود اور کا فور
ہو جاتی ہیں ہر عود نہیں کرتیں وہ
لگ بھگ غلطی کرتے ہیں جو گرمی اور
خشکی کے لحاظ سے چاہ کا استعمال
نہیں کرتے اور کوسوں پہاگتے ہیں
ایضاً کے زہر میں جب کئی ترکیب کا رگر
نہ ہو تو چاہ کے پتوں کو پانی میں جوش
دیکر پلانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔
غرضیکہ عصبی اور تشنجی امراض کے لئے
تو چاہ سے بہتر کوئی دوا نہیں کہ اعظم
کا حکم رکھتی ہے۔ ہنوبار یا تجرہ کیا ہے

آب و ہوا جو مخالف ہو کر انسان کو بیمار کر دیتی ہے اوس کے لئے بھی چاروں استعمال ایک پوری اصلاح ہے تندرست اور صحیح الجسم انسان کے واسطے چار کی مقدار کم سے کم ایک وقت کے لئے تین منٹ سے زیادہ نہ ہونی چاہئے ورنہ کئی طرح کی خرابیاں ظہور میں آنی لگیں اول دل کا دھڑکن جو کثرت استعمال چار کے

طفیل پیدا ہوتا ہے دوسرے سرگی و سرام کی بیماریاں بھی اسی کی بے احتیاطی سے پیدا ہو جاتی ہیں گرمی کی نسبت چارہ میں اوس کا زیادہ خرچ ہوتا ہے اور وہ لوگ ہمیشہ اور ہر موسم میں چارے کے کمال غلبہ رکھتے ہیں نہایت تندرست اور صحیح الجسم ہوتے ہیں مددہ کی خرابی کے سبب جو ہضم میں فرق آتا ہے چارے کے استعمال کے لئے سے فوراً رفع ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے کثرت استعمال کا کسب اور مددہ کی ترقی ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس

وہ لوگ جو رات کو کھنے پڑھنے بیٹھتے اور خواست کا کام کرتے ہیں اُن کے لئے تو چارہ از حد مفید اور صحت بخش ہے کیونکہ اس سے سستی اور تکلیف کو سونہا گئی ہے اور انسان کی تندرستی میں کئی طرح کا فرق نہیں آتا صفائی خون کے بارے میں اس کی جہالت کا تعریف کیجئے موزوں ہے کیونکہ اگر

استعمال سے پہلے اپنی اندرونی گرمی کی صلابی بیماریوں سے بچاتے ہیں ہے مددہ کو اس قدر قوت بخشتی ہے کہ اس کی طفیل سے میوے نامیج کہائے آٹا خانہ ہضم ہو کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کچھ کہا یا ہی نہ تھا وہ بالائی بیاریوں کی جلتی ہوئی آگ میں جب کوئی سے کارگر نہیں ہویتے تو اس کا استعمال صحت کے لئے کسی طرح کا تغیر اور تبدل نہیں کرتا بلکہ ہر طرح سے تندرست اور قوی رکھتا ہے دور دورہ اور غیر ملکوں کی

نمبر	عربی غناسی	اردو و ہندی	ہامیت	مضر	مصلح	طبیعتا	تذکرہ	افعال و خواص
۱۰	بال غنفل		مانند نبات	سوف	حی	تولہ	نہایت محلل ریح ہے	دور ضم طام ہے -

استہارہ سے صاغر بقصد ترقی تجربہ نباتات مذکور کے طالبین غنفلت گین محمول ذیلہ

جزندارہ

نسخہ جات مجرب

سانپ کے کاٹنے کا ایک آسان علاج

اخبار اس ایم ہرڈمین ایک شخص معین لکھتا ہے کہ سانپ کے کاٹنے کا ایک علاج نہایت ہی سادہ اور مؤثر ہے اور یہ کوئی نیا علاج نہیں اس پر لوگوں کو متعجب نہ ہونا چاہئے۔ مین نا صحاح طور پر اور نہایت تجربہ کے ساتھ لکھتا ہوں کہ جس بدن میں سانپ کاٹے او سکو بہتے ہوئے پانی کے دھار میں ڈبوئے سے کثیر شفا حاصل ہوتی ہے اس لئے زیادہ سی اس طریقہ کے مصلیٰ باشندوں کو اس زمانہ سے کہیں قبل جب یہاں کوئی شفا خانہ نہ کھولا گیا تھا یا کوئی گویا پگل

مرے دریا پار ہو کر آیا تھا یہہ علاج معلوم تھا وہ نہ صرف اپنے تئیں اور اپنے کتوں کو کھب نہیں سناپ کاٹتا تھا ہانی کے بہتے دھارے میں ڈوباتے تھے بلکہ بہت سے ہریسہ جات اور نباتات کو بھی ذریعہ سے صاف اور کھانے کے قابل بناتے تھے کتے کو چبنا پکاتا ہے ضرور پانی میں جا کر ٹپرتا ہے اور بہت پانی پی جاتا ہے یہاں تک کہ اوکو صحت ہو جاتی ہے مین نے بہت کتوں کو اس طور پر چھٹکا ہوتے دیکھا ہے یہ اسرلم ہے کہ اچھی طرح سے نہانے سے سانپ کا اثر جانا دیتا ہے اور اس سے طرح طرح کی مجرب دوا نہیں اور یہ علاج بہت ہی آسان

ہے کیونکہ بانی کے بخت ملتے ہیں۔

سانپ کے ٹٹ کا ایک اوصاف

سندرج ذیل سانپ کے کھٹے کا علاج
بھی قابلِ زراعت ہے۔ اگر کسی لایم کوئلون
کو ماتھ سے طین۔ اور اس میں کچھ تھڑکا
دودھ ملا کر ایک بڑی گولی بنا لیں اور
اس گولی کو بان میں یا کسی اور پٹے میں
پیٹ کر مار گزیدہ کو کھلا دیں آدھے

آدھے گھنٹے کے بعد یہ گولی بنی چاکر
اور جب جسم کا آس کم ہونے لگے تو
گھنٹے کے بعد تا آٹھ جسم اہلی حرکت پر
آجاوے تو گولیوں تک کی حد ہے
اور یہ مقدار نہایت زہریلے سانپ
کے واسطے مقرر ہوئی ہے اگر مریض
بے ہوش ہو تو گولی گھول کر پلا دیں۔
غنا سیرج اہم دین غنا چاول اور پانی یا
روٹی اور چائے گولی دینے سے اگر مریض کو
استغفار ہو جائے تو جلد آرام ہونے

کی امید ہے۔ اتفاقہ کے بعد ایک ہل
بھی دینا چاہئے۔

مار گزیریں اور غنیمتوں

سانپ کے کاٹے کے لئے زیون
کا تیل بہت مفید ہے اور اسکو آزمایا
گیا ہے چنانچہ آربی نے ۱۵۷۵ء میں
ایک لڑکے پر اسکو آزمایا چنانچہ چھ مچر
تیل اسکو پلایا جس پر اسکو دست آئے
اور وہ تندرست ہو گیا۔

نسخہ دفع اثر زہر مار

دفع زہر مار کے لئے نسخہ بڑا ہی عجیب بیان
کیا جاتا ہے اور یہ کہ ضرور پر نفع ہو کیونکہ
کسی شخص کو اگر ضرورت ہو کہ خواہ مخواہ خدا کیوں
لوگوں کو دہوکا دینے پھر جس کچھ حال ہو
خیر بہ حال وہ نسخہ نہایت کسان اور کل کم
قیمت یہ ہو کہ کہیں پکڑ دودھ میں پلا دیں اور دودھ
کو پی لے انشاء اللہ فوراً اثر پیدا کرے گا اور

تواحد اور زرخندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

GUARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

شعبہ قیمت	پیشگی	باقعد
عام قیمت درمختص	۷	۱۰
کم درجہ مالوں پر درمختص	۵	۸

تواحد

میں لکھنا

اشاعت

(۱) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۲) زرخندہ لکھنا اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۳) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۴) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۵) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۶) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۱) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۲) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۳) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۴) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۵) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

(۶) لا خرمیلہ اور غواستین اور زرخندہ حکیم غلام نجی

زینہ الحکماء حکیم غلام نجی ایڈیٹر

یورپین کیونکر بچوں کی پرورش کیے ہیں

(تہذیب سالہ فیاض صحت مطبوعہ ۱۵ فروری ۱۸۵۹ء)

جون ہی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اول اس کی
آنول نال کاٹنے کی یہ تدبیر کی جاتی ہے
کہ بچہ کی ناف سے چار انگلی کے فاصلہ
سے ایک ہین مضبوط ٹاگا باندھ دیتو
ہین اور ہر ایک انگلی چوڑے کر دوسرا ٹاگا
بھی اسی طرح باندھ دیتے ہیں اور ہر فوراً
ایک تیز نشتر سے اڑا دیتے ہیں۔ بچہ
ہندوستان کے کہ ان کا یہ شگون ہے
کہ جب بچہ کی آنول نال کاٹیں گے تو کوند
چھری سے کہ بچہ تکلیف کے مارے تڑپ
جاتا ہے جس سے پوری وحشت ٹپکتی
ہے۔

اور جب آنول نال کاٹیں اسی وقت بچہ
کہہتے پتے گرم پانی سے نہلا دیں

مگر ہم نہلا سکتے ہیں ایک اور مفید
ترکیب بتاتے ہیں جو تو بہت شریف
میں موجود ہے جو ہر طرح سے مستحکم ہے
اور وہ یہ ہے کہ جس وقت بچہ پیدا ہوا ہو
اس کی آنول نال کاٹی جائے فوراً لاہوری
سیاہ نمک پیکر لہکا لہکا بچہ کے جسم
پر ملے یا جائے اور یہ نمک قریب تین
ساعت کے جسم پر ملا رہے پھر اس کے
بعد پانی سے نہلا دیا جائے تو اس نمک
سویا فایده ہوتا ہے کہ تمام عمر بچہ کے
سیتا نہیں بھگتی قوم نبی اسرئیل بھی
علاج کیا کرتے تھے اور اب تک اکثر
یہودی کرتے ہیں اور اگر چاہیں تو تھوڑا
لگی پانی میں دھو کر ملدیں اور اگر جاڑا ہو
اور بچہ قوی ہو تو رغن بادام کی مالش
بھی بہت مفید ہے۔

جب یورپین بچہ کو نہلا چکے ہیں تو
صرف آسدن بلکہ روز ایک بار نہلاتے
ہیں اور یہ نہلانا عقلاً اور حکمتاً بہت درست

ہے اور فقط پانی سے نہلانا نہیں مگر
بلکہ کہلی بھی ہونا ضرور ہے اور صابون
بھی عمدہ چیز ہے صابون سے کھٹنا بہت
فائدہ سے ہیں جسم کو طاقت دیتا ہے
نہایت صاف رکھتا ہے بدن کو
پہلو پہنسی نہیں ہونے دیتا +

ہندوستانی عورتیں جب بچہ کے بدن
سے بُرائے لگتی ہے اس وقت نہلاتی
ہیں اور انکے یہاں نہلانے کے دن
مقرر ہیں اول تو ہیدلش کے دن نہلایا
جاتا ہے اور پھر چھ دن کے بعد جب
چھٹی ہوتی ہے اور پھر اُس کے آٹھ دن
کے بعد سی طح سے چلو تک اس میں
چاہے گریبان ہوں چاہے جاڑہ لب
طی ہرے کہنے کے کامل تندرست کیونکر
سکتے ہیں پانی وہ شے ہے کہ انسان کے
دائے گویا آب حیات ہے +

نہلانے میں بہت احتیاطی ہوتی ہے
کہ جاہل حاجی ایک تہہ سے تو بچے کو

پکڑ لیتی ہے اور دوسرے ہاتھ سے
اس قدر زور سے مٹی ہے کہ اُسکے تمام
اعضاؤں کو تکلیف پہنچتی ہے یہ والی کی
جہالت کا سبب ہے کہ اکثر بچوں کے
ہنسل اُڑ جاتی ہے شائبہ بیکار ہو جاتا
ہر اور ہر چڑھتے وقت بچے کو بہت
تکلیف ہوتی ہے پس بچہ کو ان باپ کو
اس اور پر کامل غور چاہئے۔ ہندوستانی
دایاں بیروں بھی ہوتی ہیں جہاں اُنہیں
کچھ ٹیوکی اُسید نہیں ہوتی ہے وہ ان ایسی
بے تجربی سے زچہ اور بچہ کو دیکھتی ہیں کہ آخر
بچہ اور اُسکی ماں کیونکر دینے پڑ جائے تیز
میں حیران ہوں کہ جب ان کی طبیعت تیز
ہوتی ہیں تو پھر گریڈنٹ اس میں کیوں
توجہ نہیں کرتی اور بچہ سے مظلوم
بچوں کو انکے پنجہ سے کیوں نہیں
محفوظ رکھتی۔ ہماری ہندوستانی
عورتیں بچہ پیدا ہونے کے وقت انگریزی
ڈاکٹر کی کو کیوں نہیں بلاتیں اور بہت

دوست جناب طبیب صاحبہ
حال ہے کچھ بند و بست کیجئے ورنہ
غریب کام تمام ہو جائیگا *
طبیب - بہت آہستہ سے یہی
کیا کروں *

دوست - بہلا آپ مجھ سے کیا پوچھتے
ہیں میں کوئی طبیب ہوں *
طبیب - اچھا اگر تمہاری صلاح ہو تو
جواب دیدوں *

دوست - آپ یہ کیا فرماتے ہیں کوئی
پیٹ میں خلل ہے یا کھانا ہضم نہیں
ہو جاو آپ یہ کہتے ہیں کیا آپ کو یقین
ہے کہ جواب ہی بچ نکل آئے گا - تو
بسم اللہ *

طبیب - نہیں جواب سو تو نہیں
نکل سکتا *
دوست - اچھا پھر آپ جواب کیسے
دیتے ہیں *

طبیب - لاؤ ذرا نبض تو دیکھ لیں *

اُترتی ہیں درجہ کا گیا سقدور ہے کپیار
میں پانی پی سکے اگر ایسی ہی بتیابی تھی
تو ایک گھنٹہ عرق بادیان کے پی
لئے وہ بھی نہایت غراب اور بے اثر
دودھ کے برابر خدائے کوئی لطیف غذا
ہنہین پیدا کی اُسی کو زچہ پر روک دیتے
ہیں اور ہنہین پینے دیتے *

قرض ہمارا تجربہ جہان تک گواہی دیتا
ہے وہ یہ ہر کڑا کڑی علاج کرین اور
شب و روز انہیں کی غور و پرداخت

میں رہیں جب بچہ پیٹ میں جاتا کہ
اسوقت طبیب بیٹھا ہوا دیکھا کرتا ہر
دور اُسے کچھ بن نہیں پڑتا میرے
ایک دوست اور طبیب حافق سے
جو گفتگو ہوئی درج ذیل کہتا ہوں تاکہ
ناظرین کو دلچسپی حاصل ہو بچہ پیٹ میں
مر گیا اور زچہ پلنگ پر مرکبے کی طرح
لیٹی ہوئی ہے دوست بھی بیٹھو ہیں
اور طبیب بھی متحیر بیٹھ جائیں *

کو بلایا اُس نے کچے کو نکالا۔ اور بچا پری

کی جان بچائی، فقط

تریاقِ مسموم

یہ خیال کر کے کہ پادری شہزادہ کی ادویہ کا

علاج جو ہفتہ میں بہت لوگوں کی تروہ جاتے

ہیں کہ ابتدا میں علاج کیسا سیرجی الٹا میرے

بندہ ہم غنڈلیوں کے علاج کو یقین کرے میں کہ اگر

اب مانگ دیکھ کا علاج دریافت کیا جو بس ہنر بہتر

جانا کہ اگر خداوند شاکستہ کی کیفیت طلب

کریں کہ اگر ہنر کی کسی کوئی آزمائش میں کی میں نے

میں جو علم کو فائدہ ہو گا چنانچہ ہم ذیل کا حال

جو خود ہنر میں کا لکھا ہے شائع کرتے ہیں۔

فائدہ پورہ ہو ہی مختلف تیارات اور کچھ

قدرت جیسے سے تھاکے کہیں نے ایک عرق

تیا کیا اور تیار کیا جو یقین تھا کہ اگر دیکھ کر در

سورق ہو گا شاید میں نے شہزادہ میں بنایا تھا

۱۰۰۰ میں نے کھنچ کا منتظر تھا مجھ اسکا بہت

انتظار کیا تھا

ایک بہت بڑا درد تھا اس کا

ایک بہت بڑا درد تھا اس کا

دوست یہ آپ کیا فرماتے ہیں کچھ

بخار ہے جو آپ بغض دیکھیں گے

طیب۔ تو پھر کسی دوائی کو بلا لیجئے

دوست۔ جناب دایان تو تمام شہر

کی موجود ہیں

طیب۔ اچھا کسی دوائی کو بلائے میں

کچھ دریافت کر دینا

دوست۔ لیجئے دوائی حاضر ہے

طیب۔ دوائی بچہ پیٹ میں مر گیا ہو

یا جیتا ہے

دوائی یہ بیان بچہ تو مر گیا ہو

طیب۔ تو تم نے اب تک کوئی ترکیب

ہنر میں کی

دوائی ہنر میں مجھے اب تک کوئی حقول

ترکیب ہنر میں جو کچھ آپ ہی بتائیے

طیب۔ ہمارے یہاں ایسے علاج

ہنر میں ہوتے

جب طیب صاحب کی یہ باتیں

سُنیں تو ناچار علاج چند اجاب الگ کرنی

سُنیں تو ناچار علاج چند اجاب الگ کرنی

احاطہ میں بچا گیا اس میں نے کتے کے پاؤں
میں کٹوایا جب تک کہ نہ لگا ہوا تو میں نے
کتے کے پاؤں کو دانتوں سے بہت زخمی پایا میں نے
عرق کے چند قطرے اسکو ملا کر کتے کو کچھ گزند
بہنیں پہنچا بعض نے کہا کہ کتے کو سانپ نے
بہنیں کاٹا یا سانپ کے زہریلے دانت نہ ہو۔
انتھانی اعلیٰ عطیہ تھام کر میں خاموش رہا۔

بعد اسکو ایک اور کاٹا سانپ احاطہ میں بچا گیا
میں نے اسکا زہر کٹا لا اور پکچا کر کتے کو دیا
کتے کے پاؤں میں پہنچایا ڈھیر شٹ کے بعد کتا
بے ہوش ہو گیا اور انتظار کیا یہاں تک کہ کتے کو غنڈہ کی
چھائی تب میں نے دوا شروع کی اسکو تھام کر
میں ہوش تھا اول وقت دیکر یہ دھڑکا اور پھر
تھر تھرتا تھا میں نے دوسری وقت دہرا پائی ابھر
بہا دھڑکا اور تھر تھرتا کر بیٹھ گیا میں نے تیسری
دسی کتا کھڑا رہا تھر تھرتا تھا لیکن منہ سے
ہ منٹ رال پھی پھر وہ اچھا ہو گیا کچھ کہہ دیا
میں نے یہی کہہ دی وہاں میری دم چوڑی ہو گیا
یہ بہت سخت زہر تھا جو میں نے پکچا کر

کتے کو دیا پہنچا یا اول سے آخر تک علاج
میں صرف ۱۰ منٹ گزرے تھے بعد اس کے
میں نے چھوٹے چھوٹے تھون میں تھین
کہیں اور کھینچ کر پیچھے پھینکا۔

دوسرے گزند میں بڑی ویلا لگا کر لی وکریٹ
سانپ نے ان کو بکڑ کر زندہ میرے پاس لگا
میں نے بڑے سانپ کو لیا اور چھوٹی مرغی کو
کٹوایا سانپ کو اسقدر فصد تھا کہ مرغی ہیرے
بہت سے چھین لی اور دو جگہ کاٹا ۱۰ منٹ میں
مرغی گر گئی میں نے کچھ عرق زخم پر لگایا اور چند قطرے
چاہے کے چھین میں کہہ کر مرغی کے ساتھ لے گیا
کہہ لایا اول وقت اس کے بد تھیری مت و تک
دس منٹ گزرے مرغی بالکل اچھی ہو گئی میں نے
ٹانگ سے ڈوری کھولی وہ بہاگی۔

اب ان آزمائشات کے بعد مجھ کو دم گزیدہ
پر بھی آزمائش کا موقع ملا ایک رات ایک
لڑکی کو گریٹ سانپ نے کاٹا میں طلب ہوا
میں نے دیکھا کہ زہر جوشک گیا ہے میں نے
دو وقت دیا۔ ۵ قطرے کی پلائی اور دو قطرے

کی پلائی اور وہ قطرے نظر پر پڑے اسکو کھل
 آرام چا دو سر سے دل پہ لپٹے کام پہ لگی حرف
 ٹخنہ سر جاتا تھا اور پھر صحن بھی وہ زمین دھڑ
 جاتی ہی۔ بعد اسکے ایک لڑکے کو گریٹ بنے
 کا ٹاٹیل از رہا پچھنے کے یہ میرے پاس لایا
 گیا ایک ہی عتقاد دین سے زہر کا اثر جاتا رہا
 پھر ایک عورت احاطہ کے باہر کچھ دور رہتی
 تھی ایک لڑکے اسکو سانپ نے کاٹا اس عورت
 کو میری آزمائش کتنے کی یاد تھی اسے اپنے
 دوستوں کو کھانکھو مجھ کو مان پہنچا دو چنا چن
 اسکو سب نے پٹیتے لائے زہر سیل گیا تھا
 لیکن عورت کو اسوقت تک ہوش تھی آخر
 ششائت کی کچھ بہت گری معلوم ہوتی ہے
 اور عرق کے بارے قریب اگر گھٹتی دھوا
 عرق کے دیکھے کوہ بہیل گئی مگر اسوقت سے
 کہ کمال طینان ہو میں نے اسکو اور وہ عتقاد
 دیئے اور اس کے گہو جو بکے پہنچ کر
 ایک عورت کو سانپ نے کاٹا وہ آنے
 تک بیہوش ہوئی اور چہرے پر شش کی حالت

تھی دوسری عتقاد کے بعد پانی مانگا کہا
 گئی بہت ہے پنکھا مانگو یہ وہی عتقاد
 دین جنہنگلی پھر یہاں قریب موضع میں
 ایک شخص کو سانپ نے کاٹا اسکو میری دعا
 آرام ہو گیا مگر ابھی مجھے کامل طبع
 نہیں ملی ہے +

میں نے جب کچھ آزمائشیں کیں اور وہ بشار
 ہیں معلوم ہوا کہ وہ قطرے کی تین تین
 گریٹ کے کاٹے کو اور چار عتقاد میں کاٹے
 سانپ کے کاٹے کو آرام ہو جاتا ہے حالانکہ
 زہر بھی سپیگیا ہے اور کاٹے ہی دور
 ایک عتقاد چار دین تمام زہر جاتا رہا ہے
 اسکا پتہ کچھ بھی ہے +

میں عضو گزیدہ پر بند بنیں باندھنا کہا
 رکھتا ہوں کہ غل کا دورہ ہو اور اسکو کھٹکا
 کا حکم دیتا ہوں صرف اسوقت کہتا ہوں
 کہ جب وہ خالیف ہو خدا کے فضل سے
 مجھ کو اس قوی ہے کہ بہ عرق جب کو میں
 تڑپ کہتا ہوں کہ ہر ایک قسم کے سانپ

کے کاٹے ہوئے کو جب تک اس میں
جان باقی ہے نفع کرے گا مگر میں وہ
کو زندہ کرنے کا دوسرے نہیں کرتا ہوں
مجھے اس سے تشفی ہوگی اگر دیسوں کی
بیاں علاج سے بچاؤں فضل خداوندی
سرخچے اسی کے نفع کی امید ہے +
واللہم انگوہی دو آتشہ

مفرج مولد غلظ - دافع ضعف قوا و مقوی ہوش و
دماغ و طحال - کمزوری سلاغری - بھڑھی جھج
مفاصل - درد کمر - دوسرے کھنڈہ نیسان فیاد
خون کو دور کرتا ہر رنگ شخ بناتا ہر قیمت فی بزل
کا روپیہ تین بزل سے کم نہیں ملتا - آدھی لیجر
ایکد چرب ہلکے مفصل بہت آدھی کثیر القویہ و اثر
کلی بہت باب پیدائش مفت حصول اگر بچہ سے

ملکتی ہے + المشرقہ
حکیم غلام نبی زبیدہ لکھا اید میرا علاج فصاحت لہجہ
مطلوب بین

ایک تہرور زور کھنڈہ وین کسرت تحریر کا کام جو
نبیایا جا کر کچھ کتاب ان ہرنا چاہے ہر تخریر کا فیصلہ

زبانی ہر کتبہ ہے + دوسرا - ایسا کوئی طالب علم
جو ٹڈل کی تعلیم لے کر کچھ کو سہ روز صفت کو وقت
پایہ کھنڈہ پڑھ لکھا ہو - ہر کدہ میں کا تصفیہ بخارہ
علیحد علیحد زبانی ہر کتبہ ہے + المشرقہ
حکیم غلام نبی زبیدہ لکھا اید میرا علاج فصاحت لہجہ
کتاب طب

جو زبیدہ نقد قیمت یا روپیہ بی ایل نو ہر کتبہ تین

رسالہ دافع آتشک سوزاک (طبع ثانی)	قیمت ۳۰
معالجات بواسیر ڈاکٹری لکھا کھنڈہ ہندی	۸
ادویہ سے علاج	۸
رسالہ میضہ - (طبع ثالث)	۱۰
الحذوت من الحکرات بشرط البغیان	۱۰
بہنگ چرس کے مضرت و مذہبی	۱۰
احکام در بارہ حلت و حرمت -	۱۰
امراض کلیتہ و استنباط پیدائش	۱۰
مشیر یا سیدیکہ - مولدہ ڈاکٹر	۱۰
عیم خان صاحب خان بہادر	۱۰
(طبع)	۱۰

المشرقہ
حکیم غلام نبی زبیدہ لکھا اید میرا علاج فصاحت لہجہ

قواعد اور رچندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

ماہانہ	پیشگی	شرح قیمت
میر	۴	عام قیمت سے معمول
لکھنؤ	۴	کم درجہ والوں سے معمول

اشتہار میعاد پیشگی یکماہ قواعد

- (۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ و ۲۰ کو نکلتا ہے۔
 (۲) اس میں حفظ صحت کیلئے خوراک و پوشاک و خواب و بیداری اور کثیر الوقع امراض کے علامات و طرق تشخیص و تجربہ ہائے انگریزی و یونانی اور ان ہندو ہائے کائنات پر مشتمل ہر قسم بطور علاج حفظ و انقضاء عمل میں ملالی چاہئیں مریض ہوتے ہیں۔
 (۳) غریب و سستین اہل فقیریت حکیم غلام نبی (زبدۃ الحکماء) پنجرے کے پاس ارسال فرماویں۔
 (۴) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں پہنچا جاوے گا۔
 (۵) جو صاحب نو روکا پرچہ منگوائیں آدھا آرڈر کاٹ لیں ارسال فرماویں۔

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی ایدہ

نبی امین پریس لکھنؤ

پینے کا بیان

۱۔ جو چیزیں پینے کے قابل ہوں وہ تیار
کہلاتی ہیں پس بہت سی اس کام میں تیار
ہیں مثلاً پانی، دودھ، چائے، شراب
وغیرہ مگر عام و خاص میں پانی سب سے
مقدم ہے اور دوسری چیزیں داخل
مخلط ہیں پس پہلے ہم پانی کا اور
پھر علی الترتیب رواج دیگر اشیا کا
تذکرہ کریں گے۔

۲۔ پانی - جو بدن نہ ہونے کے
سبب پانی داخل غذا نہیں ہے مگر قبول
کل شیء حی من الماء تمام نباتات
وحیوانات کی زندگی پانی ہی پر منحصر ہے۔
کیونکہ پانی غذا کا بدرقہ ہے۔ اس کے
سبب غذا ہضم ہوتی ہے چھٹی ہی
جسمی ساخت میں خون ہونے لگتا ہے اور
خارجی اشیا و بذریعہ پسینہ و عرق
خارج ہو جاتے ہیں۔ خاص کر موسم

گرمیاں میں پسینہ کی گاہ سے بہت سی
مائیت جسم کے خارج ہونے کے سبب
زادہ تر پانی پینے کی خواہش ہوتی ہے
اور حقیقت اس موسم میں جسم کے
فضلات پسینہ کے ذریعہ سے خارج
ہوتے رہتے ہیں ایسے اس کا زیادہ پینا
مفید ہے مگر ہمیشہ دیکھ لینا چاہئے کہ پانی
صاف و شیریں و بے بو و ہلکا و خوش
ذائقہ اور ایسے چشمہ کا ہو جو پتھر یا سخت
و پاک زمین پر بہتا ہو اور بلندی سے
پستی پر نہ گرتا ہو اور آٹنا کے راہ میں
خراب چیزیں و پتے نہ ملجائے ہوں۔
یا ایسی کنوئین کا ہو جو قصاب خدنے اور
قبرستان و بدر و زالیوں و چھ بچوں
و کوڑے وغیرہ کے قریب نہ ہو اور اس کے
کنارہ پر درخت نہ ہو۔ اور پانی گدلاؤ
بھاری نہ ہو اگر صاف پانی نہیں ہو سکے
تو اس کو جوش سے کر صاف کر لینا یا
پانی بدبو دار ہو تو اس کی بدبو دور کر دینی

حقیات الحشرات کا پارہ - ۵۰ درجہ پر
ہو تو ۴۰ درجہ برآتا ہے۔

پینچم - پانی کے گہرے پرشی لگا کر
جو وغیرہ بو دین اور حیث پانی سے تر
کرتے رہیں۔ اس ترکیب سے اُسکا سبزہ
خوشنما معلوم ہوگا اور پانی بھی ٹھنڈا رہیگا
اور یہ ترکیب حال کے تجربوں کے
مطابق بھی ہے کیونکہ حکما و حال بھی کہتے
ہیں کہ بخارات کے اُڑنے سے سردی
پیدا ہوتی ہے چنانچہ وہ دلیل لاتے ہیں کہ
غلاب کی بوتل فلا لین یا عاذب کاغذ
میں لپیٹ کر اور اسکو بہکو کر پانی میں کھد
دین تو پانی کے بخارات اُڑنے کے
سبب وہ ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور یہ
جو مشہور ہے کہ کچے برتن میں پانی خوب
سرد ہوتا ہے اسکا میں یہی سبب ہے کہ اس
ہونے کے سبب جو پانی رستا ہے
اور بخار بن کر اُڑتا ہے یہی باعث اس کے
سرد ہونے کا ہے۔

جہاں میسر ہو سکتی ہے وہاں صاحب
بہت برف یا برف کو بھی اندرون میں
بہت کام میں لاتے ہیں۔ اور حقیقت
عمدہ طریقہ کے ساتھ استعمال کی جائے
تو ایک عجیب و غریب رمان و شکیں بن
شے ہے۔ اگرچہ عرب و یورپ کے قدیمی
حکما اسکو نصرت سمجھتے تھے چنانچہ صاحب
بحر الجواہر کا قول ہے کہ برف کا پانی پینا
صحت و عصاب کو مغرت پہنچاتا ہے
اور جلد ضعیف کر دیتا ہے۔ اور عیسوی
سوطھوین صدی کے شروع میں فیلسوف
حکیم حمیر وغیرہ نے اسکو صحت میں خال
ڈالنے والا سمجھا تھا مگر اٹھارہویں صدی
عیسوی سے برف اور برف کی بجائی ہوئی
چیزیں ریاضوں کے کام آنے لگیں اور
آج کل تو بخاروں و ہیضہ وغیرہ میں لگا
رف کرنے کو برف کے ٹکڑے چٹاتے
ہیں۔ مؤثری مقاموں پر شانہ میں بہر کر
رکھتے ہیں۔ لیکن برف چکیلی و صاف

ہوا اور اس میں خراب و ردی شیاؤں
ملے ہوں اور عمدہ پانی سے بنی ہوئی
برف کا بہتر ہونا پانی کی عمدگی پر منحصر ہے
علاوہ برین برف کے ٹکڑے پانی میں
ملا کر پینا بھی مناسب سمجھا جاتا ہے
اور تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے برف
ملائے ہوئے پانی سے تشکین نہیں
ہوتے بلکہ اسکے پینے کے بعد ذرا معدے
میں گرمی معلوم ہوتی ہے ایسے برف کے
اور پانی کی بوتلیں کھل کر پانی ہر در کے
پیا جائے تو بہت عمدہ بہتر ہوتا ہے *

اگر چہ گرمیوں میں ٹنڈا پانی پینے
طبیعت غرض ہر جاتی ہے اور دلیطیب
آب ہر کو مقوی معدے جانتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ سرد پانی جوش خستہ ملا کر دیکر
مکثرت کسی شے کی بہتر نہیں بلکہ
کہ حالات میں اعتدال کو نگاہ رکھیں
اور سبب ہر دہانی نہ پکین کہ جزا کو معلوم
ہو اور معلق و خنجر کو مسرت ہو جائے

یا بعدہ کہ خراب کر دے * دیا فی ابدہ

کٹا یعنی ترک کا علاج کارہواک

ایسڈ ان مہلشین سے

(انڈا کڈالیف ڈبلیو عارف صاحب)

شروع درجہ ترل میں جب یہ علامات
پائی جاوین یعنی خلق میں سلسلہ اسٹ
معلوم ہو گئیں پھر لی اور ڈبڈبائی ہوت
چینکین آتی ہوں اور ناک سے پانی
جاری ہو تو گھنٹہ گھنٹہ بعد کارہواک ایسڈ
کے پکے عرق کے بخارات کو جس میں
کارہواک ایسڈ فیصدی صرف چھ
ہو بذریعہ ان ہیلرو نیا کافی ہوتا ہے
یا اسکے ایسے عرق میں جس میں فیصدی
بہ حصہ کارہواک ایسڈ ہو ایک اون
کیڑہ ترک کے مریض کے سرے لٹا دین
اس ترکیب سے فیرنگس اور لیرنگس
کے نلہ میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے کہانی
جوش کو شدت ہوتی ہے موقوف ہو جاتی

آسان ترکیب یہ ہے کہ سٹی کے برتن
میں پانی بہرین اور فلائین یا کپل کے
ملکرے میں کوئٹے باندھ کر برتن مذکور
کے منہ پر لگا دیں اور جب ضرورت ہو
اُس میں سے پانی انڈیل کر سٹین *
روزمرہ بانیکو بدلنا اور برتن کو صفائی
کرنا چاہیے کہ سبب کی صراحی میں پانی
نہ رکھیں کیونکہ اس میں رکھا ہوا پانی
پینے سے مسموم ہو جاتی ہے *
غذا سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد
فوراً بار بار کھانے کے درمیان پیش پانی
پینا ضررے خاص کر اس موسم میں زیادہ
خیال رکھنا چاہئے کیونکہ پیاس کی شدت
کے سبب آدمی کو خیال نہیں رہتا اور جب
ذرا بھی شہس ہو جاتی ہے وقت بے وقت
بہت سا پانی پی لیتے ہیں اور چونکہ ان
دنوں میں معدہ ضعیف ہوتا ہے اسلئے
اس بے احتیاطی کے سبب آدھی فم
میں فمور پڑ جاتا ہے اور گٹا سوجھی مٹانے

لگتا ہے گاہے قے ہو جاتی ہے پس
نظر برآں کھانا کھانے سے پہلے اور چھ
اور بار بار پانی نہ پین بلکہ کھانے سے
دو گھنٹہ بعد پین مگر جن کو عادت ہو
درمیان میں تھوڑا پی سکتے ہیں اور
ایک بار میں زیادہ پانی پینا بھی مناسب
ہے *

گرمیوں میں اکثر بدن گرم پینے سے
تر رہتا ہے اور ایسی حالت میں پانی
پینے سے حجرہ میں سوزش یا حثاق ہو جاتا
ہے اسلئے پسند نہ کیا کہ پانی پینا چاہئے
یہاں یہ دیکھنا تو فضول سا ہے کہ گرم پانی
پینے سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے کیونکہ
اندون میں جاہل عاقل کوئی بھی گرم
پانی پینا نہیں چاہتا مگر افسوس ہے
کہ گرم ملکوں میں اکثر آدمیوں کو ہنٹا
پانی اندون میں بغیر بنیں ہوتا ہے
جو ہر طرح سے فحش و مفید ہوتا ہے
پس ہم چند ترکیبیں پانی کے ٹھنڈا کرنے

کی جتنی ہیں تاکہ ناظرین اس سے فائدہ حاصل کریں +

اول - کاہنی دور کر کے کوڑے مٹی کے

برتنوں میں پانی بہا کر رات کو باہر نچا

میں اور دن کو سایہ میں رکھیں اور تازہ

و باسی پانی نہ ملائیں - اور کہتے ہیں کہ جو

برتن دن بہر دھوپ میں رہے اور شام

کو سارا اُس میں پانی بہا دیا جائے -

تو صبح تک یہ نسبت دوسرے برتنوں کے

اُس میں زیادہ سرد ہو جاتا ہے - پس مگر

ہر تو اسطرح اول بدل کر پانی بہریں +

دو - پانی کو جوش دیکر پانی میں

تو نسبت دوسرے پانی کے جلد سرد ہو جاتا

ہے - اس ترکیب کی جالبینوس و اسطالیس

کے بیان سے بھی تصدیق ہوتی ہے -

چنانچہ بقول مصنف جریدہ احمدی اسکو

کہا ہے کہ جب لوگوں کو آب سرد پینے

کی خواہش ہوتی تو پہلے دھوپ میں

گرم کرتے اور پھر پانی میں کھتے - چارلنڈ

نے لکھا ہے کہ صرمین میں کوسٹور تھا کہ

پانی کو گرم کر کے رات بہر تہہ بھام بہا

رکھتے اور صبح کو اُسے گڑھے میں جبکہ اندر

بغیر چھڑکاؤ ہوتا ملاحظہ جنوں پر درخت

کی تازہ ٹالیان لپیٹ کر رکھ دیتے

جس سے تمام دن پانی ٹھنڈا رہتا تھا -

مگر حال کے پتھر سے ثابت ہوا کہ یہ عمل

چندان مقبوض نہیں ہے +

سودہ - اندازاً پانچ سیر چھری سے

شیخ بزرگ کوٹ کر اُس میں آدھ سیر

کھاسی نمک ملا کر گڑھے میں بہا دیں

اُس گڑھے میں پانی کی صراحی وغیرہ رکھ

دیں تو پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے +

چھار - نو سو در ۵ حصے بشوٹ ۵

حصے - پانی ۱۴ حصے - اسی حساب سے بہا

پانی بنا کر ایک لکڑی کے پیسے میں بہا

پھر صراحی یا بوتل میں پانی بہا کر ڈال دیا

اُس میں کہہ کر کبیل سے ڈھک دیں - اس

ترکے سے اتنی سردی ہوتی ہے - کہ آگ

ہے۔ مرض معجز میں علامات نزلہ و
یا زہن پانی جاوین کار بواک لیسڈ کا سر
نکرتیب سے دینا نہایت مفید ہے مگر مرض
حاد میں جب مقامات مرض بہت مفرغ
ہوں اور اخراج طوبت زیادہ اکلانی
بشدت ہو تو فایده نہیں ہوتا۔

انسان کچھ عہد میں گڑاوشکر کا
جوئی شکر سے حاصل ہوتی ہے
تبدیل ہونا

(از ڈاکٹر لیب صاحب)

صاحب و حرف فرماتے ہیں کہ گیسٹرک جبر
جو حالت صحت کے عہد یا بعض مہابی
کی حالت کے عہد سے خارج ہوتا ہے
نیشکر کے شکر کو شکر انگریزی میں تبدیل
کر دیتا ہے یعنی وہ شکر بن جاتی ہے جو
مرکبات تانبہ سے تانبہ کو علیحدہ کر سکتی
ہے یہ تبدیل شدہ شکر حالت صحت
کے عہد میں جذب ہو جاتی ہے مگر

کمزور عہد میں جذب نہیں ہوتی۔
یہ تبدیلی صرف گیسٹرک جوش کے اثر
سے وقوع میں آتی ہے یہ کس لینے عہد
کے لحاظ سے نہیں۔

حبوب دفع طحال

اگر جس سے عہد آدمیوں کو صحت حاصل
شفائے کامل نصیب ہوئی۔ نسخہ
سودا گہ خام۔ ایک تولا۔ تخم بودہ۔ ایک تولا
اجوائن سیح ایک تولا۔ نوشادر۔ ایک تولا
کلونجی۔ ایک تولا۔ بے۔ ایک تولا
سبکو کرٹ چہا کر تازہ لعاب گھیکواری میں حل
کر کے گولیاں برابر قطر کے بنالین صمغ شام
ایک ایک گولی تازہ پانی کے ساتھ کھا لیوین
غذ خشکہ طال اس پر یا دو ہفتہ عشرہ میں
صحت ہوتی ہے۔

سفوف طحال

شورہ قلعی۔ پاؤیر۔ مختر گھیکواری۔ آدھ
دونوں کو پانی میں بکھیر کر پشنگی خوب
بند کر لین طحال کا درد اس سے خوب بند کر لین

قواعد اور زرخیزہ بخور سے ملاحظہ کیجئے

THE GARDIAN OF



A BI-MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASES.

قیمت	پیشی	مالجسد
عام قیمت مودمصول	عمر	بیمہ
کم درجہ والوں سے مودمصول	نیا	للعہ

قواعد

میعاد پیشگی ایک ماہ

اشتہار

(۱) خریدار دو استین اور قیمت حکیم علامہ بی

(۲) ذریعہ انکسار منبر کے پاس رسالہ فراوان

(۳) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں

(۴) جیسا چاہو گے گا

(۵) صاحب نمونہ کا پرچہ منگوائیں آدھ آرڈر ٹکٹ

اسٹیل فراوان

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ اور ۱۶ کو نکلتا ہے

(۲) اس میں مصلحتا صحت کے لئے خواہ دوپیشاک و خواب

بیماری اور کثیر الوقوع امراض کے علامات و طریق تشخیص

و تجربہ لائے انگریزی و یونانی اور ان تدریج کا ذکر جو بغیر

موسم بعد علاج حفظ مانتقدم عمل میں لانی چاہئیں ورج

ہوئے ہیں

زبردست حکماء حکیم علامہ بی ایدیت

نیوا پیشگی ایک ماہ

تکلیف بیان

(خلاصہ از کتب ہندی)

تذکرہ مضر کہانے کہانے اور دیگر حرکات سے بھرہ کی غلطی (سودا صغرا بلغم) بگڑ جاتی اور ریشہ تو میں جا کر پیٹ کی آنتز کو باہر نکال کر بخار پیدا کرتی ہیں۔
 بچے ہونے سے پہلے مفصلہ ذیل علامات دکھائی دیتی ہیں۔ بنا تحنت کے تھکان معلوم ہوتا ہے بے چینی زور کرتی ہے بڑے کی گت بگڑ جاتی ہے منہ کا ذالیقہ بگڑ جاتا ہے۔ اور اکھین آنسو بہتی ہوتی ہیں۔ اور سردی اور ہوا دھوپ وغیرہ کی کبھی تو خواہش ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اسی طرح کبھی دھوپ چیکنے کو دل چاہتا ہے اور کبھی غور کے سوا ہوا ہی پسند آتی ہے اور کہیں گرمی۔ علاوہ اسکے جب ابھائی آدیز بھٹاؤ نکلتی ہو۔ بدن بہاری معلوم ہو اور روئیں کھڑے ہو جاوین یا بہو کھ نہ لگے

اور آنکھوں میں اندھیرا چھا جائے بل ناراض ہے۔ اور سردی لگے۔ وغیرہ وغیرہ تو جان کو کہتے کہ آد آد ہے۔ بچے بچان میں یہ معلوم رہنا چاہئے کہ حسب ادویہ زیادہ ہو یا وہ ہوتا ہے تو اب بیان بہ آتی ہیں۔ آنکھوں میں صلیں اور حرارت زیادہ ہو تو صفر کے نشانی ہے۔ اور بلغم زیادہ ہو تو بہو کھ نہیں لگتی۔
 تب کی بچان میں ہری دھوپا چاچنے ذیل کا شلوک لکھا ہے۔

لغنی ایک ایسی بیماری جس میں پسینہ آوے نکل اعضا جکڑے ہیں بدن تپے اور بہرہ کل علامتیں اٹھی پائی جاوین تو بچے نام سے نامزد ہونی چاہئیں مگر شلوک پر شاستر اتہ بہت ہے اکثر لوگ کہتے ہیں کہ جو صغریٰ بخار ہوتا ہے اس میں پسینہ تو بہت آتا ہے لیکن اسکو بخار کے نام سے پکارنا لازم نہیں۔ اور بعض نام کا یہ قول ہے کہ یہ پور ب روپ لغنی

علامات پیشگی ہیں۔ ان میں پسینہ
نہیں ہی آیا کرتا۔ ایسویے بہت شاستر
ارہ تہہ موجود ہیں مگر کسے درست جواب
جو موجود ہے وہ یہ ہے کہ لفظ

کے معنی ہنر گنی اندر سے یعنی غصہ کے
کمزوری اور اسلئے اسکے معنی درست دین
ہوتے ہیں جس میں غصہ کا بکڑا یا
کل اعضا کا جکڑے جانا اور بدن کا تنہا
اکٹھے واقع ہونے اور اسکو پکے نام سے
پکارا جاتا ہے۔

اب آگے بخار کی تین کھی جاتی ہیں یہ
آٹھ قسم تھا ہے۔

اولیٰ۔ ورتج یعنی جس میں خلط سودا غالب
ہو۔ دویہ۔ پتیک یعنی جمید خلط صفرا
زیادہ ہو۔ سوسید۔ شیشک یعنی جس میں
بلغم زیادہ ہو چھادہ و اس شیشک
یعنی سوداوی یعنی پنجہ پت شیشک
یعنی صفراوی یعنی ششمت پتیک
یعنی سوداوی یعنی ہفتم۔ سنپا تیج

یعنی جس میں سودا و صفرا بلغم تینوں بکڑے
جاوین ہشتیم۔ آگتسک یعنی بخار
چوٹ لگنے بہوت وغیرہ کے ڈر و دیگر
افسوس وغیرہ سے پیدا ہو۔ ان کی نشانی
جدا گانہ علامتیں ہیں۔

جس شخص کا بخار میں بدن کانے کبھی پ
ہلکا اور کبھی زور کا ہو۔ گلا ہو ٹھہ اور منہ
کے نیند اور چھینک میں آوین اور اعضا کے
خشک ہونے۔ سر و دل اور اعضا کے
دور ہو منہ بد و الیقہ ہو۔ پاخانہ بند ہو اور
تھوڑا آوے اور اور پہاڑ ہو اور بوسین
زیادہ آوین اسکا بخار سوداوی ہوتا ہے۔
صفراوی بخار کی علامتیں اس شلوک سے
 واضح ہوتی ہیں۔

یعنی صفراوی بخار میں پت زیادہ زور سے
ہوتا ہے اور نیند تھوڑی آتی ہے۔ بدن میں
پسینہ آتا ہے اور اسکا جاری ہوتے ہیں
اور گلا ہو ٹھہ۔ منہ اور ناس پر کھلے ہیں
جبکہ یہ بخار آتا ہے دو کوس زیادہ کرتا ہے

اسکے سر کا ذالیقہ کڑوا ہوتا ہے اور سوچیا
لیے غش آتی ہے بدن میں جلن اور گھبرٹ
بہت ہوتی ہے اور پیاس بہت لگتی ہے
اور اسکے پاخانہ پیشاب اور کھال کی نگرت
پہلی ہو جاتی ہے۔ اور طبیعت میں بھی
وہم زیادہ ہوتا ہے +

بلغنی بخار کے علامات یہ ہیں۔

یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسپر جھکا ہو پکڑ
سکھا ہو اور شک زور دہکا اور سستی زیادہ ہوتی
ہے سر کا ذالیقہ میٹھا ہوتا ہے پیشاب پائخانہ
اور کھال کے نگرت سفید ہو جاتی ہے۔ اعضا
جکڑ جاتے ہیں اور یہ کہ نہین لگتی بدن باری
ہوتا ہے سردی لگتی اور انگڑائی آتی ہیں بدن
کے بال کھڑے ہوتے ہیں اور نیند بہت
آتی ہے کچھ زکام بھی ہو جاتا ہے اور غذا کی
توانہ ہوش نکل نہیں ہوتی۔ اور انھیں
سفید ہو جاتی ہے +

اور ایسی صغریٰ بخار فصلہ ذیل علامتوں
پر جانا جاتا ہے +

جس بخار میں پیاس بہت لگے غش آتی ہو
وہم زیادہ ہو جلن اور گھبرٹ ہو۔ نیند
بالکل نہ آتی ہو سر میں درد ہو۔ گلا اور منہ کھین
تے آدین لون گھڑے ہو عیادین۔ کہانے
کی خواہش نہ ہو۔ آنکھوں کی آگے اندھیرا
اعضا ٹھکنی ہو اور جانی بہت آدین۔ بھین
جاننا چاہے کہ سودا اور صفرا کا زور زیادہ
ہوتا ہے +

سوداوی بلغنی بخار کی علامتیں یہ ہیں۔

بدن پر بھیکا ہو پکڑ معلوم ہوتا ہے۔ اعضا
ٹھکنی ہوتا ہے۔ نیند کا بہت زور رہنا جسم
کا ہماری ہوتا ہے۔ سر کا جکڑا جانا۔ زکام کا نہ ہونا
کہا لسی کا آنا پسینہ کا بالکل نہ آنا۔ بدن میں
تپش کا ہونا۔ مگر بخار کا زور درمیان نہ ہونا
سوداوی بلغنی بخار کی نشانیاں ہیں۔

بلغنی صغریٰ بخار میں فصلہ ذیل علامتوں
پر جانی ہیں :-

جس میں نہین نہ لگے نہ پیاس
ذالیقہ کڑوا ہو۔ گھوم زیادہ ہو۔ سر میں

میں محسوس ہو۔ کہانسی آتی ہو۔ غذا کھانے کو دل نہ چاہے۔ پیاس بار بار بہت لگے کبھی حلق ہو کر گھیرٹ ہو اور کبھی دھبی لگے اسکوٹینی اور صفراوی بخار کہتے ہیں

تپ کا علاج

(باصول ہندی)

تپ کے علاج میں خواہ وہ سوداوی یا بلغمی کیون ہو گرم یا کواکستال حالت میں جس مرض ہے چنانچہ ذیل میں لکھا ہے صفرا کی زیادتی کے بغیر تپ نہیں بخیر اور حرارت دشمن اس کے بغیر بخا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تپ میں صفرا کو ٹھانے والی اشیاء یا دیگر حرکات سے پرہیز

لازم ہے۔ اور جو بخا ہی صفراوی ہو تو اس میں زیادہ ہی پرہیز کرنا چاہئے چنانچہ پرہیز کے بارے میں مہا دھرتی میں یہاں شلوک ہے ۔

غسل اور نشہ وغیرہ کرنا گھٹی تیل وغیرہ

کا استعمال کرنا۔ جلاب سٹے وغیرہ کرنا۔ دان کو سونا مسبا شرت کرنا۔ درڑ کرنا۔ اور بہت سرد پائینا چھینا کرنا۔ پورب کی ہوا اور شبنم وغیرہ میں رہنا۔ اور مرض غذا کا استعمال چڑھتے بخار میں واجب نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں بہت سے کچے بخار میں ہی دوائی دینے سے مرگ جاتے ہیں تب اس بات کے احتیاط رکھنی چھین چھوٹ کر لازم ہے ہم نے بہت جگہ دیکھا ہے کہ کچے تپ میں جلاب وغیرہ دینے سے تپ دق کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں اور یہاں تک کہ بالکل سہاگہ ہی ہو جاتے ہیں۔

واگ بہت ہی تحریر فرماتے ہیں۔

یعنی جس کے شروع میں غدا کرنا چاہئے اور اسکے درمیان میں بھنم کر نیوالی اشیاء کا استعمال لازم ہے اور تپ کے اخیر میں جلاب کرنا چاہئے اور مرض کی طاقت

لحاظ رکھ کر نعدہ کی صفائی کرانی چاہئے
یہ بھی ذکر کرنا ہے موقع نہ ہو گا کہ سودا ست
روز تک صفر ۱۰۱۰ در زمین اور بلغم ۲ روز
میں کچی ہے اسلئے ۷-۱۰ یا ۱۲ روز تک
جیسے کہ موقعہ ہو جو تاب کے دوا لی کا
استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ مواد بچنے
سے پشتر ہی پہلاب دیدینے سے
تپ بگڑ جاتا ہے اور تپ کی نسبت ک
سوا حکم ہے کہ جب ان تپوں کا علاج شروع
کیا جاوے تو وہ تین روز تک تو میر
کوہ وقت گھنٹہ بہادیاں و لانا پچھلے وغیر
اس شہر یا کوٹاکر کہا نا چاہئے۔ بعد چولی
شریب عرق یا چرن وغیرہ کو کام میں
اگر پانی نہ سکے قرضی ہو تو شربت بنفشہ اور
شریب نیلوفر یا کنبین وغیرہ کو عرق
کا زبان وغیرہ کے ساتھ ملا کر استعمال
کریں اگر صفر کا زیادہ زور معلوم ہو۔ تو
شریب ۷- سے متذکرہ صدر کو عرق بٹیک
یا عرق کاسنی کے ساتھ پینا چاہئے اور اگر

بلغمی بخار ہو تو شربت عناب یا شربت
خشکاش کے ساتھ عرق بادیاں عرق
سکھو ملا کر نوش کریں *
علامہ اس کے سودا دی بخار میں
عرق بادیاں اور عرق شال پنی وغیرہ
بہت مفید ہیں۔ چونکہ گنجایش کم ہے
اسلئے دو تین نسخہ تحریر کر کے مضمون کو ختم
کرتے ہیں۔ *
نسخہ اول۔ سگھو ستر۔ دیشیان چوکیا
پڈک (یہ ایک درخت ہوتا ہے اور
ہندی دوائیوں میں بہت استعمال ہے)
صدہ اک نسخ۔ موختران بخش۔ یہ جہہ بند
اشیاء ساو می لوزن میکر عرق پنجا کر
مصری یا شہد اکو قریب آوہ پاؤگر
استعمال کرنے سے ہر ایک نسخہ بخار
دور ہوتا ہے یا مذکورہ بالا اشیاء
ہر ایک چھ چھ ماشد لیکر آوہ سپرانی
میں چڑا کر جوش دہین۔ جب آوہ پاؤگر
پانی رہ جاوے۔ مل چھا کر مصری یا

شہد ڈال نوش کرین۔ یا اہنین

اشیاء کو دھو چھٹا کر پانی میں چار

پہر جگ کر کہین اور لچر دہل چھان کر

مصری یا شہد ڈال کر استعمال کرین

مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صفراء صلیح

کے آدمیوں کے لئے صفراء صلیح

میں عرق نکالو اگر مصری ڈال کر استعمال

کرنا بہت مفید ہے۔ بیطرح بلغمی بخار

بلغمی مزاج والے آدمی کو جو شاہ شہد

لگا ہوا بہت مفید ہے اور سوداوی مزاج

والے کو سوداوی مادہ کے بگاڑ عرق

بادیان میں بہا کر خنانع مصری ڈال کر

نوش کرنا زیادہ فائدہ بخش ہے

جسکا بلغمی بخار اور مزاج صفراء صلیح

سوداوی ہو یا مزاج بلغمی اور بخار سوداوی

یا صفراء صلیح ہو انکو جو شاہ میں مصری

ڈال کر بہت فائدہ دیتا ہے۔ لہذا وقت

طبیعت اور بیماری کو بھی کرنا اشیا

کے جو شائع یا خنانع کا استعمال

کرنا واجب ہے

یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جو شہد

ڈالا جاوے تو جو شاہ زندہ کرنا

چاہئے۔ گرم جو شاہ زندہ میں شہد لگنے

سے جوت نقصان پہنچتا ہے

نسخہ دوم۔ تھوڑا۔ تھوڑا۔ تھوڑا

سرخ۔ کول ڈوڈہ۔ تو دہر۔ بلی گھیر

ناک کیسر۔ ترچھا (ہڑ۔ ہیل۔ آمل)

عشہ شقی۔ پھلیاں اور ستار

ان اشیا کو ہموزن لیکر نہاؤ بالاطریقہ

پر ہی عرق جو شاہ زندہ یا خنانع بنا کر

استعمال کرنا ہر ایک بخار کے واسطے مفید

نسخہ تیسرے سوداوی

گلوسینز۔ اتر۔ سونٹھ۔ شہد پھل

دھان و ماش۔ کل اشیا کو کٹ کر دھیر

پانی میں چڑا کر جو شہد میں جھینا

پانی دھاوے تو دہر کر مل جھان کر دھیر

ڈال کر نوش کرین

